

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

برکات میلادِ مصطفیٰ مع شرعی احکامات

مآثرہ محمدیہ ریاست علی محمد خاں

نُورِیَّہ رضویہ بیاب کشنرز

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

پرکات میرا ارضے شرعی حقیقت

تصنیف:

علامہ محمد ریاست علی مجددی



نُورِیَّہ رِضویَّہ پَنبایِ کِشَنز

۱۱۔ گنج بخش روڈ، لاہور 042-7313885 ©

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
وَعَلَى آلِكَ وَأَصْحَابِكَ يَا حَبِيبَ اللَّهِ
﴿جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں﴾

نام کتاب	برکات میلاد مصطفیٰ ﷺ مع شرعی حیثیت
مصنف	علامہ محمد ریاست علی مجددی
	خطیب جامع مسجد خوشبوائے مصطفیٰ ﷺ
	کوٹ قاضی حافظ آباد روڈ گوجرانوالہ
کمپوزنگ	طاہر کمپوزنگ سنٹر، قاضی کوٹ حافظ آباد روڈ گوجرانوالہ
اشاعت اول	ربیع الاول ۱۴۲۳ھ / مئی ۲۰۰۲ء
اشاعت ششم	محرم الحرام ۱۴۳۴ھ / دسمبر ۲۰۱۲ء
پروف ریڈنگ	حافظ لیاقت علی مجددی
صفحات	400
ناشر	نوریہ رضویہ پبلی کیشنز، لاہور
کمپیوٹر کوڈ	1N0022
قیمت	300 روپے

نوریہ رضویہ پبلی کیشنز

11- گنج بخش روڈ، لاہور

فون 042-37070663-042-37313885

Email: nooriarizvia@hotmail.com

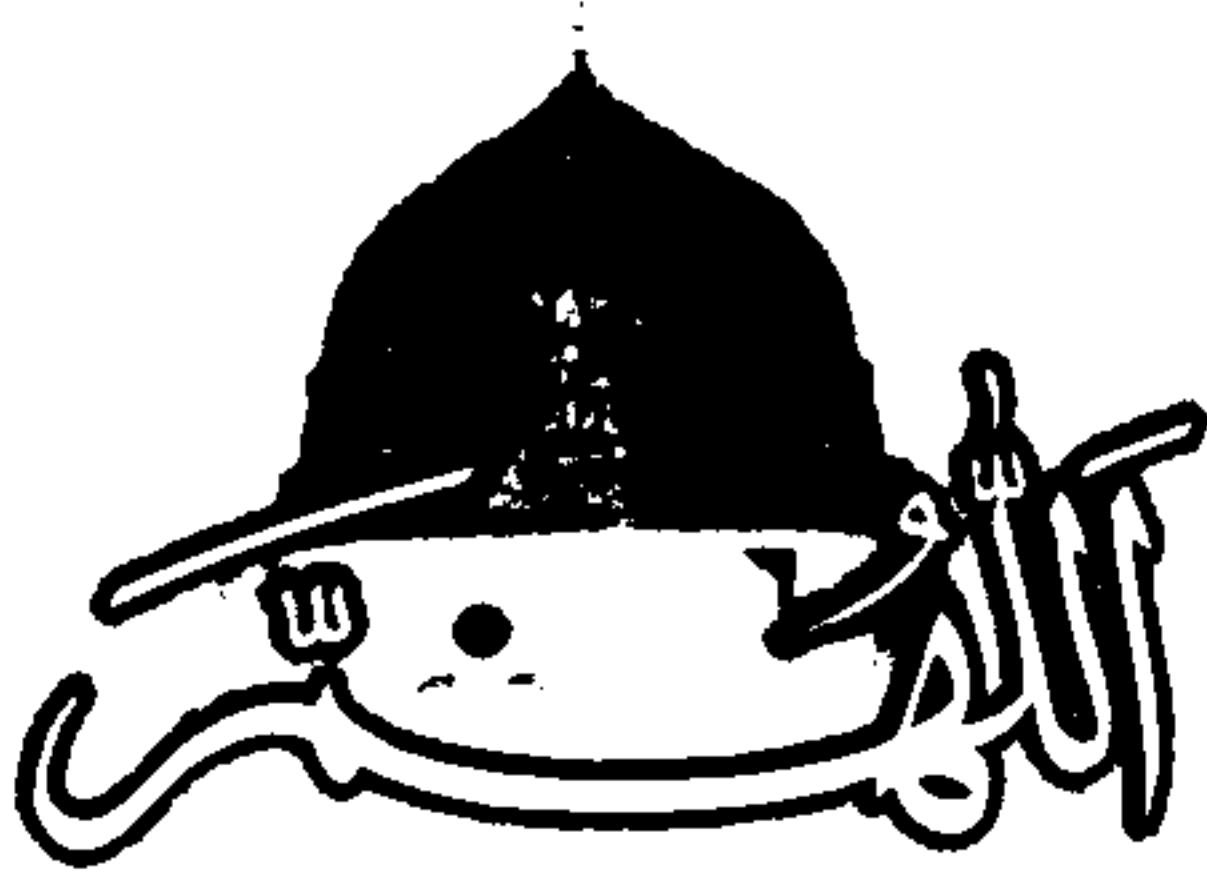
مکتبہ نوریہ رضویہ بغدادی جامع مسجد گلبرگ اے فیصل آباد

فون: 041-2626046

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

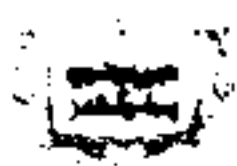
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ



صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ
وَصَحْبِهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

مَوْلَانِي صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا
عَلَى حَبِيبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ
مُحَمَّدُ سَيِّدُ الْكَوْنَيْنِ وَالْثَّقَلَيْنِ
وَالْفَرِيقَيْنِ مِنْ عَرَبٍ وَمِنْ عَجَمٍ

پبلی کیشنز



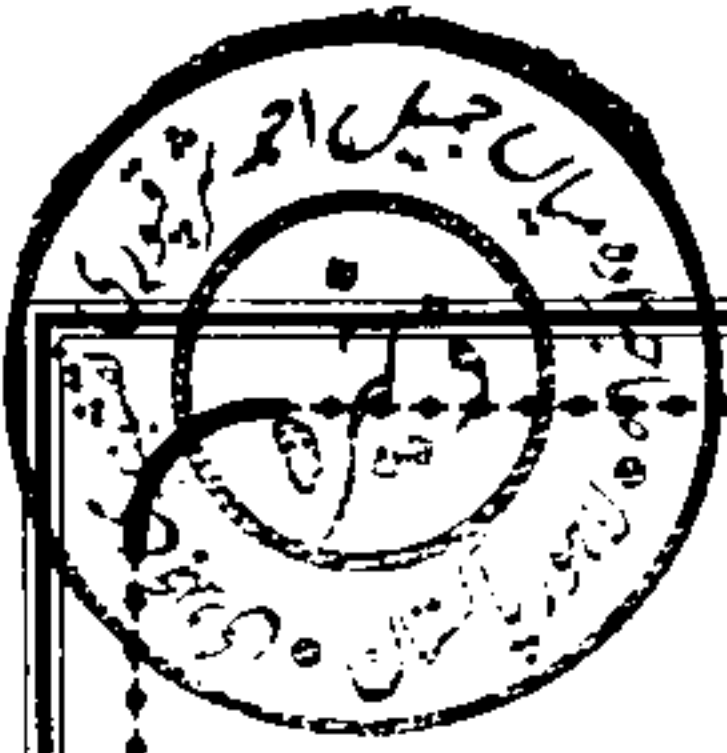
نورینہ رضویہ

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



حسنِ انتساب

مبداءِ کائنات... باعثِ تخلیق کائنات... شہنشاہِ مہفت افلاک... صاحبِ لولاک
شفیعِ المذنبین... انیسِ الغریبین... حضورِ رحمۃ اللعالمین... آمینہ جمالِ کبریا
ہادیٰ کل... دانائے سب... ختمِ الرسل... سرورِ کائنات... فخرِ موجودات
آقائے نامدار... تاجدارِ عرب و عجم... فخرِ آدم و بنی آدم... نورِ مجسم... شفیعِ معظم

صلی اللہ علیہ وسلم احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

کی اولوالعزم عظمتوں کے نام

﴿بِتَوْسُطِ﴾

امام سلسلہ نقشبندیہ قطب الاقطاب بادشاہ اہل محبت چراغِ دین و ملت
شناسائے بحرِ حقیقت سلطان الاولیاء قدوۃ العارفین

حضرت خواجہ سید محمد بہاؤ الدین نقشبند بخاری اویسی ندوی

شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدارا

دیکھ لو تم اب فرشتو! میری جہیں پہ رقم ہے

میں ہوں کس کا نام لیوا کس سے میرا انتساب

طالبِ شفاعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

ریاستِ علی مجددی

بہ فیضانِ نظر

چراغِ راہِ جہاد... داعیِ صراطِ حق... بدرِ منیر... ماہِ تاباں... وقارِ عالماں
صاحبِ عرفان... تاجِ زمانہ... اکِ ملکِ صفتِ انساں... سعیدِ زماں
قاسمِ عشق و محبتِ رسول... مصباحِ بردارِ عشقِ رسول... تمکنتِ مجلسِ فقر... عالمِ عصر
سراجِ العارفین... شہبازِ طریقت... شارحِ مکتوباتِ امامِ ربّانی... سعیدِ الاولیاء
حضرت علامہ ابوالبلیان پیر محمد سعید احمد مجددی قدس سرہ العزیز
رحمۃ اللہ علیہ نقشبندی... قادری... چشتی... شاذلی... اویسی رحمۃ اللہ علیہ
آستانہ عالیہ درگاہ حضرت ابوالبلیان علیہ الرحمۃ والرضوان گوجرانوالہ
جن کی نگاہِ فیض سے بندہ ناچیز یہ خدمت سرانجام دے سکا

بہ فیضانِ کرم

پیکرِ صدق و اخلاص... عالمی مبلغِ اسلام... پروردہٗ آغوشِ ولایت
شیخِ کامل... بحرِ علم و عرفان... جانشینِ ابوالبلیان... صاحبزادہ والا شان
حضرت علامہ صاحبزادہ پیر محمد رفیق احمد مجددی دامت برکاتہم العالیہ
زیبِ سجادہ درگاہ حضرت ابوالبلیان رحمۃ اللہ علیہ گوجرانوالہ شریف
مدیرِ اعلیٰ عالمی ادارہ تنظیم الاسلام

گدائے درگاہِ مرشد
ریاستِ علی مجددی

حسن ترتیب

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
5	انتساب... اپنے پیارے نبی احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولوالعزم عظمتوں کے نام		
6	بفیضان نظر..... سعید الاولیاء حضرت علامہ ابوالبلیان پیر محمد سعید احمد مجددی بیٹا اللہ		
6	بفیضان کرم..... جانشین ابوالبلیان صاحبزادہ پیر محمد رفیق احمد مجددی مدظلہ....		
12	حرف تحسین..... از غلام مصطفیٰ بسمل صاحب		
14	حرف تقدیم..... از رپرو فیسر ڈاکٹر انوار احمد اعجاز		
21	تقریظ... از رکاری امجد محمود نورانی	19	عرض مصنف
32	حمد باری تعالیٰ.....	25	تعارف باثرہ ربیع الاول شریف
38	نعت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم	27	تعارف محفل میلاد شریف
	فیضان نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم	29	

باب نمبر 1

میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شرعی حیثیت

40

ذکر میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی سنت ہے

46

50	قلموں کا اہتمام کیا	48	اللہ تعالیٰ نے سارا سال خوشی منائی
50	پرچم لہرانے کا اہتمام	48	اللہ تعالیٰ نے بیٹے تقسیم کئے
51	مشروب کا اہتمام	49	چراغاں کا اہتمام کیا

میلا و منانا انبیاء کرام علیہم السلام کی سنت ہے

55

62	ذکر میلا و مصطفیٰ سیدنا اور حضرت سلیمان علیہ السلام	58	ذکر میلا و مصطفیٰ سیدنا اور حضرت آدم علیہ السلام
63	ذکر میلا و مصطفیٰ سیدنا اور حضرت یحییٰ علیہ السلام	59	ذکر میلا و مصطفیٰ سیدنا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام
64	ذکر میلا و مصطفیٰ سیدنا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام	60	ذکر میلا و مصطفیٰ سیدنا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام
.....	61	ذکر میلا و مصطفیٰ سیدنا اور حضرت داؤد علیہ السلام
66	میلا و منانا خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے	
67	حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اپنا میلا و منانا	
73	ذکر میلا و مصطفیٰ سیدنا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم	
77	ذکر میلا و مصطفیٰ سیدنا اور آئمہ دین علیہم السلام	
136	محفل میلا و میں قیام	89	حالت نماز میں میلا و مصطفیٰ سیدنا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم
141	محفل میلا و میں شریخی بائنا	90	قدیم و جدید معمولات میں ربط
147	جلوس میلا و مصطفیٰ سیدنا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم	97	محفل میلا و مصطفیٰ سیدنا اور بدعت
155	جلوس کا رواج	103	خوشی منانے کے مروجہ طریقے
155	عظیم الشان مشعل بردار جلوس	104	عید میلا و النبی صلی اللہ علیہ وسلم عیدوں کی عید
158	میلا و شریف کا جلوس دیکھنے پر مسرت کا اظہار	105	مفہوم و مقصود محفل میلا و النبی صلی اللہ علیہ وسلم
.....	112	میلا و مصطفیٰ سیدنا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا انداز
159	حزن و غم میں تخفیف	114	محفل میلا و کے تقاضے
118	میلا و مصطفیٰ سیدنا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے معترضین کو دعوت فکر	
133	میلا و مصطفیٰ سیدنا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے آداب	130	میلا و مصطفیٰ سیدنا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر چراغاں

برکات میلادِ مصطفیٰ ﷺ

میلادِ مصطفیٰ ﷺ کی عالم دُنیا میں برکتیں

165

174	وباؤں سے نجات	165	سارا سال برکت اور اَمَن وَاَمَان
.....	غلامی سے آزادی دولت کی	166	روح کی پاکیزگی اور قلبی سکون
177	فراوانی اور وسیلہ نجات	167	حصولِ مراد... و... رحمتِ الہی
179	میلادِ مصطفیٰ ﷺ مخزنِ برکات	167	باعث حصولِ رحمت و نعمت
181	سال بھر فرشتوں کا پہرہ	169	حصولِ دولت ایمان
195	ذکرِ میلادِ قبولیت دعا کا وقت	181	اللہ تعالیٰ کا اپنے فرشتوں پر فخر فرمانا
196	ذکرِ میلاد سے عقائد کی پختگی	182	میلاد شریف کی برکت
195	محبت رسول ﷺ کا ذریعہ	184	اللہ تعالیٰ کا قرب نصیب ہوتا ہے
198	ڈاکوؤں سے زیورات واپس	184	میلادِ مصطفیٰ ﷺ کی برکت پانی مل گیا
198	ذکرِ میلادِ مصطفیٰ ﷺ بیماری سے شفا	185	میلادِ مصطفیٰ ﷺ کی برکت بارشِ تھم گئی
199	حصولِ رضائے الہی	186	محفلِ میلاد شریف کے لئے غیبی امداد
200	حصولِ ثمراتِ اخلاص	187	محفلِ میلاد دعوتِ الی اللہ کا ذریعہ
200	محفلِ میلادِ ارشدہ ہدایت کا ذریعہ	189	سعادتِ کامل
200	میلادِ مصطفیٰ ﷺ محبتِ الہی کا ذریعہ	192	محفلِ میلادِ مصطفیٰ ﷺ عظیم عبادت
201	کاروبار میں برکت	193	محفلِ میلادِ مصطفیٰ ﷺ دفعِ مصائب کا نسخہ

201	194	اسلام کو زندہ کرنے کا ثواب	غریبوں کا حج ذکر حبیب ﷺ ہے
202	194	جنت کے باغوں میں قیام	میلادِ مصطفیٰ ﷺ کی برکت اتحاد امت
202	195	فرشتے رحمت کی دعا کرتے ہیں	محافل میلادِ حصولِ خوشنودی کا ذریعہ

میلادِ مصطفیٰ ﷺ کی عالم برزخ میں برکات

211	204	حسابِ قبر آسان	عذابِ قبر میں رعایت
212	208	میلادِ مصطفیٰ ﷺ باعثِ حصولِ جنت	ہندو جلنے سے بچ گیا
218	210	خواہشِ نصرتِ مغفرت کا سبب	منکر نکیر کے جواب میں آسانی

میلادِ مصطفیٰ ﷺ کی عالم آخرت میں برکات

221	219	دوزخ کی آگ سے پردہ	باعثِ حصولِ رحمت و ذریعہ نجات
221	220	عذابِ جہنم سے دفاع	شفاعتِ مصطفیٰ ﷺ کا نصیب ہونا
222	220	جنت میں صحابہ رضی اللہ عنہم کا ساتھ	ذکرِ مصطفیٰ ﷺ بخشش کا سبب
224	222	فرشتوں کی سنگت	بغیر حساب جنت میں داخلہ
224	223	صدیقین، شہداء اور صالحین کی سنگت	انبیاء علیہم السلام کا ساتھ
226		میلادِ مصطفیٰ ﷺ کی برکت سے زیارتِ مصطفیٰ ﷺ کا نصیب ہونا	
234		محفل میلادِ پرانوارِ مصطفیٰ ﷺ کی بارش	

محفل میلادِ مصطفیٰ ﷺ میں جانوروں کی حاضری

249	247	بندر نے قرآنِ عظیم کو سجدہ کیا	سانپ محفل میلادِ سننے کے لئے حاضر ہوا
-----	-------	-----	--------------------------------	---------------------------------------

249	چڑیا واعظ سنتی رہی.....	248	بندر نے کھڑے ہو کر سلام سنا...
245	آسمان پر چاند کے قریب اسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور.....		
250	ذکر میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں حکمتیں اور برکتیں.....		
287	نبیوں کا ذکر عبادت ہے.....	255	محفل میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا شوق
298	ذکر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے زندگی	257	میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم اہل برزخ کے لئے عید
300	کتب میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکات	263	نعت خوانی کا انعام.....
310	جنات کے ہاں محفل میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم	265	میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں شریعت کی ترغیب
317	محفل میلاد سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشی	271	مخالفت میلاد کی سزا.....
320	محفل میلاد سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جلوہ گری	274	ذریعہ حفاظت محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم.....

باب نمبر 3

محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم..... باعث تخلیق کائنات صلی اللہ علیہ وسلم

❖ 323 ❖

- ❖ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم باعث تخلیق کائنات قرآن کریم کی روشنی میں..... 324
- ❖ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم باعث تخلیق کائنات حدیث پاک کی روشنی میں..... 328
- ❖ انگوٹھے چومنا حضرت آدم علیہ السلام کی سنت..... 336
- ❖ تمام عیسائیوں کو کلمہ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھنے کا حکم..... 345
- ❖ فہرست المراجع والمصادر..... 397



حرفِ تحسین

عید میلاد النبی ﷺ امت مسلمہ کا عظیم الشان اور رفیع الدرجات تہوار ہے جس کی عظمت و رفعت پہ کروڑوں خوشیاں قربان کی جاسکتی ہیں۔ اس کی عظمت اور شان پہ خود ذاتِ خداوندی شاداں و فرحاں ہے اور ولادتِ رسالت مآب ﷺ کی دلنشین گھڑیوں پہ اس کائناتِ ارضی و سماوی کو مزین کرنے میں خوشنودی باری تعالیٰ کے ساتھ ساتھ شفقتِ رسالت مآب ﷺ کے روح افزاء زمزموں کی نوید بھی موجود ہے۔

بد قسمتی سے پچھلے چند سالوں سے عید میلاد النبی ﷺ کو اسلام میں ”تیسری عید“ گرداننے کے بعد اس دن کی عظمت و رفعت کو گھٹانے کی سازشوں نے اہل دل کو فکر مندی میں مبتلا کر دیا ہے۔ خدا نخواستہ اس قسم کی قلمی و زبانی شراٹگریزی سے اس دن کی عظمت ”عالم تاب سورج“ کو کیسے گہنایا جاسکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ لیکن تحقیق کے نام پہ کی جانے والی ایسی مذموم تحقیقات سے آنے والی نسل کو گمراہ کرنے اور عشق و محبت کے زمزمے سے دور رکھنے کی سعی نا تمام ضرور کی جا رہی ہے۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ کہ اہلسنت کے اکابرین نے ایسی سازشوں کو بے نقاب کرنے اور ان کے پس پردہ عزائم سے عوام الناس کو باخبر رکھنے کے لئے ہر دور میں قلم سے سیف کا کام لیا ہے اور بالخصوص بیسویں صدی کے عظیم المرتبت محقق اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمہ اللہ نے تو اس حوالے سے عشقِ رسالت مآب ﷺ میں ڈوب کر ایسی ایسی نادر و نایاب معلومات کے دریا بہائے ہیں کہ قیامت تک ہم ان کے احسانات کے زیر سایہ رہیں گے۔ برادرِ ریاست علی مجددی کا شمار بھی مشربِ اہلسنت کے ایسے ذہین و فطین احباب میں ہوتا ہے۔ جو سرکارِ بریلی کے چشمہ فیضان سے جی بھر کے پینے والے ہیں۔ تصنیف زیر

مطالعہ ”برکات میلادِ مصطفیٰ ﷺ مع شری حیثیت“ سے قبل بھی آپ کی دو تصانیف ”نماز کی حکمتیں“ اور ”فضائل تراویح“ علماء اور اکابرین مسلک اہلسنت سے خراج تحسین پا چکی ہیں اور ان کتابوں میں جس التزام سے آپ نے اپنے مطالعہ کے روشن سو یروں سے ہمارے اذہان کو منور کیا ہے اس پہ ماشاء اللہ اور الحمد للہ ہی کہا جاسکتا ہے۔

آپ کی یہ تیسری تصنیف ”برکات میلادِ النبی ﷺ مع شری حیثیت“ گراں بار معلومات کا خزانہ ہے۔ جس میں کئی آبِ دار موتی اپنی شان سے جگمگا رہے ہیں اور چار سو محبتوں کے مہکتے جہانوں کی خبر دے رہے ہیں۔ براورم ڈاکٹر انوار احمد اعجاز نے جس خلوص اور محبت سے اس کتاب کا حرفِ تقدیم لکھا ہے اور نئے امکانات کی خبر دی ہے یہ ان کی حسِ محبت کا زندہ اعجاز ہے۔ میرے نزدیک یہ کتاب بڑی بروقت اور اہم ہے اور اس کو مسلکِ اہلسنت سے وابستہ ہر گھر میں موجود ہونا چاہئے تاکہ بڑے چھوٹوں کو اس دن کی عظمت و رفعت سمجھا سکیں اور عشقِ رسالت مآب ﷺ کے تقاضے پورے کرتے ہوئے اس دن کو شایانِ شان منانے کا اہتمام کر سکیں۔ ہم ایسے دن کی عظمت و شان کے مطابق اس دن کو من کر خوشنودی باری تعالیٰ اور شفقت رسالت مآب ﷺ کے حقدار ٹھہریں اور روزِ محشر شافعِ محشر کے ہاتھوں جامِ کوثر پی کر رب تعالیٰ کی ابدی جنت کے حقدار ٹھہریں۔ آمین۔

غلام مصطفیٰ بٹل

پنجابی ادبی مرکز ۱۔ شہن اودھ شہید کالونی

گوجرانوالہ



حرف تقدیم

اس کارگہ ہستی میں جس ذات والا صفات کی یہ ساری صنایع اور کرم گستری ہے کہ جس کے باعث یہ جہان رنگ بود مک اور مہک رہا ہے اُس ذات باری تعالیٰ نے اپنی مایہ ناز تخلیق 'موجود ملائک' حضرت انسان (نائب اللہ فی الارض) جسے حق تعالیٰ نے اشرف المخلوقات کا نام دیا ہے) سے کلام کر کے اس کو عظمت کے اُس عظیم مقام پر فائز کر دیا ہے جس پہ کائنات ارضی و سماوی کی تمام تر رفعتیں سدا ناز کرتی رہیں گی اُس ذات برحق کی حضرت انسان پہ سب سے بڑی کرم نوازی اپنے مطلوب اور محبوب رسول خاتم الانبیاء امام الانبیاء شافع روز جزا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کائنات آب و گل میں بھیج کر اُن کے وسیلے سے پوری کائنات انسانی سے اپنے آخری خطاب بصورت قرآن مجید فرقان حمید فرما کر ہمیں ایک ایسا ابدی و سرمدی تحفہ دیا جس کے حرف حرف پہ پوری طرح عمل پیرا ہو کر خود محبوب خدا مطلوب ہر دوسرا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے لیے بہ زبان خدا ندی "اُسوۂ حسنہ" کا نمونہ دے دیا ہے۔ اب یہی راستہ کائنات بھر کی تمام مخلوقات کی نجات کا راستہ صراطِ مستقیم ہے اور اس راستے سے ہٹ کر کوئی اور راستہ بارگاہِ صمدیت میں نہ قابل قبول تھا نہ ہے نہ کبھی ہوگا۔

اپنے عظیم جلیل اور عظیم المرتبت رسول و محبوب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اطہر کو اس کائنات کی پہنائیوں کی طرف جلوہ آراء کرتے ہوئے خود خالق کائنات نے ۱۲ ربیع الاول شریف کی مبارک ساعتوں میں کائنات کو نور علی نور کیا اور جبریل امین کے معنبر ہاتھوں سے تین جہنڈے ایک مشرق میں ایک مغرب میں اور ایک خانہ کعبہ کی چھت پر لگوا کر کائنات ارضی و سماوی کے تمام تر مکینوں کو یہ درس دیا ہے کہ میں خود اپنے محبوب کی جلوہ گری

کی خوشی منارہا ہوں..... یہی مبارک گھڑیاں اُمت میں عید میلادُ النبی ﷺ کی حیثیت سے جاری و ساری ہیں۔ یہی مبارک اور سعید سنتِ الہی، انبیاء کرام، صحابہ کرام، صلحائے اُمت اور اکابر بزرگانِ دین سے ایک تواتر سے عید میلادِ البنی ﷺ کی حیثیت سے روزِ اوّل سے جاری ہے اور ابد کی شام تک سعید اور نیک بخت روہیں اس سردی شوق کے چشمے سے اپنے مشامِ جاں کو لبریز کرتی رہیں گی۔

برادرِ عزیز جناب ریاست علی مجددی اللہ تعالیٰ ان کو سلامت رکھے اور ان کے فیضانِ علمی سے ہمارے قلب و نظر کو ہمیشہ مہکاتا رہے ان کا شمار قبلہ، عالم، معروف عالمِ دین، عاشقِ مدینہ، حضرت علامہ مولانا محمد سعید احمد مجددی کے صاحبِ بصیرت غلاموں میں ہوتا ہے۔ آپ اہل سنت کے لیے منارۂ نور اور علمی جواہر پاروں کے اعتبار سے گراں مایہ نعمت ہیں۔ حضرت مولانا محمد سعید احمد مجددی صاحب کے مریدین باصفا میں سے جن ساتھیوں کو حصولِ علم کا عشق، مکتبِ عشق سے عطا ہوا ہے آپ اُن میں سے ہیں۔ آپ کی یہ مایہ ناز تصنیف لطیف ”برکاتِ میلادِ مصطفیٰ ﷺ“ آپ کے برسِ بابر کے مطالعہ اور تحقیقی ذوق و جستجو کی کا مل آئینہ داری کرتے ہوئے نظر نواز ہے۔ یوں تو اس رفیع الشان تصنیفِ لطیف سے قبل بھی مصنف کی ایک مایہ ناز تصنیف ”نماز کی حکمتیں“ منصبِ شہود پر آچکی ہے اور اس کو پیش کر کے آپ ایک عالمِ دین کی حیثیت سے منفرد مقام پا چکے ہیں۔ اور بقول معروف دانشور شاعر جناب غلام مصطفیٰ بٹل ”نماز کی حکمتیں“ اپنے موضوع و مواد کے لحاظ سے ایک ایسی تصنیف ہے جس پہ جتنا بھی ناز کیا جائے اُتنا ہی کم ہے کیونکہ اس میں نماز کی حکمتوں کے حوالے سے قرآن شریف، احادیث مبارکہ اور اکابر بزرگانِ اُمت کے فرمودات کی روشنی میں اس انداز سے مطالعہ فراہم کیا گیا ہے کہ بے اختیار نماز، ہنجرانہ کی آغوش میں پناہ لینے کے لیے دلِ ناصبور پچل پچل جاتا ہے اور رحمتِ خداوندی کے خزانے لوٹنے کے لیے دل و جان کھینچے چلے جاتے ہیں..... اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ۔

اس مرتبہ اُسی ذوق و جستجو کی آئینہ داری کی مظہر ”برکاتِ میلادِ مصطفیٰ ﷺ“ ہے کتاب کیا ہے، علم و آگہی کا خزانہ اور عشق و معرفت کا اتھاہ سمندر ہے جو قلب و نظر پہ میلادِ مصطفیٰ

صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمتیں اور رفعتیں ثبت کرتا ہوا ہمارے ذوق و شوق کی کائنات کوئی جلا بخشا ہوا چہار
سورواں دواں ہے۔ اُمتِ مصطفویٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں میلاد شریف کی شرعی حیثیت کے حوالے سے
کوئی ابہام نہیں پایا جاتا، لیکن کیا کیجئے کہ تلاش و جستجو میں کچھ احباب کی نظر تاریخی حوالوں کی
خوشہ چینی پہ ہی پڑتی ہے جس کے باعث اُن کے فکر و نظر میں میلاد شریف کی شرعی حیثیت
کے حوالے سے کچھ کھٹک کا سا عالم ہے۔ بے شک جناب مصنف کی اس تصنیف سے قبل بھی
اسی موضوع پر علامہ احمد سعید کاظمی صاحب رحمہ اللہ، جناب پیر کرم شاہ صاحب، جناب ڈاکٹر
طاہر القادری صاحب اور قبلہ محمد سعید احمد مجددی صاحب کی والہانہ شوق و جستجو سے لکھی ہوئی
تصانیف لطیف بھی موجود ہیں اور بلاشبہ یہ تصانیف تحقیق و تحریر کا حق ادا کر چکی ہیں، لیکن اس
موضوع کی عظمت و رفعت اور برکت کے حوالے سے کئی ایسے گراں مایہ حوالے مہمصنف نے
ہی تصنیف میں پیش کئے ہیں جو عشق و خرد کی راہوں کے لیے مینارہ نور کی حیثیت سے خضر
راہ کے منصب پر فائز ہیں۔ بنیادی طور پر یہ تصنیف دو حصوں پر مشتمل ہے۔ پہلے حصے کا تعلق
میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شرعی حیثیت سے ہے اس موضوع پر مصنف کتاب نے جس دل سوزی
اور محققانہ بصیرت سے کام لیتے ہوئے اُمت میں اجماع کے مقام کے حامل حوالوں کو صفحہء
قرطاس پر یکجائی بخشی ہے یہ انہی کا حصہ ہے اور بالخصوص اس حوالے سے کہ میلادِ
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم منانا اللہ کی سنت ہے اللہ رب العزت نے سارا سال خوشی منائی۔ میلاد منانا
انبیائے کرام علیہم السلام کی سنت جلیلہ بالخصوص حضرت آدم علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام،
حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت داؤد علیہ السلام، حضرت سلیمان علیہ السلام، حضرت یحییٰ علیہ السلام، حضرت
عیسیٰ علیہ السلام سے میلاد شریف منانے کے تاریخی ثبوت کے ساتھ ساتھ خود حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم
سے محفل میلاد کا انعقاد اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے اثبات میلاد کے ساتھ
ساتھ آئمہ محدثین امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ، امام ابن حجر رحمہ اللہ، حضرت مجدد الف
ثانی رحمہ اللہ، حضرت عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ، حضرت شاہ عبدالعزیز رحمہ اللہ اور حضرت
حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمہ اللہ سے محافل میلاد شریف کے انعقاد اور اثبات کے تاریخی ثبوت
پیش کر کے آپ نے دعوتِ فکر بھی دی ہے۔ موضوع کے اعتبار سے دیکھا جائے تو تحقیقی جستجو

کے رہوار پہ سوار جناب مصنف نے صفحہ بہ صفحہ تاریخی حوالوں کے روشن چراغ جلا دیئے ہیں۔ اب جس کا دل چاہے آئے اور اپنے دامنِ دل کو نورِ علی نور کرے۔

اس تصنیف کا دوسرا حصہ میلاد شریف کی برکتوں سے لبریز ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس حصے میں عشق و سرمستی کا ایک ایسا جہان لہریں لیتا ہوا موجود ہے۔ جس سے ہماری روح آشنا ہو جائے تو ہم سے خوش بخت اس کائنات میں اور کون ہوں گے کہ جن کے لیے شفاعت رسالت مآب ﷺ کی خوشخبری و خوشنودی رحمتوں کے دروازوں کا جن پہ کھلنا اور ستر ہزار نعمتوں کا نزول جن کے لیے مژدہ باری تعالیٰ ہے اور جن کے ایمان کی سلامتی رزق میں برکت اور وباؤں سے نجات کے لیے جناب رسالت مآب ﷺ نے بشارت دی ہو۔

کتاب کیا ہے صفحہ اول سے تمت بالخیر تک علم و عرفان کا دھارا بہے جا رہا ہے۔ مصنف نے جس کاوش اور جگر سوزی سے صفحہ بہ صفحہ فکر و نظر کے چراغ جلائے ہیں اس پہ مجھے سلسلہ اویسیہ کمالیہ کے بانی مولانا اللہ یار خاں اور پروفیسر باغ حسین کمال کی تصنیف لطیف ”دلائل السلوک“ اور ”حالی سفر از فرش تا عرش“ یاد آ رہی ہیں جن میں ان عظیم المرتبت بزرگانِ دین اور صوفیائے عظام نے صفحہ بہ صفحہ علم و عرفان کے وہ موتی بکھیرے ہیں کہ جس سے امت خیر الانام ﷺ ہمیشہ ہمیشہ مستفید ہوتی رہے گی۔۔۔ اسی انداز تحریر کی تقلید کرتے ہوئے جناب مصنف نے بھی صفحہ بہ صفحہ مطالعے اور خزانے دے سکتے ہوئے ابدار نگینوں کی طرح حرف حرف جڑ دیئے ہیں۔۔۔

ع۔۔۔ اللہ کرے زورِ قلم اور زیا دہ

برادرِ بزرگ جناب صاحبزادہ تاج کمال صاحب فرماتے ہیں ”جو تصانیف عشق و سرمستی کی لے سے لبریز ہوتی ہیں دھڑکنیں اُن سے ضرور ہم آہنگ ہوتی ہیں اور جن سے دھڑکنیں ہم آہنگ ہو جائیں اُن کے لفظ لفظ تاثیر کے خزانے باری تعالیٰ بوساطت جناب رسالت مآب ﷺ خود جاری و ساری فرما دیتے ہیں اور جن لفظوں کو دلوں میں اتر کر تاثیر بخشنے کی اجازت مل جائے وہ پھر نیکی کے گلابوں کا گلستان چار سو ضرور مہکاتے ہیں جن سے سعید روہیں ہمیشہ فیض یاب ہوتی رہتی ہیں۔“

میرے نزدیک ”برکات میلادِ مصطفیٰ ﷺ مع شرعی حیثیت“ ایسی ہی تصنیف ہے۔
خدا کرے یہ کتاب حرف حرف روشنی ہو اور زمانے بھر میں اُجالے بکھیرے اور اُمت مسلمہ
اس کتاب سے ہر زمانے میں فیض یاب ہو کہ چار سو میلادِ مصطفیٰ ﷺ کی بہاریں رنگ پہ
ہوں اور ہم سب زبانوں پہ درود شریف کے نذرانے لیے بارگاہِ مصطفویٰ ﷺ میں ہمہ حاضر
ی کی سعادت سے بہرہ ور ہوتے رہیں..... آمین!

ڈاکٹر انوار احمد اعجاز

کمال منزل، عبداللہ کالونی،

ریس کورس روڈ، گوجرانوالہ





تقریظ

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ: أَمَّا بَعْدُ!

فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

میری انتہائے نگارش یہی ہے کہ..... تیرے نام سے ابتدا کر رہا ہوں

تحریر ہو! تقریر! قارئین و سامعین کے اذہان و قلوب کو اسی قدر متاثر کر سکے گی جس قدر اُس میں محرر اور مقرر کے اپنے قلبی جذبات کی آمیزش ہوگی۔ کسی بھی مضمون کا براہِ راست قاری اور سامع کے دل پر اثر انداز ہونا، تحریر و تقریر کے والہانہ انداز اور جذباتیت سے وابستہ ہے اور اس والہانہ انداز اور شدتِ جذبات کا حصول اُس وقت تک قطعی طور پر غیر ممکن ہے جب تک مضمون میں پیش کئے جانے والے کرداروں کی عظمت اور سر بلندی کے نقوش پوری تابانی سے دل و دماغ پر منقش نہ ہو جائیں۔ یہ مثبت پہلو میں پیش کئے جانے والے کرداروں کی بات ہے اُس کا منفی پہلو بھی ہوتا ہے اُس کے اظہار کے لئے بھی شدتِ جذبات کی ضرورت ہے مگر پہلی صورت کے برعکس اُس کے لئے شدتِ محبت کی بجائے شدتِ عداوت کی ضرورت ہے۔ بہر کیف مضمون کی قوت اور دلکشی مثبت اور منفی دونوں صورتوں میں شدتِ جذبات سے ہی وابستہ ہے۔ جب حضور پر نور شافع یوم النشور ﷺ کی والہانہ محبت محرر اور مقرر کے رگ و ریشہ میں رچ بس جاتی ہے اُس کے الفاظ خواہ کتنے ہی سادہ کیوں نہ ہوں قاری اور سامع کی روح کی گہرائیوں تک اترتے چلے جاتے ہیں۔ زیرِ نظر کتاب ”برکاتِ میلادِ مصطفیٰ ﷺ مع شرعی حیثیت“ جو کہ فاضلِ نوجوان عالم نکتہ دان حضرت علامہ ریاست علی مجددی مدظلہ کا ایک قلمی شاہکار ہے۔ ویسے تو مصنف نے اور بھی کتابیں لکھی ہیں جو کہ میرے زیرِ مطالعہ نہیں آئیں۔ البتہ یہ جو کتاب میلادِ مصطفیٰ ﷺ کے عظیم الشان

موضوع پر لکھی گئی اس میں الحمد للہ علامہ موصوف کی پیارے آقا ﷺ کے ساتھ محبت کا بھی علم ہو رہا ہے اور علمی مقام کا اندازہ بھی ہو رہا ہے کہ اللہ کریم نے اپنے حبیب ﷺ کے صدقہ مولانا کو فنِ تحریر و تقریر میں یگانہ روزگار بنایا ہے۔ ویسے میرا علامہ موصوف سے کوئی تعارف نہیں ہے، لیکن آپ کی یہ تصنیف لطیف میرے برادر عزیز جناب محمد افتخار بھٹی نے عنایت کی جس کو پڑھ کر میرے دل میں خیال پیدا ہوا کہ آپ کی اس دن رات کی انتھک کوشش کو خراج تحسین پیش کرنا چاہئے کیوں نہ ہو یہ ہے بھی انتہائی خراج تحسین کے قابل۔ آخر میں میری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بوسیۃ مصطفیٰ ﷺ آپ کی اس سعی کو اپنی بارگاہ میں قبول و منظور فرماتے ہوئے اس تصنیف کو آپ کے لئے اور آپ کے اعزہ اقرباء اور معاونین کے لئے آخرت میں ذریعہ نجات بنائے..... آمین ثم آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

خادم القرآن والحديث الفقير
ابوالعمر قاری امجد محمود نورانی

05-08-2002

خطیب جامع مسجد نورانی، مومن آباد، نوشہرہ روڈ، گوجرانوالہ

جنرل سیکرٹری جمعیت القرآن پاکستان

230797



عرض مصنف

XXXXXXXXXXXXXXXXXXXX

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ
وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ
سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ
أَمَّا بَعْدُ!

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے جو تمام جہانوں کو مرتبہء کمال تک پہنچانے والا ہے۔ اُس کے بعد بے حد و حساب درود و سلام خلاصہء موجودات... شاہِ لولاک... رسولِ پاک... سیدِ الابرار... محبوبِ پروردگار... شاہسوارِ براق... مقصودِ کائنات... سرورِ کائنات... احمدِ مجتبیٰ... حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی بارگاہِ قدسیہ میں عرض کرنے کے بعد بندہ کترین راقم الحروف عرض گزار ہے:

”حدیثِ قدسی“ اللہ رب العزت کا فرمانِ عالی شان ہے ”لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْآفَلَكَ“ (محبوبِ ﷺ! اگر آپ نہ ہوتے تو میں افلاک کو پیدا نہ کرتا) مزید فرمایا: ”لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْكَوْنَيْنِ“ (اے پیارے نبی! اگر آپ کی شانِ رفیع کا اظہار مقصود نہ ہوتا تو میں اس کائنات کو پیدا ہی نہ کرتا)۔ اللہ جل شانہ کے اس فرمان سے معلوم ہوا کہ ساری کائنات حضور ﷺ کی خاطر بنائی گئی۔ کائناتِ بنی جباری تھی، گویا اس کائناتِ ارضی میں حضور ﷺ کی آمد و استقبال کی تیاریاں ہو رہی تھیں اللہ تعالیٰ نے زمین کا فرش بچھا دیا، سبزے کا قالین بنا دیا، پھولوں کے گلہ سے سجادیئے نہروں کی سبیلیں لگا دیں، آسمان کو سائبان بنا دیا، چاند سورج کے گلوب جلادئیئے ستاروں کے قمقمے سجادیئے، پتوں کی جھنڈیاں لگا دیں، گویا جب ساری کائنات مزین ہو گئی تو پھر اس کائناتِ ارضی میں نسلِ انسانی کا سلسلہ شروع ہوا حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک اللہ تعالیٰ کے اہل و العزم نبی و رسول وعدہء میثاق کے تحت اپنی اپنی قوم کو حضور نبی کریم ﷺ کی آمد کی خبر دیتے رہے کہ حضور ﷺ آرہے ہیں اللہ کے پیارے محبوب ﷺ آتشِ ایف الاربے میں میلا، مصطفیٰ ﷺ یہی ہے کہ

آپ ﷺ کی آمد کا ذکر کیا جائے۔ جب تک آپ ﷺ نے اپنے مبارک قدم اس جہان ارضی میں نہیں رکھے، آپ ﷺ کی آمد کے چرچے اس انداز سے ہوتے رہے کہ نبی و رسول ﷺ اپنی اپنی قوموں میں آپ ﷺ کی آمد اور شان و عظمت کے نذرانے اس انداز سے پیش کرتے رہے کہ حضور ﷺ آ رہے ہیں، حضور ﷺ آ رہے ہیں اور پھر وہ دن آپہنچا جب آپ ﷺ نے اس کائنات ارضی کو رونق بخشی، ہر طرف خوشی کی لہر دوڑ گئی، زمانے پہ ایک عجیب نکھار آ گیا، مخلوق خدا، اللہ کریم کا شکر بجالائی، سبھی ایک دوسرے کو مبارک باد دینے لگے۔ غلامانِ مصطفیٰ ﷺ آپ کے ذکرِ خیر سے اپنی محفلوں کو معطر کرنے لگے، ذکرِ میلادِ مصطفیٰ ﷺ کی محفلیں سجنے لگیں، سوائے ابلیس کے ہر کوئی خوش خوش نظر آ رہا تھا اور زبانِ حال سے یوں گویا تھا کہ حضور ﷺ آ گئے ہیں، سرور آ گئے ہیں۔ آمدِ مصطفیٰ ﷺ..... مرحبا مرحبا اور کچھ ایسا ہی سماں تھا۔

۔ نثار تیری چہل پہل پہ ہزاروں عیدیں ربیع الاول

سوائے ابلیس کے جہاں میں سبھی تو خوشیاں منا رہے ہیں

تاریخ اسلام سے پتہ چلتا ہے کہ صحابہ کرام ائمہ مجتہدین، اولیاء کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین شروع سے ہی محفلِ ذکرِ میلادِ مصطفیٰ ﷺ کا اہتمام کرتے چلے آ رہے ہیں اور اب تک یہ سلسلہ بڑی آب و تاب سے جاری و ساری ہے اور رہے گا..... ان شاء اللہ تعالیٰ۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، تابعین، تبع تابعین، ائمہ مجتہدین، علمائے کرام، اولیائے عظام رضی اللہ عنہم کا یہ طریقہ چلا آ رہا ہے کہ کسی نے ذکرِ میلاد شریف تحریر میں اور کسی نے تقریر میں جاری رکھا، ان ہی پاک باز ہستیوں کی اقتداء میں اس خاکسار کو بھی شوق پیدا ہوا کہ حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں عاجزانہ ہدیہ عقیدت پیش کیا جائے، جو کسی ماہ و سال سے مختص نہ ہو، بلکہ حقیقی و معنوی نوری ضیافت ہو جائے، جو ہمیشہ صفحاتِ دہر پر رہے، اس کتاب کا نام ”برکاتِ میلادِ مصطفیٰ ﷺ مع شری حیثیت“ رکھا گیا ہے۔ اللہ کریم کا لاکھ شکر ہے کہ اُس نے بندہ ناچیز کو اپنے پیارے محبوب رسول محمد مصطفیٰ ﷺ کی بارگاہ میں ہدیہ عقیدت پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ اس میں جو خوبی نظر آئے وہ میرے والدین کی دُعاؤں اور مرشد گرامی

قدّر سراج العارفین، شہباز طریقت، شارح مکتوباتِ امام ربّانی، شیخ طریقت، حضرت علامہ مولانا ابوالبیان پیر محمد سعید احمد مجددی رحمۃ اللہ علیہ کی نظر ولایت کا کرشمہ ہے کہ ناچیز یہ چند اوراق لکھنے کے لائق ہوا۔ اور حیثیت بقول شاعر یہی ہے کہ

مَا اِنْ مَدَحْتُ مُحَمَّدًا بِمَقَالَتِي
لَكِنْ مَدَحْتُ مَقَالَتِي بِمُحَمَّدٍ

اپنے کلام سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح و ثناء نہیں کرتا بلکہ اپنے کلام کو
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر پاک سے آراستہ کرتا ہوں

ہے میریاں حمداں نعتاں توں بہت اتانہہ مقام محمد صلی اللہ علیہ وسلم دا
میں اپنے شعر سجاواں واں۔ وچ لکھ لکھ نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم دا
اعظم میری زباں کہاں اور کہاں وہ ذات
نام اپنا اُن کے ذکر سے چمکا رہا ہوں میں

اپنے انتہائی محسن مولانا محمد نعیم اللہ خاں قادری بی ایس سی بی ایڈ ایم اے اردو پنجابی
تاریخ (آف کامونگی) اور محمد علیم خاں آف مغل چک جو اپنا قیمتی وقت نکال کر اہم مشوروں سے
نوازتے رہے، حوالہ جات کے لئے کتابیں فراہم کرتے رہے، چھوٹے بھائی حافظ لیاقت
مجددی نے پروف ریڈنگ فرمائی، عزیز محترم جناب غلام مصطفیٰ بسمل صاحب نے حرف تسمین لکھ
کر حوصلہ افزائی فرمائی، ڈاکٹر انوار احمد اعجاز صاحب نے حرف تقدیم لکھ کر اپنے جذبات کا
اظہار فرمایا، ڈاکٹر صاحب موصوف نے جو کچھ اس عاجز کے متعلق لکھا ہے وہ اُن کا حسن ظن
ہے ورنہ ”من انعم کہ من دانم“ قاری امجد محمود نورانی صاحب جنہوں نے تقاضا لکھ کر حوصلہ
افزائی فرمائی، حافظ محمد عثمان اویسی صاحب نے عربی عبارتوں پر اعراب کی درستگی میں معاونت
فرمائی، دیگر جن دوستوں نے کتاب کی اشاعت میں معاونت کی اور قیمتی مشوروں سے نوازا اللہ
تعالیٰ سب کو دارین کی نعمتوں سے مالا مال فرمائے۔ خصوصی طور پر اپنے بھائی قاضی غلام مصطفیٰ
آف قاضی کوٹ جو ہر معاملے میں معاونت فرماتے رہتے ہیں، خصوصاً اس سلسلے میں جب
کہیں جانے کی ضرورت پڑی تو فوراً اپنی گاڑی لے کر جانے کے لئے تیار ہو گئے، حوالہ لے

لئے کسی کتاب کی ضرورت پڑھی تو اسی وقت نئی کتاب خریدنے کا انتظام کر دیا، بارگاہِ خداوندی میں دُعا ہے کہ اپنے پیارے محبوب ﷺ کے صدقے انہیں حاسدین کے حسد، شریروں کے شر، دشمنوں کی دشمنی سے اپنی پناہ میں رکھے۔ آمین۔

یہ کتاب پہلے ۲۰۰۲ء میں پھر ۲۰۰۳ء میں پھر ۲۰۰۵ء میں پھر ۲۰۰۷ء میں پھر ۲۰۱۱ء میں ہر مرتبہ اضافے کے ساتھ اسی ادارے سے چھپی، اس مرتبہ مزید اضافے اور نئی ترتیب کے ساتھ چھپ رہی ہے، یہ اب تین حصوں پر مشتمل ہے (۱) میلادِ مصطفیٰ ﷺ کی شرعی حیثیت (۲) میلادِ مصطفیٰ ﷺ کی برکات (۳) محمد مصطفیٰ ﷺ باعثِ تخلیق کائنات۔ اُمید ہے قارئین کرام پسند فرمائیں گے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے جہاں کہیں بھی کوئی کمی یا غلطی محسوس کریں نہایت شفقت سے بطور اصلاح آگاہ کر دیں ان شاء اللہ تعالیٰ آئندہ اشاعت میں اسے دُرست کر لیا جائے گا۔

سید شجاعت رسول شاہ قادری صاحبِ مآظم نوریہ رضویہ پہلی کیشنز لاہور کا دل کی اتھاہ گہرائیوں سے شکر گزار ہوں کہ انہوں نے اس کی طباعت کا اہتمام فرمایا، اللہ تعالیٰ آپ کے اس ادارے میں برکت اور ترقی عطا فرمائے آمین۔ یا رب العالمین، بجاہِ سید المرسلین ﷺ آخر میں حضور نبی کریم ﷺ کے وسیلہ سے بارگاہِ رب العزت میں دست بدعا ہوں کہ اس کتاب کو اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت عطا فرماتے ہوئے، ہم سب کے لئے ذریعہ نجات بنادے۔ آمین۔

مری جب ہر سفارش حشر میں بیکار ہو جائے
یہی خدمت وہاں بخشش کی ذمہ دار ہو جائے
ریاست علی مجددی

خطیب جامع مسجد خوشبوائے مصطفیٰ ﷺ

کوٹ قاضی حافظ آباد روڈ گوجرانوالہ

۲۹ ذوالحجہ ۱۴۳۳ھ بمطابق ۱۵ نومبر ۲۰۱۲ء



حمد باری تعالیٰ

جب ایک مفکر انسان اپنے گرد و پیش پر نظر ڈال کر چمکتے ہوئے سورج، درختوں اور نیلگوں آسمان پر غور کرتا ہے..... دامن کو ہزار میں جھومتی ہوئی مست گھٹاؤں کو دیکھتا ہے..... سبزہ و گل کی رعنائیوں سے متاثر ہوتا ہے۔ کائنات کے مظاہر..... ثریا کی بلندی اور کہکشاں کی خوبصورتی کا مشاہدہ کرتا ہے تو بے اختیار پکار اٹھتا ہے۔ ”جو ان کو یہ حسن و خوبصورتی عطا کرنے والا ہے وہی خدا ہے۔“

روائے فلک پر ابر کا نیل بے زنجیر کی صورت بھاگنا..... طفل شیر خوار کا پہروں تلک سوئے قمر تکتے رہنا..... تخیل کا فکرِ کامل سے ہم نشیں ہونا..... ابر کو ہزار کا دُر آفتاب ہونا..... پرندوں کا محوِ ترنم ہونا..... گھٹا کا گیو بن کر رخ ہستی پہ بکھر جانا..... غنچہ گل کو ذوقِ تبسم بخشنا..... شہرِ خموشاں سے حرماں نصیبی کا منظر پیدا ہونا..... دلِ انسان میں موت کے کانٹے کا چبھنا..... پروانے کا شمع کے گرد طواف کرنا اور جان بے قرار سے تیار ہونا..... چڑیوں کے چہچہوں میں لذتِ سرود اُجاگر ہونا..... مونِ دریا کا مضطرب رہنا..... کس کی عظمتوں کو نمایاں کرتا ہے وہی خدا ہے۔

فرطِ طرب میں ابر کا جھومنا..... کالی گھٹاؤں کا فضا میں وارد ہونا..... گل کی نلی کا نشہ ہستی میں مست رہنا..... زبانِ برگ سے اُس کی خاموشی کا نظام ہونا..... فرا کو بے ندی کا ترنم خیز آنا، شہدِ قدرت کو اُس کا آئینہ سادہ کھانا..... لیلیٰ شب کا آکر اپنی زلف رسا سہلانا..... آبشاروں کی صدا کا دامنِ دل کھینچنا..... شام کی خموشی پر تکریمِ فدا ہونا..... دُشمنوں پر تلخ رہا سماں چھانا..... کو ہزار پر رنگِ شفق کا کانپتے پھرنا..... گلِ نعلین کا تبسم خیز ہونا..... کس کی عظمت کو ظاہر کرتا ہے وہی خدا ہے۔

شبِ نیم کا پھولوں کو وضو کرانا..... صدائے بلبل کا بانگِ آواز ہونا..... درختوں کی شاخوں کا سرنگوں رہنا..... پچھلے پہر کی کوئل کا مسر و فِ آواز ہونا..... فرشِ زمیں پہ سبزے کا

خوابیدہ رہنا..... چمن ہست و بود کا کرشمہ ساز ہونا..... پھولوں کی انجمن میں شمع جگنو کا
فروزاں ہونا..... پروانے کو تپش اور جگنو کو روشنی عطا کرنا..... مرغانِ بے زباں کو رنگین نوا بنانا
..... گل کو زبان دے کر تعلیم خاموشی مرحمت کرنا..... شجر کو سایہ اور ہوا کو قوتِ پرواز بخشنا.....
پانی کو روانی اور موجوں کو بے کلی عطا کرنا..... کس کی عظمت کے نشاں ہیں وہی خدا ہے۔

عارف کا یہ سوزِ دروں طوفانِ خیز موجوں کی طرح اُٹتا چلا آتا ہے قدرتِ کاملہ کی
تخلیقات..... آفتاب کی غارت..... صحرا کی وسعت..... ثریا کی بلندی..... کہکشاں کی
خوبصورتی..... ماہتاب کی چاندنی..... لہروں کے تلاطم..... باغ کی رنگینیوں..... گلہائے
گوناگوں..... پھولوں کی نازک پنکھڑیوں..... مرغانِ چمن کی ہنگامہ خیزیوں اور فصل بہار
کے شباب میں وہ اپنے خالق کی عظمت کو محسوس کرتا ہے۔

آفتاب کی تجلی اور ماہتاب کی دلکشی میں... ستاروں کے طلوع اور شبِ نیم کی اُفتاد میں.....
بیابانوں کی وسعتوں اور سمندروں کے طوفانوں میں..... آگ کی حرارت اور شعلہ کی لپک
میں..... پہاڑوں کے شکوہ اور پرندوں کی چہک میں..... پھولوں کی رنگینیوں اور گلاب کی
خوشبو میں..... بلبل کے نغموں اور انسان کے تکلم میں..... خالق کائنات کی عظمت اور شانِ
کبریائی کی کرشمہ سازیاں نظر پڑتی ہیں۔

کونل کی کوک میں..... پیہیے کی ہوک میں..... بلبل کی آواز میں..... ہراک سوز و ساز
میں..... چڑیوں کی چہک میں..... پھولوں کی مہک میں..... سبزے کی لہک میں.....
جواہرات کی دمک میں..... سورج کی چمک میں..... سما و سمک میں..... درختوں کے رنگ
میں..... شیشہ و سنگ میں..... آہنگِ رباب و چنگ میں..... زمزم و گنگ میں..... پتھر کی سختی
میں..... خوشحالی و بدبختی میں..... زمین کی نرمی میں..... آتش کی گرمی میں..... دریا کی روانی
میں..... کواکبِ آسمانی میں..... پہاڑ کے اُبھار میں..... بیابان و مرغزار میں..... خزاں و
بہار میں..... صحرا کو ہسار میں..... پروردگارِ عالم کی عظمتیں کا رفرماد کھائی دیتی ہیں۔



نعت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

وجہ ظہورِ عالم... مقصودِ انبیاء... زینتِ کائنات... فخرِ موجودات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت، انتہائی تابنا کیوں... لامتناہی صوفشانیوں... بے پناہ نور سامانیوں... اور بے انداز ضیاء پاشیوں کی مظہر ہے۔

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ مقدسہ سینکڑوں جمال آفرینیوں... صدہا جلال انگیزیوں... ہزاروں سیرابیوں... لاکھوں شادابیوں... ناپیدا کنارِ رحمتوں اور بے پایاں کرم فرمائیوں کا سرچشمہ ہے... حیات و زیست کی حریت و آزادی... انسانیت و اخلاقیات کی عظیم قدریں... حکمت و دانش کے خزانے... عرفان و آگہی کا بحر بیکراں... عشق و وجدان کے سرچشمے... معرفت و روحانیت کے منبعِ بائے گراںقدر حکیم کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی جلوہ نمائی اور نگاہِ کرم کے رہینِ منت ہیں۔

اگر حضور خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتے تو مشابہ اسلام... اولیائے کرام... ملت اسلامیہ کے فاتحینِ عظام... غوث، قطب اور ابدال کے مقام... عظیم المرتبت علماء کے نام کیوں کر اُجاگر ہوتے۔ ملتِ اسلامیہ کا وجود کہاں ہوتا۔ نہ دین ہوتا۔ نہ آئین ہوتا۔ نہ ہی قرآنِ حکیم میسر آتا... بلکہ تمام تر عالمِ آیتی اور دنیا و جہاں سراپا تاریک اور ظلمت کدہ ہوتے... جہاں رنگ و بو کا کہیں بھی نام و نشان نہ ہوتا۔ گویا نہ دار و جہاں کی ذاتِ مقدسہ رحمت کی ایک گھٹا تھی جو خشک آسمانوں پر پھیل گئی اور پتی ہوئی انسانیت پر برس کر رہا، بلبل و افزائش کا سبب بنی یا نور کی ایک کرن تھی جو اندھیروں کو چیرتی ہوئی دنیا کے پردہ پر آ پڑی اور ایک عالم کو بقعہ، نور کر گئی یا وہ روشنی کا ایک بلند مینار تھی جو طوفانِ خیرِ سمندروں سے ابھری اور تاریک فضاؤں میں بلند ہو کر انسانیت کے ظلمتوں میں گہرے تاریک کونشان راہ دلہانے لگی۔ پندرہویں صدی کا تہائی حصہ گزرنے کو ہے لیکن روشنی کا یہ مینار اپنی جگہ موجود ہے یہ سراجِ منیر

فیضانِ نورِ محمدی ﷺ

آثار میں منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے چار ٹہنیوں والا ایک خوبصورت درخت پیدا فرمایا جس کا نام شجر الیقین ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اُس درخت پر نورِ محمدی ﷺ کو ایک طاؤس کی صورت میں بٹھا دیا تو نورِ محمدی ﷺ نے وہاں ستر ہزار برس اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کی۔ اُس کے بعد اللہ نے آمینہء حیا بنا کر نورِ محمدی ﷺ کے مقابل رکھا۔ اپنے حسن و جمال کو دیکھ کر نورِ محمدی ﷺ نے اللہ رب العزت کی بارگاہ میں پانچ سجدے کیے جو فرض قرار پائے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور نبی کریم ﷺ کی اُمت پر دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض ٹھہرائیں۔ پھر نورِ محمدی ﷺ پر جب اللہ تعالیٰ نے رحمت کی نگاہ ڈالی تو وہ شرم و حیا کے پسینہ سے شرابور ہو گیا۔

❖..... اُس نور کے سر مبارک کا پسینہ لے کر اللہ تعالیٰ نے تمام ملائکہ پیدا فرمائے۔

❖..... چہرہ انور کے پسینہ سے عرش، کرسی، لوح، قلم، سورج، چاند، تجابات نور

کواکب اور عجائباتِ عالم بنائے۔

❖..... سینہء بے کینہ کے پسینہ سے انبیاء و مرسلین، علماء و کاملین، اور شہداء و

صالحین کی پاکیزہ روحوں کو پیدا کیا۔

❖..... پشت مبارک کے پسینہ سے بیت المعمور، بیت اللہ، بیت المقدس اور

کائنات بھر کی سجدہ گاہیں تخلیق کی گئیں۔

❖..... اُبروئے پاک کے پسینہ سے مومنین و مومنات اور مسلمین و مسلمات پیدا کئے۔

❖..... قدمانِ مبارک کے پسینہ سے مشرق و مغرب، شمال و جنوب اور

معدنیات و عجائبات پیدا فرما کر اللہ ﷻ نے فرمایا:

”میرے محبوب محمد ﷺ کے نور چاروں طرف دیکھو!“

نور محمد ﷺ نے چاروں طرف دیکھا تو نور ہی نور نظر آیا۔ یہ جلوے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ، فاروق اعظم رضی اللہ عنہ، عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور حیدر کرار رضی اللہ عنہ کے نور کے تھے۔ آپ کا نور اس کیفیت میں ستر ہزار برس تک اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتا رہا۔

اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء کی ارواح کو جب نور محمد ﷺ سے پیدا فرمایا تو تمام انبیاء کی ارواح نے یک زبان کہا:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ

پھر اللہ نے عقیق احمر سے ایک قندیل بنائی اور نور محمد ﷺ کو صورت دینوی میں ڈھال کر قندیل میں رکھا۔ قندیل میں آپ ﷺ اس طرح کھڑے رہے جس طرح نماز میں قیام ہوتا ہے۔ تمام ارواح قندیل کا طواف کرنے لگیں۔ رُوحوں کا یہ طواف ایک ہزار برس تک جاری رہا۔

پھر اللہ تعالیٰ نے ارواح کو حکم دیا کہ میرے محبوب کو دیکھو۔ رُوحوں نے تعمیل کی۔
ارواح میں سے جس جس نے۔۔۔۔۔

- ❖ - سرِ اقدس کو دیکھا تو وہ دنیا میں سلطان اور فرماں روا بن گیا۔
- ❖ - ابروئے مبارک کو دیکھا تو وہ امیر عادل بن گیا۔۔۔۔۔
- ❖ - آنکھ مبارک کو دیکھا تو وہ وسیع النظر اور کشادہ ظرف بن گیا۔
- ❖ - پیشانی مبارک کو دیکھا تو وہ نقاش بن گیا۔۔۔۔۔
- ❖ - گوش مبارک کو دیکھا تو وہ مقبول فی الانام بن گیا۔۔۔۔۔
- ❖ - سینہ بے کینہ کو دیکھا تو وہ دانا اور احسان کرنے والا بن گیا۔
- ❖ - نام مبارک کو دیکھا تو وہ طیب اور عطار بن گیا۔۔۔۔۔
- ❖ - ہونٹ مبارک کو دیکھا تو وہ وزیر بن گیا۔۔۔۔۔
- ❖ - دہن شریف کو دیکھا تو وہ روزہ دار بن گیا۔۔۔۔۔
- ❖ - مبارک دانتوں کو دیکھا تو وہ حسین و جمیل بن گیا۔۔۔۔۔
- ❖ - زبان مبارک کو دیکھا تو وہ باشاہوں کا سفیر بن گیا۔۔۔۔۔

- ❖ ❖ ❖ ﴿سُبْحَانَ اللَّهِ عَلَى حَبِيبِهِ﴾ مُحَمَّدٌ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ﴿❖ ❖ ❖﴾ -

تعارف

بارہ ربیع الاول شریف

اُندر خاکیاں نور ظہور ہویا ، ساری بزم نورانی نعمات بن گئی
رہماں پایاں خورشیدتاں نور وچوں ، رنگت زلف و اللیل دی رات بن گئی
منتظر دیدے ویکھاں سبز گنبد ، چھم چھم اتھروں اشک برسات بن گئی
ہویا زر دی گدائی دا شرف حاصل ، مدتاں بعد آج ہاتھی بات برع گئی
۔۔۔ ❖ ❖ ❖ ﷺ ❖ ❖ ❖ ۔۔۔

بارہ ربیع الاول شریف بے حساب برکتوں و رحمتوں اور ان گنت عنایات کا خزانہ ہے یہ
وہ روزِ سعید ہے جسے باعثِ تخلیق کائنات حضورِ رحمۃ للعالمین ﷺ کی ولادت باسعادت سے
نوازا گیا۔ یہ مقدس دن پوری دنیا کے مسلمانوں کے لئے باعثِ برکت و مسرت ہے۔

بارہ ربیع الاول شریف خوشی و شادمانی اور رحمتِ الہی کے حصول کا دن ہے... مومنوں کی
عید کا دن ہے... خوشیوں اور مسرتوں کا دن ہے... خوشیوں کے عروج کا دن ہے... خلقِ عظیم
کی خوشبوؤں کو پھیلانے کا دن ہے... اللہ رب العزت کی بے حد و بے شمار نعمتوں کے
شکرانے کا دن ہے... اپنے گناہ بخشناںے کا دن ہے... یتیموں کو گلے لگانے کا دن ہے...
بے کسوں پر رحم کھانے کا دن ہے... بے سہاروں پر ترس کھانے کا دن ہے... ربِّ ذوالجلال کا
قرب پانے کا دن ہے... محبوبِ حقیقی کی آمد کے گیت گانے کا دن ہے... سرورِ کائنات ﷺ کی
آمد پر خوشیاں منانے کا دن ہے... آپ ﷺ کے میلاد پر دولت لٹانے کا دن ہے... نعتیں سننے
سنانے کا دن ہے... ہزار سالہ آتش کدہ ایران بج جانے کا دن ہے... خانہ کعبہ کا حضور ﷺ
کے گھر کی طرف جھک جانے کا دن ہے... عظیم ارفع اعلیٰ مقدس اور بابرکت دن ہے۔

بارہ ربیع الاول شریف کا دن روحانی خوشیوں سے سرور ہے... کیف و مستی میں محمور

ہے... رحمتوں اور برکتوں سے بھرپور ہے۔

بارہ ربیع الاول شریف اہل اسلام کی مذہبی روحانی عید ہے... مسرت و خوشی کا تہوار ہے۔
بارہ ربیع الاول شریف کا دن فیوض و برکات کا منبع... انوار و تجلیات کا پیکر... محبت و
چاشنی کا مخزن... احساس و ایثار اور شفقت و پیار کا دلدادہ... لطف و عطا اور جود و سخا کا
سرچشمہ ہے۔

بارہ ربیع الاول شریف وہ دن ہے جس کی نورانی اور ایمان افروز صبح کو مولائے کل...
ختم الرسل... دانائے سبل... مرکز کائنات... فخر موجودات... سرور کائنات... باعث تخلیق
کائنات... فخر آدم و بنی آدم... حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم شریف لائے۔

بارہ ربیع الاول شریف کی نورانی صبح کو غریبوں کے حامی... یتیموں کے والی... بے
سہاروں کے سہارا... بے چاروں کے چارہ... عاصیوں کے ملجا و مآویں... قدرت کاملہ کے
حسین و جمیل شہکار جلوہ گر ہوئے... تو ہر نگاہ نے دیکھا کہ.....

ظلمتوں کے اندھیرے بھی چھٹ گئے

جور و استبداد کے دن تھے جو کٹ گئے

آپ صلی اللہ علیہ وسلم آئے تو ابر کرم چھا گیا

بے کسوں ' بے بسوں کو قرار آ گیا

بارہ ربیع الاول شریف کے صدقے ظلم و تشدد کی چکی میں پس پی ہوئی مظلوم و معصوم
روحوں کو اطمینان و سکون آ گیا... پریشان و بے قرار انسانیت کو قرار آ گیا... چاروں طرف
خوشیوں کے شادیاں بننے لگے... لبوں پر دُرد و سلام کے سویٹ لیت آنے لگے... ہر فرد
مسرور اور شاد ماں نظر آنے لگا... ہر سمت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کی روشنی پھیل گئی۔

بارہ ربیع الاول شریف وہ جشن ملی ہے جس نے کائنات، سستی کو سرسبزی و شادابی کی
بشارت سنائی۔ اس دن کی یادگار ہمارے صحیفہء حیات کا پہلا ورق ہے... ہمارے عروج و
اقبال کا سہانا نغمہ ہے... بزم کائنات میں حسن و شباب کا پہلا طوفان ہے جس نے
کفر و ضلالت کی مضبوط چٹانوں کو پاش پاش کر دیا۔ یہ تقریب سعید ہمارے لئے رحمت و

میں ایک غیر فانی اہمیت کا حامل مہینہ ہے۔

۔۔۔ ﴿صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَسَلَّمَ﴾ ❖ ❖ ❖

عارف باللہ علامہ السید امین کبیتی الہکی الحنفی بیادہ نے فرمایا:

”سبحان اللہ آپ کے میلاد مبارک سے پوری روئے زمین میں اپنوں اور غیروں نے بھی سعادت و شرافت حاصل کی۔ آپ ﷺ کی ولادت کا وہ مبارک دن کہ جس میں دُنیا نے پاکیزگی حاصل کی۔ نیز آپ کی مثل زمانے نے کبھی نہیں دیکھی۔“

ایک اور مقام پر فرمایا:

”نبی مختار ﷺ کی ولادت کا ظہور مبارک ہوا۔ آپ کے چمکنے والے انوار و تجلیات سے عقلیں روشن ہو گئیں۔ دُنیا میں آپ ﷺ کی تشریف آوری خوشیوں، برکتوں اور سعادتوں کو لے کر آنے والی ہے۔“

ایک مقام پر آپ نے ارشاد فرمایا:

”اے پیر کی رات آپ نے کس قدر ہمہ گیر شرافت اور دولت حاصل کی۔ دُنیا میں تمام روشن راتیں آپ ﷺ کی نسبت سے نیز آپ ﷺ چاندنی کی چابی ہیں۔ لیلۃ القدر، عیدین اور معراج آپ کے کمالات سے ہیں۔ جس نے آنکھوں کو روشن کر دیا۔ آپ ﷺ نے تاریخ میں اعلیٰ ترین مقام پایا۔ جس کی بلندی کا اعلان زمانے نے کیا۔ آپ ﷺ کے محاسن نے زمانے کی آنکھ اور کانوں کو بھر دیا۔ اے ہمارے لئے باعث خوشی۔ اے وہ رات کی جس کی فضیلت والی گھڑیاں ہمارے ذہنوں میں گردش کرنے والی ہیں اور جس نے تدریجاً دُنیا کو روشن کر دیا۔ دُنیا پر گزرنے والی فضیلتوں کا اگر تیرے ساتھ موازنہ کیا جائے تو تو سب پر بھاری ہے۔“ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

داخل جو ہوں گے بزم میں جنت کو پائیں گے

بیشک مکانِ خلد میں اپنا بنائیں گے

۔۔۔ ﴿صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَسَلَّمَ﴾ ❖ ❖ ❖

میلاد کے لغوی معنی ہیں پیدائش، پیدائش کا وقت، پیدا ہونے کا زمانہ۔ عید میلاد کے معنی

[illegible][illegible]

Click For More Books

اس ایمانی، روحانی سچی خوشی سے ہر مسلمان ایسا مسرور ہو جاتا ہے جس کا بیان الفاظ میں نہیں ہو سکتا ہے۔ میرا خیال ہے بلکہ غالب گمان ہے کہ ہر مسلمان اُمتی کو یہی محسوس ہوتا ہے کہ اس نعمت عظمیٰ کی خوشی سب سے بڑھ کر اُسی کی حاصل ہے اس لئے کہ رشتہء ایمان ایسا قوی رابطہ ہے کہ جس کا تعلق بلا واسطہ اللہ تعالیٰ کے محبوب ﷺ سے وابستہ ہے اور ہر مسلمان نعمت ایمان و عرفان کو کلمہ پڑھتے ہی سمیٹ لیتا ہے۔ اور اُسے ایمان و عرفان کے لحاظ سے تہی دامن کا احساس بالکل نہیں رہتا۔

۔۔ ❖ ❖ ❖ ﷺ ﷺ ﷺ ❖ ❖ ❖ ۔۔

ربیع الاول دے ماہ داچن چڑھیا آؤ مومنو جشن میلاد کریئے
اسے ماہ وچ نور ظہور ہو یا نبی پاک لولاک ﷺ نوں یاد کریئے
شکر رب دے لکھ ہزار واری خوشی عید میلاد آباد کریئے
سدا عاشقو عید میلاد والے چرچے نبی ﷺ دے خوب دلشاد کریئے

۔۔ ❖ ❖ ❖ ﷺ ﷺ ﷺ ❖ ❖ ❖ ۔۔

یادِ نبی وچہ ہر دم رہنا چنگا لگ دا اے
ایس بہانے رل مل بہنا چنگا لگ دا اے
کیڈا سوہنا نام محمد ﷺ دا اُچیاں شانناں والا اے
ایسے تاں نوں حمدیاں رہنا چنگا لگ دا اے

۔۔ ❖ ❖ ❖ ﷺ ﷺ ﷺ ❖ ❖ ❖ ۔۔



محفل میلاد شریف

میلادِ مصطفیٰ ﷺ کی محفل اہل محبت و عشق اور صاحبانِ معرفت و بصیرت کے لئے انمول تحفہ ہے... بلندی درجات کا ذریعہ ہے... روحانی اور کمال محبت کا سرچشمہ ہے... یہ وہ سعادت ہے جو ازل سے اہل محبت کو نصیب ہوتی چلی آئی ہے اور ہوتی رہے گی... میلادِ النبی ﷺ کا تذکرہ ہر گنہگار و طالبِ رحمت خداوندی کے لئے ایک انمول خزانہ ہے... محفل میلادِ النبی ﷺ کا انعقاد اہل اسلام کا طریقہ ہے... میلادِ شریف مسلمانوں کا محبوب عمل ہے... محافل میلاد کا انعقاد مطلب پانے کے لئے خوشخبری ہے... میلادِ پاک کی خوشی کرنے والے مسلمان اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کے اہل ہیں۔

میلادِ مصطفیٰ ﷺ ایک ایسا تذکرہ ہے جو مودہ دلوں کے لئے قطرہ رحمتِ حیات اور بے دینوں کیلئے تلوارِ الہی ہے جس کی ایک ہی ضرب سے ان بے دینوں کی تمام تر جرأتِ زندانہ یکسر زمین بوس ہو کر خاک میں مل جاتی ہے اور ایمان والوں کے ایمان کی شکتہ دیواروں کو مضبوط حصارِ الہی میں گھیر کر اعلیٰ و ارفع نوازشاتِ الہی سے انہیں نوازتی ہے۔

میلادِ مصطفیٰ ﷺ ایک ایسا تذکرہ ہے جو الفاظ کا محتاج نہیں بلکہ دل کی آن دیکھی محسوسات کا مرہونِ منت ہے۔ حضورِ نبی کریم ﷺ کی ولادت پاک کی خوشی صرف مومن مسلمانوں ہی کو ہو سکتی ہے دشمنوں اور مخالفوں کو نہیں ہو سکتی بلکہ سخت صدمہ ہوگا جیسا کہ خاص میلاد کے دن شیطان کو ہوا تھا۔

میلادِ مصطفیٰ ﷺ کی محفل کیا ہے؟ حضور پر نور شافعِ یوم النشور سید الموجود المفقود و فخر آدم و بنی آدم آقائے دو جہاں ﷺ کی ولادت پاک کا تذکرہ کرنا... آپ ﷺ کے والدین کریمین و اجداد اطہار کی شان بیان کرنا... آپ ﷺ کے بچپن مبارک کا تذکرہ کرنا... رضاعت مبارکہ کے واقعات بیان کرنا... بوقت ولادت باسعادت ظاہر ہونے والے عجائبات کا تذکرہ کرنا... کائناتِ ارضی پر آپ ﷺ کے قدوم میمنت لزوم سے جو بہاریں

میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شرعی حیثیت

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اہل سنت و جماعت کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت پاک کی خوشی منانا اور سال کے تمام ایام میں عموماً اور ماہِ ربیع الاول میں خصوصاً آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کا ذکر کرنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل و مناقب اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے شمائل و خصائل کو مجالس اور محافل میں بیان کرنا اور ایصالِ ثواب کے تحائف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں پیش کرنا جائز اور مستحب ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنی پاک کلام میں ارشاد فرماتا ہے:

قُلْ بِفَضْلِ اللَّهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذَلِكَ فَلْيَفْرَحُوا

هُوَ خَيْرٌ مِمَّا يَجْمَعُونَ ﴿۵۸﴾ ﴿پ ۱۱ سورہ یونس: ۵۸﴾

ترجمہ:- اے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم! لوگوں سے فرما دیجئے کہ اللہ کے فضل اور اس کی رحمت کے ملنے پر چاہئے کہ وہ خوشی کریں یہ بہتر ہے اس سے جو وہ جمع کرتے ہیں۔

اس آیت میں فضل اور رحمت کے ملنے پر خوشی منانے اور مال خرچ کرنے کا حکم دیا گیا ہے

جب ہم بارگاہِ رب العزت میں عرض کرتے ہیں یا اللہ! فضل اور رحمت کے متعلق

مزید وضاحت فرمادے تو بارگاہِ الہی سے جواب آتا ہے میری پاک کلام پڑھو.....

وَلَوْ لَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطَانَ الْآفِلِينَ ﴿۸۳﴾

﴿پ ۲ سورہ النساء آیت ۸۳﴾

ترجمہ:- اور اے (مسلمانو!) اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر نہ ہوتی تو تم میں

سے سوائے چند کے سب شیطان کی پیروی کر لیتے۔

اس آیت کی تشریح میں اکثر آئمہ تفسیر نے بیان فرمایا ہے کہ یہاں اللہ کے فضل اور رحمت سے مراد حقیقت میں فقط حضور نبی کریم ﷺ کی ذات پاک ہے۔ اس آیت مقدسہ میں اللہ تعالیٰ مسلمانوں سے مخاطب ہو کر ارشاد فرما رہے ہیں کہ اگر حضور ﷺ کی ذات گرامی مبعوث نہ ہوتی تو تم میں سے اکثر گمراہ ہو جاتے اور شیطان کے پیروکار بن کر تباہ و برباد ہو جاتے یہ محض اللہ کا کرم ہے کہ اُس نے ہدایت کی راہوں سے بھٹکی ہوئی انسانیت میں اپنا محبوب مبعوث فرمایا اور لوگ شیطان کے ہتھکنڈوں سے بچ گئے۔

اُس رسول پاک ﷺ نے آکر کیا کیا..... اس کی تصریح بھی خیر قرآن فرما رہا

ہے.....

هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ ط وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ۝

﴿ پ ۲۸ سورۃ النجمہ: ۲ ﴾

ترجمہ:- وہی (اللہ) ہے جس نے (عرب کے) ان پڑھ لوگوں میں ان ہی (کی قوم) میں سے ایک رسول بھیجا جو ان (لوگوں) کو اللہ کی آیتیں پڑھ کر سناتا ہے اور ان کو پاک کرتا (اور ان کے ظاہر و باطن کو سنوارتا) ہے اور کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے اگرچہ یہ لوگ اس سے قبل صریح گمراہی میں (بتلا) تھے۔

اس سے اگلی آیت میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے قیامت تک آنے والی نسل انسانی کو آپ ﷺ کے اس فیض رسالت میں شامل کیا اور پھر حضور ﷺ کے اس طرح مبعوث فرمائے جانے کو اپنا فضل قرار دیتے ہوئے فرمایا.....

وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ ۖ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۖ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝

﴿ پ ۲۸ سورۃ النجمہ: ۳ ﴾

ترجمہ: اور (ان موجود لوگوں کے علاوہ) اُن میں سے دوسرے لوگوں کے لیے بھی جو ابھی ان میں شامل نہیں ہوئے اور وہی زبردست حکمت والا ہے، یہ محض اللہ کا فضل ہے جس کو چاہتا ہے عطا فرماتا ہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔

یہاں اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو پہلے رسول ﷺ کہا اور بعد ازاں اس نعمت رسالت کو فضل سے تعبیر فرمایا جب کہ پچھلی متذکرہ آیت میں حضور ﷺ کو ”رحمت اور فضل“ قرار دیا ہے۔ یہ بات مسلم ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کی ذات گرامی اللہ تعالیٰ کا سب سے بڑا فضل ہے۔ قرآن حکیم میں ارشادِ ربانی ہے.....

بَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ بِأَنَّ لَهُم مِّنَ اللَّهِ فَضْلًا كَبِيرًا ط

﴿پہ الا حزاب ۲۳/۴۷﴾

ترجمہ: مومنوں کو بشارت ہو کہ (آپ ﷺ کی ذات تم پر) اللہ تعالیٰ کا سب سے بڑا فضل ہے۔

اور یہ بات بھی مسلم ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کی ذات گرامی ساری کائنات کے لئے رحمت ہے چنانچہ قرآن حکیم میں ارشادِ ربانی ہے.....

”وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ ط“ ﴿الانبياء: ۲۱/۱۰۷﴾

ترجمہ: اے محبوب ﷺ! ہم نے آپ ﷺ کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ اور اس بات میں بھی کوئی شک نہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ کی ذات گرامی اللہ تعالیٰ کی نعمت ہیں چنانچہ قرآن مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

الَّذِينَ يَدْعُونَ إِلَى الْكُفْرِ يَكْفُرُوا بِمَا كَفَرُوا ط ﴿سورة ع: ۱۸﴾

ترجمہ: کیا آپ نے اُن لوگوں کو نہیں دیکھا جنہوں نے بدلا اللہ کی نعمت کو کفر کرتے ہوئے اس آیت کی تفسیر میں ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ”نِعْمَةُ اللَّهِ مُحَمَّدٌ ﷺ“ (اللہ کی نعمت سے مراد حضرت محمد ﷺ ہیں)۔

”مُحَمَّدٌ ﷺ نِعْمَةُ اللَّهِ“ ﴿بخاری شریف: ۵۶۶/۲﴾

ترجمہ:- محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نعمت ہیں۔

مندرجہ دلائل و براہین یعنی بالا آیات مقدسہ اور حدیث پاک کی روشنی اور سے یہ بات اظہر من الشمس کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ کا فضل... رحمت... اور نعمت ہیں۔ اور قرآن پاک میں ہی یہ حکم ہے ”قُلْ بِفَضْلِ اللَّهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذَلِكَ فَلْيَفْرَحُوا“ اللہ کے فضل اور اُس کی رحمت کے ملنے پر چاہئے کہ خوشی کریں (لہذا قرآن پاک سے ثابت ہو گیا کہ جب اللہ تعالیٰ کا فضل ملے اللہ تعالیٰ کی رحمت ملے اور اللہ تعالیٰ کی نعمت ملے تو اللہ تعالیٰ کا شکر یہ ادا کرتے ہوئے خوشی کا اظہار کرنا چاہئے۔

قرآن پاک کی روشنی میں یہ بات کھل کر سامنے آگئی کہ اللہ تعالیٰ کا فضل بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہیں... اللہ تعالیٰ کی رحمت بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہیں... اور اللہ تعالیٰ کی نعمت بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ لہذا جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مل گئے تو گویا ہمیں اللہ کا فضل، رحمت اور نعمت مل گئی اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد پر خوشی کا اظہار کرنا عین منشاء خدہ اندی اور حکم قرآنی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری اور خداداد ”سعادت عظمیٰ و نعمت کبریٰ“ کے حصول پر خوشی و مسرت کا اظہار کرنا مومن کے لئے ہزار ہا دنیوی مسرتوں اور خوشیوں سے افضل و اعلیٰ ہے اور دنیا کے عارضی مادی مادی اسباب سے بدرجہا بہتر اور موجب خیر و برکت ہے۔ الحمد للہ ہم اہل سنت و جماعت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد پاک کی محفل منعقد کر کے جو خوشی کا اظہار کرتے ہیں وہ قرآن پاک پر ہی عمل کرتے ہیں۔

نیز ان آیات مقدسہ میں اس طرف بھی اشارہ ہو رہا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کا فضل اور اُس کی رحمت نصیب ہو تو منہ بسور کرنے بیٹھ جایا کرو اپنی باندیوں کو اوندھانہ کرو یا کرنا جو چراغ جل رہا ہے اُس کو بھی نہ بجھا دیا کرو کیونکہ یہ اظہار تشکر نہیں بلکہ کفران نعمت ہے ایسا نہ کرو بلکہ ”فَلْيَفْرَحُوا“ خوشی اور مسرت کا مظاہرہ کیا کرو اور یہ بتانے کی قطعاً ضرورت نہیں کہ اظہار مسرت کا طریقہ کیا ہوتا ہے جب دل میں سچی خوشی کے جذبات اُٹھ اُٹھاتے ہیں تو اپنے ظہور کے لئے وہ خود راستہ پیدا کر لیا کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ”فَلْيَفْرَحُوا“ فرما کر مطلق حکم دیا کہ تم اللہ تعالیٰ کی طرف سے رحمت و

فضل ملنے پر خوشیاں مناؤ کسی مخصوص طریقے کو ساتھ مقید نہ فرمایا کہ فلاں طریقے سے خوشی مناؤ فلاں طریقے سے خوشی نہ مناؤ بلکہ مطلق فرما کر اجازت دے دی کہ رب تعالیٰ کی طرف سے رحمت و فضل ملنے پر ہر جائز طریقے سے خوشی منا سکتے ہو بلکہ حکم فرمایا کہ خوشیاں مناؤ۔

ایک اور بات بھی یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ کی نعمت کے حصول پر شکر بجالانا نعمت میں اضافے کا باعث ہے لیکن اُس کی ناشکری اور عدم اظہارِ مسرت دعوتِ عذاب ہے۔
ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

”لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ“ ﴿پ ابراہیم: ۷﴾
ترجمہ:۔ اگر تم (نعمتوں پر) شکر کرو گے تو تم کو اور بھی دوں گا (اس جگہ برعکس) اگر تم (میری نعمت) کی ناشکری کرو گے تو بے شک میرا عذاب سخت ہے۔

جب عام نعمتوں کے حصول پر شکر کرنا واجب ہے تو اس نعمت (محمد مصطفیٰ ﷺ) کا شکر ادا کرنا بدرجہ اولیٰ واجب ٹھہرا کیونکہ کائنات میں حضور ﷺ کی ذاتِ مبارکہ سے بڑھ کر اور کوئی نعمت نہیں بلکہ کائنات کو وجود ہی اسی نعمت کے توسط سے ملا۔ دُنیا و مافیہا اور آخرت کی جملہ نعمتیں حضور ﷺ کے درِ اقدس کی خیرات ہیں۔ اس لئے اگر ہم روزانہ حضور نبی کریم ﷺ کی عید میلاد منائیں تو یہ ہمارے لئے واجب ہے کیونکہ حضور ﷺ ہمارے لئے نعمتِ عظمیٰ ہیں اور تحدیثِ نعمت واجب ہے۔

قرآن پاک میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

”وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ“ ﴿پارہ ۳۰ سورۃ الضحیٰ ع ۱۸﴾

ترجمہ: (اے محبوب ﷺ) اپنے رب کی نعمت خوب بیان کرو

اس آیتِ مقدسہ میں اللہ تعالیٰ کی نعمت کا ذکر عام کرنے اور خوب چرچا کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

”وَاذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ“ ﴿پارہ ۲ سورۃ ع ۲﴾

ترجمہ: اور ذکر کرو اللہ کی نعمت کا جو تم پر ہوئی۔

جب حضور نبی کریم ﷺ بلاشبہ اللہ تعالیٰ کی نعمت ہیں تو آپ ﷺ کی تشریف آوری کا اجتماعی یا انفرادی طور پر ذکر کرنا قرآن حکیم سے ثابت ہوا اور اسی عمل کا نام محفل میلاد ہے۔

بجملہ تعالیٰ مندرجہ بالا آیات مقدسہ کی روشنی میں یہ امر بخوبی واضح ہو گیا کہ رحمتوں اور نعمتوں کے ملنے پر ان کا خوب چرچا کرنا چاہیئے اور یہ بھی ثابت ہوا کہ رحمت ملنے پر خوشی منانا اور مال خرچ کرنا چاہیئے نیز یہ بھی ثابت ہوا کہ حضور ﷺ اللہ تعالیٰ کی تمام رحمتوں میں سے بڑی رحمت اور تمام نعمتوں میں سے اعلیٰ ترین نعمت ہیں اور اللہ تعالیٰ کا سب سے بڑا فضل ہیں۔

لہذا آپ ﷺ کی تشریف آوری کا دن منانا اور اس دن ہر جائز خوشی کا اظہار کرنا یہ قرآنی تعلیمات کے عین مطابق ہے۔ آمد محبوب خدا اور ظہور ذاتِ مصطفیٰ ﷺ پر جتنی بھی خوشی منائی جائے کم ہے اور یہ بھی یاد رہے کہ قرآن مجید کے احکام پر عمل کرنا بدعت نہیں برکت ہے۔

- ❖❖❖ ﴿حَسْبِيَ اللَّهُ عَلَى عِيبِهِ مَقْعِدُ الْوَالِدِ وَسَلَّمَ﴾ ❖❖❖ -

اس نور دے ظہور آتے سارے مل کے خوشی اظہار کریئے
 احمد مصطفیٰ علیہ السلام نبی ذیشان والے جشن عید میلاد اصرار کریئے
 آقا آئے تے ظلمتاں دور ہو یاں بہتھاں چرچے وچ سنسار کریئے
 لکھوار صلوة سلام تحفے ادب نال و اشاد تکرار کریئے

- ❖ ❖ ❖ ﴿ صَلَّى اللَّهُ عَلَى عِبِيدِهِ فَتَحَّدَ وَالَهُ وَسَلَّمَ ﴾ ❖ ❖ ❖ -

باراں ربیع الاول ظہور ہوا بحر و بر وچ پہ گئی دوہائی تیری
تو ہی اول تے آخر انجام توں ہی ہے عرش فرش تک ساری خدائی تیری
توں سردار کائنات دے سلسلے دا ہر اک چیز تھیں افضل و ذیائی تیری
نیا نور نہ ہانگی جس تینوں منکر سمجھا نہیں مصطفائی تیری
- ❖ ❖ ❖ ﷺ ❖ ❖ ❖ -



ذکر میلادِ مصطفیٰ ﷺ اللہ تعالیٰ کی سنت ہے

مندرجہ بالا حقائق کی روشنی میں ایک سوال پیدا ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور نبی کریم ﷺ کو اپنی نعمت قرار دیا، نعمت کے حصول پر خوشی اور جشن منانے کا حکم دیا، لیکن کیا اس نعمت کی آمد پر خود بھی جشن منایا، خوشی کا کوئی اظہار فرمایا؟ اگر واقعی اتنی بڑی بات ہے تو خود بھی آپ ﷺ کی ولادت پر جشن منایا ہوتا۔

اس سلسلے میں عرض ہے کہ اللہ ربُّ العزت نے حضور نبی کریم ﷺ کی ولادت مقدسہ اور اس نعمت عظمیٰ کے حصول پر نہ صرف ہمیں خوشی منانے کا حکم دیا بلکہ سب سے پہلے انبیاء کرام علیہم السلام کی محفل میں (روزِ میثاق) آپ ﷺ کی تشریف آوری کا ذکر خود فرمایا۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّنَ لَمَا آتَيْتُكُم مِّنْ كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنْصُرُنَّهُ ط قَالَ ء أَقْرَرْتُمْ وَأَخَذْتُمْ عَلَىٰ ذَٰلِكُمْ إِصْرِي ط قَالُوا أَأَقْرَرْنَا ط قَالَ فَاشْهَدُوا
وَإِنَّا مَعَكُمْ مِنَ الشَّاهِدِينَ ط ﴿۸۱﴾

ترجمہ:- اور (اے محبوب ﷺ! وہ وقت یاد کرو) جب اللہ تعالیٰ نے تمام پیغمبروں سے عہد لیا کہ جب میں تمہیں کتاب و حکمت سے سرفراز کروں، پھر تمہارے پاس وہ رسول ﷺ تشریف لائے جو تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمائے، تو تم ضرور بالضرور اس رسول ﷺ پر ایمان لانا اور لازماً اس کی مدد کرنا۔ (مزید تاکید کے طور پر فرمایا) کیا تم سب (انبیاء علیہم السلام) نے اقرار کیا اور کیا میرا (یہ عہد قبول کر کے) یہ بھاری ذمہ تم نے اٹھالیا؟ سب انبیاء علیہم السلام نے عرض کی کہ ہم نے اس عہد پر ثابت قدم رہنے کا اقرار کیا۔ (اللہ تعالیٰ نے)

❖ اسلام میں عید میلاد النبی علیہ السلام کی حیثیت ❖ ۸ ❖

رب نے کیسے میلاد منایا

کے پاک دی دھرتی نوں غسل دے کے	=	عطر جنتاں دا پھیر چھڑکایا رب نے
کملی والے محبوب نے جیویں چاہیا	=	قسم رب دئی ہے اونویں بنایا رب نے
اُتے چیر نہ کسے دا آ جاوے	=	پین دتا نہیں دھرتی تے سایہ رب نے
اکٹھانمیاں دیاں روحاں نوں کر کے تے	=	اُتے عرش میلاد منایا رب نے
کل نمیاں سوہنے دی تسبیح کیتی	=	کملی والے نوں شاہد بنایا رب نے
تمبوستاں آسماناں دے تان کے تے	=	بڑا سوہنا پنڈال بنایا رب نے
دیوے بال کے تاریاں ساریاں دے	=	سورج روشنی لئی چمکایا رب نے
پھیر سدھرہ دے اُتے اسٹیج بنیا	=	جبرائیل نقیب بنایا رب نے
جبرائیل تلاوت وی آپ کر لے	=	جلسہ یار دا شروع کرایا رب نے
روح آدم نے حمد بیان کیتی	=	روح عیسیٰ نوں فیر بلایا رب نے
ابن مریم نوں نعت دا حکم دے کے	=	انج یار دا شان ودھایا رب نے
نبیو! پڑھو ذرود حضور صلی اللہ علیہ وسلم اُتے	=	فیر آپ خطاب فرمایا رب نے

اللہ تعالیٰ نے سارا سال خوشی منائی

سیرت اور فضائل کی تمام کتابوں میں حضور نبی کریم ﷺ کی ولادت کے تفصیلی حالات کے ساتھ ساتھ اس قسم کی روایات اکثر ملتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کی ولادت پر خوشی منائی۔ سارا سال بطور جشن منایا۔ حضور ﷺ کی آمد پر زمین کو سرسبز کر دیا اور روئے زمین کے خشک اور گلے سڑے درختوں کو پھلوں سے بھر دیا ہر سمت رحمتوں اور برکتوں کی بھرمار کر دی، قحط زدہ علاقوں میں رزق کی اتنی کثادگی فرمادی کہ وہ سال خوشی اور فرحت والا سال کہلایا، ملاحظہ فرمائیں:

وَكَانَتْ تِلْكَ السَّنَةُ الَّتِي حَمَلَ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ يَقَاهُ لَهَا سَنَةُ
الْفَتْحِ وَالْإِبْتِهَاجِ فَإِنَّ قُرَيْشَ كَانَتْ قَبْلَ ذَلِكَ فِي جَذْبٍ وَضَيْقٍ
عَظِيمٍ فَأَخْفَرَتْ الْأَرْضُ وَحَمَلَتْ الْأَشْجَارُ وَتَاهُمُ الرِّغْدُ مِنْ كُلِّ
جَانِبٍ فِي تِلْكَ السَّنَةِ ﴿سيرة الحلبیہ جلد ۱﴾ ﴿الخصائص الکبریٰ جلد ۱﴾ ﴿

ترجمہ:- جس سال نور محمدی ﷺ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کو ودیعت ہوا وہ فتح، نصرت، تروتازگی اور خوشحالی کا سال کہلایا۔ اہل قریش اس سے قبل معاشی بد حالی، عسرت اور قحط سالی میں مبتلا تھے ولادت کی برکت سے اس سال اللہ تعالیٰ نے بے آب و گیاہ زمین کو شادابی اور ہریالی عطا فرمائی اور (سوکھے) درختوں کی پڑمردہ شاخوں کو ہرا بھرا کر کے انہیں پھلوں سے لاد دیا۔ اہل قریش اس طرح ہر طرف سے کثیر خیر آنے سے خوشحال ہو گئے۔

میلادِ مصطفیٰ ﷺ کی خوشی میں اللہ تعالیٰ نے بیٹے تقسیم کئے

اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کی ولادت کے سال اتنا لطف و کرم فرمایا کہ دنیا کی جس عورت کے ہاں بچے کی ولادت ہوئی، اُسے بیٹا ہی عطا فرمایا، ملاحظہ فرمائیں.....

وَعَنْ عَمْرِو بْنِ قُتَيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي وَكَانَ مِنْ أَوْعِيَةِ الْعِلْمِ قَالَ
لَمَّا حَضَرَتْ وَلَادَةُ آمِنَةَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى لِلْمَلَائِكَةِ افْتَحُوا أَبْوَابَ السَّمَاءِ

كُلُّهَا وَأَبْوَابَ الْجَنَانِ وَالْبَسْتَ الشَّمْسُ يَوْمَئِذٍ نُورًا عَظِيمًا وَكَانَ قَدْ
أَذِنَ اللَّهُ تَعَالَى تِلْكَ السَّنَةَ لِنِسَاءِ الدُّنْيَا أَنْ يَحْمِلْنَ ذُكُورًا كَرَامَةً
لِمُحَمَّدٍ ﷺ ❖ سيرة الحلبية جلد ۱ ❖ انوار محمدیہ سنی ثقہ ۲۲ ❖ ۰

ترجمہ: عمر و قتیبہ سے مروی ہے کہ میں نے اپنے والد سے سنا جو متحیر عالم تھے کہ جب
حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے ہاں ولادت باسعادت کا وقت قریب آیا تو اللہ تعالیٰ نے فرشتوں
سے فرمایا: تمام آسمانوں اور جنتوں کے دروازے کھول دو اس روز سورج کو عظیم نور پہنایا گیا
اور اللہ تعالیٰ نے دنیا بھر کی عورتوں کے لئے یہ مقدر کر دیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے لڑکے
جنیں۔ (یعنی انہیں بیٹوں کی دولت سے مالا مال کر دیا)

میرے آقا کی ولادت پر ہوئے سب کو عطا بیٹے
اسے میلاد کہتے ہیں ولادت ہو تو ایسی ہو

چراغوں کا اہتمام

پورا سال ولادتِ مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشی میں اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمتوں کے نزول کے
ذریعے جشن منایا، لیکن جب ظہورِ قدسی صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ سعید گھڑیاں قریب آئیں جن کا صدیوں
سے انتظار کیا جا رہا تھا تو خود خالق موجودات جل جلالہ نے اس خلاصہ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد
پر ایسی خوشی و مسرت اور محبت کا اظہار فرمایا کہ کوئی عالم ام کان میں اس طرح کا جشن نہیں منا
سکے گا اور واقعی محبتِ حقیقی نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے استقبال پر دنیا بھر میں اپنی محبت
کے شایانِ شان وہ نمونہ دکھایا کہ کوئی محبت اپنے محبوب کو اس طرح خوش آمدید کہنے کا تصور
بھی نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کی دنیا میں آمد پر کل کائنات پست و بالا کی ہر چیز
کو مزین کر دیا۔ مشرق سے مغرب تک اللہ تعالیٰ نے اتنا چراغوں کا کیا کہ کائنات کی ہر چیز
چمک اٹھی اور نورِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے اپنے جلو میں لے لیا۔ چنانچہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ
محترمہ سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ جب سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہوا تو ساتھ ہی ایسا نور
نکلا جس سے مشرق تا مغرب سب آفاق روشن ہو گئے۔

﴿طبقات ابن سعد جلد اول ❖ سیرۃ الحلبیہ جلد ۱﴾

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ انتقال نور کی رات کو کوئی ایسی جگہ اور مکان نہ تھا جو نور سے منور نہ ہوا ہو... اور قریش کے تمام چوپائے گویا ہو گئے تھے... اور آپس میں اس ظہورِ قدسی صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق باتیں کرتے تھے اور بشارتیں دیتے تھے۔

﴿زرقانی علی المواہب: ۱۰۵﴾

قمنوں کا اہتمام

جب ہم جشن مناتے ہیں تو اپنی بساط کے مطابق روشنیاں کرتے ہیں، قمنے جلاتے ہیں، اپنے گھروں، محلوں اور بازاروں کو ان روشن قمنوں اور چراغوں سے مزین و منور کرتے ہیں۔ لیکن وہ خالق کائنات جس کی بساط میں شرق و غرب ہے اس نے جب چاہا کہ میں اپنے محبوب کے میلاد پر چراغاں کروں تو نہ صرف شرق سے غرب تک کی کائنات کو منور کر دیا، بلکہ آسمانی کائنات کو بھی اس خوشی میں شامل کرتے ہوئے ستاروں کو قمنے بنا کر زمین کے قریب کر دیا۔ ملاحظہ فرمائیں.....

حضرت عثمان بن ابی العاص کی والدہ فاطمہ بنت عبد اللہ ثقیفہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں.....
”جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی تو میں خانہ کعبہ کے پاس تھی۔ میں نے دیکھا کہ خانہ کعبہ نور سے منور ہو گیا ہے اور ستارے زمین کے اتنے قریب آ گئے کہ مجھے گمان ہونے لگا کہ کہیں وہ مجھ پر گر نہ پڑیں۔“ ﴿سیرۃ الحلبیہ جلد ۱﴾ ﴿خصائص الکبریٰ جلد ۱﴾

پرچم لہرانے کا اہتمام

روشنیوں، قمنوں اور چراغوں کے علاوہ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جشن میں جھنڈیاں بھی لگائی جاتی ہیں۔ ولادتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے موقع پر اللہ رب العزت نے جھنڈے لہرانے کا اہتمام فرمایا۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ محترمہ سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں.....
”اللہ تعالیٰ نے میری آنکھوں سے حجاب اٹھا دیئے تو مشرق تا مغرب تمام روئے زمین میرے سامنے کر دی گئی، جس کو میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ نیز میں نے تین

آئے نہیں مہمان آج بڑی دور دے
رب نے لگائے سوئے جھنڈے نور دے

فرشتوں نے بھی سرکارِ صالحینؑ کی آمدِ پاک کی خوشی میں جھنڈے نصب کیے تو گویا آپ ﷺ کی آمد کی خوشی میں جھنڈے نصب کرنا ملائکہ کی سنت ہے، کیونکہ ملائکہ کا کوئی کام مشیتِ الہی عزوجل کے بغیر نہیں ہوتا تو ثابت ہوا کہ میلادِ النبی ﷺ کے موقع پر جھنڈے نصب کرنا عین مشیتِ الہی ہے۔

نعمتِ عظمیٰ ملی اے سُنیاں نوں سُنئی تھیں تھاتے خوشیاں منا رہے نے
کے جھنڈیاں بازاراں وچ لگ رہیاں تے کتے مسجدیں نوں خوب سجا رہے نے
کتے لاکھاں دا نظام سبحان اللہ ' مرچاں لا کے مرچاں لا رہے نے
ساڈیاں جھنڈیاں تے کئی اعتراض کر دے جبریل امین جھنڈے لا رہے نے
رب نے مستانیاں جہاں نوں نوازا اے کملی والے دا میلاد منا رہے نے

﴿❖ فیضان انیسر صحفہ نمبر: ۱۲۷ ❖﴾

- ❖ ❖ ❖ ﴿ طَى اللّٰه على حبيبه مُحَمَّدٌ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم ﴾ ❖ ❖ ❖ -

مشروب کا اہتمام

اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کی ولادت کی خوشی میں یہاں تک اپنے کرم و انعام فرمائے کہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا دیگر تفصیلات کے ساتھ یہ بھی صراحت سے بیان فرماتی ہیں کہ ولادت کے وقت مجھے ایک ایسا مشروب دیا گیا جسے پی کر میں نے بے انتہا فرحت محسوس کی وہ شربت شہد سے بھی زیادہ میٹھا اور فرحت بخش تھا۔

❖ كحل البصر في ولادة خير البشر صلى الله عليه وآله ٣٥ ❖ از محمد ماسق علی لکهنوی ❖

❖ جشن میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شرعی حیثیت: ۱۲۳ ❖

۔۔ ❖ ❖ ❖ ﷺ ﷺ ﷺ ❖ ❖ ❖ ۔۔

عالمین کو سجایا گیا

حضرت عمرو بن قتیبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے اپنے والد سے سنا ہے اور وہ علوم کے مخزن تھے کہ جب حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے ہاں ولادت کا وقت آیا تو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا آسمانوں اور جنتوں کے تمام دروازے کھول دو۔ فرشتوں کا ارتقا بڑھ گیا، سمندر کی سطح گہری اور روانی تیز ہو گئی، شیطان ملعون کو بہتر طوقوں میں جکڑ کر بحر عمیق میں الٹا کر کے ڈال دیا گیا اور اس کی ذریات و نیز سرکش جنوں کو پابہ زنجیر کر کے بند کر دیا گیا، آفتاب عالم تاب کو نور عظیم کا لباس پہنایا گیا اور ستر ہزار حوریں حلاء میں اس کے سر پر استادہ کیں گئیں جو کہ ولادت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کر رہی تھیں اور اس سال سارے جہاں کی عورتوں کے لئے بہ حرمت رسول صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ اولادِ زینہ سے حاملہ ہوں اور کوئی درخت ایسا نہ تھا جس میں پھل نہ آیا ہو۔ کسی قسم کا خوف نہ تھا دور دراز علاقوں میں عافیت تھی، جب سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی تو سعادت کی بارشیں ہونے لگیں، ظلمت اور تاریکیاں چھٹ گئیں اور سارا جہاں نزہت و نور سے معمور ہو گیا، ملائکہ آپس میں مبارکیں دینے لگے اور ہر آسمان میں ایک ستون زبرجد کا قائم کیا گیا اور ولادت یا سعادت کی بدولت نور افشاں کر دیا گیا آسمانوں میں یہ ستون مشہور و معروف ہیں اور معراج کے سفر میں آسمانوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دیکھا اور فرمایا کہ یہ ستون میری ولادت کی خوشی میں قائم کئے گئے اور جس رات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی اللہ نے حوض کوثر کے کناروں پر مشک اذفر سے معطر ستر ہزار درخت اُگائے اور ان کے پھلوں کی خوشبو کو اہل جنت کے لئے بخور بنا دیا، اس روز تمام آسمان والے اللہ تعالیٰ سے سلامتی کی دُعا مانگتے رہے اور تمام بت وندھے گر پڑے، لیکن لات و عزیٰ کا یہ حال تھا کہ وہ دونوں اپنے اپنے مقامات سے بحکم الہی اُٹھ کر نکل آئے تھے اور کہتے تھے قریش کا بھلا ہوان کے یہاں امین آ گئے، ان میں صدیق تشریف لے آئے اور قریش نہیں جانتے کہ انہیں کیا مصیبت پہنچی ہے۔

خانہ کعبہ کا یہ حال تھا کہ بہت دنوں لوگوں نے اس سے یہ آواز سنی اب اللہ تعالیٰ میرے نور کو لوٹا دے گا اور جوق در جوق توحید پرست میری زیارت کو آئیں گے اللہ تعالیٰ مجھ کو جاہلیت سے پاک فرما دے گا اے عزیزی تو ہلاک ہو گیا اور تین شب و روز زلزلہ نہ رکا۔

﴿خصائص الکبریٰ جلد اول﴾

وضاحت:- اس حدیث پاک کو پڑھ کے اگر کوئی کہے کہ میلاد منانا کس کی سنت ہے وہ پرلے درجے کا احمق انسان ہو گا کہ اللہ تعالیٰ نے میلاد کی خوشی میں جنتی دروازے کھول دیئے فرشتوں کی بلندی میں اضافہ کر دیا شیطان لعین کو بحر عمیق میں ڈال دیا گیا اور اس سال تمام عورتوں کو اولاد دینے عطا فرمائی ظلمت اور تاریکیاں ختم کر دیں اور ہر آسمان پر ولادت کی خوشی میں ستون قائم کئے کعبۃ اللہ کو قوت گویائی عطا فرمائی یہ سب کا سب اللہ تعالیٰ نے سرکارِ مصلیٰ علیہ السلام کی ولادت با سعادت کی خوشی میں کیا اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ میلاد شریف کی خوشی منانا اور ایک دوسرے کو ولادت کی مبارک باد دینا سنت ملائکہ ہے۔

۔۔۔ ﴿صَلَّى اللّٰهُ عَلٰی حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم﴾ ❖ ❖ ❖

روایت ہے کہ جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نور مبارک اپنی والدہ محترمہ کی طرف منتقل ہوا تو اُس رات کو ملائکہ آسمان نے غلغلہ شادمانی زمین تک پہنچایا اور اہل زمین نے طنطنہ کا مرانی ساکنین آسمان کو سنایا۔ جبرئیل علیہ السلام نے علم سبز خانہ کعبہ پر گاڑا۔ پنج ضلالت کو تخت ہستی سے اکھاڑا۔ دروازے بہشت کے کھل گئے۔ تمام عالم انوار قدس سے معمور ہوا۔ شیشہ دل ابلیس لعین سنگ الم سے چور ہوا۔ چالیس شبانہ روز گرفتار و نالان رہا۔ بعد ربانی کے چالیس دن کوہ صحرا میں پنہاں و سرگرداں رہا۔ بُت روئے زمین کے سرنگوں ہوئے۔ ساجد مسجود بیچون ہوئے جانور قریش کے صل علی صل علی بولنے لگے۔ زبان خوش الحان درود میں کھولنے لگے مغرب کے وحوش و طیور نے شرف کے چرند و پرند کو مشدہ سنایا کہ آج ماہتاب رسالت آفتاب نبوت برج حمل آمنہ میں آیا۔ نزدیک ہے زمانہ خیر البشر ابوالقاسم کے ظہور کا۔ بخت ابلیس پھوٹ گیا دغدغہ مٹا شیاطین کے فتور کا اور حق تعالیٰ نے مخلوقات معظمہ کو خلعت خطاب سرفراز فرمایا یوں ممتاز فرمایا:

اے عرش برقعہ نور کے پہن لے۔ اے کرسی چادریں فخر کو اوڑھ لے۔ اے ملائکہ آسمانوں کے تم کمر باندھ کے گرد عرش کے کھڑے ہو جاؤ۔ اے سدرۃ المنتہیٰ تو کھل جا اور نورانی ہو جا۔ اے حور و جنت کی تم کھل بیٹھو۔ فخر کرو تم آسمانوں بسبب صاحب بینات اور معجزات کے۔ فخر کرو تم اے زمینوں بسبب صاحب اول اور آخر کے۔ اے قبہ زم زم یہ ہے نبی اعظم۔ اے مروہ اور صفا یہ ہے۔ نبی مصطفیٰ اے پہاڑ حرا کے یہ جگہ ہے ولادت خیر الوریٰ کی۔ اے پہاڑ عرفات کے یہ نجات دینے والا ہے ہلاکتوں سے اے پہاڑ ابوقبیس کے یہ صاحب ہے مسرت اور خوشی کا۔ اے مسجد خیف کی تحقیق کہ تجھ میں آ پہنچا بزرگ مہمان۔ اے منیٰ کے لوگو تحقیق کہ حاصل ہو گئی تم کو خوشی اور مبارکباد۔

❖ كحل البصر في ولادة خير البشر صلى الله عليه وسلم ٣٢ / از محمد عاشق علی مہکھنوی ❖

- ❖ ❖ ❖ ﴿حَسْبِيَ اللَّهُ عَلَيْهِ تَكْوِينُ سَائِرِ الْمَخْلُوقَاتِ﴾ ❖ ❖ ❖ -

عید میلاد محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں بڑھ سکتیں

لاکھ دکھلایا کریں عشان و تجمل عیدیں

❖ ❖ ❖ ﴿حَسْبِيَ اللَّهُ عَلَىٰ عِيشَةٍ مُّحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ﴾ ❖ ❖ ❖ -

آج میلادِ خیرِ الوریٰ ہے ہر گھڑی آج لطف و عطا ہے

آج ہر لب پہ ذکر نبی ہے ہر نظر میں خلوص و وفا ہے

سج گئی ہے دو عالم کی محفل ہو رہا ہے فدا ان پہ ہر دل

ہر جہیں جھک گئی ہے ادب سے ہر نظر کو قرار آ گیا ہے

منشیا یہی ہے سلسلہ قیل و قال کی

ہوتی رہے ثنا تیرے حسن و جمال کی

- ❖ ❖ ❖ ﴿يَتْلَى الْقُرْآنَ عَلَى حَبِيبِهِ مُخَمِّدٍ وَآلِهِ وَحَلْمَهُ﴾ ❖ ❖ ❖ -



میلاد منانا انبیاء علیہم السلام کی سنت

پچھلے صفحات میں آپ نے عالم بالا میں اپنے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شاندار محفلوں کا تذکرہ پڑھا، لیکن کیا یہ حقیقت نہیں کہ اگر وہ اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر میلاد شریف کے سلسلے کو صرف اسی عالم میں ختم فرما دیتا، اگرچہ تمام انبیاء علیہم السلام آپ کی محفل میلاد مبارک میں شریک ہو کر کتاب و حکمت کا حصہ پا چکے تھے، مگر ہم دنیا والے مسلمان اس نعمت عظمیٰ سے قطعاً محروم رہ جاتے۔ لہذا قربان جائیے اُس پروردگارِ عالم کے کہ اُس نے یہ چاہا کہ اپنے اُس نور کو جو سارے عالمِ بالا کو جگمگا رہا ہے۔ دنیا میں بھی بے مثل انسانی لباس میں پیدا فرمائے تاکہ دنیا میں بھی ایمان والے مرد اور ایمان والی عورتیں میرے طریقے کی پیروی کریں یعنی میرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر میلاد کی محفلیں خوب شان و شوکت سے منعقد کریں، ذکر میلاد خود پڑھیں اور دوسروں سے پڑھوائیں، خود سنیں اور دوسروں کو سنوائیں اور اس طرح سنت الہیہ اور میرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم اور سارے انبیاء علیہم السلام کی پیروی کا شرف حاصل کریں۔

چنانچہ اس مقصدِ اعلیٰ کی تکمیل کے لیے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنے قدرت والے ہاتھوں سے خود بنایا اور اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے نور سے اُن کی پیشانی کو منور فرمایا پھر اُن کو مسجودِ ملائکہ بنایا یعنی سب فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم علیہ السلام کو سجدہ کریں، سب نے سب تامل سجدے کو سر جھکایا، صرف شیطان نے انکار کیا، حکم الہی کو نہ مانا مردود کر کے نکالا گیا، ہزاروں برس کی عبادت برباد کر دی گئی، کوئی نماز اور نماز کا سجدہ کام نہ آیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو رہنے کے لئے باغِ جنت عطا فرمایا۔ مگر شیطان نے آخر کار ورغلا دیا۔ باغِ جنت سے نکلوا دیا۔ سیدنا آدم علیہ السلام نے تین سو برس تک گریہ زاری فرمائی اور دن رات توبہ و استغفار کرتے رہے مگر اللہ تعالیٰ نے معاف نہ کیا، آخر کار حضور صلی اللہ علیہ وسلم (کے ذکر میلاد) کو وسیلہ بنایا تو فوراً توبہ قبول ہوئی اور از سر نو عروج پایا۔

چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

فَتَلَقَّى آدَمُ مِنْ رَبِّهِ كَلِمَاتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ۔ ﴿۲﴾ پ سورۃ البقرہ رکوع ۴ ﴿۲﴾
ترجمہ:- پھر سیکھ لیں آدم علیہ السلام نے اپنے رب سے چند باتیں تو رب تعالیٰ نے اُن کی توبہ قبول فرمائی۔

وہ چند باتیں کیا تھیں؟ وہ یہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر میلاد مبارک تھا۔
چنانچہ امیر المؤمنین قدوۃ الاصحاب حضرت عمر بن خطابؓ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے دُعا کرتے وقت فرمایا تھا:

”بِحَقِّ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اَنْ تَغْفِرَ لِّی“

ترجمہ:- اے رب العالمین بطفیل سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم میری لغزش سے درگزر فرما۔
اے رب بے شک ہم نے اپنے نفسوں پر ظلم کیا کہ اب تک اس پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو تیرے دربار میں وسیلہ نہیں بنایا اب اگر اتنا بڑا زبردست وسیلہ پیش کرنے کے بعد بھی تو ہماری بخشش نہ فرمائے اور ہم پر رحم نہ کرے تو واقعی ہم بہت گھائے میں رہیں گے۔ پس اس وسیلے کو پیش کرنا تھا کہ دریائے رحمت الہی جوش میں آجاتا ہے اور فوراً حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول اور خطا معاف ہو جاتی ہے۔ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں خطاب الہی ہوا اے آدم علیہ السلام تم نے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطہ اور وسیلہ سے دُعا کی ہے تم نے اُن کو کہاں سے جانا اور کس طرح پہچانا۔ آدم علیہ السلام نے عرض کیا: الہی جس دن تو نے مجھے تخلیق فرمایا اور مجھ میں روح پھونکی تو جب میں نے آنکھ کھولی تو ساقی عرش پر

”لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ“

لکھا ہوا تھا اُس وقت مجھے احساس ہوا تھا کہ یہ تیری عظیم ترین مخلوق ہیں کیونکہ تو نے ان کے نام کو اپنے نام کے متصل لکھا ہے۔

فَاَوْحٰی اللّٰهُ تَعَالٰی اِلَیْہِ وَعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ اِنَّہٗ اٰخِرُ النَّبِیِّیْنَ
مِنْ ذُرِّیَّتِكَ لَوْلَاہُ لَمَّا خَلَقْتُکَ

پس اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام پر وحی بھیجی کہ میرے عزت و جلال کی قسم وہ ذات اقدس تمہاری دُڑیت میں آخر النبین ہیں اگر وہ نہ ہوتے تو تمہیں بھی پیدا نہ کیا جاتا اور انہی کی وجہ سے تمہاری دُعا قبول اور تمہاری سعی مشکور ہوئی۔ ﴿معارج النبوت: ۴۶۳﴾

۔۔ ﴿صَلَّى اللّٰهُ عَلٰی حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَسَلَّمَ﴾ ﴿﴾۔۔

ح حکم نہیں ایس شجر دا پھل کھانا کیتا نوش بس اک خطا ہوئی اے
اک نکل گیا جنت فردوس وچوں دوجا میں تھیں خواجدا ہوئی اے
بڑیاں کٹیاں مُصیبتاں جان اُتے نہیں راضی ذاتِ خدا ہوئی اے
اشرف پکڑ وسیلہ رسول ﷺ کھڑیا ترے سو برس دے بعد شفا ہوئی اے

۔۔ ﴿صَلَّى اللّٰهُ عَلٰی حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَسَلَّمَ﴾ ﴿﴾۔۔

اب اگر محبت کی نگاہ سے دیکھو گے تو تمہارا دل فوراً مان لے گا کہ یہ ساری باتیں اول سے آخر تک ہمارے حضور ﷺ کا ذکرِ میلاد ہی تو ہیں اور یہ بھی صاف ظاہر ہو گیا کہ آقائے نامدار سرکار ابد قراری ﷺ کے میلاد شریف کے وسیلہ سے اللہ تعالیٰ کرم فرماتا ہے اپنے قبر سے نجات عطا فرماتا ہے اور ہر دلی مراد پوری کرتا ہے۔ جن لوگوں نے اس پاک وسیلے (ذکرِ میلادِ مصطفیٰ ﷺ) کو چھوڑ دیا وہ طرح طرح کے مصائب میں گرفتار ہو گئے۔ یاد رکھو یہ میلاد شریف وہ وسیلہ ہے جس سے ہمیں نماز ملی روزہ ملا حج ملا قرآن ملا ایمان ملا بلکہ خود رحمان ملا۔ خدا کی قسم میں بالکل سچ کہتا ہوں۔ آپ یقین ماننے کہ اگر ہمارے آقائے نامدار حبیب پروردگار احمد مختار شفیع روز شمار محمد مصطفیٰ ﷺ شریف نہ لاتے یعنی آپ کا میلاد شریف نہ ہوتا تو نہ نماز ہوتی نہ روزہ ہوتا نہ حج ہوتا نہ کعبہ ہوتا بلکہ کائنات کی کوئی چیز ہی نہ ہوتی۔

۔۔ ﴿صَلَّى اللّٰهُ عَلٰی حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَسَلَّمَ﴾ ﴿﴾۔۔

جو منظور میلادِ نبوی ﷺ نہ ہوتا تو اظہارِ شانِ الہی نہ ہوتا
ملک جن و انسان کوئی نہ ہوتا کسی شے کا نام و نشان ہی نہ ہوتا
محمد ﷺ نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا
نہ ہوتی نمازیں نہ قرآن اُترتا نہ توحید کا کوئی اقرار کرتا

بتایا کہ اُس اُولوالعزم رسول ﷺ کی کیا شان بیان کروں کہ وہ..... وہ ہیں جن کے طفیل سے میری توبہ قبول ہوئی وہ..... وہ نور ہیں جن کے نور سے میری پیشانی منور ہوئی تو فرشتے جیسے معصوم میرے سامنے بحکم خداوند سر بسجود ہو گئے وہ..... وہ ہیں کہ اگر خداوند تعالیٰ اُن کو نہ پیدا فرماتا تو مجھ کو بھی پیدا نہ کرتا اور بھی بہت سے فضائل بیان فرمائے اور اپنے فرزندوں کو خبر دی کہ وہ کب اور کہاں پیدا ہوں گے اور اپنے صاحبزادوں کو وصیت فرمائی کہ اُن کا ذکر پاک اور اُن کی تشریف آوری کے متعلق نسل بعد نسل سب آگاہ کرتے رہیں اور ہر زمانے میں اُن کے نام پاک کا ذکر نکال جاتے رہیں۔ ﴿معارج النبوة: ۴۹۲﴾ ﴿حسن المواعظ: ۹﴾

۔۔۔ ﴿حَلَّى اللّٰهُ عَلٰی حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَسَلَّمَ﴾ ﴿﴾۔۔۔

ذکرِ میلادِ مصطفیٰ ﷺ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام

جب حضرت ابراہیم علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے حکم سے خانہ کعبہ کی تعمیر کر چکے تو بڑے خشوع و خضوع سے دعاؤں کا سلسلہ جاری رکھتے ہوئے اپنی آخری تمنا اپنے رب کے دربار میں یوں پیش فرماتے ہیں۔

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ
الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ○

﴿پس سورۃ البقرہ ص ۱۵﴾

ترجمہ:- اے ہمارے پروردگار! پیدا فرما ہماری نسل میں ایک پیغمبر جو پڑھے ان پر تیری آیتیں اور سکھائے ان کو کتاب و حکمت (کی باتیں) اور پاک کرے ان کو گناہوں سے بے شک تو ہی زبردست حکمت والا ہے۔

دیکھو! کیسے پیارے اور مبارک الفاظ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام حضور ﷺ کے میلاد شریف کی آرزو کر رہے ہیں اور آپ ﷺ کی بعثت کی دعائیں مانگ رہے ہیں اور خداوند تعالیٰ اپنے خلیل (علیہ السلام) کی دعا کو قبول فرماتا ہے۔

اللہ! ایک حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں۔ جو حضور ﷺ کے میلاد کی دعائیں مانگ

رہے ہیں اور ایک وہ لوگ ہیں جو حضور ﷺ کے ذکر میلاد شریف کے نام سے بیزار ہیں۔ مگر الحمد للہ! ہمارے سنی بھائی اور بہنیں آج بھی ملت ابراہیمی علیہ السلام پر پوری طرح قائم ہیں، یعنی اگر خلیل علیہ السلام نے سرکارِ دو عالم ﷺ کی ولادت باسعادت سے پہلے اُن کے میلاد مبارک کی آرزو کی تو آج ہم اُن کے نام لیوا بھی اُن کی اتباع میں حضور ﷺ کی ولادت شریفہ کے بعد حضور ﷺ کے میلاد مبارک کی تمنائیں اپنے دلوں میں رکھتے ہیں اور حضور ﷺ کے میلاد شریف کو اپنے تمام کاموں سے مقدم اور ضروری سمجھتے ہیں۔

تمہارا ذکر میرا دین و ایمان یا رسول اللہ ﷺ

تمہارا مصحف رُخ میرا قرآن یا رسول اللہ ﷺ

۔۔۔ ﴿حَلَّى اللّٰهُ عَلَىٰ حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَسَلَّمَ﴾ ❖❖❖

ذکر میلادِ مصطفیٰ ﷺ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام

تورات شریف کے اٹھارہویں باب آیت کتاب استثناء میں سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے حضور ﷺ کی پیدائش کی خوش خبری سنائی۔ جس کے متعلق مشہور عیسائی مورخ سرجان ڈی ون نے لکھا ہے کہ مجھے اس میں شک نہیں کہ وہ ہستی جس کے آنے کی خبر موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام نے دی ہے اُس سے مراد سوائے سید الانبیاء نور مجسم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے کوئی دوسرا ہو ہی نہیں سکتا۔ ﴿زینت المیلاد: ۲۳﴾ ❖

حضرت ابو امامہ باہلی سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ولد معد بن عدنان اربعین رجلاً وقوراً فی عسکر موسیٰ فانتبهوه فدعا علیہم موسیٰ فاوحی اللہ الیہ لا تدع علیہم فان منهم النبی النذیر البشر ومنہم الامۃ المرحومة امة محمد الذین یرضون من اللہ بالیسیر من الرزق و یرضی اللہ منہم بالقلیل من العمل فدخلہم الجنة بقول لا اله الا اللہ نبیہم محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب المتواضع فی ہیئته المجتمع لہ اللب فی سکوتہ ینطق بالحکمة و یتعمل الحلم اخرجہ من خیر جیل من امة قریش ثم اخرجہ

طبرانی نے اس اہل الکلبہ کی حج ۲۰۰

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نسب نامہ :- محمد صلی اللہ علیہ وسلم بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان بن اڈ بن اؤد بن سع بن ہمّسع بن سلامان بن نبت بن قیزار بن حضرت اسماعیل علیہ السلام بن حضرت ابراہیم علیہ السلام بن تارخ بن ناحور بن ساروغ بن ارغو بن فالح بن عمیر بن شالخ بن ارفخشذ بن سام بن حضرت نوح علیہ السلام بن لَمَک بن مَحوُج ^{شکل} اخنوخ بن یرد بن مہلائیل بن قینان بن انوش بن شیت علیہ السلام بن حضرت آدم علیہ السلام۔

- ❖ ❖ ❖ ﴿حَلَّى اللَّهُ عَلَى حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ﴾ ❖ ❖ ❖ -

ذکر میلادِ مصطفیٰ ﷺ اور حضرت داؤد علیہ السلام

”زبور شریف“ کے پینتالیسویں باب میں آیا ہے کہ حضرت داؤد خلیفۃ اللہ علیہ السلام نے ایک خاص محفل منعقد کی۔ سب کو جمع کر کے تمام حاضرین کو سوہ کار دو جہاں خلیفۃ اللہ الاعظم سیدنا حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر میلاد مبارک سنایا کہ اے حاضرین محفل میرے دل میں ایک

- ❖ ❖ ❖ ﴿حَظِيَ اللَّهُ عَلَى حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ ﷺ﴾ ❖ ❖ ❖ -

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

حکم دیا کہ اب تخت پر بیٹھ جاؤ۔ سب پھر تخت پر بیٹھ گئے اور تخت ہواؤں فضاؤں میں اڑنے لگا۔ لوگوں نے عرض کیا: یا حضرت! اس معاملے کی ہمیں سمجھ نہیں آئی کہ آپ نے اس خطہ زمین کو پیدل چل کر گزارا وہاں کیا تھا؟ جنگل تھا وہاں ہمیں کوئی خاص بات تو نظر نہیں آئی۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا بیشک وہ جنگل ہے، لیکن ایک وقت آئے گا، امام الانبیاء سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم اس جگہ پر قدم رکھیں گے اور وہ اس کو آباد فرمائیں گے اور اس کا نام ”مدینہ“ رکھیں گے اور یہ جگہ تمام دنیا کے مسلمانوں کی محبتوں کا مرکز ہوگی۔

اُن لوگوں میں ایک شخص تھا جس کا نام ”قبا“ تھا۔ اُس کے دل میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت پیدا ہوئی اُس نے حضرت سلیمان علیہ السلام سے پوچھا یا نبی اللہ! یہ بتائیں وہ ہستی اس دنیا میں کب تشریف لائے گی تو حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا: تقریباً ایک ہزار سال بعد۔

وہ شخص اٹھا اور گھر گیا، بوریا بستر باندھا اور اُس جنگل میں آکر بسیرا کر لیا، اس امید پر کہ میری عمر وفا کرے کیونکہ اُس زمانے میں لوگوں کی عمریں بہت لمبی ہوتی تھیں۔ بارہ سو سال پندرہ سو سال تک عمریں ہوتی تھیں۔ تو اس امید پر کہ شاید میری عمر ایک ہزار سال سے زیادہ ہو تو میں اُس ہستی کی زیارت کر لوں گا۔ جب وہ یہاں آیا تو اُس شخص نے اُس جنگل کو آباد کیا اور اُس کی اولاد اور نسل وہاں آباد ہوئی۔ اس سے پتہ چلا کہ ”مدینہ منورہ“ کی تو بنیاد ہی عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہے۔ جو نبی بھی آیا، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کی دھومیں مچاتا ہوا آیا۔ ﴿میلادِ پُر اعتراضِ آخر کیوں، از سید مظہر سعید کاظمی، رسائلِ میلادِ حبیبِ صلی اللہ علیہ وسلم، ۸-۳﴾۔

۔۔۔ ﴿صلی اللہ علی حبیبہ محمدؐ والہ وسلم﴾ ۔۔۔

ذکرِ میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت یحییٰ علیہ السلام

حضرت یحییٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو مخاطب کر کے فرمایا: تو پہ کرؤ آسمان دی بادشاہت نزدیک ہے یعنی پاک و صاف ہو جاؤ کہ حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لانے والے ہیں۔ ﴿انجیل متی باب ۳ آیت ۲ بحوالہ زینت امیلا، ۲۳﴾۔

۔۔۔ ﴿صلی اللہ علی حبیبہ محمدؐ والہ وسلم﴾ ۔۔۔

ذکر میلادِ مصطفیٰ ﷺ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام

آپ نے دیگر انبیائے کرام ﷺ کی زبان سے اپنے پیارے حبیب ﷺ کا میلاد مبارک سنا آئیے! اب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زبان معجز بیان سے حضور ﷺ کا ذکر میلاد سنیں جس کو خدا تعالیٰ جلا جلالہ و عم نوالہ نے قرآن پاک میں اس طرح بیان فرمایا ہے:

وَإِذْ قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ يَبْنِي إِسْرَءِيلَ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرَةِ وَ مُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِيهِ مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ ﴿١٧﴾ ﴿١٨﴾ پ ۲۸ سورۃ الصف: ۶۱ ع ۹ ﴿۱۹﴾

ترجمہ:- اور (وہ وقت بھی یاد کرو) جب عیسیٰ ابن مریم نے کہا تھا: اے بنی اسرائیل! میں تمہاری طرف اللہ کا بھیجا ہوا رسول ہوں، تصدیق کرنے والا ہوں اُس (کتاب اللہ) تورات کی جو مجھ سے پہلے موجود ہے اور بشارت دینے والا ہوں (اللہ کے) ایک رسول ﷺ کی جو میرے بعد آنے والے ہیں جن کا نام احمد ہوگا۔ (ﷺ)

ان آیات مقدسہ میں اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ اے میرے حبیب ﷺ! اُس بزم اقدس کے منظر خاص کو یاد کرو کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم بنی اسرائیل کو جمع کر کے اُن سے پہلے تو یہ فرمایا کہ دیکھو میں خدا کا بھیجا ہوا معجز نما رسول ہوں، میری بات کو سچ ماننا، میں تصدیق کرتا ہوں اُس تورات کی جو مجھ سے پہلے آچکی ہے اور پھر خوشخبری سنائی کہ ایک رسول میرے بعد تشریف لائیں گے اُن کا نام مبارک احمد مجتبیٰ، محمد مصطفیٰ ﷺ ہوگا۔

تفسیر ”ضیاء القرآن“ میں ہے کہ ایک اور موقع پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کے سامنے فصیح و بلیغ وعظ فرمایا جس کے اثر سے لوگوں کی آنکھیں اشکبار ہو گئیں، دلوں میں اُمید و خوف کے دریا موجیں مارنے لگے، ایک عورت خوشی میں کھڑی ہو کر بولی: مبارک ہے وہ ماں جس کی گود میں اے مسیح! تم کھیلے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: بے شک میری ماں بڑی مبارک ہے، مگر میری ماں سے بڑھ کر ایک اور ماں دنیا میں آنے والی ہے جس کی گود میں نبیوں کے سردار رسولوں کے تاجدار نبی رحمت خاتم النبیین ﷺ کھیلیں گے۔ اُس عورت نے

پوچھا: وہ کون ہونگے، اُن کے اوصاف کیا ہوں گے؟۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اُس کے جواب میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم گرامی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ مبارک اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت پاک کے حالات بیان کئے۔

ایک اور روایت میں، اس طرح ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے عجیب و غریب انداز میں حکیمانہ وعظ کیا تو حاضرین میں سے کسی نے پوچھا: اے مسیح! کیا وہ نبی آپ ہی ہیں؟ جس کی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے خبر دی، جس کا غلغلہ دُنیا میں مچا ہوا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں وہ نہیں ہوں، بلکہ وہ تو میرے بعد آئے گا۔ نبی کی نے پوچھا کہ اُس کا نام کیا ہوگا، اُس کے اوصاف کیا ہوں گے؟۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُن کا نام محمد اور احمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہوگا اور میں تو فقط اسرائیل کے گھرانے کی نجات کے لئے نبی بنا کر بھیجا گیا ہوں، لیکن میرے بعد مسیحا تشریف لائے گا جسے اللہ تعالیٰ سارے جہان کے لئے مبعوث فرمائے گا۔ اُسی کے لئے اللہ تعالیٰ نے ساری کائنات تخلیق کی ہے اور اُسی کی کوششوں کے باعث ساری دُنیا میں اللہ تعالیٰ کی پرستش کی جائے گی اور اس کی رحمت نصیب ہوگی۔

اللہ تعالیٰ نے جب اُن کی روح مبارک کو پیدا کیا اور آسمانی آب تاب میں رکھا تو خود اُن کا نام رکھا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! انتظار کرو۔ میں نے تیری خاطر جنت کو پیدا کیا ہے، ساری دُنیا کو پیدا کیا ہے اور بے شمار مخلوقات کو پیدا کیا ہے۔ جب میں تجھے دُنیا میں بھیجوں گا تو تمہیں نجات دہندہ رسول بنا کر بھیجوں گا، تیری بات پتی ہوگی۔ آسمان اور زمین فنا ہو سکتے ہیں لیکن تیرا دین کبھی فنا نہیں ہو سکتا۔“ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اُس کا بابرکت نام ہے۔

پھر تمام سامعین نے یہ سن کر یہ کہتے ہوئے فریاد کرنی شروع کی
اے خدا! اپنے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کو ہماری طرف بھیج۔ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! دُنیا کی نجات کے لئے جلدی تشریف لے آئیں۔

❖ تفسیر ضیاء القرآن: ۵/۲۲۰، بحوالہ انجیل برناباس: باب ۸۲: ۹ ❖



میلا دمنانا خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا میلاد خود منایا، حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر سوموار کے دن روزہ رکھا کرتے تھے۔

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیر کے روزہ کے بارے میں جب عرض کی گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا.....

”فِيهِ وَلِدْتُ وَفِيهِ أَنْزَلَ عَلَيَّ وَحْيٌ“

❖ مشکوٰۃ شریف کتاب الصوم ☆ مسلم شریف ❖

ترجمہ: اسی دن میں پیدا ہوا اور اسی دن مجھ پر وحی کی ابتداء ہوئی

الحمد للہ! اس حدیث پاک سے چند باتیں معلوم ہوئیں.....

پیر کا روزہ اس لیے سنت ہے کہ یہ دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت شریفہ کا دن ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پیر کے روزے کا اہتمام فرما کر خود اپنی ولادت کی یاد منائی۔

پیر کے دن روزہ رکھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کا شکر یہ ادا کیا۔

امت کے لیے یوم ولادت کی اہمیت و فضیلت ظاہر فرمائی۔

دن مقرر کر کے یادگار منانا سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

ولادت کی خوشی میں عبادت کرنا سنت ہے عبادت خواہ بدنی ہو (جیسے روزہ اور نوافل)

خواہ مالی ہو (جیسے صدقہ، خیرات، تقسیم ثرینی وغیرہ) اسلام میں عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حیثیت: ۱۰

❖ ❖ ❖ ﷺ ﷺ ﷺ ❖ ❖ ❖

علماء فرماتے ہیں کہ یہ حدیث میلاد منانے پر بہت زبردست دلیل ہے کہ سرکار کا میلاد

خود سرکار سے ثابت ہے اب بھی کوئی منہ اٹھا کر کہے کہ میلاد کس نے منایا تو اس کا یہ کہنا مطالعہ کی کمی کی دلیل ہے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اپنا میلاد سنانا

ہمارے پیارے آقاؐ میٹھے مدنی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اپنا میلاد شریف خود سنایا۔ چونکہ ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم جوامع الکلم ہیں یعنی مختصر الفاظ میں اس قدر وسیع باتیں بیان فرماتے کہ جن کی شرح بیان کرنے کے لیے دفتر کے دفتر بھی نہ کافی ہوں، اس لیے اگرچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ولادت شریفہ کا بیان مختصر فرمایا، لیکن غور سے دیکھا جائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت جامع بیان فرمایا، چنانچہ حضرت خالد بن معدان رضی اللہ عنہ صحابہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمیں اپنی ذات اقدس کے بارے میں آگاہ فرمائیے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

سَاخِبِرُكُمْ بِأَوَّلِ أَمْرِي دَعْوَةُ إِبْرَاهِيمَ وَبَشَارَةُ عِيسَى
وَرُؤْيَاُمِّي الَّتِي رَأَتْ حِينَ وَضَعْتَنِي وَقَدْ خَرَجَ لَهَا نُورٌ
أَضَاءَ لَهَا مِنْهُ قُصُورُ الشَّامِ -

❖ مشکوٰۃ شریف باب فضائل سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم الفصل الثانی ❖

مفہوم :- میں تم کو اپنے ابتدائی معاملات کی خبر دیتا ہوں کہ (میرے میلاد شریف کی ابتداء کیا ہے) سنو! میں دعا ہوں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی (یعنی میرے جد امجد سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے خانہ کعبہ بنا کر دُعا مانگی تھی کہ یا اللہ! تو ہماری اولاد میں سے ایک رسول مطلق فرما، وہ دعا میں ہوں، میری ہی پیدائش کی دعا تھی) اور خوشخبری ہوں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی (یعنی وہ میری ہی میلاد کی محفل تھی جس میں حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام نے یہ تقریر فرمائی تھی کہ میں اپنے بعد ایک رسول کے آنے کی بشارت دیتا ہوں جس کا نام احمد ہو گا، ہاں ہاں وہ احمد سب سے زیادہ اپنے رب کی حمد کرنے والا میں ہی ہوں) اور اپنی والدہ مکرمہ کا وہ چشم دید منظر میں ہوں جو انہوں نے میری ولادت کے وقت دیکھا تھا کہ اُن کے جسم پاک سے ایک ایسا نور نکلا جس کی روشنی میں انہیں شام کے محلات نظر آ گئے (یعنی وہ غیب کی چیزیں مشاہدہ کرنے لگی تھیں، وہ نور مجسم میں ہوں، وہ اللہ کا نور میں ہی ہوں) ❖ خصائص اللبیبی جلد ۱۰

ایک اور موقع پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اپنا میلاد شریف سنانے کے لیے منبر پر تشریف لائے اور فرمایا: بتاؤ میں کون ہوں؟ سب نے عرض کیا: آپ اللہ کے رسول ﷺ ہیں۔ آپ نے فرمایا میں محمد ﷺ ہوں، عبد اللہ کا بیٹا ہوں، عبد المطلب کا پوتا ہوں، اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا تو مجھے اچھے گروہ میں پیدا کیا (یعنی انسان بنایا) انسانوں میں گروہ (عرب و عجم) پیدا کئے اور مجھے اچھے گروہ (عرب) سے بنایا، پھر عرب میں کئی قبیلے بنائے اور مجھ کو سب سے اچھے قبیلے (قریش) میں بنایا، پھر قریش میں کئی خاندان بنائے اور مجھ کو سب سے اچھے خاندان (بنو ہاشم) میں پیدا کیا، پس میں ذاتی طور پر بھی سب سے اچھا ہوں اور خاندانی لحاظ سے بھی سب سے اچھا ہوں۔

❖ مشکوٰۃ شریف، باب فضائل سید المرسلین ﷺ ❖

حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آئے، گویا انہوں نے (آپ ﷺ کے نسب کے متعلق) کچھ سنا تھا، پس نبی کریم ﷺ منبر پر کھڑے ہوئے۔ فرمایا: میں کون ہوں؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: آپ پر سلامتی ہو آپ رسول اللہ (ﷺ) ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ہوں، جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا تو مجھے سب سے پہلے بہتر مخلوق میں رکھا، جب ان کو وہ گروہوں میں تقسیم کیا تو مجھے سب سے بہتر گروہ میں رکھا، پھر جب قبائل پیدا کئے تو مجھے سب سے بہتر قبیلہ میں رکھا، جب جانیں پیدا کیں تو مجھے سب سے بہتر جان میں رکھا، پھر جب گھر پیدا کئے تو مجھے سب سے بہتر گھر میں رکھا۔ پس میرا گھر بھی سب سے بہتر ہے اور میری جان بھی سب سے بہتر ہے۔

❖ ترمذی: ۲۰۱/۲ ❖ مسند احمد: ۲۱۰/۱ ❖ دلائل النبوة للبيهقي: ۱۶۷/۱ ❖

❖ دلائل النبوة لابن نعیم: ۱۶۱/۱ ❖ مشکوٰۃ: ۵۱۳ ❖ المستدرک: ۱۶۷/۳ ❖ مصنف ابن ابی شیبہ: ۲۰۹/۷ ❖

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: آپ ﷺ پر میرے ماں باپ فدا ہوں، جب حضرت آدم علیہ السلام جنت میں تھے تو آپ ﷺ کہاں تھے؟ آپ ﷺ نے مسکرا کر فرمایا: میں حضرت آدم علیہ السلام کی پشت میں تھا اور جب

سیدنا عبدالمطلب بن ربیعہ بن الحارث بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انصار نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: ہم آپ ﷺ کی قوم سے یہ سنتے ہیں کہ محمد (ﷺ) کی مثال ایسی ہے جیسے کچرا کنڈی (گھوالے) میں کھجور کا درخت اگ گیا ہو تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! میں کون ہوں! لوگوں نے کہا: آپ رسول اللہ ہیں۔ آپ نے فرمایا: محمد بن عبد اللہ بن عبدالمطلب ہوں۔ راوی نے کہا ہے کہ ہم نے اس سے پہلے آپ ﷺ کو ان کی طرف نسبت کرتے ہوئے ہرگز نہیں سنا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: سنو! بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو پیدا کیا پھر اُس کے دو گروہ کئے اور مجھ کو ان میں سے سب سے افضل اور سب سے بہتر گروہ میں رکھا پھر ان کے قبائل بنائے اور مجھ کو سب سے افضل سے افضل اور سب سے بہتر قبیلہ میں رکھا پھر ان کے گھر بنائے اور مجھ کو سب سے افضل اور سب سے بہتر گھر میں رکھا پس میرا گھر ان سب سے افضل اور سب سے بہتر ہے اور میں خود سب سے افضل اور سب سے بہتر ہوں۔

❖ سنن ابن ماجہ رقم: ۱۴۰ ❖ ترمذی ۲۰۱۲ رقم ۵۸۷۳ ❖

سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم = سب سے بالا و والا ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم

سارے اچھوں میں اچھا سمجھے جسے = ہے اُس اچھے سے اچھا ہمارا نبی ﷺ

۔۔۔۔۔ ﴿حَسْبِيَ اللَّهُ عَلَىٰ حَبِيبِهِ مُنْتَقِبٌ إِلَهُ وَسَلَّمَ﴾ ۔۔۔۔۔

امام المفسرین سید موسیٰ المبرقعی رحمہ اللہ نے ”خزینۃ القرآن“ کے نام سے قرآن پاک کی تفسیر فرمائی، اُس میں آپ ﷺ نے حضور نبی کریم ﷺ کے خود میلاد شریف منانے کے متعلق ایک بہت پیاری حدیث نقل فرئی ہے، چنانچہ ملاحظہ فرمائیں.....

قَالَ مُوسَى الْمَبْرَقَعِيُّ كَتَبَ جَدِّي عَلِيُّ بْنُ أَبِي النَّثِيرِ مَجْمُوعَةَ الْأَحَادِيثِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّمَا بُعِثْتُ فِي رَبِيعِ الْأَوَّلِ مِنْ يَوْمِ اثْنَا عَشَرَ يَا عَلِيُّ قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِذَا جَاءَ شَهْرُ رَبِيعِ الْأَوَّلِ اذْكُرُوا وَأَمِنْ يَوْمِ اثْنَا عَشَرَ كَمَا يَحْيَىٰ وَعِيسَى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ لَهُمَا قَوْلُهُ تَعَالَى وَسَلَّمْ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ وَيَوْمَ يَمُوتُ وَيَوْمَ بُعِثَ حَيًّا وَالسَّلَامُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدْتُ وَيَوْمَ ابْعَثْتُ وَيَوْمَ الْبَعْثِ حَيًّا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوا إِذَا جَاءَ شَهْرُ رَبِيعِ الْأَوَّلِ مِنْ يَوْمِ اثْنَا عَشَرَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَسَلَّمْ تَفَرُّحُوا بِهِ -

صَاحِبُ خَزِينَةِ الْقُرْآنِ كَانَ مِنْ سَنَدِ الْإِمَامِ الزُّهْرِيِّ وَجَدِّي إِمَامٍ جَعْفَرَ صَادِقٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَ مِنْ سَنَدِ وَاُمِّ الْمُؤْمِنِينَ سَيِّدَةِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَيَعِدُ وَمِنْ سَنَدِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ -

﴿خزینۃ القرآن جلد نمبر ۸ صفحہ نمبر ۲۰۵۲ زیر آیت لقد من اللہ علی المؤمنین﴾

ترجمہ:- سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں ربیع الاول کی ۱۲ تاریخ کو مبعوث ہوا ہوں۔ اے علی! لوگوں کو کہو کہ تم ۱۲ ربیع الاول شریف کو جس دن میری ولادت ہوئی اور جس دن میری وفات ہوگی اور جس دن میں دوبارہ اٹھوں گا یاد کرو جیسے حضرت یحییٰ علیہ السلام کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اُن کی پیدائش کے دن کو سلام اُن کی

وفات کے دن کو (سلام) اور دوبارہ زندہ ہونے کے دن کو (سلام)۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق ارشاد ہے کہ سلام مجھ پر میری پیدائش کے دن کو اور جس دن کو میری وفات ہوگی اور جس دن کو میں دوبارہ زندہ ہوں گا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب ربیع الاول کی ۱۲ تاریخ آئے تو اس دن خوشی مناؤ۔

۱۲ ربیع الاول شریف کو حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت با سعادت خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پاک سے ثابت ہوگئی اور اس سے مزید دو فائدے نکلے۔ پہلا فائدہ:۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد شریف کا حکم خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوا۔ دوسرا فائدہ:۔ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے عیسیٰ و یحییٰ علیہ السلام کی مثال دے کر ہمیں حکم فرمایا۔

صاحب خزینۃ القرآن صفحہ ۵۸ پر فرماتے ہیں کہ یہ حدیث مستند ہے امام زہری، امام جعفر صادق رضی اللہ عنہم، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اسناد سے بیان کی گئی ہے۔

نیز اللہ تعالیٰ فرماتا ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: مجھ پر سلام میری پیدائش کے دن کو میری وفات کے دن کو دوبارہ زندہ ہونے کے دن کو۔ اگر اس پر کوئی یہ کہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے قرآن کریم میں ایسا کیوں ارشاد نہیں ہوا تو اس کا جواب یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے سلام سے نوازا ہے اور ہمارے پیارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود مبارک کو سارے عالم کے لیے رحمت فرمایا۔ ﴿وَذُرْنِي عَلَيْهِ سَلَامًا﴾ ۲۲: ۵۰

امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ نے ”الخواص للفتاویٰ“ میں اس موضوع سے متعلق ایک مکمل باب ”حسن المقصد فی مثل المولد“ کے نام سے رقم کیا ہے جس میں انہوں نے اس بات پر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بھی اپنا میلاد منایا اس لحاظ سے یہ سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہے۔

حضرت امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھے بھی میلاد شریف ملی ایک اور اصل حدیث شریف میں ملی ہے وہ یہ کہ امام بیہقی رحمہ اللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے نبوت کا اعلان فرمانے کے بعد اپنی طرف سے مقرر کیا حالانکہ

یہ وارد ہے کہ سرکارِ مصلیٰ ﷺ کے دادا عبد المطلب نے سرکارِ مصلیٰ ﷺ کی طرف سے ولادت کے ساتویں روز عقیقہ کر دیا تھا اور عقیقہ ڈھرایا نہیں جاتا تو اس کو اس حقیقت پر محمول کیا جائے گا کہ نبی کریم ﷺ نے یہ اس بات کے شکرانے کے طور پر کیا کہ باری تعالیٰ نے انہیں ”رحمتہ للعالمین“ بنایا اور اس سے اُمت کے لیے شرعی مثال قائم فرمانا بھی مقصود تھی، جیسا کہ حضور سید عالم ﷺ خود بھی اپنے اُوپر دُرود شریف پڑھا کرتے تھے تاکہ اس کو اُمت کے لیے شرعی اصول بنادیں۔ لہذا ہمارے لیے مستحب ہے کہ ہم میلاد شریف منعقد کر کے حضور ﷺ کی ولادت پر اظہارِ تشکر کریں، جس میں دعوتِ طعام ہو اور اس طرح کے دیگر امور خیر سر انجام دیئے جائیں اور خوشیاں منائی جائیں۔ ﴿حسن المقصد فی عمل المولد: ۲۳﴾

ثابت ہوا کہ حضور اقدس ﷺ نے خود محفل میلاد منعقد فرمائی، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اجتماع میں اپنی ولادت اپنا حسب نسب اپنی خاندانی شرافت اور طہارت کا بیان فرما کر اپنی اُمت کو بھی میلاد منانے کی ترغیب دلائی۔ لہذا آپ کے یوم ولادت پر اظہارِ مسرت کرنا اور آپ ﷺ کی مدح و توصیف بیان کرنا یقیناً بہت نبوی ﷺ ہے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کے یوم میلاد پر دعوت کا اہتمام کرنا یہ آپ ﷺ کے عمل سے ثابت ہے، جب دعوت ہوئی تو اس پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اجتماع، اکٹھے آنے جانے کی صورت میں جلوس کے ساتھ یوم میلاد النبی ﷺ پر اظہارِ خوشی و مسرت یہ تمام امور ثابت ہو جاتے ہیں۔ لہذا ہمیں بھی اس دن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرح اکٹھے ہو کر رسول اللہ ﷺ کے یوم میلاد پر خوشی و مسرت کا اظہار کرنا چاہیے۔

۔۔۔ ﴿حَلِّی اللّٰهُ عَلٰی حَبِیْبِهِ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ﴾ ❀ ❀ ❀۔۔

حلیمہ لے لے ایس نوں گود اندر دُکھی دلاں نوں ایہو ای شاد کرسی
ہے یتیم پر والی کونین دا ای اُجڑے ہویاں نوں ایہو آباد کرسی
اوکھے دیلے دا ہے بے مثل ساتھی روز حشر نوں نالے امداد کرسی
اُوہدے نیڑے بیتاب نہیں غم آؤ نیں ایس سوہنے دا جیہڑا میلاد کرسی



ذکر میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

جناب فخر رسالت صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک میں فتحیاب ہوئے تو سب سے پہلے مسجد نبوی شریف میں تشریف لائے تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جشن مسرت منایا اور فتح و نصرت کے نعرے بلند فرمائے اس کیف و سرور کے موقع پر حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت حاصل کی اور منبر پر رونق افروز ہو کر سرکار ہر عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر میلاد شریف اور فضائل و مناقب نظم میں پڑھ کر سنانا شروع کیے یہ ایک ایسی عظیم الشان منفل تھی جس کی صدارت صدر بزم کائنات حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے جس کے سامعین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی نوری جماعت تھی اور اس جلسہ کا انعقاد مسجد نبوی شریف کے پاکیزہ صحن میں ہوا۔ ایمان کی تازگی کے لئے وہ اشعار بھی ملاحظہ فرمائیں۔

مِنْ قَبْلِهَا طُبْتُ فِي الظَّلَالِ وَفِي = مَسْتَوْدَعٍ حَيْثُ يُخْطَفُ الْوَرَقُ
ثُمَّ هَبَطْتُ الْبِلَادَ لَابْشَرُ = أَنْتَ وَلَا مُفْنَعَةٌ وَلَا عَلَقُ
بَلْ نُطْفَةٌ تَرَكَّبُ السَّفِينِ وَقَدْ = الْجَمَ نَسْرًا وَاهْلُ الْفِرَقِ
تُنْقَلُ مِنْ صَالِبِ إِلَى رَحِمِ = إِذَا مَضَى عَالِمٌ بَدَا طَبَقُ
وَرَدَّتْ نَارُ الْخَلِيلِ مُسْتَرًّا = فِي صَلْبِهِ أَنْتَ كَيْفَ يَحْتَرِقُ
حَتَّى احْتَوَى بَيْتَكَ الْمُهِمُّ مِنْ = خَنْدَفٍ عَلَيْهِ تَحْتَهَا النُّطْقُ
وَأَنْتَ لَمَّا وَلِدْتَ أَشْرَفْتَ الْأَرْضُ = وَضَاءَاتِ بَنُورِكَ الْأَنْفُ
فَنَحْنُ فِي ذَلِكَ الضِّيَاءِ وَفِي = النُّورِ وَنَسْبِلُ الرِّشَادِ نَحْتَرِقُ

مفہوم: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ ولادت شریف سے قبل نہایت پاک حالت صاحب آہ علیہ السلام میں جلوہ فرما تھے پھر آپ زمین پر رونق افروز ہوئے اس وقت آپ پر تھے نہ خون کا ٹکڑا نہ جما ہوا خون بلکہ نور ہی نور تھے پھر صلب سامعین نور میں نہایت جگہ پر شگفتگی میں سوار تھے تو دُبو دیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بت اور اس کے پجاریوں کو چہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم برابرت میں ہوتے رہے یکے بعد دیگرے پاک اصحاب و پاک ارحام میں جب گذر لیا ایک زمانہ اور ظاہر ہوا

دوسرا طبقہ تو پھر آپ جلوہ افروز ہوئے خلیل اللہ علیہ السلام کی پشت میں چھپے ہوئے اُس آگ میں داخل ہوئے جو خلیل اللہ علیہ السلام کے واسطے نمرود لعین نے جلانی تھی پھر کس طرح جلتے وہ اُس آگ میں کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُن کے محافظ تھے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم منتقل ہوتے رہے پاک صلبوں میں یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا محافظ وہ صاحب شوکت گھرانہ ہوا جو خندف (لیلیٰ خندف) الیاس بن مضر کی بی بی کا نام ہے جو شرف نسب میں مشہور تھیں) جیسی رفیع المرتبت خاتون کا ہے جس کا دامن زمین پر لوٹا تھا پھر جب آپ پیدا ہوئے اس دنیا میں تو زمین چمک گئی اور عالم منور ہو گیا اور ہم اب اسی نور کی روشنی میں راہ ہدایت پر چل رہے ہیں۔

جب آپ رضی اللہ عنہ یہ قصیدہ پڑھ چکے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خوش ہو کر دُعا دی اللہ تعالیٰ تمہارے منہ کو سلامت رکھے..... سبحان اللہ۔

❖ مواہب الدنیہ: ۵۸۷/۱ ❖ سیرۃ حلبیہ مترجم: ۱۹۱/۱ ❖ دلائل النبوة للبیہقی: ۶۸/۵ ❖

❖ البدایہ والنہایہ: ۶۲۶/۳ ❖ المستدرک: ۳۲۷/۳ ❖ تفسیر قرطبی: ۱۳۵/۱۳ ❖ الخصائص الکبریٰ: ۱۷۱/۱ ❖

جبین پاک ابراہیم علیہ السلام پر نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم تھا
عمر جلتے وہ کیونکر نار میں کب نور جلتا ہے

ہم سب کے آقائے نامدار سرکار ابد قرار ہر عالم کے تاجدار صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ ایسی محفل میلاد ہے جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی شریک ہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی تشریف فرما ہیں حضرت عباس سرکار کے عم نامدار رضی اللہ عنہ تقریر فرما رہے ہیں یہی وہ باتیں جن کو آج بھی ذار تفصیل سے میلاد شریف پڑھنے والے اہل سنت و جماعت بیان کر کے سنت اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کرتے ہیں اور جیسے اُس وقت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے فتح کی خوشی میں محفل میلاد شریف منعقد کی اس طرح آج بھی اہل سنت و جماعت ہر خوشی میں میلاد شریف پڑھتے اور پڑھواتے ہیں اور جیسے اُس وقت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عالم ظاہر میں شریک محفل میلاد تھے اب عالم باطن میں اپنی نورانی شان سے رونق افزائے محفل ہوتے ہیں جن کو آنکھ والے دیکھتے ہیں جیسا کہ اکثر بزرگان دین کا مشاہدہ ہے۔

وہ نور خدا ہے جلوہ نما کس شان سے اپنے پیاروں میں
سورج ہے چمکتے ذروں میں یا چاند ہے روشن تاروں میں

حیرت ہے جن کو مدح بنی آئی نہ کتابِ حق میں نظر

ہم کو تو ملی نعت احمد قرآن کے تیسوں پاروں میں

۔۔۔ ﴿حَلَّىٰ اللّٰهُ عَلٰی حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَسَلَّمَ﴾ ❖ ❖ ❖

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریفیں سننے کے لیے بزرگ صحابہ رضی اللہ عنہم کے پاس جایا کرتے تھے۔

حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ فرماتے بھیجی کہ میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور عرض کیا کہ مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ نعت سناؤ جو تو رات میں بے خوابیوں نے پڑھ کر سنائی۔ (مشکوٰۃ شریف)

حضرت عامر انصاری اور عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی محافل میلاد کا ذکر ”میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکتیں“ کے زیر عنوان تفصیل سے لکھا گیا ہے۔

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں نعتیہ قصیدے لکھے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہارگاہ میں پڑھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر اظہارِ خوشنودی فرمایا اور ان کے لیے یوں دعا مانگی۔
اَللّٰهُمَّ اَيِّدْهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ اے اللہ (حسان) کی مدد فرما روح القدس کے ساتھ
حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے ایک نعتیہ قصیدہ کے دو اشعار تو آج تک زبانِ زدِ خاص و عام ہیں۔

وَ اَحْسَنُ مِنْكَ لَمْ تَرَ قَطُّ عَيْنِيْ

وَ اَجْمَلُ مِنْكَ اَمْ تَلِدِ النِّسَاءُ

خُلِقْتَ مَبْرَأً مِّنْ كُلِّ عَيْبٍ

كَأَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَا تَشَاءُ

ترجمہ: یا رسول اللہ میری ان آنکھوں نے آپ جیسا کہ میں نہیں دیکھا، آپ سے زیادہ حسین و جمیل کسی ماں نے جنابی نہیں، آپ ہر عیب سے پاک پیدا فرمانے والے ہیں تو یہ جیسے آپ نے خود چاہا ویسے ہی اللہ نے آپ کو تخلیق کیا ہے۔

رُخِ مصطفیٰ ﷺ ہے وہ آئینہ کہ آبِ ایسا کوئی اور آئینہ
نہ ہماری چشمِ خیال میں، نہ دُکانِ آئینہ ساز میں

ان نعتیہ اشعار میں بھی حضور ﷺ کی ذات کی توصیف ہے اور ولادت و خلقت کا ذکر
کیا گیا ہے۔ گویا یہ اشعار بھی میلادِ النبی ﷺ ہی سے تعلق رکھتے ہیں۔ جب اپنی ذات کی
مدح و توصیف کے سلسلے میں آپ کا اپنا عمل اتنا واضح ہے تو اُس کے لیے مزید سند کی
ضرورت ہی نہیں رہتی۔ آج بھی اگر ہم میلادِ النبی ﷺ کی تقاریب منعقد کر کے حضرت
حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی پیروی میں آپ کے شامل و فضائل بیان کرتے ہیں تو ہمارے اس
عمل کے جائز، پسندیدہ اور بہتر ہونے میں کون شک کر سکتا ہے؟

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے حضرت قباث بن اشیم رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ آپ عمر
میں بڑے ہیں یا نبی اکرم ﷺ تو انہوں نے جواب دیا:

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اكْبَرُ مِنِّي وَانَّهُ اَقْدَمُ مِنْهُ فِي الْمِيلَادِ

ترجمہ: بڑے تو حضور ﷺ ہی ہیں اور میں میلادِ النبی سے پہلے ہوں۔

﴿ترمذی شریف: ۲۰۲۲﴾

اسی طرح دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی وقتاً فوقتاً ذکرِ مصطفیٰ ﷺ کرتے رہتے تھے اسی
چیز کا نام محفلِ میلاد ہے۔

مندرجہ بالا حقائق کی روشنی سے واضح ہوا کہ میلادِ مصطفیٰ ﷺ کا ذکرِ خیر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم
کی سنت ہے۔ اگر ولادتِ مصطفیٰ ﷺ کا ذکر کرنا منع ہوتا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کبھی انہیں
روایت نہ فرماتے اور نہ ہی احادیث کا وسیع ذخیرہ مرویات سے پر ہوتا اور نہ محدثین باب
مولد النبی ﷺ باندھتے احادیث کی ترکیب و تبویب اس امر کی دلیل کافی ہے کہ حضور ﷺ
کا ذکرِ خیر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا محمود و مرغوب عمل رہا ہے۔

محفلِ نعت سجانے والے اچھے لگتے ہیں
اس محفل میں آنے والے اچھے لگتے ہیں



ذکر میلادِ مصطفیٰ ﷺ اور آئمہ دین رحمۃ اللہ علیہم

حضور نبی کریم ﷺ کا میلاد منانا امورِ حسنہ میں سے ہے، کیونکہ اس میں آپ ﷺ کی پیدائش پر خوشی و مسرت کا اظہار ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں اس میں ذکرِ الہی اور درود و سلام کے لئے لوگ جمع ہوتے ہیں جو باعثِ اجر و ثواب ہے، اس محفل میں صدقات و خیرات وغیرہ بہت سے دوسرے نیک عمل بھی انجام پاتے ہیں۔

مشرق و مغرب کے تمام ملکوں کے علمائے کرام نے میلادِ شریف کے عمل کو مستحسن قرار دیا ہے اور متعدد علماء نے اس موضوع پر کتابیں بھی تصنیف کی ہیں جن میں کچھ منظوم اور کچھ نثری تصنیفات ہیں۔

امتِ اسلامیہ صدیوں سے اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت (محمد مصطفیٰ ﷺ) کے حصول پر اپنے جذباتِ تشکر و امتنان کا اظہار کرتی رہی ہے۔ ہر سال ہر اسلامی ملک کے ہر چھوٹے بڑے گاؤں اور شہر میں عیدِ میلادِ النبی ﷺ منانے کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ ان راتوں دنوں میں ذکر و فکر کی محفلیں منعقد کی جاتی ہیں جن میں اللہ تعالیٰ کی شانِ کبریائی اور اس کے محبوبِ مکرم شفیع المذنبین ﷺ کی شانِ رفعت و درباری کے تذکرے کئے جاتے ہیں۔ سامعین و اس دینِ قیم کے احکامات سے آگاہ کیا جاتا ہے علماء، تقریریں کرتے ہیں، ادباء، مقالے پڑھتے ہیں شعراء اپنے منظوم کلام سے اظہارِ عقیدت و محبت کرتے ہیں، صلوٰۃ و سلام کی روح پرور صداؤں سے ساری فضا معطر اور منور ہو جاتی ہے اہل خیر کھانے پکا کر غریبوں، مساکین میں تقسیم کرتے ہیں۔ صدقات و خیرات سے ضرورت مندوں کی جھولیاں بھر دیتے ہیں یوں محسوس ہوتا ہے کہ گلشنِ اسلام میں از سر نو بہار آگئی ہے۔

نورِ مجسم، سرورِ کائنات ﷺ کی ولادت مبارک ایسی عظیم نعمت ہے اور آپ ﷺ کی ولادت کا تذکرہ (یعنی میلادِ شریف) ایسا عظیم عمل ہے کہ اس کو اللہ تعالیٰ نے بھی منایا، اس

کے مقرب فرشتوں نے بھی منایا، گذشتہ انبیاء کرام علیہم السلام نے بھی منایا، خود تاجدارِ انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنا میلاد منایا، تاجدارِ انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے پیارے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی میلاد منایا، امت مسلمہ کے بڑے بڑے مفسرین، محدثین، فقہاء، عظام نے بھی محفل میلاد کا انعقاد کیا، اہل عرب نے بھی اس پاک محفل میلاد کو سجا یا اور پوری دنیا کے جمہور مسلمانوں نے بھی میلاد کا جشن منایا۔

میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر خیر ایسی سعادتِ عظمیٰ ہے۔ جسے ہر دور میں جمہور اہل اسلام سوادِ اعظم کرتے چلے آئے ہیں۔ اب ہم ذیل میں آئمہ اسلام کے چند اقتباسات درج کرتے ہیں جن سے بخوبی معلوم ہوگا کہ میلاد شریف کا رِثواب اور امر مندوب ہے جس کی جلیل القدر متکلمین، محدثین، مفسرین، مؤرخین، فقہاء، علماء، صوفیہ نے تائید کی ہے اور جس پر صدیوں سے جمہور اسلام کا عمل چلا آ رہا ہے اور یہ کوئی ایسی بدعت نہیں جسے برصغیر پاک و ہند کے کسی عالم دین نے ایجاد کیا ہو۔

امام المفسرین سید نموی المبرقی رحمۃ اللہ علیہ صاحب خزینۃ القرآن ہر ماہ کی بارہویں کو بڑی دھوم دھام سے میلاد مناتے تھے۔ یہ شہرت ہر طرف پھیل گئی اور تمام محدثین آپ رحمۃ اللہ علیہ کی پیروی میں ایسا کیا کرتے تھے جن میں صحاح ستہ کے محدثین بھی شامل ہیں۔

﴿ذکر خیر الانام: ۳۰﴾

حدیث شریف میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ عالی شان کہ جس دن میری ولادت ہوئی سارے عالم نے خوشی منائی اور شیطان رو دیا۔ تفسیر کبیر کے حاشیہ پر سید حامد ثانی نے یہ حدیث لکھی ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے دن اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے خوشی منائی۔ ﴿ذکر خیر الانام: ۳۰﴾

۔۔۔ ﴿حَلَّى اللّٰهُ عَلٰی حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَسَلَّمَ﴾ ❖ ❖ ❖

تفسیر طبری اور تفسیر خزینۃ القرآن میں ہے کہ حضرت سیدنا امام باقر رضی اللہ عنہ، امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اور امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ ۱۲ ربیع الاول شریف کو نبی پاک علیہ السلام کی ولادت باسعادت مناتے تھے اور فرماتے کہ اس مبارک تاریخ کو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم خیر و برکت کے

چلائے اللہ تعالیٰ ہم کو کافی ہے اور اچھا وکیل ہے۔ ﴿مواہب الدنیہ مترجم: ۱۵۹/۱﴾ ❖

❖ ❖ ❖ ﴿صَلَّى اللَّهُ عَلَى نَبِيِّهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ﴾ ❖ ❖ ❖

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ (۹۱۱ھ) سے کسی نے سوال کیا کہ حضور نبی مکرمؐ نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد شریف منانے کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے؟ کیا یہ شرعی نقطہ نظر سے محمود ہے یا نہ موم ہے؟ اور کیا ان کا اہتمام کرنے والے کو ثواب ملے گا یا نہیں؟

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے نزدیک اس کا جواب یہ ہے کہ میلاد شریف دراصل ایک ایسی تقریب مسرت ہوتی ہے جس میں لوگ جمع ہو کر بقدر سہولت قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہیں اور نبی کریم ﷺ کے ظہور سراپا نور کے سلسلے میں جو خوشخبریاں احادیث و آثار میں آئی ہیں اور خوارقِ عادات اور نشانیاں ظاہر ہوئی ہیں انہیں بیان کرتے ہیں، پھر شرکائے محفل کے آگے دسترخوان پچھایا جاتا ہے اور بقدر کفایت ما حضر تناول کرتے ہیں اور دعائے خیر کر کے اپنے اپنے گھروں کو لوٹ جاتے ہیں۔ میلاد النبی ﷺ کے سلسلے میں منعقد کی جانے والی یہ تقریب عید بدعت حسنہ ہے جس کا اہتمام کرنے والے کو ثواب ملے گا، اس لیے کہ اس میں حضور نبی محترم ﷺ کی تعظیم، شان اور آپ ﷺ کی ولادت باسعادت پر فرحت و انبساط کا اظہار پایا جاتا ہے۔ ﴿حسن المقصد فی عمل المولد: ۵﴾

- ❖ ❖ ❖ عَلَى اللَّهِ عَيْبُهُمْ عَلَيْهِمُ وَالْهَمْزَةُ -

امام ربانی سیدنا مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۰۳۲ھ) فرماتے ہیں کہ مجلس میلاد میں اگر اچھی آواز سے تلاوت قرآن پاک کی جائے اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت پاک اور صحابہ کرام، اہل بیت عظام اور اولیائے اعلام رضی اللہ عنہم کی عظمتوں کے قصیدے پڑھے جائیں تو اس میں کیا حرج ہے؟ نا جائز تو یہ چیز ہے کہ قرآن مجید کے حروف میں تغیر و تحریف کر دی جائے، راگ اور موسیقی کے قواعد کی پابندی کی جائے اور تالیاں بجائی جائیں۔ ❖ مکتوبات شریفہ دفتر سوم مکتوب ۷۲ ❖

- ❖ ❖ ❖ عَلَى اللَّهِ عَلي حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ❖ ❖ ❖ -

امام ابن حجر رحمہ اللہ ارشاد فرماتے کہ جس دن اللہ تعالیٰ نعمت دے کر احسان کرے

اُس دن شکر کرنا چاہئے۔

حافظ سید غلام حسین مصطفیٰ رضا اپنی تصنیف لطیف ”ذکر خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم“ میں رقمطراز ہیں کہ ”صاحب تفسیر طبری فرماتے ہیں کہ میں صاحب تفسیر خزینۃ القرآن امام المفسرین سند المحدثین حضرت العلام سید موسیٰ البرقی ابن امام محمد تقی علیہ السلام کا شاگرد ہوں اور امام محمد ابن اسماعیل بخاری بھی آپ کے شاگرد ہیں۔ ہم دونوں اپنے استاد صاحب خزینۃ القرآن کے ہمراہ ہر سال ۱۲ ربیع الاول شریف کو مکہ مکرمہ میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی جائے ولادت پر جایا کرتے تھے وہاں جھوم جھوم کرو عظم فرمایا کرتے تھے اور سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی کبھی ہم اس محفل پاک میں دیکھا کرتے تھے اور ہم یہ کہتے کہ کیا خوب بات ہے کہ میلاد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور منانے والا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نواسہ ہے۔

یہی قول امام بخاری نے ”اسماء الرجال“ کے صفحہ ۵۲ جلد نمبر ۳ کے حاشیہ پر بیان فرمایا ہے۔ فرماتے ہیں کہ جب سے مجھے روایت ابولہب والی ملی ہے۔ تو اس وقت سے میں ہر سال صاحب تفسیر خزینۃ القرآن سید موسیٰ البرقی علیہ السلام کے ساتھ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جائے ولادت پر جاتا ہوں۔ ﴿ذکر خیر الانام ۲۳﴾

۔۔۔ ﴿حَلَّى اللَّهُ عَلَى حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ﴾ ❖ ❖ ❖

حضرت امام محدث ابن جوزی علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں کہ (م)

لَا زَالَ أَهْلُ الْعَرَبِ شَرْقًا وَغَرْبًا وَأَهْلُ الْحَرَمَيْنِ الشَّرِيقَيْنِ
يَحْتَفِلُونَ بِمَجْلِسِ مَوْلِدِ النَّبِيِّ ﷺ وَ يَفْرَحُونَ بِقُدُومِ هَلَالِ رَبِيعِ
الْأَوَّلِ وَيَلْبَسُونَ الثِّيَابَ الْفَاخِرَةَ وَيَتَزَيَّنُونَ بِأَنْوَاعِ الزَّيْنَةِ وَيَتَطَيَّبُونَ
وَيَكْتُلُونَ وَيَأْتُونَ بِالسُّرُورِ فِي هَذِهِ الْأَيَّامِ وَيَذِلُّونَ مَا كَانَ عَنْدهُمْ
وَيَهْتَمُّونَ اهْتِمَامًا بَلِيغًا عَلَى سَمَاعِ الْقُرَاءَةِ لِمَوْلِدِ النَّبِيِّ ﷺ
وَدِينَالُونَ بِذَلِكَ فَوْزًا وَ أَجْرًا عَظِيمًا - وَمِمَّا جَرَّبَ أَنَّهُ وَجَدَ فِي
تِلْكَ الْأَيَّامِ كَثْرَةَ الْخَيْرِ وَالْبُرْكَهَ مَعَ السَّلَامَةِ وَالْعَافِيَةِ وَوُسْعَةَ

الرِّزْقَ وَادِّيارِ الْمَالِ وَالْأَوْلَادِ وَالْأَمْنِ وَالْأَمَانِ فِي الْبِلَادِ وَالْأَمْصَارِ
وَالسَّكُونِ وَالْقَرَارِ فِي الْبُيُوتِ وَالْإِيَّامِ بِبِرْكَةِ النَّبِيِّ ﷺ -

ترجمہ: عرب کے شرق و غرب (مصر، شام، یمن وغیرہ) اور تمام بلادِ عرب بالخصوص
حرمین شریفین (مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ) کے باشندے میلادِ النبی ﷺ کی محفلیں منعقد
کرتے آئے ہیں۔ جب ربیع الاول شریف کا چاند دیکھتے ہیں تو ان کی خوشی کی انتہا نہیں
رہتی۔ قیمتی لباس پہنتے ہیں..... قسم قسم کی زینت کا اظہار کرتے ہیں..... خوشبو لگاتے ہیں اور
ان دنوں میں خوشیاں مناتے ہیں اور میلادِ النبی ﷺ سنتے ہی بڑی سعی و کوشاں ہو جاتے ہیں
تو اس کے عوض اللہ تعالیٰ کی طرف سے بڑی کامیابی اور خیر و برکت حاصل کرتے
ہیں اور یہ تجربہ شدہ امر ہے کہ ان دنوں میں کثرت سے خیر و برکت پائی جاتی ہے۔ اس کے
علاوہ سلامتی اور عافیت، رزق میں وسعت، مال و اولاد میں برکت، تمام ملک میں امن و امان
پایا جاتا ہے اور تمام گھروں میں سکون اور آرام حاصل ہوتا ہے بلکہ رسول اللہ ﷺ کے
صدقے سب کچھ حاصل ہوتا ہے۔ ﴿المولد النبوی ﷺ: ۵۸﴾

۔۔۔ ﴿صَلَّى اللَّهُ عَلَى حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ﴾

حضرت علامہ مولانا ملا علی قاری رحمہ اللہ (م ۱۰۱۴) ارشاد فرماتے ہیں کہ
”تمام ممالک کے علماء اور مشائخ محفل میلاد اور اس کے اجتماع کی اس قدر تعظیم
کرتے ہیں کہ کوئی ایک بھی اس کی شرکت سے انکار نہیں کرتا، ان کی شرکت سے مقصد اس
مبارک محفل کی برکات کا حصول ہوتا ہے۔“ ﴿المورد الروی فی المولد النبوی ﷺ: ۹﴾

۔۔۔ ﴿صَلَّى اللَّهُ عَلَى حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ﴾

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ (م ۱۰۵۲ھ) فرماتے ہیں کہ
”آپ ﷺ کی ولادت باسعادت کے مہینہ میں محفل میلاد کا انعقاد تمام عالم اسلام کا
ہمیشہ سے معمول رہا ہے۔ اس کی راتوں میں صدقہ، خوشی کا اظہار اور اس موقع پر خصوصاً
آپ ﷺ کی ولادت پر ظاہر ہونے والے واقعات کا تذکرہ مسلمانوں کا خصوصی معمول

ہے۔ ﴿ما ثبت بالنسۃ: ۱۵۵﴾

ایک موقع پر شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کرتے ہیں ”اے اللہ! میرا کوئی عمل ایسا نہیں جسے آپ کے دربار میں پیش کرنے کے لائق سمجھوں“ میرے تمام اعمال فسادِ نیت کا شکار ہیں، البتہ مجھ فقیر کا ایک عمل محض آپ ہی کی عنایت سے اس قابل (اور لائق التفات) ہے اور وہ یہ ہے کہ مجلس میلاد کے موقع پر کھڑے ہو کر سلام پڑھتا ہوں اور نہایت ہی عاجزی و انکساری، محبت و خلوص کے ساتھ تیرے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجتا ہوں۔ اے اللہ! وہ کون سا مقام ہے جہاں میلاد پاک سے بڑھ کر تیری طرف سے خیر و برکت کا نزول ہوتا ہے۔ اس لئے اے ارحم الراحمین! مجھے پکا یقین ہے کہ میرا یہ عمل کبھی بیکار نہ جائے گا بلکہ یقیناً تیری بارگاہ میں قبول ہوگا اور جو کوئی درود و سلام پڑھے اور اس کے ذریعہ دعا کرے وہ کبھی رد نہیں ہو سکتی۔ ﴿اخبار الاخیر ۶۲۴﴾

۔۔۔ ﴿حَلَّى اللّٰهُ عَلٰی حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَسَلَّمَ﴾ ۔۔۔

حضرت مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (م) فرماتے ہیں کہ

وَكُنْتُ قَبْلَ ذَلِكَ بِمَكَّةَ الْمُعَظَّمَةِ فِي مَوْلِدِ النَّبِيِّ ﷺ فِي يَوْمٍ
وَلَادَتْهُ وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَيَذْكُرُونَ أَرْهَاصَاتِهِ الَّتِي
ظَهَرَتْ فِي وَلَادَتِهِ وَمُشَاهِدِهِ قَبْلَ بَعْثِهِ فَرَأَيْتُ أَنْوَارًا سَطَعَتْ دَفْعَةً
وَاحِدَةً لَا أَقُولُ إِنِّي أَدْرَكْتُهَا بِبَصْرِ الْجَسَدِ وَلَا أَقُولُ أَدْرَكْتُهَا بِبَصْرِ
الرُّوحِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ كَيْفَ الْأَمْرِ بَيْنَ هَذَا وَذَلِكَ فَتَأَمَّلْتُ تِلْكَ الْأَنْوَارَ
فَوَجَدْتُهَا مِنْ قَبْلِ الْمَلَائِكَةِ الْمُوَكَّلِينَ بِأَمْثَالِ هَذِهِ الْمُشَاهِدِ وَرَأَيْتُ
يُخَالِطُ أَنْوَارُ الْمَلَائِكَةِ أَنْوَارَ الرَّحْمَنِ۔۔۔ فیوض الاحرار

ایک مرتبہ ماہ ربیع الاول شریف کی بارہویں تاریخ کو مکہ معظمہ میں اس مکان میں
جہاں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی تھی، میلاد شریف کی محفل ہو رہی تھی
اس محفل میں ہم بھی حاضر تھے جس وقت میلاد شریف پڑھا جا رہا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ان

معجزات کا ذکر ہو رہا تھا جو آپ ﷺ کی ولادت باسعادت کے وقت ظاہر ہوئے تھے تو کیا دیکھتے ہیں کہ محفل پاک سے روشنی بلند ہوئی، جب غور کیا تو معلوم ہوا کہ یہ روشنی ان فرشتوں کی تھی جو محفل میلاد شریف میں حاضر تھے۔ پھر جب مزید غور کیا تو کیا دیکھتے ہیں کہ انوارِ ملائکہ اور انوارِ رحمت آپس میں ملے ہوئے تھے۔

﴿ ❖ فیوض الحرمین : ۲۷ ❖ اسلام میں عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حیثیت : ۱۸ ❖ ﴾

- ❖ ❖ ❖ ﴿ صَلَّى اللَّهُ عَلَى حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ﴾ ❖ ❖ ❖ -

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۲۳۰ھ) فرماتے ہیں:

’فقیر کے مکان پر سال میں دو مجلسیں ہوتی ہیں۔ ایک محفل میلاد دوسری ذکر شہادت حسین رضی اللہ عنہ۔ سینکڑوں آدمی جمع ہوتے ہیں، درود شریف، قرآن شریف پڑھا جاتا ہے، وعظ ہوتا ہے، پھر سلام پڑھا جاتا ہے، بعد ازاں کھانے پر ختم شریف پڑھ کر حاضرین کو کھلایا جاتا ہے اور یہ سب باتیں فقیر کے نزدیک ناجائز ہوتیں تو فقیر کبھی نہ کرتا۔

﴿ فتاویٰ عزیزی جلد اول ﴾ ❖

- ❖ ❖ ❖ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَى نَبِيِّهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ❖ ❖ ❖ -

حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر کی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۳۳۷) فرماتے ہیں کہ ”ہمارے علماء مولد شریف میں بہت تنازعہ کرتے ہیں، تاہم علماء جواز کی طرف بھی گئے ہیں۔ جب صورت جواز کی موجود ہے، پھر کیوں ایسا تشدد کرتے ہیں اور ہمارے واسطے اتباعِ حریم کافی ہے، البتہ قیام کے وقت اعتقاد تولد کا نہ کرنا چاہیے۔ اگر احتمالِ تشریف آوری کا کیا جاوے مضائقہ نہیں، کیونکہ علامِ خلق مقید بزمان و مکان ہے۔ لیکن عالمِ امر دونوں سے پاک ہے، پس قدمِ رنجہ فرمانا ذاتِ بابرکات کا بعید نہیں۔

﴿ ششم امدادیہ : ۹۳ ﴾

ایک اور جگہ فرماتے ہیں ”مولد شریف تمام اہل حرین کرتے ہیں اسی قدر ہمارے واسطے حجت کافی ہے اور حضرت رسالت پناہ ﷺ کا ذکر کیسے مذموم ہو سکتا ہے البتہ جو زیادتیاں لوگوں نے اختراع کی ہیں نہ چاہئیں۔ ﴿شائم امدادیہ: ۸۷﴾ ❖

- ❖❖❖ ❧َٰلِى اللّٰهْ عَلٰی حَبِيْبِهِ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَسَلَّمَ ❖❖❖ -

[illegible][illegible]

مولوی صدیق حسن بھوپالی فرماتے ہیں کہ ”اس میں کیا برائی ہے کہ اگر ہر روز ذکر حضرت ﷺ نہیں کر سکتے تو ہر اسبوع یا ہر ماہ میں التزام اس کا کہ کسی نہ کسی دن بیٹھ کر ذکر یا وعظ سیرت و سمت و دل و ہدی و ولادت و صفات آنحضرت ﷺ کا کریں۔ پھر ایام ماہ ربیع الاول کو بھی خالی نہ چھوڑیں..... نیز لکھتے ہیں ”جس کو حضرت ﷺ کے میلاد کا حال سن کر فرحت حاصل نہ ہو اور شکر خدا کا حصول پر اس نعمت کے نہ کرے وہ مسلمان نہیں۔“

﴿ الشَّامَةِ لَا تُعْمِرُ يَوْمَ ۱۲ ذُو ۱۸ ﴾

۔۔۔ ﴿ حَلَّىٰ اللَّهُ عَلَىٰ حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ ﷺ ﴾ ۔۔۔

حضرت علامہ محمد صدیق ہزاروی سعیدی ازہری ”رسائل میلاد حبیب ﷺ“ میں ”تقدیم“ کے تحت رقمطراز ہیں کہ ”مکہ مکرمہ سے تعلق رکھنے والے دورِ حاضر کے عظیم محقق اور عالم دین علامہ محمد علوی مالکی حسی دامت برکاتہم العالیہ نے اہل سنت کے عقائد پر ”مفہیم سبب ان التَّحْجِج“ کے نام سے ایک کتاب لکھی ہے جس کا ایک باب ”مفہوم المولدا للنبي ﷺ“ ہے اُس میں آپ فرماتے ہیں ”بعض کے ذہنوں میں یہ فاسد تصورات پائے جاتے ہیں کہ اُن کے خیال کے مطابق ہم سال بھر میں صرف ایک مخصوص رات میں میلاد النبی ﷺ کی محافل منعقد کرتے ہیں اُس غافل شخص کو معلوم نہیں کہ مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ میں میلاد النبی ﷺ کے سلسلے میں سال بھر ایسے اجتماعات منعقد ہوتے ہیں جو بے مثال ہوتے ہیں۔

حرین شریفین میں جب بھی کوئی خوشی کا موقع آتا ہے محفل میلاد منعقد کر جاتی ہے۔ جو شخص یہ کہتا ہے کہ ہم صرف ایک رات میں سرکارِ دو عالم ﷺ کا ذکر کرتے ہیں اور تین سو اُنسٹھ راتوں سے غافل ہو جاتے ہیں وہ ہم پر افترا پرداز کر رہا ہے اور واضح جھوٹ بولتا ہے یہ ”مجالس میلاد“ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے دن رات منعقد ہوتی ہیں اور یہ اجتماعات دعوتِ الی اللہ کا سب سے بڑا وسیلہ ہیں مبلغین اور علماء کا فرض ہے کہ وہ ان اجتماعات کے ذریعے امت مسلمہ کو سرکارِ دو عالم ﷺ کے اخلاق و آداب احوال و سیرت اور معاملات و عبادات سے آگاہ کرتے رہیں انہیں نصیحت کریں اور خیر و فلاح کی طرف بلائیں۔ محمد علوی مالکی۔ ﴿ مفہیم سبب ان التَّحْجِج ص ۲۲۲، ۲۲۵ ﴾

علامہ علوی مالکی کے اس بیان سے بخوبی واضح ہوا کہ حرمین شریفین میں نہ صرف ربیع الاول شریف بلکہ سال بھر بالخصوص ہر خوشی کے موقع پر محفل میلاد النبی ﷺ منعقد کی جاتی ہے۔

۔۔۔ ﴿حَلَّى اللَّهُ عَلَى حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَحَلَّهٖ﴾ ❖ ❖ ❖

عرب امارات کے کثیر الاشاعتی اخبار البیان میں ۱۲ ربیع الاول شریف ۱۴۲۰ھ / ۲۵ جون ۱۹۹۹ء کو ابو ظہبی حکومت کے مشیر سید علی ہاشمی کا بڑا محبت بھرا اور جامع مضمون شائع ہوا انہوں نے لکھا.....

”كَانَ الْإِحْتِفَالُ بِذِكْرِى مَوْلِدِ الرَّسُولِ الْأَعْظَمِ وَالسَّنِدِ الْمُصْطَفَى الْمُكْرَمِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ﷺ مِنْ سَمَاتِ أَهْلِ الْفَضْلِ وَالْخَيْرِ وَالْفَلَاحِ وَقَدْ حَرَّصَ أَهْلُ الْعِلْمِ مَنْ أَصْلَحَ اللَّهُ بِوَاطِنِهِمْ قَبْلَ ظَوَاهِرِهِمْ أَشَدَّ الْحَرْصِ عَلَى إِظْهَارِ مَسَاعِرِ الْوَدِّ وَالتَّقْدِيرِ وَالْإِحْتِرَامِ لِذِكْرِى مَوْلِدِهِ ﷺ وَقَدْ تَظَاوَرَ السَّلَفُ الصَّالِحُ وَمَا زَالَ الْخَلَفُ الَّذِينَ اسْتَقَامُوا عَلَى الطَّرِيقَةِ يَتَسَابَقُونَ لِإِحْيَاءِ هَذِهِ الذِّكْرَى ذَلِكَ لِأَنَّ مَوْلِدَهُ ﷺ هُوَ إِذْنٌ بِالْقَضَاءِ عَلَى لَيْلِ الشِّرْكِ وَالْجِهَالِيَّةِ وَبِمَوْلِدِهِ أَنْ أَوَانَ بِزَوْغِ فَجْرِ الْعِلْمِ وَالْخَيْرِ وَالْهُدَايَةِ۔

ترجمہ:- رسول اعظم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا میلاد منانا اصحاب فضیلت اور اہل خیر، فلاح لوگوں کی علامات میں سے ہے۔ وہ اہل علم اللہ تعالیٰ نے جن کے ظاہر سے پہلے ان کے باطن کی اصلاح فرمائی ہے وہ آپ ﷺ کا میلاد شریف منانے کے لئے اپنے جذبات محبت و عقیدت کا اظہار کرنے کے بڑے خواہاں ہوتے ہیں۔ سلف صالحین اور ان کے نقش قدم پر چلنے والے لوگ ہمیشہ سے عید میلاد شریف میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے آئے ہیں کیونکہ نبی کریم ﷺ کے میلاد شریف ہی نے شرک و جہالت کی رات کا خاتمہ کیا اور آپ کی ولادت ہی سے علم خیر اور ہدایت کی فجر طلوع ہونے کا وقت آن پہنچا۔

محترم سید علی ہاشمی صاحب نے مزید لکھا.....

وَإِذَا كَانَ الْمُسْلِمُونَ الْيَوْمَ فِي مَشَارِقِ الْأَرْضِ وَمَغَارِبِهَا
يَحْتَفِلُونَ بِذِكْرِى مَوْلِدِهِ ﷺ يَحْتَفِلُونَ بِذِكْرِى مَوْلِدِ كَرَامِ
الْأَخْلَاقِ -

ترجمہ:- آج دنیا کے مشرق و مغرب میں مسلمان جو سید عالم ﷺ کا یوم میلاد منا
رہے ہیں تو وہ اس سے صرف آپ ہی کا نہیں بلکہ اخلاقِ عظیمہ کا میلاد بھی منا رہے ہیں۔
سید ہاشمی صاحب نے اپنے طویل آرٹیکل کے آخر میں لکھا.....

أَحَقُّ النَّاسِ بِالْإِحْتِفَالِ بِهَذِهِ الذِّكْرِى الْعَظِيمَةِ هَذِهِ
الْبِلَادُ الْأَمَارَاتِ الْعَرَبِيَّةِ الْمُتَّحِدَةِ

ترجمہ:- عید میلادِ انبى ﷺ منانے کا سب سے زیادہ حق متحدہ عرب امارات کا ہے۔

❖❖❖ صَلَّى اللَّهُ عَلَى خَبِيرِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ❖❖❖-

عارف باللہ سید امین المکی الہمی کے قصیدہ کے چند اشعار

يَا لَيْلَةَ الْإِنْسَانِ مَاذَا صَافَحَتْ ❖ كَيْمَنَّاكَ مِنْ شَرَفِ أَشْمٍ وَمِنْ غِنَى
كُلِّ اللَّيَالِي اللَّيْضِ فِي الدُّنْيَا لَهَا ❖ مُسَبِّ إِلَيْكَ فَأَنْتَ مِفْتَاحُ السِّنَا
فَالْقَدَرُ وَالْأَعْبَادُ وَالْمَعْرَاجُ مِنْ ❖ حَسَنَاتِكَ اللَّاتِي بِهِرْنَ الْإِعْنَا

ترجمہ:- اے پیر کی رات تیرے دائیں ہاتھ میں کتنی گراں قدر شرافتیں اور کس قدر
سرمایہ ہے۔ دنیا میں جتنی راتوں کے دامن میں بھی جو نور ہے وہ تمہاری نسبت سے ہے
چنانچہ تم ہر چاندنی کی کلید ہو، لیلۃ القدر، عید الفطر، عید الاضحیٰ اور شبِ معراج کی آنکھوں میں
آپ ہی کا نور ہے۔

❖❖❖ صَلَّى اللَّهُ عَلَى خَبِيرِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ❖❖❖-

بہت سی آیات ایسی ہیں جن میں رسول اللہ ﷺ کی آمد پاک کا ذکر فرمایا گیا، اس سے معلوم ہوا کہ میلاد کا ذکر سنت الہیہ ہے۔ اب اگر جماعت کی نماز میں امام وہی آیات تلاوت کرے جن میں آپ ﷺ کی آمد کا ذکر ہے تو عین حالت نماز میں نبی کریم ﷺ کا میلاد ہوتا ہے۔ غور کرو! امام کے پیچھے جمع بھی ہے اور قیام بھی ہو رہا ہے، پھر آمد مصطفیٰ ﷺ کا ذکر بھی ہے۔

- ❖ ❖ ❖ ﴿حَسْبِيَ اللَّهُ عَلَىٰ حَيْبِهِ مَقْعَدُ الْعَرْشِ وَقَالَ رَسُولُهُ﴾ ❖ ❖ ❖ -

﴿مزید محدثین کے فرمودات ”برکات میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم“ کے زیر عنوان درج ہیں﴾

یادِ محبوب میں آج دیکھو ہم نے محفل سجائی ہوئی ہے
ضبطِ غم ہے مگر آنسوؤں نے، آگِ دل میں لگائی ہوئی ہے

❖ راحتِ عاشقین : ۱۴ ❖

[illegible]

وہ عیسیٰ علیہ السلام کا یوم ولادت دھوم دھام سے منائیں
بچوں کے ذہنوں میں بھی اس کا نقشہ بٹھائیں
کیوں نہ مسلمان عظمت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک تصور جگائیں
سب ملکر با احسن طور عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم منائیں

- ❖ ❖ ❖ ﴿حَسْبِيَ اللَّهُ عَلَىٰ عِيبِيهِ مُتَّقٍ ذُو الْوَالِدِ وَسَلَّمَ﴾ ❖ ❖ ❖ -



قدیم و جدید معمولات کا ربط

محافل میلاد اور جشن میلاد کو تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے مخالفین صرف اس لیے ناجائز اور (نعوذ باللہ) حرام قرار دیتے ہیں کہ اس قسم کی محفلیں اور جشن کی تقریبات ابتدائے اسلام میں منعقد نہیں ہوئیں۔ یاد رہے میلاد رسول ﷺ کی خوشی اور محافل میلاد کی موجودہ صورتوں کی اصل خود عہد رسالت مآب ﷺ سے ملتی ہے کہ ان محفلوں کا منعقد کرنا اصلاً جائز ہے۔ بات صرف اتنی ہے کہ ہر دور میں ہر چیز کی ہیئت اور صورت حالات کے مطابق مختلف ہو جاتی ہے۔ فریضہ حج کو ہی لیجئے اس کی ادائیگی کے انداز ذرائع آمد و رفت بتدریج بدلتے رہتے ہیں۔ ضروری نہیں کہ آج بھی لوگ پیدل چل کر یا اونٹوں، گھوڑوں وغیرہ پر سوار ہو کر وہ فاصلے طے کرنے کے لئے خواب گھنٹھوں میں طے ہو جاتے ہیں کئی کئی مہینے اور سال لگا دیں۔ جیسے جیسے زمانہ ترقی کرتا جاتا ہے ویسے ویسے سہولیات سے استفادہ ہوتا رہتا ہے۔

اسلامی حکومت کے قیام کا مسئلہ لے لیجئے اس کے لیے شریعت نے یہ تو ضروری قرار دیا کہ مسلمانوں کی نمائندہ حکومت ہونی چاہئے لیکن اس کا انتخاب کس طرح ہو، حکومت کی تشکیل کس ڈھب پر کی جائے اور اس کے ادارے کس طرح وجود میں آئیں، پھر ان میں اختیارات کی تقسیم کس اسلوب پر ہو۔ ان تفصیلات کے متعلق بالعموم خاموشی اختیار کی گئی ہے۔

خطبہ جمعہ سے قبل تقاریر کا رواج نہیں تھا، قرآن بھی تیس پاروں میں تقسیم نہیں تھا، کسی پارہ پر ربع، نصف، ثلث کا نشان نہیں تھا، ابتدائے اسلام میں ان کا نام و نشان تک نہیں تھا، دینی مدارس کی ہیئت کذائی، تعلیمی نصاب کی تدوین، دینی علوم کی سندات کا اجراء نہیں تھا، حفاظ کرام کی دستار بندی اور سالانہ اجتماعات کا اہتمام نہیں تھا، کسی اصحابی رضی اللہ عنہ یا تابعی رضی اللہ عنہ نے کوئی رسالہ یا اخبار نکالا نہیں تھا۔

اسی طرح قرآن ہی کو لیجئے ہر زبان میں اس کی تعلیمات کو لوگوں تک پہنچانے کے لیے ضروری تھا کہ اس کے تراجم اور تفاسیر بھی مختلف ممالک کے لوگوں کے زبان اور فہم کے مطابق ہوں۔ لیکن دین کے بارے میں ظاہری الفاظ پر نظر رکھنے والا پختہ اور سخت ذہن ہر دور میں ہونے والے نئے کام کے مقابلے میں صف آراء رہا ہے۔

چنانچہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ہندوستان میں جب پہلی مرتبہ ضرورت کے پیش نظر قرآن حکیم کا ترجمہ فارسی میں کیا تو یہاں کے ظاہر بین علماء نے اُن کے خلاف شور مچا دیا، کفر و بدعت کے فتوے صادر کئے کہ قرآن کو عربی زبان سے فارسی میں منتقل کیا جا رہا ہے، لیکن آنے والے وقت نے ثابت کر دیا کہ یہ نئی بدعت مصلحت وقت اور عین تقاضائے تبلیغ دین تھی۔ جب کہ فتویٰ لگانے والے اُس وقت اس مصلحت سے نا آشنا تھے۔

اوائل اسلام میں پختہ مکانات بنانا ناپسند کیا جاتا تھا۔ لہذا مسجد کو بھی از روئے شرع پختہ بنانا ناجائز تصور کیا جاتا رہا۔ پھر ایک وقت آیا جب اسلامی سلطنت کی حدیں شرق و غرب تک پھیل گئیں، تہذیب و ثقافت اور رہن سہن کے طریقوں میں تبدیلیاں آئیں۔ لوگوں نے اپنی رہائش کے لیے بڑے بڑے کشادہ مکانات بنانا شروع کر دیئے تو علماء نے وقت کے تقاضوں کے مطابق اللہ کے گھروں کی تعمیر کو بھی اسی طرح نہ صرف جائز کہا بلکہ عظمت اسلام کے پیش نظر ضروری قرار دیا۔

اسی طرح نماز جمعہ سے پہلے مساجد میں دوسری اذان جو خطبہ سے پہلے پڑھی جاتی ہے یہ عہد عثمان رضی اللہ عنہ میں شروع کی گئی۔

اسی طرح جہاد کو لیجئے پہلے تیر تلوار سے گھوڑے پر بیٹھ کر جہاد کیا جاتا تھا اب ہندوئی ہوائی جہاز، ٹینک بلکہ ایٹم بم تک استعمال ہوتے ہیں۔ اب اگر کوئی کہے کہ ان چیزوں سے جہاد بدعت ہے تو یہ اُس کی کم عقلی اور دین سے دوری کا نتیجہ ہے وہ دین کی روح کو سمجھ ہی نہیں سکا۔ یہی بات میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ہے اسی پس منظر میں اگر میلادِ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودہ صورت حال دیکھیں تو یہ اپنی اصل کے اعتبار سے بالکل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی سنت

ہے، جس طرح ہم محفل میلاد میں حضور ﷺ کی نعت سنتے ہیں، آپ ﷺ کے فضائل و کمالات اور مختلف انداز میں سیرت طیبہ کے تذکرے ہوتے ہیں اور یہی ہمارے جشن میلاد کا مقصد ہے اسی طرح کی محفلیں جن میں حضور ﷺ کے فضائل و کمالات کا ذکر ہوتا، حضور ﷺ کے زمانے میں بھی منعقد ہوتی تھیں۔ فرق صرف اتنا ہے کہ جدید سہولتوں کو بروئے کار لایا جاتا ہے۔

❖ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی محافل میلاد کا تذکرہ تفصیل کے ساتھ ❖

❖ ”برکات میلادِ مصطفیٰ ﷺ“ کے زیر عنوان ملاحظہ فرمائیں ❖

۔۔ ❖ ﴿حَلَّى اللَّهُ نَفْسِي حَبِيبَهُ مُنْعَبِدًا وَالْهَٰٓءِلَ وَحَلَّىٰ﴾ ❖ ۔۔

تاریخ و سیرت کی کتابوں میں حضور ﷺ کی ولادت مقدسہ کا ذکر بڑی تفصیل سے آیا ہے، تمام محدثین اور آئمہ مجتہدین اپنی مبارک زندگیوں میں زبانی اور قلمی طور پر حضور ﷺ کے مبارک ذکر و ولادت سے وصال تک نظم و نثر بیان فرماتے رہے

جشن عید میلاد النبی ﷺ پر کئے جانے والے سب جائز امور عہد رسالت ﷺ میں الگ الگ کئے جاتے تھے لہذا اب بھی یہ جلوس، محافل نعت خوانی اور تقاریر از روئے شرع جائز اور درست ہیں۔

میلادِ مصطفیٰ ﷺ منانے کی اصل زمانہ پاک رسول ﷺ میں موجود ہے اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے فی کر میلاد خود منایا اور حضور ﷺ کے سامنے منایا اور حضور ﷺ نے خود سنا اور یہ نہیں کہا کہ تم یہ بدعت کر رہے ہو اور بدعت بھی ایسی جو ضلالت ہو اور ضلالت کی وجہ سے فی النار ہو جاؤ گے، نہیں نہیں!

بلکہ آپ ﷺ نے کہیں پر فرمایا: اے نعتِ مصطفیٰ ﷺ پڑھنے والے ”اللہ تمہارے منہ کو سلامت رکھے“

کہیں فرمایا: اے میلادِ مصطفیٰ ﷺ منانے والے ”اللہ کی رحمت کے دروازے تم پر کھل گئے اور سب فرشتے تمہارے لیے رحمت و بخشش کی دعا مانگتے ہیں“ کہیں فرمایا: اے نعت رسولِ مصطفیٰ ﷺ پڑھنے والے ”اللہ تیری جبرائیل امین علیہ السلام سے مدد فرمائے“

اور کہیں میلاد النبی ﷺ منعقد کرنے پر فرمایا: ”تمہارے لئے میری شفاعت حلال ہوگئی۔“

اور یہ تمام انعامات و اکرامات صرف اُن لوگوں کے لیے ہی مخصوص نہیں فرمادیئے جو عہد نبوی میں میلاد النبی ﷺ کے جلسے و جلوس منعقد کرتے تھے بلکہ ہر اُس شخص کو اس کا حقدار قرار دے دیا جو رہتی دنیا تک یہ عمل کرتا رہے۔

ہم میلاد شریف اس لیے کرتے ہیں کہ بار بار ذکرِ مصطفیٰ ﷺ سے ہمارے دلوں میں آپ ﷺ کی لگن پیدا ہو جائے۔

محفل میلادِ مصطفیٰ ﷺ محبت رسول ﷺ کی ٹوٹی ہوئی ڈور کو جوڑنے کے لئے بہت اکیسر نسخہ ہے۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ جس انداز سے ہم آج میلاد منارہے ہیں اس کی کوئی دلیل قرآن و حدیث میں بھی ہے؟

اس سلسلے میں عرض ہے کہ سرکارِ دو عالم نورِ مجسم ﷺ کی ظاہری حیات طیبہ میں مسجد نبوی شریف کچی مٹی کی بنی ہوئی تھی۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں بھی بظاہر کچی ہی رہی۔ لیکن جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا دورِ خلافت آیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے مسجد کو شہید کروا کر پختہ بنوانے کا ارادہ کیا تو اعتراض اُٹھا کہ نبی پاک ﷺ کے مبارک دور میں تو کچی ہی تھی آپ رضی اللہ عنہ اس کو پختہ بنوا رہے ہیں؟ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جواباً ارشاد فرمایا نبی کریم ﷺ کے مبارک زمانے میں بظاہر تمہارے گھر بھی تو کچے تھے۔ اب تمہارے گھر تو پختہ بنے اور اللہ تعالیٰ کا گھر کچا رہے یہ مناسب نہیں۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے مسجد کو شہید کیا اور پختہ بنیادوں پر بنوائی اور آج کل جو مساجد میں سہولتیں حاصل ہیں اس کی مثال پچھلے زمانے میں نہیں ملتی۔ مثلاً اے سی، ہیئر، کارپٹ اور سپیکر وغیرہ تو اس کا جواب ظاہر ہے کہ یہی ہوگا کہ حالات کے بدلنے کے ساتھ ساتھ مساجد کا اہتمام بھی جدید طریقے سے کرنا پڑتا ہے تاکہ لوگوں کا رجحان مساجد کی طرف رہے کہیں کچی مسجد سمجھ کر دل سے اہمیت نہ جاتی رہے۔ باقی نماز میں تو تبدیلی نہیں ہوئی وہ تو ویسی ہی ہے البتہ اس کو ادا کرنے کے لئے

جدید سہولتوں سے فائدہ اٹھایا گیا ہے تاکہ بندہ سکون سے نماز ادا کر سکے۔ تو بھائی اس کا بھی یہی جواب ہے کہ نبی پاک ﷺ کا میلاد بیان کرنا تو قرآن و حدیث سے ثابت ہو گیا اور بزرگان دین کے عمل سے بھی ثابت ہو گیا۔ رہا طریقے کا معاملہ تو اس میں جیسے جدید سہولتیں میسر آتی جاتی ہیں اس سے استفادہ حاصل کیا جاتا ہے تاکہ لوگوں کے دلوں میں اس محفل کی عظمت پیدا ہو۔ لوگ اس محفل میں شریک ہوں گے تو محبت رسول ﷺ بڑھے گی جب محبت رسول ﷺ میں اضافہ ہوگا تو آپ ﷺ کے نقش قدم پر چلنا آسان ہو جائے گا۔ اگر پھر دل مطمئن نہیں ہوتا تو آئیں قرآن مجید کے حوالے سے عرض کرتا ہوں یہ تو مانتے ہیں کہ پہلے اتنا اہتمام نہیں ہوا تھا جتنا اب ہونے لگا ہے تو یہ بھی قرآن مجید سے ہی ثابت ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ.....

وَلِلْآخِرَةِ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْأُولَىٰ - (پ ۳۰ الضحیٰ: ۴)

ترجمہ: اور بے شک پچھلی تمہارے لئے پہلی سے بہتر ہے۔

اے میرے پیارے محبوب ﷺ وقت کے گزرنے کے ساتھ ساتھ انسانوں کا فکر بھی کم ہوتا چلا جاتا ہے۔ لیکن تو میرا محبوب ہے تیری شان یہ ہے کہ ہر آنے والی گھڑی میں تیرا ذکر پہلے سے بلند ہوتا جائے گا۔ اس لئے کہ.....

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ط (پ ۳۰ الانشراح: ۴)

ترجمہ: اور ہم نے تمہارے لئے تمہارا ذکر بلند کر دیا۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اے محبوب ﷺ تیرا ذکر بلند کرنے والا میں ہوں اس میں کبھی کمی نہیں آسکتی۔

عقل ہوتی تو خدا سے نہ لڑائی لیتے
یہ گھٹائیں اُسے منظور بڑھانا تیرا
رہے گا یوں ہی اُن کا چرچا رہے گا
پڑے خاک ہو جائیں جل جانے والے

- ❖ ❖ ❖ ﴿حَسْبِيَ اللَّهُ عَلَىٰ عِيبِيهِ مُقْتَدِرٌ﴾ وَاللهُ وَاسِعُهُ -

❖ راحت عاشقین ❖ III ❖

- ❖ ❖ ❖ ﴿حَسْبِيَ اللَّهُ عَلَىٰ حَبِيبَةٍ ذَمَّتْ وَالَهُ وَسَلَّمَ﴾ ❖ ❖ ❖ -

Click For More Books

میں مجھ پر وحی نازل ہوئی تھی۔ ﴿صحيح مسلم كتاب الصيام﴾

۔۔۔ ﴿حَلَّى اللّٰهُ عَلَيَّ حَبِيبَهُ مُحَمَّدٌ وَآلِهِ وَسَلَّمَ﴾ ﴿صحيح مسلم﴾۔۔۔

میلاد پاک کے جلسوں میں آپ کی فضیلتوں اور سعادتوں کو اور لازوال معجزات و کمالات کو بیان کیا جاتا ہے۔ نیز آپ ﷺ کی محبت و عظمت کو دلائل کی روشنی میں واضح کرنا، آپ ﷺ کی سیرت مقدسہ و اخلاق حسنہ کو بیان کرنا مراد ہوتا ہے۔ اسی طرح آپ ﷺ کی رحمت کاملہ رسالت عامہ کو ظاہر کرنا اور آپ ﷺ کی شانِ حتم نبوت اور آپ ﷺ کا نعمت عظمیٰ ہونا اور آپ ﷺ کی شان باعث ایجاد دو عالم کو بیان کرنا مقصود ہوتا ہے۔ جشن میلاد پاک میں یہ اہم مقاصد شامل ہوتے ہیں۔ اور یہ وہ مقاصد حسنہ ہیں جن کی اصل قرآن و سنت سے ثابت ہے۔

۔۔۔ ﴿حَلَّى اللّٰهُ عَلَيَّ حَبِيبَهُ مُحَمَّدٌ وَآلِهِ وَسَلَّمَ﴾ ﴿صحيح مسلم﴾۔۔۔

وَنِ مِثَاقِ دے رب مجھے نے آپ میلاد منایا
سب نبیاں دیاں رُوحاں داسی مجمع خوب سجایا
سوہنے دے میلاد دامر کے سب نوں ذکر سنایا
صائم پھر میلاد منان داسب نوں حکم لگایا

﴿رحمت و اخزانہ: ۹۵﴾

۔۔۔ ﴿حَلَّى اللّٰهُ عَلَيَّ حَبِيبَهُ مُحَمَّدٌ وَآلِهِ وَسَلَّمَ﴾ ﴿صحيح مسلم﴾۔۔۔



محفل میلادِ مصطفیٰ ﷺ اور بدعت

محفل میلاد کے جواز پر ہر عہد کے اکابر علماء اُمت کا اتفاق و اجماع چلا آرہا ہے۔ محفل میلاد کیا ہے؟ ذکر میلادِ رسول ﷺ کا اہتمام اور یہ اہتمام ہمیشہ سے ہوتا آیا ہے۔ علماء اور اولیاء ہر زمانے میں ذکر میلاد کو جائز ٹھہراتے اسے پسند فرماتے اور خود اہتمام کرتے رہے ہیں۔ محفل میلاد کی موجودہ ہیئت کذائی جن عناصر و اجزاء پر محیط ہے وہ سب شریعت کی رو سے جائز و مباح ہیں اور ولادتِ رسول ﷺ کی خوشی منانا قرآن کا مطلق حکم ہے جو اس ہیئت کذائی کو شامل ہے اور جب سے یہ موجودہ ہیئت کذائی رائج ہوئی ہر زمانے کے اکابر علماء اُمت اور اولیائے عظام برابر اس کی تحسین کر رہے ہیں۔ پس محفل میلاد کے جواز پر علماء کا اتفاق و اجماع ہے اور اس کا منکر بدعتی اور قابلِ مذمت ہے جیسا کہ میسوں علماء کے متفقہ فتویٰ میں کہا گیا۔

فَالْمُنْكَرُ لِهَذَا مُبْتَدِعٌ بِدْعَةٍ سَيِّئَةٍ مَذْمُومَةٍ لَا نِكَارَ فِيهَا عَلَى شَيْءٍ
حَسَنٍ عِنْدَ اللَّهِ وَالْمُسْلِمِينَ كَمَا جَاءَ فِي حَدِيثِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ مَا رَأَيْتُ الْمُسْلِمُونَ حَسَنًا فَهُوَ عِنْدَ اللَّهِ حَسَنٌ وَالْمَرَادُ مِنَ
الْمُسْلِمِينَ هَهُنَا الَّذِينَ كَمَلُوا الْإِسْلَامَ كَالْعُلَمَاءِ الْعَامِلِينَ وَعُلَمَاءِ
الْعَرَبِ وَالْمِصْرِ وَالشَّامِ وَالرُّومِ وَالْأَنْدَلُسِ كُلِّهِمْ رَأَوْهُ حَسَنًا مِنْ
زَمَانِ السَّلَفِ إِلَى الْآنَ فَصَارَ الْإِجْمَاعُ - وَالْأَمْرُ الَّذِي ثَبَتَ بِإِجْمَاعِ
الْأُمَّةِ فَهُوَ حَقٌّ لَيْسَ بِضَلَالٍ - قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا تَجْتَمِعُ أُمَّتِي
عَلَى الضَّلَالَةِ - فَعَلَى حَاكِمِ الشَّرِيعَةِ تَعْزِيرُ الْمُنْكَرِ

ترجمہ:- پس محفل میلاد اور قیام کا انکار کرنے والا بدعتی ہے یہ انکار ایک بدعتِ سیئہ

و مذمومہ ہے کہ اُس نے ایسی چیز سے انکار کیا جو اللہ تعالیٰ اور اہل اسلام کے نزدیک نیک تھی جیسا کہ حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ میں آیا ہے کہ جس چیز کو مسلمان نیک اعتقاد کریں وہ خدا کے نزدیک نیک ہے۔ یہاں مسلمانوں سے کامل مسلمان مراد ہیں جیسے علمائے باعمل، چنانچہ مجلس میلاد و قیام کو علمائے عرب، مصر، شام، روم اور اُندلس نے سلف سے آج تک مستحسن جانا تو اجماع ہو گیا اور جو اجماع امت سے ثابت ہو وہ حق ہے، گمراہی نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں میری امت گمراہی پر اتفاق نہیں کرتی پس حاکم شرع پر لازم ہے کہ منکر کو سزا دے۔ ﴿ جشن میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۲۰۵ھ از سید عبدالرحمن بخاری ﴾

۔۔۔ ﴿ حَلَّى اللّٰهُ عَلَى حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ ﴾ ۔۔۔

خود اہل حدیث عالم میاں نذیر حسین دہلوی کے ایک مصدق فتویٰ میں اس کی وضاحت ان الفاظ میں کی گئی ہے۔

خدا اور رسول کا کسی چیز کو جائز نہ کہنا اور باع ہے اور ناجائز کہنا دوسری بات، تم جو ناجائز کہتے ہو تو ذرا یہ بتاؤ کہ خدا و رسول نے ناجائز کہاں کہاں ہے (ملخصاً)۔

پس مجلس میلاد و قیام اور دیگر بہت سے امور مختارِ ع فیہا کے جواز پر ہمیں کوئی دلیل قائم کرنے کی کوئی حاجت نہیں، شرع سے ممانعت نہ ثابت ہونا ہی ہمارے لیے دلیل ہے، ہم سے اُس کی سند مانگنا سخت نادانی ہے، ہاں! تم جو ناجائز و ممنوع کہتے ہو تم ثبوت دو کہ خدا و رسول نے ان چیزوں کو کہاں ناجائز فرمایا ہے اور ان شاء اللہ تعالیٰ ہرگز اس کا ثبوت نہ دے سکو گے (فتاویٰ: ۲۶/۲۲۸)۔ ﴿ جشن میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۱۹۲ھ از سید عبدالرحمن بخاری ﴾

۔۔۔ ﴿ حَلَّى اللّٰهُ عَلَى حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ ﴾ ۔۔۔

حضور ضیاء الامت پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ اپنی شہرہ آفاق تصنیف لطیف ”ضیاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم“ میں رقمطراز ہیں کہ

بعض متشدّدین، محفل میلاد کے انعقاد کو بدعت کہتے ہیں اور بدعت بھی وہ جو مذمومہ ہے اور ضلالت ہے۔ بیشک حدیث پاک میں بدعت سے اجتناب اور پرہیز کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ غور طلب امر یہ ہے کہ بدعت کا مفہوم کیا ہے، اگر بدعت کا مفہوم یہ ہے کہ وہ عمل جو

عہد رسالت میں اور عہد خلافت راشدہ میں نہ تھا اور اس کے بعد ظہور پذیر ہوا وہ بدعت ہے اور بدعت مذمومہ ہے اور اس پر عمل کرنے والا گمراہ ہے اور دوزخ کا ایندھن ہے تو پھر اس کی زد صرف محفل میلاد پر ہی نہ پڑے گی بلکہ امت کا کوئی فرد بھی اس کی زد سے بچ نہیں سکے گا۔ یہ علوم جن کی تدریس کے لئے بڑے بڑے مدارس اور جامعات اور یونیورسٹیاں قائم کی گئی ہیں اور جن پر کروڑ ہا روپیہ خرچ کیا جا رہا ہے ان علوم میں سے بیشتر وہ علوم ہیں جن کا خیر القرون میں یا تو نام و نشان ہی نہ تھا اور اگر تھا تو اس کی موجودہ صورت کا کہیں وجود نہ تھا۔ صرف 'نحو' معانی، 'بلاغت' اصول الفقہ، اصول حدیث، یہ تمام علوم بعد کی پیداوار ہیں۔ کیا جن علماء و فضلاء نے ان علوم کو مدون کیا اور اپنی گراں قدر زندگیاں اپنی قیمتی صلاحیتیں اور اوقات ان کو معراج کمال تک پہنچانے کے لئے اور ان کی نوک پلک سنوارنے کے لئے صرف کئے کیا وہ سب بدعتی تھے اور اس بدعت کے ارتکاب کے باعث وہ سب ان حضرات کے فتویٰ کے مطابق جہنم کا ایندھن بنے پھر گزشتہ چودہ صدیوں میں اسلام کے دامن میں کون رہ جاتا ہے جسے جنت کا مستحق قرار دیا جائے۔ اسی طرح علوم قرآن و سنت اور فقہ کی تدوین تو خیر القرون میں نہیں کی گئی تھی یہ بھی بعد میں آنے والے علماء و فضلاء کی شبانہ روز جگر کاویوں اور کاوشوں کا ثمر ہیں۔ پھر یہ علوم جن کا وجود ہی مجسمہ، بدعت ہے کی تدریس کے لئے جو جامعات اور یونیورسٹیاں آج تک تعمیر کی گئیں یا اب بھی تعمیر کی جا رہی ہیں اور ان پر کروڑ ہا روپیہ خرچ کیا جا رہا ہے کیا یہ سب تعلیمات دین کی خلاف ورزی ہے اور غضب الہی کو دعوت دینے کا باعث ہے۔ یہ عظیم الشان مسجدیں اور ان کے فلک بوس مینار اور ان کے مزین محراب، عہد رسالت میں کہاں تھے کیا ان سب کو آپؐ کو اپنے کا حکم دیں گے۔ کیا آپ قاطع بدعت کہلانے کے جنون میں اپنی فوج سے توپیں، ٹینک، بمبار طیارے سب چھین لیں گے اور اس کے بجائے انہیں تیر کمان دے کر میدان جنگ میں جھونک دیں گے۔ جو بدعت کی آپ نے تعریف کی ہے وہ تو ان تمام چیزوں کو اپنی لپیٹ میں لئے ہوئے ہے کیا اسلام جو دین فطرت ہے اس کی ہمہ گیر تعلیمات اور اس کی جہاں پر روح کو آپ اپنے ذہن کے تنگ زنداں میں بند کرنے کی ناکام کوشش میں اپنا وقت ضائع کرتے رہیں

گے۔ ہم ان حضرات کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ علماء اسلام نے بدعت کی جو وضاحت اور تشریح کی ہے اُس کو پیش نظر رکھا جائے تو اس قسم کے توہمات سے انسان کو واسطہ ہی نہیں پڑتا۔ وہ فرماتے ہیں کہ بدعت کی پانچ قسمیں ہیں۔

واجب..... مستحب..... مکروہ..... مباح..... حرام

۱۔ واجب:- اس نئی چیز میں کوئی مصلحت ہو تو وہ واجب ہے۔ جیسے علوم صرف و نحو وغیرہ کی تعلیم و تدریس اور اہل زلیغ و باطل کا رد۔ اگرچہ یہ علوم عہد رسالت میں موجود نہ تھے لیکن قرآن و سنت اور دین کو سمجھنے کے لئے اب ان کی تعلیم اور تدریس واجبات دینیہ میں سے ہے۔ اسی طرح جو باطل فرقے اس زمانہ میں ظاہر نہیں ہوئے تھے بلکہ بعد میں موجود ہوئے اُن کی تردید آج کل کے علماء پر فرض ہے۔

۲۔ مستحب:- وہ چیزیں جس میں لوگوں کی بھلائی، بہتری اور فائدہ ہے وہ مستحب ہیں جیسے سراؤں کی تعمیر تاکہ مسافروہاں آرام سے رات بسر کر سکیں یا میناروں پر چڑھ کر اذان دینا تاکہ مؤذن کی آواز دور دور تک پہنچ سکے یا عام مدارس کا قیام تاکہ علم کی روشنی ہر سو پھیلے۔ یہ مستحبات اور مندوبات میں سے ہے۔

۳۔ مباح:- جیسے کھانے پینے میں وسعت اور فراخی، اچھا لباس پہننا، آٹا چھان کر استعمال کرنا یہ مباحات شرعیہ ہیں۔ اگرچہ عہد رسالت میں ان چھنے آٹے کی روٹی استعمال ہوتی تھی، سرکارِ دو عالم ﷺ خود بھی ان چھنے آٹے کی روٹی تناول فرمایا کرتے لیکن اگر کوئی آٹا چھان کر روٹی پکاتا ہے تو یہ اُس کے لئے مباح ہے۔ بدعت اور گمراہی نہیں تاکہ اُس کو دوزخی ہونے کی یہ حضرات بشارت سنائیں۔

۴۔ مکروہ:- وہ کام جس میں اسراف ہو وہ مکروہ ہیں۔ اس طرح مساجد اور مصاحف کی غیر ضروری زیب و زینت

۵۔ حرام:- ایسا فعل جو کسی سنت کے خلاف ہو اور اُس میں کوئی شرعی مصلحت نہ ہو۔ محفل میلاد کے انعقاد میں نہ کسی سنت ثابتہ کی خلاف ورزی ہے اور نہ کسی فعل حرام کا ارتکاب ہے، بلکہ یہ نعمت خداوندی پر شکر ہے اور شکر کا ادا کرنا کثیر آیات سے ثابت ہے، اسی

طرح آیت ”فلینفرحوا“ سے اس فضل و نعمت خداوندی پر اظہارِ مسرت کرنا حکم الہی ہے علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے معترضین کا جواب دیتے ہوئے فرمایا ہے کہ محفل میلاد کا انعقاد بے اصل نہیں ہے بلکہ اس کے لئے سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں اصل موجود ہے۔ اس ضمن میں انہوں نے یہ حدیث تحریر فرمائی جو صحیحین میں موجود ہے۔

”کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ طیبہ میں تشریف فرما ہوئے تو یہودیوں کو پایا کہ وہ عاشوراء کے دن روزہ رکھا کرتے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے اس کی وجہ پوچھی تو انہوں نے کہا یہ وہ دن ہے جس دن فرعون غرق ہوا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے نجات پائی، ہم اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کا شکر ادا کرنے کے لئے روزہ رکھتے ہیں۔ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! تم سے زیادہ ہم اس بات کے حق دار ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نجات پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں۔“

(چنانچہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بھی روزہ رکھا اور اپنی امت کو بھی ایک دن کے بجائے دو دن کا روزہ رکھنے کی ہدایت فرمائی)

اس لئے ہم بھدا ادب اور ازراہ جذبہ خیراندیشی ان حضرات کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ وہ اس تشدد کو ترک کر دیں۔ اللہ تعالیٰ کے محبوب کی ولادت باسعادت سب امتیوں کے لئے اللہ تعالیٰ کا عظیم الشان احسان ہے۔ آئیے اس روز مل کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سجدہ شکر ادا کیا کریں۔ سب مل کر اس کی تسبیح و تہلیل کے نغمے الاپا کریں۔ اظہارِ مسرت کے ہر جائز طریقہ کو شرعی حدود کے اندر رہتے ہوئے بروئے کار لائیں۔ ایسی محفلوں کا انعقاد کریں جن میں امتِ مصطفویہ صلی اللہ علیہ وسلم کے افراد جمع ہوں اور ان کے علماء اور حکماء سیرتِ محمدیہ سے انہیں آگاہ کریں، اس کے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ جمال و کمال میں عقیدت و محبت سے صلوٰۃ و سلام کے رنگین پھول پیش کیا کریں اور یہ اہتمام بہر حال ملحوظ خاطر رہے کہ کوئی ایسی حرکت نہ ہونے پائے جس میں کسی فرمانِ الہی کی نافرمانی ہو یا سنت نبوی کے خلاف ورزی ہو۔

اس سلسلہ میں ہم سب متفق ہیں اور ہمارا غیر مشروط تعاون ان مصلحین امت کو میسر

رہے گا جو اس نیک مقصد کے لئے کوشاں ہیں۔

ولادتِ مصطفیٰ ﷺ ابدی مسرتوں اور سچی خوشیوں کی پیغامبر بن کر آئی تھی جس سے کائنات کی ہر چیز شاداں و فرحاں تھی۔ فرشتے شکر ایزدی بجا رہے تھے، عرش اور فرش میں بہار کا سماں تھا۔ لیکن ایک ذات تھی جو فریاد کناں تھی جو مصروفِ آہ و فغاں تھی جو چیخ چلا رہی تھی۔ اور اپنی بد بختی اور حرماں نصیبی پر اشک فشاں تھی اور وہ ملعون ابلیس کی ذات تھی۔

علامہ ابوالقاسم سہلی رحمہ اللہ اپنی تصنیف لطیف ”روض الانف“ میں لکھتے ہیں کہ ”ابلیس ملعون زندگی میں چار مرتبہ چیخ مار کر رویا۔ پہلی مرتبہ جب اس کو ملعون قرار دیا گیا، دوسری مرتبہ جب اُسے بلندی سے پستی کی طرف دھکیلا گیا، تیسری مرتبہ جب سرکارِ دو عالم ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی، چوتھی مرتبہ جب سورۃ فاتحہ نازل ہوئی۔“

❖ ضیاء النبی ﷺ: ۵۱ راز پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمہ اللہ ❖

❖ ❖ ❖ صَلَّی اللہُ عَلَیْ حَبِیبِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِہٖ وَسَلَّم ❖ ❖ ❖

میلادِ مصطفیٰ ﷺ یہ ایک مستحبِ عمل ہے جس کو جمہورِ محدثین، مفسرین اور اہلِ اسلام دُنیا بھر میں کرتے آرہے ہیں اس لئے اس پاکیزہ محفل کو شرک و بدعت کہنا قرآن و حدیث سے ناواقف ہونے کی دلیل ہے

❖ ❖ ❖ صَلَّی اللہُ عَلَیْ حَبِیبِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِہٖ وَسَلَّم ❖ ❖ ❖

میلاد کے جواز کا انکار کرنا بدعت اور قابلِ تعزیر ہے۔ جب یہ معلوم ہو گیا کہ محفلِ میلاد کا جواز اکابرینِ اُمت اور علماء کرام پسندیدہ عمل ٹھہراتے ہیں اور نہایت شوق و محبت سے اس کا اہتمام کرتے ہیں تو کمر بستہ رہے وہ یقیناً اجماعِ علماء کے انکار کی بدعت میں مبتلا ہے پس یہ شخص بدعتی اور مستحقِ تعزیر ہے۔

❖ جشن میلادِ النبی ﷺ: ۲۱۲ راز سید عبدالرحمن بخاری ❖

❖ ❖ ❖ صَلَّی اللہُ عَلَیْ حَبِیبِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِہٖ وَسَلَّم ❖ ❖ ❖



خوشی منانے کے مروجہ طریقے

ہمارے ہاں خوشی منانے کے مروجہ جائز طریقے کیا ہیں؟ وہ یہ ہیں کہ ہم خوشی منانے کے لئے جسم و لباس کو پاک کرتے ہیں، مکان و دکان کو پاک کرتے ہیں، گھر کو اچھے طریقے سے سجاتے ہیں، تزئین و آرائش کرتے ہیں، جھنڈیاں اور لائٹیں وغیرہ لگاتے ہیں، دوست احباب کی ضیافت کا اہتمام کرتے ہیں اور اپنے چہرے پر خوشی کا اظہار کرتے ہیں۔ اب تم ہی بتاؤ کہ اگر کسی کے گھر شادی کا موقع ہو یا کوئی اور خوشی کا موقع ہو تو وہ کپڑے میلے کچیلے پہن لے اپنے گھر کو گندا کر لے، مکان میں اندھیرا کر لے اور چہرے پر تیوری چڑھا لے تو کون سمجھدار اس کے اس عمل کو اچھا کہے گا۔ سب اس کو بے وقوف ہی کہیں گے، تو پھر ظاہر ہے کہ خوشی کے جتنے جائز طریقے ہیں وہ سب عید میلاد کو استعمال ہوں گے۔

اسی لئے نبی رحمت ﷺ کے عشاق بارہویں ربیع الاول شریف کو آپ ﷺ کی ولادت کی خوشی مناتے ہیں، آپ ﷺ پر دُرود و سلام بھیجتے ہیں، اپنے گھروں اور مساجد وغیرہ کو سجاتے ہیں، چراغاں کرتے ہیں اور مہمانوں کی ضیافت کرتے ہیں۔ جو خوشی کے جائز طریقے ہیں ان سے اہل ایمان اپنی ایمانی بشارت اور روحانی شادمانی کا اظہار کرتے ہیں۔ اہل ایمان اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحمت کی تشریف آوری پر خوشیاں منا کر قرآن کے مدعا، اور منشاء حکم الہی پر عمل کر کے مزید رحمتیں سمیٹتے ہیں۔

اب جن لوگوں کے لئے رسول اکرم ﷺ کی آمد خوشی کا باعث نہیں، وہ چاہے اپنے گھروں کو گندار کھیں اور اپنے ماتھے پر تیوریاں چڑھائیں، ہمیں ان سے کیا؟ ہمیں تو سارے جہاں سے بڑھ کر خوشی ہی پیارے آقا ﷺ کی آمد کی ہے اس لئے ہم تو یہ خوشیاں مناتے رہیں گے۔



عید میلاد النبی ﷺ عیدوں کی عید

بہ نظر غائر دیکھا جائے تو عید میلاد النبی ﷺ ہی تمام عیدوں کا مبداء ہے۔ حضور سرورِ کائنات ﷺ کا ظہور پہ نور ہوا تو خلق خدا کو خدائے تبارک و تعالیٰ کی ہستی کا شعور حاصل ہوا۔ توحید کا ادراک و وحدانیت کا اقرار احکام خداوندی کی تعلیم عبادات کی تفہیم سب حضور سرورِ کائنات ﷺ کی ذات مقدس کی مرہونِ منت ہیں۔ رمضان شریف اور اس کی فضیلتیں حضور سرورِ کائنات ﷺ کی وجہ سے ہم پر ظاہر ہوئیں اور انہی فضیلتوں سے متمتع ہونے کے بعد ہم عید الفطر کی مسرتوں کے مستحق ہوئے۔ اسی طرح آنحضور ﷺ نے ہی ہمیں حج اور قربانی کے طریقے سکھائے جن کی بنا پر ہمیں عید الاضحیٰ کی خوشیاں نصیب ہوئیں۔ پس جو یوم مبارک عیدین سعیدین کی تقریبات کا مبداء ہے وہ تو کہیں زیادہ مسرت و ابہتاج کا دن ہے اور وہی تو ایسا دن ہے جسے ہم سب سے بڑی عید کا دن کہہ سکتے ہیں۔

﴿ ذکرِ رسول ﷺ ۲۳ راز مولانا کوثر نیازی رحمہ اللہ ﴾

۔۔۔ ﴿ صَلَّی اللہُ عَلَیْ حَبِیبِہٖ مُحَمَّدٍ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ﴾ ۔۔۔

حضور نبی کریم ﷺ کی آمد سے کائنات میں بہار آئی، آپ ﷺ کی ولادت پاک سے انسان تو درکنار چوپائے بھی خوش ہیں، ایک دوسرے کو مبارکیں دیتے ہیں، اس لیے کہ رحمۃ للعالمین نے اپنی چادرِ رحمت کے سائے میں نہ صرف انسانوں بلکہ جملہ حیوانات اور پرندوں تک کو جگہ عطا فرمائی۔ اس لئے میلاد النبی ﷺ کی خوشی منانا اور ولادت باسعادت کے دن کو عید قرار دینا یقیناً انسانی فطرت کا تقاضا ہے اور تمام سلیم الفطرت انسان عید میلاد النبی ﷺ کو تمام عیدوں سے بڑھ کر عید قرار دیتے ہیں اور اسے جوش و خروش سے مناتے ہیں۔

۔۔۔ ﴿ صَلَّی اللہُ عَلَیْ حَبِیبِہٖ مُحَمَّدٍ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ﴾ ۔۔۔



مفہوم و مقصود محافل میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ہم میلاد شریف کے بارے میں اس بات کے قائل ہیں کہ اس سے ہمارا مقصد سیرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان، درود و سلام کا پیش کرنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے محامد و محاسن کا سننا، سنانا، حاضرین محفل کو کھانا کھلانا، اور امت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل کو فرحت و انبساط سے شاد کام کرنا ہے۔

ہم اس بات کے قطعاً قائل نہیں کہ میلاد شریف کی محفل صرف اسی مخصوص رات میں ہی کی جاسکتی ہے، بلکہ جو بھی ایسا اعتقاد رکھتا ہے وہ ہمارے نزدیک بدعتی ہے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلق رکھنا ہر ساعت میں لازم ہے اور یہ بھی ضروری ہے کہ تمام ازمان آپ کے تعلق و ربط اور ذکر سے معمور ہوں، ہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کے ماہ مقدس میں میلاد شریف کی محفل منعقد کرنے والا، لوگوں کو اس کی طرف بلانے والا، ان کے شعور و آگہی کو بیدار کرنے والا، حصول فیضان کے لحاظ سے قوی اور مضبوط ہوتا ہے، کیونکہ وہ ایک زمانے کی کڑیاں دوسرے زمانے سے ملاتا ہے۔ چنانچہ اس ماہ مبارک میں عاشقان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو زمانہء حال سے ماضی کے ساتھ مرتبط کرتے ہوئے حاضر سے غائب کی طرف منتقل کرتا ہے۔ محافل میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے کا عظیم وسیلہ ہیں اور یہ سنہری موقع قطعاً ضائع نہیں کرنا چاہیے۔ بلکہ مبلغ علماء پر واجب ہے کہ وہ امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق حسنہ، آداب جمیلہ، احوال و اعمال جلیلہ، سیرت مقدسہ، معاملات حسینہ اور آپ کی عبادات عظیمہ سے آگاہ کریں، نیز خطباء و واعظین پر یہ بھی واجب ہے کہ لوگوں کو وعظ و نصائح کے ذریعے خیر و فلاح کی طرف رہنمائی فرمائیں، بدعت سیئہ اور بد اعتقادی کے شر اور فتنوں سے بچائیں۔

ہم بفضلہ تعالیٰ اپنے فرض منصبی کو پورا کرتے ہوئے اس کی طرف دعوت دیتے رہیں گے اور میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک محفلوں میں شرکت کرتے رہیں گے۔ ایسے اجتماعات سے محض لوگوں کو جمع کرنا مقصود نہیں بلکہ ایسی محافل عظیم ترین مقاصد کے حصول کے لئے وسیلہء کبریٰ ہیں۔ پھر ایسے مبارک اجتماعات سے جس شخص نے اپنے دین کے

لئے کوئی فائدہ نہ اٹھایا تو وہ برکاتِ میلاد سے محروم رہے گا۔ ﴿نور سے ظہور تک: ۱۹۲﴾

۔۔۔ ﴿حَلَّى اللّٰهُ حَبِيبَهُ مُحَمَّدٌ وَّآلَهُ وَسَلَّمَ﴾ ۔۔۔

بلاشبہ محفلِ میلاد مبارک لوگوں کو صلوٰۃ و سلام پڑھنے کی رغبت دلاتی ہے اور یہ دونوں کام اللہ تعالیٰ کے اس قول کی روشنی میں مطلوب و محبوب ہیں کہ

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ﴿۲۲﴾ سورة الاحزاب آیت نمبر ۵۶ ﴿

ترجمہ:- بے شک اللہ تعالیٰ اور اُس کے سارے فرشتے نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجتے ہیں اے ایمان والو! تم بھی حضور ﷺ پر درود بھیجا کرو اور اندازِ تسلیم و نیاز کے ساتھ حضور ﷺ کی بازگاہ میں سلام بھیجا کرو۔

اور جو چیز یا کام کسی شرعی طلب پر آدمی کو ابھارے اور آمادہ کرے وہ چیز اور کام خود شرعاً مطلوب و محبوب بن جاتا ہے۔ نبی کریم ﷺ کی ذاتِ اقدس پر صلوٰۃ و سلام پڑھنے کے نہ جانے کتنے فوائد ہیں جو نبی کریم ﷺ کے وسیلے سے ہم کو پہنچتے ہیں اور ذاتِ محمدیہ ﷺ کی بہت ساری امدادیں حاصل ہوتی ہیں صلوٰۃ و سلام کے آثار اور اس کے انوار و تجلیات کے مظاہر کی تعداد بیان کرنے سے قلم قاصر ہو کر محرابِ بیان میں سجدہ ریز ہے۔

۔۔۔ ﴿حَلَّى اللّٰهُ حَبِيبَهُ مُحَمَّدٌ وَّآلَهُ وَسَلَّمَ﴾ ۔۔۔

بلاشبہ محفلِ میلاد شریف حضور سرورِ کائنات ﷺ کے تذکارِ ولادت، معجزاتِ نبوی ﷺ، سیرتِ طیبہ اور ثناء و نعتِ نبوی ﷺ پر مشتمل ہوتی ہے، کیا ہمیں یہ حکم نہیں دیا گیا کہ ہم آپ ﷺ کی ذاتِ پاک کا عرفان حاصل کریں اور کیا آپ ﷺ کی اتباع اور اقتداء کا ہم سے مطالبہ نہیں کیا گیا اور آپ کے اعمال و افعال کی پیروی پر ہمیں نجات کی اُمید نہیں دلائی گئی اور کیا ہمیں آپ ﷺ کے معجزات پر ایمان لانے کو اور آپ کے ظہور کی نشانیوں اور آپ پر نازل ہونے والی آیات کی تصدیق کے لئے کہا گیا؟ اور میلادُ النبی ﷺ کے موضوع پر مشتمل کتب و رسائل یہ تمام مقاصد و مطالب پورا کرتے ہیں۔

میلاد کی محافل منعقد کرنے سے آنحضرت ﷺ کے ان حقوق کی قدرے ادائیگی کا

امکان ہے جو آپ کے اوصافِ کاملہ اور اخلاقِ فاضلہ بیان کرنے اور لوگوں تک پہنچانے کے سلسلے میں ہم پر فرض ہیں چنانچہ شعرائے اسلام آنحضرت ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں اپنے نعتیہ قصائد بطورِ ہدیہ پیش کیا کرتے تھے اور آپ ﷺ ان کے اس کام کو بہت پسند فرماتے تھے اور ان شعراء کو آپ ﷺ تحائف اور دعاؤں کی صورت میں بدلہ یا صلہ دیا کرتے تھے۔ جب آپ ﷺ اپنے مدح نگاروں سے خوش ہو کر ان کے کلام کو پسند فرماتے تھے تو پھر ان لوگوں سے کیونکر خوش نہیں ہونگے جو آپ کے شامل شریف اور سیرتِ طیبہ کو جمع کرتے اور لوگوں تک پہنچاتے ہیں۔ اس کارِ خیر کے ذریعے آنحضرت ﷺ کی محبت اور خوشنودی حاصل کر کے آپ کے قرب اور حضوری تک رسائی ممکن ہے۔

بلاشبہ آنحضرت ﷺ کی عادات و خصائل (سیرتِ طیبہ) اور آپ ﷺ کے معجزات اور خرقِ عادات کو بخوبی جاننے سے ایک طرف تو آپ ﷺ کی ذاتِ گرامی پر ایمانِ کامل اور پختہ ہوگا اور دوسری طرف آپ ﷺ کی ذات سے محبت میں بھی اضافہ ہوگا اس لئے کہ انسان طبعاً اور فطرتاً کسی ایسی ہی ذات سے محبت کا دم بھرتا ہے جو عادات و خصائل کے لحاظ سے تخلیق کے لحاظ سے علم و عمل کے لحاظ سے احوال و اعتقادات کے لحاظ سے حسین و جمیل ہو۔ اور اس میں کوئی شک نہیں کہ آنحضرت ﷺ کی ذاتِ اقدس سے زیادہ کامل، حسین و جمیل اور آپ ﷺ کے اخلاق و عادات سے زیادہ بہتر اور کوئی نہیں ہے۔ آپ ﷺ کی ذات کے ساتھ انتہائی محبت اور آپ ﷺ پر کامل ایمان یہ دونوں شریعتِ حقہ کا تقاضا اور مطلوب ہیں اور جو کام ان دونوں امور کی طرف ہدایت کرے خود وہ کام بھی مطلوب و مقصودِ شریعت ہے۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ آنحضرت ﷺ کی تعظیم ایک شرعی حکم ہے اور یومِ ولادت کے موقع پر خوشی کا اظہار کرنا اور غرباء کے سامنے مختلف کھانے رکھنا ذکرِ جمیل کے اجتماعات منعقد کرنا اور فقراء و مساکین کی اعزاز و اکرام کے ساتھ خدمت کرنا، تعظیمِ رسول ﷺ اور مسرت و انبساط اور شکر و امتنان کے واضح مظاہر میں سے ہے۔ عاشقانِ رسول ﷺ یہ سب کچھ اس لئے کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ہماری دینِ حق کی طرف رہنمائی فرمائی اور دوسرے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو مبعوث فرما کر ہم پر بہت بڑا احسان فرمایا۔

[illegible]

Click For More Books

ہو جائیں اور اس کی مذمت کرنے پر اپنا اور ملت کا وقت ضائع کرنے میں لگے رہیں تو یہ چیز غلط ہے۔ ﴿ذکر رسول اللہ ﷺ ۳۳ راز مولانا کوثر نیازی رحمہ اللہ﴾

۔۔۔ ﴿حَلَّى اللہُ عَلَیْ خَبِیبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّم﴾ ۔۔۔

آج انسانیت پر پھر وہی عالم طاری ہے جو رسول اللہ ﷺ کی ولادت اور بعثت کے وقت طاری تھا۔ دُنیا پھر ضلالت اور گمراہی کے اُبندھیاروں میں کھو چکی ہے۔ انسان، انسان کا پھر خدا بن چکا ہے اور اجتماعی و اخلاقی امراض پھر اُسی دور کی طرح انسانی معاشرے کی رگ و پے میں سرایت کر چکے ہیں۔ جو بیڑیاں رسول اللہ ﷺ نے آکر کاٹی تھیں انسانیت کے پاؤں میں پھر ڈال دی گئی ہیں اور جو بوجھ آپ ﷺ نے انسانیت کی پشت سے اتارے تھے وہ اُس پر پھر لادے جا چکے ہیں۔ انسان پھر دُکھی ہے اور اُسے اپنے دُکھ درد کے مداوا کی تلاش ہے۔ لیکن وہ اُمت جس کے پاس یہ مداوا رسول اللہ ﷺ کے اسوۂ حسنہ اور اپنے اللہ کی جانب سے لائے ہوئے نظام حیات کی شکل میں ہے اور جس کے ایمان اور رسول اللہ ﷺ کی محبت کا تقاضا ہے کہ وہ اس مداوے دُکھی دُنیا کا علاج کرے۔ ہر سال یوم میلاد النبی ﷺ منا کر مطمئن ہو جاتی ہے حالانکہ یوم میلاد النبی ﷺ اپنے عمل و کردار کا جائزہ لینے اور یہ سوچنے کا دن ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے جو دعوت دے کر مبعوث فرمایا تھا اُس پر وہ خود کس حد تک عمل پیرا ہے۔ ﴿ذکر رسول اللہ ﷺ ۱۷ راز کوثر نیازی رحمہ اللہ﴾

۔۔۔ ﴿حَلَّى اللہُ عَلَیْ خَبِیبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّم﴾ ۔۔۔

ایمان کی بنیاد محبت مصطفیٰ ﷺ ہے اور محبت مصطفیٰ ﷺ کے حصول کا سب سے بڑا ذریعہ میلاد مصطفیٰ ﷺ ہے۔ عید میلاد النبی ﷺ کے موقعوں پر مٹھایاں تقسیم کرنے سے جلوس نکالنے سے بازاروں اور گلیوں کو رنگا رنگ جھنڈیوں سے سجانے سے 'مرد و زن' چھوٹے بڑے مسلمانوں کے دلوں میں پیارے رسول، محمد مصطفیٰ ﷺ کی محبت خود بخود گھر کر جاتی ہے، جب میلاد شریف کی محفلوں میں نبی کریم ﷺ کی عظمتوں، رفعتوں اور آپ ﷺ کے حسن و جمال کا بیان ہوتا ہے تو یہ محبت اپنے عروج کو پہنچ جاتی ہے۔

میلاد شریف منانے کا مقصد یہی ہے کہ یادِ مصطفیٰ ﷺ کو بار بار تازہ کیا جائے، اسے

بار بار منایا جائے تاکہ یہ ہماری پہچان بن جائے اور ہماری نسل کی محبت کا مرکز و محور اور کوئی دوسری ذات نہ ہو جائے اور محبت رسول ﷺ اپنے عروج کی انتہا کو پہنچ جائے۔

۔۔ ❖ ❖ ❖ ﷺ ﷺ ﷺ ❖ ❖ ❖ ۔۔

حب یا محبت کے لفظی معنی دل و ذہن یا طبیعت کے کسی جانب مائل ہونے کے ہیں۔ یعنی کسی شے یا شخص کو اس قدر چاہا جائے کہ وہ دل و دماغ پر مکمل طور پر چھا جائے۔ اس کیفیت کو محبت کہتے ہیں۔ اگر اس کیفیت میں بہت زیادہ شدت پیدا ہو جائے تو اسے عشق کہتے ہیں۔ ایمان والوں کے لئے دنیا کی سب سے بڑی دولت حب الہی یعنی اللہ تعالیٰ کی محبت اور حب رسول ﷺ یعنی آقائے کُل حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی محبت ہے۔ نور ایمان اور حب رسول ﷺ جب یک جا ہوتے ہیں تو پھر نعتوں کے اشعار اور سیرت نبوی ﷺ کے مضامین جھوم جھوم کر نکلتے ہیں۔

۔۔ ❖ ❖ ❖ ﷺ ﷺ ﷺ ❖ ❖ ❖ ۔۔

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امین نقشبندی حفظہ اللہ تعالیٰ (فیصل آباد) اپنی تصنیف لطیف ”میلاد شریف کے تاریخی واقعات“ میں رقمطراز ہیں کہ۔

میاں عبدالرشید ”روزنامہ نوائے وقت“ کے کالم نویس نے ایک کالم بنام ”عقلمندالو“ لکھا تھا فرماتے ہیں آغاز بہار تھا شگوفے چمک رہے تھے پھول کھلکھلا رہے تھے ہوا میں کیف و سرمستی کی کیفیت تھی مگر عقلمندالو ایک ویران جگہ اداس بیٹھا تھا۔ کسی نے پوچھا حسرت آپ کیوں خوشی نہیں مناتے۔ وہ آہ بھر کر بولا مجھے خزاں کے جانے کا غم کھائے جا رہا ہے۔

عید میلاد النبی ﷺ کا دن تھا فرش سے عرش تک خوشی کے ترانے گائے جا رہے تھے صلوٰۃ و سلام کے تحفے نچھاور کئے جا رہے تھے فضا توپوں کی سلامی سے گونج رہی تھی مگر میں حضور ﷺ کی ولادت کے وقت ایک صاحب منہ بسور کر تقریر کر رہا تھا کہ ”یہ سول کا دن ہے آج نبی کی وفات ہوئی تھی (ازرمیاں عبدالرشید روزنامہ نوائے وقت)۔“

❖ رسال میلاد الرسول ﷺ: ۳۲۹ ❖



میلادِ مصطفیٰ ﷺ کا انداز

حضور ﷺ کے اُمتی ہونے کے ادراک و شعور کے مظاہرہ کا وقت ویسے تو زندگی کے ہر گوشے میں موجود رہتا ہے، لیکن اس کے اظہار کا اصل موقع وہ ہوتا ہے جب محبوب ﷺ کی آمد کا دن قریب ہو تو محبت والے اُمتی کا شوق دیدنی ہوتا ہے۔ دیکھنے والا دیکھتا ہے اور بے اختیار بول اُٹھتا ہے کہ اس کے تو پاؤں ہی زمین پر نہیں لگ رہے، اس کا لباس اس کی چال لوگوں سے ملنے کا رنگ ڈھنگ، انداز اور میل میلپ ہر چیز میں تبدیلی واقع ہو جاتی ہے۔ ہر محبت رسول ﷺ یہ سمجھ رہا ہوتا ہے کہ مجھے اُمتی ہونے کا حق ادا کرنا ہے، مجھے اس یوم میلادِ النبی ﷺ کو اس انداز میں منانا ہے کہ آپ ﷺ کی بارگاہِ اقدس سے غلامی کی مہر لگوانی ہے، تاکہ میں اس انعام پر ناز کروں اور اپنے دو جہان چمکالوں، اور آپ ﷺ کی رضا حاصل کر لوں۔ بھلا یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ اُمتی تو اللہ پاک جل شانہ کے حکم کی روشنی میں حضور ﷺ کے میلاد کی خوشی میں محبوب ﷺ کو راضی کرنے کے لئے میلادِ پاک منائے اور سرکارِ دو عالم ﷺ کو راضی نہ ہوں۔ یہ بھی واضح رہے کہ یہ سارا پروگرام اخلاص سے سرانجام دیں اور یہ لایعنی سوچ بھی آپ کو تنگ نہ کرے کہ میں نے اس کو میلادِ پاک کے پروگرام کے لئے اتنا دیا ہے مگر کسی نے میرا شکر یہ بھی ادا نہیں کیا، ذہن یہ سوچ کر بھی انتشار کا شکار نہ ہو کہ مجھے محفل میں عزت نہیں دی گئی۔ جس محبوب ﷺ کے ہم اُمتی ہیں، ہم اگر اُن کا تصور رکھ کر مخلص ہو کر پورے ذوق و شوق سے ادب و احترام کے ساتھ سراپاءِ عجز و نیاز بن کر غلامِ محبوب بن کر اُن کا میلاد منائیں گے تو وہ ضرور نگاہ میں رکھیں گے، ان شاء اللہ۔ آئیں اُن کی نظر التفات کے حصول کے لئے دل و جان سے آپ ﷺ کا یوم میلاد منائیں۔ اگر ہو سکے تو اپنے اپنے گھروں پر چراغاں کریں، دوسروں کو بھی ترغیب دیں... گھروں، محلوں، مساجد میں محافل میلاد کا اہتمام کریں... مجالس صلوٰۃ و سلام کا خصوصی اہتمام کریں... بچوں کو یوم میلادِ رسول ﷺ کی اہمیت سے آگاہ کریں تاکہ وہ اس دن کو ہر اعتبار سے اہم سمجھیں...

محفل میلاد کے تقاضے

محفل میلاد کا انعقاد کرنے والوں کو یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ میلاد شریف کے جائز ہونے کا یہ مطلب ہر گز نہیں ہے کہ اسے اپنی مرضی سے جس طرح چاہے منایا جائے یا اس کے انعقاد میں شریعت کے تقاضوں کو فراموش کر دیا جائے بلکہ اُن کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس پاکیزہ اور روحانی محفل کے تقدس و احترام کا ایسا خیال رکھیں جو صاحب میلاد حضور پر نور ﷺ کے شایان شان ہو۔

❖ ❖ ❖ عَلَى اللَّهِ عَلَى عِبِيدِهِ مُخْتَبِرٌ وَاللَّهُ وَمَلَكُهُ ❖ ❖ ❖

محافل میلاد کا انعقاد کرانے والوں کے لئے یہ امر بھی ملحوظ خاطر رہنا چاہیے کہ سامعین یا شرکت کرنے والے لوگوں کے لئے وقت کا خیال رکھیں جبکہ بعض اوقات ایسا ہو جاتا ہے کہ محافل میلاد رات بھر جاری رہتی ہیں اور صبح کی نماز بھی جاتی رہتی ہے یاد رکھیں اگر ان میں سے کسی کی بھی نماز رہ گئی تو محفل میلاد کا وہ فائدہ نہیں ہوگا جو ہونا چاہئے کیونکہ یہی محافل تو تحفظ نماز کا حکم دیتی ہیں اگر نماز ہی رہ گئی تو برکات میلاد سے محرومی ہوگی لہذا اہل میلاد کو بھی چاہیے کہ وہ رات بھر محفل میلاد سننے کے بعد نماز فجر ضرور پابندی کے ساتھ ادا کریں۔ بلکہ محفل میلاد کا اہتمام کرنے والوں کو چاہئے ٹائم ہی اس طریقے کا مقرر کریں کہ محفل بھی ہو جائے اور نمازوں کے ضائع ہونے کا سبب بھی نہ بنیں۔

[illegible]

محفل میلاد کے تقاضوں میں خلوص و تقویٰ کے علاوہ ظاہری و باطنی طہارت بھی ضروری ہے۔ حضور ﷺ چونکہ خود صفائی کو پسند فرماتے تھے، جس طرح آپ ﷺ نے ظاہری حیات مبارکہ میں ہر طرح کی صفائی، طہارت اور پاکیزگی کا خیال رکھا تھا، اسی طرح حضور ﷺ کی نسبت سے منعقد ہونے والی محافل و مجالس میں بھی اس بارے میں کمال درجہ احتیاط کی ضرورت ہے۔

حضرت علامہ فرید الدین قادری رحمۃ اللہ علیہ نے اسی موقع کی مناسبت سے ایک اقعہ بیان فرمایا ہے کہ مولانا عبدالحی فرنگی محلی حقہ پیتے تھے۔ ایک دفعہ محفل میلاد منعقد تھی، حقہ پی کر جلدی سے بغیر کلی کے محفل میں چلے آئے، بیٹھے بیٹھے آنکھ لگ گئی، خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمانے لگے ”عبدالحی تمہیں احساس نہیں کہ ہماری محفل میں حقہ پی کر اسی بدبودار منہ کے ساتھ آگئے ہو“۔ ﴿میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا حسین تصور: ۸۳﴾

۔۔ ﴿صلی اللہ علیہ وسلم﴾ ﴿صلی اللہ علیہ وسلم﴾ ﴿صلی اللہ علیہ وسلم﴾

میلاد شریف کی محفل انتہائی پاکیزہ اور مقدس محفل ہے، اس میں ذکر رسول صلی اللہ علیہ وسلم، تلاوت قرآن، دُرود شریف اور دیگر وظائف کا اہتمام ہوتا ہے اس لئے تمباکو پان یا لہسن وغیرہ کھا کر اس میں شامل نہ ہوں۔ اگر ان چیزوں کے استعمال سے منہ میں بو آنے لگے تو اس حالت میں کوئی وظیفہ نہ کرنا چاہیے، بلکہ منہ اچھی طرح صاف کرنے کے بعد کرنا چاہیے۔ ہاں! جب منہ میں بدبو نہ ہو تو دُرود شریف اور دیگر وظائف پڑھ سکتے ہیں، لیکن قرآن عظیم کی تلاوت کے وقت ضرور منہ بالکل صاف کر لیں۔ محفل میلاد میں جتنے کام ہوتے ہیں سب شعائرِ دین کی تعظیم میں داخل ہیں اور تعظیم شعائر کی محفل میں انتہائی پاکیزہ حالت اور زیب و زینت کا اہتمام چاہیے۔

﴿احکام شریعت: ۱۱۹﴾ ﴿جشن میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم: ۱۴۸﴾ از سید عبدالرحمن بخاری ﴿

۔۔ ﴿صلی اللہ علیہ وسلم﴾ ﴿صلی اللہ علیہ وسلم﴾ ﴿صلی اللہ علیہ وسلم﴾

محافل میلاد میں علمائے کرام کے بیانات ضرور ہونے چاہئیں، کیونکہ یہ مسئلہ اصول ہے کہ کسی بھی مسلک کا اصل تحفظ ان کے علمائے کرام کے ہاتھ میں ہوتا ہے اگر لوگ علمائے کرام سے ہی دور ہٹ گئے تو اصل عقائد سے عوام بالکل دور ہو جائیں گے

۔۔ ﴿صلی اللہ علیہ وسلم﴾ ﴿صلی اللہ علیہ وسلم﴾ ﴿صلی اللہ علیہ وسلم﴾

اگر کسی واعظ نے مجلس خوانی، خصوصاً راگ سے پڑھنے کی اجرت مقرر کر رکھی ہے تو یہ ناجائز و حرام ہے، اُس کا لینا اُسے ہرگز جائز نہیں، اُس کا کھانا صراحۃً حرام کھانا ہے۔ اُس پر واجب ہے کہ جن جن سے پہلے فیس لی ہے، یاد کر کے سب کو واپس کر دے، وہ

لَا يَجُوزُ إِلَّا سِتِجَارٌ عَلَى الطَّاعَةِ كَمَا لَتَذَكِيرٍ وَلَا يَجِبُ إِلَّا جَرُّ

الْوَاعِظُ إِذَا سَأَلَ النَّاسَ شَيْئًا فِي الْمَجْلِسِ لِنَفْسِهِ لَا يَحِلُّ لَهُ

ذَلِكَ لَا تَهْتَاجُ الْحِسَابُ الدُّنْيَا بِالْعِلْمِ

جب وعظ کرنے والا مجلس میں اپنے لئے کچھ مانگے تو اُس کے لئے ایسا کرنا

حلال نہیں کیونکہ اس میں علم کے ساتھ دنیا کا حصول ہے۔

❖ جشن میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۱۷۱۱ از سید عبد الرحمن بخاری ❖

- ❖ ❖ ❖ حَسْبِيَ اللَّهُ عَلَى عِبِيدَةِ مُعْتَدٍ وَاللَّهُ وَاسِعٌ -

محفل میلاد شریف پڑھنے کیلئے بیشتر ٹھہرا لینا کہ اتنے پیسے دو، ہم پڑھیں گے اور اس

سے کم پر نہیں پڑھیں گے، نیز اس سلسلہ میں کچھ پیشگی لے لینا یہ سب ممنوع ہے اور ثواب

عظیم سے مطلق محرومی۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے ”لَا تَشْتَرُوا بِآيَاتِي ثَمَنًا قَلِيلًا“ اور

ذکر ولادت شریفہ کا اجر و ثواب ضائع کر دینا کس قدر بد نصیبی ہے۔ ﴿احکام شریعت: ۱۳۶﴾

جو شخص احکام شرعیہ اور آداب محفل میلاد کو علم و اطلاع کے باوجود نہ مانے اور

نامناسب افعال (جیسے مجلس پڑھنے کے لئے معاوضہ کی شرط رکھنا وغیرہ) پر مصر رہے وہ گمراہ

ہے۔ اس سے مجلس شریف پڑھوانا، اُس کا سننا، اُس سے اُمیدِ ثواب رکھنا اور اُس کی تعظیم کرنا

سب ناجائز ہے جب تک وہ توبہ نہ کرے ﴿۱۴۶﴾ احکام شریعت: ۱۴۶ ﴿۱﴾۔

❖ جشن میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۱۵۰۱ از سید عبدالرحمن بخاری ❖

۔۔ ❖ ❖ ❖ حَلَّى اللّٰهُ عَلٰی حَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَسَلَّمَ ❖ ❖ ❖ ۔۔

اگر کوئی خود محفل پاک کے بعد خدمت کرے تو اسے علماء نے جائز ٹھہرایا ہے یہ بھی یاد رہے علماء کی خدمت کرنا حق اور باعثِ ثواب ہے۔ ناجائز صرف یہ ہے کہ پہلے نہ ٹھہرایا جائے کہ میں اتنے روپے لوں گا پھر میلاد پڑھوں گا ایسا فعل ناجائز ہے اور اس قسم کے واعظ سے میلاد پڑھوانا بھی نہ چاہئے۔

۔۔ ❖ ❖ ❖ حَلَّى اللّٰهُ عَلٰی حَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَسَلَّمَ ❖ ❖ ❖ ۔۔

محافل میلاد میں غفلت کی بناء پر شریک نہ ہونا اسی طرح ہوگا جس طرح کوئی دوسرے اچھے اعمال میں غفلت کرنا غیر مناسب سمجھا جاتا ہے۔
اگر کوئی شخص میلاد کی محافل میں شریک بھی نہیں ہوتا بلکہ اُن پر تنقید کرتا ہے یا طعنہ کرتا ہے تو اسے یاد رہے کہ ہر وہ چیز جس کی نسبت رسول اللہ ﷺ سے ہو اس پر طعنہ کرنا کفر ہے اور میلاد تو خاص رسول اللہ ﷺ کی ولادت کا ذکر ہے۔

۔۔ ❖ ❖ ❖ حَلَّى اللّٰهُ عَلٰی حَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَسَلَّمَ ❖ ❖ ❖ ۔۔

کرم ہوا خدا کا جن پر وہ اُن کی محفل سجا رہے ہیں
بلایا جن کو میرے نبی ﷺ نے وہی تو محفل میں آرہے ہیں
یہ نور چاروں طرف ہے چھایا دلوں پہ ذکر نبی سلایا
یہ سارے دیوانے آج مل کر نبی ﷺ کی نعیتیں سنارہے ہیں
یہاں تو رحمت کی بارشیں ہیں ہماری اُن سے گزارشیں ہیں
بلا لیں اُن کو مدینے آقا یہاں جو آنسو بہا رہے ہیں
جہاں ہے ذکر نبی ﷺ کی محفل وہاں ملائک بھی آرہے ہیں
جو مانگنا ہے انہی سے مانگو وہ آج رحمت لٹا رہے ہیں

﴿لکھیاں میں موجاں: ۸۵﴾

۔۔ ❖ ❖ ❖ حَلَّى اللّٰهُ عَلٰی حَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَسَلَّمَ ❖ ❖ ❖ ۔۔



میلادِ مصطفیٰ ﷺ کے معترضین کو دعوتِ فکر

جو حضرات بلاوجہ میلاد شریف کے موقع پر اپنے سادہ لوح مسلمانوں پر کفر و شرک اور بدعت کے فتوے لگاتے ہیں اور ہر بات پر قرآن و سنت سے دلیلیں طلب کرتے ہیں، میلادِ مصطفیٰ ﷺ کے دل افروز منظر دیکھ کر اُن کے دل گھٹنے لگتے ہیں، سختی سی لگ جاتی ہے سوچتے پھرتے ہیں کہ آیا اس کا کوئی ثبوت بھی ہے یا نہیں؟ اُن سے بس اتنا ہی کہا جائے گا کہ اللہ تعالیٰ سے دل کی روشنی بھی مانگ لیا کرو، صرف آنکھ کی روشنی کام نہیں دے گی۔

دل بیٹا بھی کر خدا سے طلب

آنکھ کا نور، دل کا نور نہیں

اے اتنی عظیم نعمت پر شکر ادا کرنے کا ثبوت طلب کرنے والو! تم زندگی میں بے شمار خوشیاں مناتے ہو، کبھی اُس وقت بھی قرآن و حدیث کو اٹھا کر دیکھا کہ اس کا ثبوت ہے یا نہیں؟ خدا را! ذرا سوچو تو سہی! کہ جب مدت دراز کے بعد تمہارے ہاں زرینہ اولاد پیدا ہوتی ہے تو تم مٹھائیاں بانٹتے ہو پارٹیاں کرتے ہو، ہر سال سالگرہ پر ضیافتیں کرتے اور کیک کاٹتے ہوئے ہزاروں روپے خرچ کر دیتے ہو۔ کیا اُس وقت بھی حدیث کی کتاب اٹھا کر کبھی یہ ثبوت تلاش کیا کہ حضور ﷺ یا کسی صحابی رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹوں کی پیدائش پر مٹھائی بانٹی تھی یا کیک کاٹے تھے؟

شادی کی تیاریوں میں بڑے بڑے اہتمام کئے جاتے ہیں، دعوتی کارڈ چھپتے ہیں، مہندی، بینڈ باجے، ناچ گانے کی فضول رسمیں ہوتی ہیں۔ خویش و اقارب اور دوست و احباب کی دعوت پر طرح طرح کے کھانے پکا کر لاکھوں روپے لگا دیتے ہیں، کیا اس موقع پر بھی کبھی قرآن و حدیث سے دلیل تلاش کی کہ شادیوں پر میرے آقا ﷺ یا آپ کے غلاموں نے ایسی خوشیاں منائی تھیں یا نہیں؟ اُنہوں نے بھی اتنے مہنگے اور پر تکلف کھانے

تیار کرائے تھے۔ یہاں ثبوت کی کوئی ضرورت محسوس نہیں کی، کیونکہ بیٹے اور بیٹی کی شادی کا معاملہ تھا، مگر میلاد النبی ﷺ پر ثبوت یاد آ گیا، کیونکہ یہ محسنِ انسانیت ﷺ کی ولادت کا معاملہ ہے، شرم آنی چاہیے۔

تحریک آزادی کی قیادت کرنے والے رہنماؤں کا جب یومِ ولادت آتا ہے پورے ملک میں عید کا سماں ہوتا ہے، دفاتر، تعلیمی اور صنعتی ادارے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ جگہ جگہ جلسوں کا انعقاد ہوتا ہے، اُن کی زندگیوں کے پہلوؤں پر روشنی ڈالنے کے لئے دور دور سے دانشوروں کو بڑے اہتمام سے دعوتیں دے کر بلایا جاتا ہے، اُن کی شان میں منقبتیں پڑھی جاتی ہیں، لیکن یہاں بھی قرآن و حدیث اور اسوۂ صحابہ سے کسی ثبوت کی ضرورت محسوس نہ ہوئی، اس لئے کہ یہ ہماری قوم کے محسنین کا حق ہے کہ اُن کی خدمات کو اس طرح سراہا جائے، لیکن جب پوری انسانیت، بلکہ کائنات ہست و بود کا محسن اعظم ﷺ اس دُنیا کے ہر خاص و عام کو رحمتیں، نعمتیں اور شرف و بزرگی عطا کرنے کے لیے منصہ شہود پر آئے تو اُن کی یاد میں محافل میلاد اور خوشی کرنے پر ہمیں آج ثبوت یاد آ جائیں اور دلیلیں طلب کرنا شروع کر دیں بڑی حیران کن بات ہے۔

جب ریاست کا یوم تاسیس آئے یا بیرونِ ملک کا کوئی مہمان آئے (خواہ مسلم ہو یا غیر مسلم) اُسے تو توپوں کی سلامی دی جائے، گل پاشی کی جائے، لیکن اُس وقت حدیث سے جواز تلاش نہ کیا جائے، افسوس صد افسوس! حتیٰ کہ اپنے ملک کے صدر سربراہ یا بہت بڑے لیڈر کا انتقال ہو تو کس اعزاز کے ساتھ اُس کی تدفین ہوتی ہے، اُس کی مرگ پر سوگ کے جلوس نکلتے ہیں، میت پر ماتمی دھنوں کے بینڈ بجتے ہیں، توپوں کی سلامی دی جاتی ہے، پھولوں کی چادریں چڑھتی ہیں، گل پاشیاں ہوتی ہیں، علماء اور غیر علماء سب شریک ہوتے ہیں، مگر اُس وقت کسی کو کوئی فتویٰ یاد نہیں رہتا اور نہ ہی سنت رسول ﷺ اور اسوۂ صحابہ رضی اللہ عنہم سے سند تلاش کی جاتی ہے، کیونکہ اس میں ملک کا اعزاز ہوتا ہے، مرحوم لیڈر کی خدمات کا اعتراف ہوتا ہے، اپنی جذباتی وابستگی کا ثبوت دیا جاتا ہے اور اقوامِ عالم کے سامنے اپنی قومی عزت کا مسئلہ پیش کیا جاتا ہے، یہ سب کچھ ٹھیک ہے، بجائے ایسا ہونا چاہیے، مگر بات یہ ہو رہی ہے کہ

کسی صدر مملکت کے لیے ایسے اہتمام ہوں اور ثبوت نہ مانگے جائیں اور صدر کائنات ﷺ کی ولادت کا یوم ہو تو دلیلیں اور فتوے؟ غرضیکہ زندگی کی ساری خوشیاں خواہ ذاتی ہوں یا خاندانی، ملکی ہوں یا قومی، ہر موقع پر جتنی مرضی ہو خوشیاں مناتے ہیں اور کسی کو اس وقت ثبوت طلب کرنے کی نہ تو ضرورت ہوتی ہے اور نہ ہی جرأت، لیکن اگر آقائے ہر جہاں، فخر کون و مکاں، رحمۃ اللعالمین ﷺ کی آمد کا دین آئے تو خوشی مناتے وقت دلائل و براہین اور ثبوت مانگے جائیں تو اس کا صاف اور واضح مطلب ہے کہ باقی ہر موقع پر خوشی تھی بس حضور ﷺ کی آمد کے معاملے پر دل میں گھٹن اور تنگی پیدا ہو گئی، ”فَلْيَفْرَحُوا هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ“ سے اللہ پاک اُن کے اس گھٹن و دلی کیفیت اور ہٹ دھرمی کے رویے کو بھی واضح فرما رہے ہیں، تاکہ اعمالِ حسنہ اور عبادت و ریاضت میں کثرت پر فخر و غرور اور اس پر بھروسہ کرنے والوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ اُن کی ان خشک عبادتوں کے ذخیرہ سے حضور ﷺ کی آمد پر خوشی کرنا اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں افضل ہے، اللہ تعالیٰ یہاں اپنے محبوب کی زبان سے یہ اعلان فرما رہا ہے کہ اگر میرے محبوب کی آمد پر تم نے خوشی نہ کی اور نیکیوں کے انبار لگاتے رہے، مجھے ان نیکیوں کی کوئی ضرورت نہیں، تم نے اپنے بیٹوں اور بیٹیوں کی خوشیوں پر لاکھوں روپے خرچ کر دیئے تو تمہیں کوئی چیز رکاوٹ نہ بنی، لیکن جب میرے محبوب کی آمد پر خوشی میں خرچ کرنے کی باری آئی تو تمہارے دل نے تنگی محسوس کی اور بجائے خود خرچ کرنے کے دوسروں کو بھی اس سے منع کرتے رہے، میں نے تمہارے ان جمع کئے ہوئے لاکھوں روپوں کو آگ میں ڈالنا ہے، مجھے اُن سے کیا غرض، میں تو اُس وقت خوش ہوں گا جب تمہاری دولت میرے محبوب ﷺ کی آمد کی خوشی پر خرچ ہو۔ اگر تم نے میرے محبوب ﷺ کی خوشی نہ کی تو میں نے تمہاری دوسری خوشیوں کو کیا کرنا ہے، مجھے تو اپنے محبوب ﷺ کی خوشی میں خوشی ہے۔

جو بچہ ہو پیدا تو خوشیاں منائیں..... مٹھائی بٹے اور لڈو بھی آئیں

مبارک کی ہر سو سے آئیں صدائیں



- ❖ ❖ ❖ ﴿حَمْدُ اللَّهِ عَلَىٰ مَرْيَمَ خَيْرٌ مِّنْ حَمْدِ نَوَّالٍ وَسَلَّم﴾ ❖ ❖ ❖ -

لڑکا جے تے گھر اپنا تو سجاندا رہندا

شادیوں اندر بجلی لا کے شان دکھاندا رہندا

وچ ویاہاں بے حد بجلی توں لگانا ڈٹھا

گلی مکان دیواراں چھتاں تو سجا دا ڈٹھا

اپنیاں جلسیاں اندر ویکھیا جھنڈیاں بہت لگاویں

بے حد ٹوپاں رنگ برنگی بنساں تال لگاویں

میلا دنی دی وکھ کے زینت توں کیوں جل جاندا

فضول خرچی دے لوکاں تائیں فتوے پیا لگاندا

میلا دینی دی خوشی وہابی کدے نہ ہرگز کردا

دیکھ جلوس میلاد نبی وا اینیویں سڑ سڑ مردا

میلاد نبی تے سنی اپنیاں مسجدیں بہت سجان دے

وہابی ویکھے میلاد نبی نوں ہر گز نہیں مناند۔

خوشی میلاد دی ابولہب نوں جد آرام پہنچاوے

مسلمان میلاد منا کے کیوں نہ فیض اٹھاوے

ہر قوم اپنے وڈیاں دے دِن مناندی رہندی

و کچھ میلاد نبی سرور مٹا دینا چاہتے تھے کیوں پیندی

کہے معصوم میلاد نبی دارہو ہمیشہ کر دے

وکیہ میلاد نبی دا بھائیں رہن وہابی سڑ دے

- ❖ ❖ ❖ ﴿ صَلَّى اللَّهُ عَلَى حَبِيبَتِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ﴾ ❖ ❖ ❖ -

میلادُ البنی صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت

پروفیسر احمد رفیق اختر اپنی تہنیف ”بست و کشاد“ میں فرماتے ہیں کہ میں نے قرآن و حدیث میں کسی مقررہ دن جمع ہونے کی کوئی مخالفت نہیں دیکھی، آج کل کے زمانے میں کوئی کہے کہ میں میلاد منانا چاہتا ہوں اور وہ میلاد منائے اور لوگ بکھرے ہوئے ہوں۔ سوشل سیٹ اپ بڑا عجیب و غریب ہو چکا ہے، لوگ کام کرتے ہیں، کوئی چھٹیاں نہیں ہیں۔ آپ میلاد منانا تو رہا ایک طرف، سالگرہ ہی مناتے ہیں تو سب سے بڑا گلہ جو سالگرہ میں شریک نہ ہونے والوں کا ہوتا ہے کہ بروقت اطلاع نہ ملی، پتہ نہیں تھا۔ کسی دن کو کسی فنکشن کے لیے مخصوص کر لینا یا کر دینا اس میں قطعاً کوئی حرج نہیں، اگر مخصوص نہ کیا جائے تو آپ کبھی پاکستان ڈے نہ منا سکیں، حج کا دن نہیں منا سکتے۔ یہ دنوں کا مخصوص کرنا کسی طور پر بھی بدعت ہے نہ موجب عذاب ہے۔ طریق کار میں اختلاف ہو سکتا ہے، اگر آپ مسلمان ہیں اور اپنی سب سے مقدس، متبرک، مہربان اور شفیق ہستی کی یاد منانا چاہئے ہیں تو انداز بھی تو کچھ بہتر ہونے چاہئیں، کچھ بااخلاق طریقے ہونے چاہئیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حسن اخلاق سب سے زیادہ پسند تھا اور اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ کھانا کھلانا پسند ہے۔ مسلم شریف کی حدیث ہے کہ جنت میں ایک شخص کا درجہ بلند کر دیا گیا۔ صبح حضرت سراسیمہ اٹھے اور کہا میرے مولا! میں نے کون سا ایسا کام کیا کہ تو نے جنت میں میرا درجہ بلند کر دیا، فرمایا تو نے پیچھے ایک نیک بیٹا چھوڑا تھا، وہ تیرے لیے استغفار کرتا تھا، ہم نے اس استغفار کی وجہ سے تیرا درجہ بلند کر دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ایک ارب بیٹے پیچھے چھوڑے ہیں کیا آپ ان کے بیٹے نہیں لگتے؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین چیزیں موت کے بعد کام آئیں گی۔ ایک صدقہ جاریہ، وہ چیز جسے آپ نے خلق کے لیے چھوڑ دیا اور اس کے استعمال میں آپ کے لیے ثواب ہے۔ دوسرا علم، کسی عالم نے تربیت علم دی اور ہدایت اس نے بخشی، اس سے مخلوقات کو نفع اور فائدہ ہے اور بہترین نیک اولاد، کیا غضب ہے کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اچھی

اولاد بننے کی کوشش ہی نہیں کر رہے ہیں؟ اگر رسول اللہ ﷺ کی بیویاں اُمہات المؤمنین ہیں تو رسول اللہ ﷺ کیا ٹھہریں گے؟ آپ کو تو اس بات پر فخر ہونا چاہیے کہ آپ کا رسول، رسول ہونے کے علاوہ آپ کا (روحانی) باپ بھی ہے۔ ایسا باپ جو ہر قسم کی خوبی کا حامل ہے۔ کہاں رسل، کانسٹائن، نیولین، سیزرز اور کہاں یہ بنی بال! کیا بڑے بڑے لوگ دنیا میں آئے اور گزر گئے۔ ان میں سے کس کا کردار مثالی بن کے رہ گیا؟ کس کی خوبصورت ذات ابھی تک ہمارے دلوں میں چٹکیاں لیتی ہے؟ ہمیں تاخلف بیٹا بننے کی کیا ضرورت ہے؟ باپ کا دن نہ منائیں تو کس کا دن منائیں گے۔

مگر طریق کار میں اختلاف ہوتا ہے یہ خیرات اور صدقات کا دن ہے، محبت اور انس کا دن ہے، یتیم کی نگہداشت اور جانوروں کی پرداخت کا دن ہے۔ یہ تمام دن نیکیوں کا، محبت تمام کا دن ہے۔ عہد استوار کرنے، سنت رسول اللہ ﷺ اور اخلاق رسول اللہ ﷺ کی متابعت کا دن ہے۔ آپ اس دن کو منا کر کتنے خوش نصیب ہو سکتے ہیں! یہ تو وہ جانے جس کو ان سے سب سے زیادہ محبت ہے۔ آپ نے کیا محمد رسول اللہ کا مقام پہچانا ہے؟ کیا آپ کے پاس ان کی کوئی شناخت ہے؟ کیا بات کہی تھی غالب نے:

غالب ثناء خواجه بہ یزداں گزاشتم

میرے خیال میں غالب کو تو یہی شعر جنت میں لے جائے گا کہ

غالب ثناء خواجه بہ یزداں گزاشتم

کہ اے غالب میں نے اپنے خوجہ اپنے آقا محمد رسول اللہ ﷺ کی تعریف اللہ پر

چھوڑ دی

کہ آں ذات پاک مرتبہ دان محمد ﷺ ہاست

کہ وہی ذات پاک محمد رسول اللہ ﷺ کا مرتبہ جانتی ہے

آپ کس کا دن منائیں گے؟ اپنے بیٹے کی سالگرہ منائیں گے؟ اپنے باپوں اور

فقیروں کے عرس منائیں گے؟ اور نہ مناؤ گے تو کیا آقا اور رسول اللہ ﷺ کا دن نہ منائیں گے؟

یہ تو یوم تشکر ہے۔ مگر انداز وہ ہوں جو آقا کو پسندیدہ ہوں۔ طریق یاد وہ ہو جو رسول اللہ ﷺ

کو پسند آئے۔ اللہ کو سارے انسانوں کی تعریف تو پسند نہیں آئی۔ اس نے وضاحت سے کہا میں صرف محمد کو محمد سمجھتا ہوں۔ اگر کسی شخص نے میرے شانِ شایاں تعریف کی ہے تو یہ محمد ہیں۔ اس لیے زمین پر آپ کا اسم گرامی محمد ہے تو آسمانوں پر احمد ہے۔ ہم نے پسند کیا کہ ساری کائنات میری تعریف کرنے والے کی تعریف کرے۔ سوزمین پر اسم گرامی محمد ﷺ ہوا۔ آپ تو صرف اپنا حصہ ہی ڈال سکتے ہیں۔ درود سے سلام سے خیرات اور صدقات سے علم محبت اور غریب کی پرورش سے یتیم کی نگہداشت سے۔ اس سے زیادہ بڑھ کر آپ میلا دو کیا کر سکتے ہیں۔ ناچ رنگ گانا.....؟

میں نے میلا دو کو حج کے ساتھ بالکل نہیں ملایا بلکہ میں نے یہ کہا کہ کسی دن کو مقرر کر لینا کوئی خلافِ فطرت اور شرع نہیں ہے۔ حج کو چھوڑ دیجئے حج کے پیچھے آپ یہ دیکھئے کچھ روز مقرر ہیں کسی رسم و عبادت کے لیے۔ جیسے نویں محرم کو اگر قوم موسیٰ نیل سے گزرنے کا دن مناتی تھی تو رسول اللہ نے اسے ناپسند نہیں فرمایا۔ اس زمانے میں عیسائی موجود تھے اور قوم عیسیٰ باقاعدہ اپنے نبی کا یوم ولادت بھی مناتی تھی۔ حضور ﷺ کے پاس سے ہمیں ایسی کوئی دلیل نہیں ملتی جس سے حضور ﷺ نے فرمایا ہو کہ یہ طریقہ ناپسندیدہ یا غلط ہے۔

اب رہا آپ کے پہلے سوال کا جواب کہ اصحاب رسول ﷺ نے اپنی زندگی مبارکہ میں یہ دن نہیں منایا۔ اس کی بنیادی وجہ بالکل سمجھ میں آتی ہے کہ جتنا عرصہ بھی اصحاب رسول ﷺ زندہ رہے اور جتنا عرصہ بھی اس سوسائٹی میں رہے ان کے لیے امت مسلمہ کے بڑے بڑے کام پیش نظر تھے کہ ان کا کوئی سٹم ابھی واضح طور پر تخلیق نہیں ہوا تھا۔ جیسے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس پہلی مرتبہ ایران سے جو لوگ آئے انہوں نے کہا کہ آپ صدقات اور زکوٰۃ کے علاوہ بھی ٹیکس لگائیں تو انہوں نے کہا کیسے لگاؤں؟ انہوں نے کہا: ایران میں ہم گھوڑے داغتے ہیں اور راہداری لیتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ٹھیک ہے ہم بھی ایسا کریں گے۔ انہوں نے سرکاری گھوڑوں کو داغنا شروع کر دیا اور راہداری یعنی شروع کی۔

آپ کو یہ خیال ہونا چاہیے کہ ابتدائے اسلام سے تمام سٹم ترتیب پا رہے تھے اور

میلاد ستم میں نہیں۔ میلاد انفرادی بھی ہے اور اجتماعی بھی۔ میلاد کا ہمیں یہ قطعاً پتہ نہیں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب یوم ولادت مصطفیٰ ﷺ پر کیا طرزِ عمل رکھتے تھے مگر ہمیں ایک بات کا یقینی علم ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب ہر روز کو یوم میلاد سمجھتے تھے ہر روز وہ سنت رسول اللہ کی مطابقت کی کوشش کرتے تھے۔ وہ ہمہ تن رسول اللہ ﷺ کے پیغام اور ان کے طریقہ کار کو مخلوق میں پھیلانے کے لیے جدوجہد کرتے تھے۔ چونکہ یہ ایک انفرادی عمل تھا، تمام اصحاب رسول ﷺ اس وقت یہ کوشش کر رہے تھے کہ بحیثیت ایک حکومتی اور عملی نظام کے اسلام کی عملی صورت ہو جائے۔ اس میں ایک انفرادی اور ذاتی چیز اتنی نمایاں نہیں ہو سکتی۔

باقی مسلمان یوم ولادت مصطفیٰ ﷺ کو اور اصحاب رسول اسے کیا سمجھتے تھے؟ اگر آپ احادیث غور سے پڑھیں تو آپ کو احساس ہوگا کہ رسول اللہ ﷺ کے ہر دن کی روداد ہر لمحے کی بات اور ایک ایک انداز کسی صحابی کو عمر بھر نہیں بھولا۔ اب وہاں اتنی بڑی یاد کے عالم میں آپ میلاد نہیں ڈھونڈ سکتے۔ یہ تو آپ کی بات ہے کہ جب آپ اللہ کی یاد سے بھی غفلت کریں اور رسول اللہ ﷺ کے عادات و خصائل سے بھی ہماری غفلت ہو تو آج ہمیں زبردستی یاد کرانا پڑتا ہے۔

سارے مسئلے کو چھوڑ دیجئے، دل پر صرف ایک بات کو رکھئے کہ اگر آپ کو یہ پتہ ہو کہ آج رسول اللہ ﷺ کی پیدائش کا دن ہے تو آپ کیسا محسوس کریں گے؟ بس اتنا ہی! آپ کو صرف اتنا پتہ ہو کہ آج رسول اللہ ﷺ کی پیدائش کا دن ہے اور آپ یہ بھی جانتے ہوں کہ آج ہے تو منانا کس کو کہتے ہیں؟ کچھ نہ کچھ تو آپ کا احساس زیاں جاگے گا کچھ تو آپ کو خیال آئے گا کہ آج تھوڑا سا زیادہ پرہیزگار ہو جاؤں۔ تھوڑے سے عمل نیک اور کر لوں۔

اگر ہم نے اچھے دنوں کو یاد نہ رکھا تو برے دنوں کو ضرور یاد رکھیں گے۔ ہمیں ہر ایک دن یاد ہے۔ ہر دنیا والے کا دن مناتے ہوئے ہمیں ایک ذرہ برابر بھی افسوس نہیں ہوتا۔ آج قائد اعظم ڈے منار ہے ہیں کل اقبال ڈے منار ہے ہیں اس میں کوئی اخلاقی حرج نہیں ہے

کوئی بدعت نہیں ہے کہ اقبال کا دن منائیں۔ چھٹی لے کے ہم سب خوش ہوتے ہیں اور کوئی فائدہ ہونہ ہوا اقبال ڈے کی چھٹی تو ہوتی ہے۔ اس چھٹی کے لیے ہم اس دن کی آرزو کرتے ہیں اور جو دن ہمارے گناہوں کی برأت کا اور شافع محشر ﷺ کا دن ہو اس کی محبت کو یاد کرنے کا دن ہو اور اپنے نقائص سے فروگزاشت کرنے کا دن ہو اسے بدعت کہتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وہ انسان کبھی گنہگار نہیں ہوتا جو پشیمانی محسوس کرے اور توبہ کرے۔ اگر آپ کے دل میں یوم پیدائش رسول ﷺ ایک ذرا برابر اللہ کا شکر پیدا کر جائے کہ اے میرے مالک و کریم! آج تو نے میرے آقا اور رسول کو پیدا کر کے مجھے کتنی جہالتوں سے نجات بخشی ہے۔ مجھے اپنے ساتھ کتنی امیدیں بخشی ہیں تو شاید اسی میں آپ کی نجات ہو جائے۔

میلا د کوئی مخصوص اور کوئی نرالی چیز نہیں ہے۔ یہ بدعت بھی نہیں ہے۔ بدعت تو تب ہوتی حضور ﷺ نہ پیدا ہوئے ہوتے اور آپ مناتے۔ یہ تو رسول اللہ ﷺ کی سالگرہ ہے۔ ہو سکتا ہے سالگرہ منانا آپ کو پسند نہ ہو۔ میں تو بڑا خوش ہوتا ہوں۔ کیوں کہ مجھے میرے رسول ﷺ نے یہ بتایا کہ اللہ کو دو چیزیں سب سے زیادہ پسند ہیں۔ ایک حسن کلام اچھا اخلاق اور دوسرا حسن طعام یعنی اچھا کھانا کھلانا۔ اتفاق دیکھیں کہ سالگرہ کے موقع پر آپ کو بڑی مہمان نوازی کا موقع ملتا ہے۔ آپ رشتہ دار اور دیگر لوگ بلاتے ہیں۔ اچھا اخلاق برتتے اور کھانا کھلاتے ہیں مٹھائیاں بانٹتے ہیں۔ مجھے تو سالگرہ بری نہیں لگتی۔

اسی طرح یوم ولادت رسول ﷺ ہے۔ میں نے اپنا ثواب اس میں جانا کہ اپنے باپ کی خدمت میں ہدیہ تبریک پیش کیا، کچھ پکایا، کچھ پڑھا، کچھ ذکر کیا اور اس کا ثواب ان کو بخشا۔ بیشتر باپوں کی اولاد جنت میں صرف اس لئے چلی گئی کہ جب اللہ نے باپ سے پوچھا تو بے چین کیوں ہے؟ اس نے کہا میں تو جنت میں بھی آ کے پریشان ہوں۔ انہوں نے کہا کیوں پریشان ہو؟ کہا تم نے میرے بچے اللہ میاں جہنم میں پھینک دیئے میں کیسے خوش ہو سکتا ہوں؟ یا رٹھیک ہے اس کی وجہ سے اس کے بچے بھی لے آؤ۔ تو یہ تو نسبتوں کے سوال ہیں۔

یہ میں آپ کو بتا دوں، یہ ایک ذاتی معاملہ ہے۔ کوئی کسی کو زبردستی نہیں یاد رکھ سکتا۔ اگر آپ کو یاد آتے ہیں، تو آئیں گے۔ نہیں یاد آتے، تو نہ آئیں گے۔ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ خیرات میں بھلائی ہے۔ آپ سمجھتے ہیں کہ آپ اللہ اور رسول اللہ ﷺ کے اچھے بندے ہیں۔ رسول ﷺ کے اچھے تابع ہیں، تو پھر آپ کو اس دن کا خیال کرنا پڑے گا۔ میں چاہتا ہوں کہ کوئی بہتر کام کروں، جس سے میرا خدا اور میرا رسول ﷺ راضی ہو۔ اس سے زیادہ میلاد کی کوئی حیثیت نہیں۔ اجماع تو اسی وقت اس کو منائے گا، جب اخلاق باختگی سے پرہیز کرے گا۔ جب اپنے بھائیوں کی مدد کرے گا اور ان کی خدمت سرانجام دے گا۔ یہ میں نے نہیں دیکھا کہ میلاد والے دن لوگ انھیں۔ قیموں کے گھر ڈھونڈیں۔ کپڑے سینیں اور بے لباس کو لباس دیں۔ میں نے نہیں دیکھا کہ لوگ قرض داروں کے قرض اُتاریں جو کہ سونا چاہیے۔ ﴿بست و کشاد: ۱۸۴﴾ از پر وفیسر احمد رفیق اختر، اقدار ملت، پہلی کیشنہ اسلام آباد۔

۔۔۔ ﴿حَلَّى اللّٰهُ عَلٰی حَبِیْبِنَا مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ﴾ ❖ ❖ ❖

بہارِ ربیع الاول

میلاد شریف منانا ایک عظیم سعادت اور بہترین عبادت ہے اس سے محرومی سراسر بد بختی اور ازلی شقاوت ہے۔ ہر سال ماہ نور ربیع الاول شریف اپنی تمام تر عظمتوں

رحمتوں اور برکتوں کے ساتھ جلوہ گر ہوتا ہے اور خوش نصیب اُمّتی اپنی اپنی استطاعت کے مطابق اس کے فیوض و برکات کو سمیٹتے ہیں۔

یاد رکھیے! ربیع الاول کوئی عام سا مہینہ نہیں ہے کہ جس کو سرسری طور پر گزار لیا جائے۔ یہ وہ مہینہ ہے جس میں دیر، اسلام کا سنگ بنیاد رکھا گیا، رب کائنات نے اپنی محبوب ترین، ہستی کو عالم رنگ و بو میں انوار و تجلیات کے ساتھ روانہ فرمایا، سسکتی انسانیت نے انکڑائی لی اور عالم کا رنگ نرالا ہوا، علم کے خزاں رسیدہ چمن میں بہا ر آئی، عمل کی پڑھ مردہ کلیوں کو شگفتگی ملی، سیاست کے خشک پتوں کو تازگی نصیب ہوئی، معیشت کے بندھن آزادی سے ہمکنار ہوئے۔ آسمانی ہدایات کے دروازے پھر کشادہ ہوئے۔ مشرق و مغرب اور عرب و عجم میں غلبہ حق کا پروانہ جاری ہوا اور بھٹکی ہوئی انسانیت کو ان کا رب مل گیا۔ الغرض ربیع الاول میں رنگ و نور کا ایسا سیلاب آیا کہ جس کا احاطہ کرنے سے دُنیا بھر کے قلم عاجز آ گئے۔

جب سراجاً منیرا کی تنویر سے ریگزار عرب صوفشاں بن گیا
ساری دُنیا کی تاریکیاں چھٹ گئیں خارزار جہاں گلستاں بن گیا
کتنی احسان فراموش ہیں وہ طبیعتیں جواب بھی آبد مصطفیٰ ﷺ کی تواریخ میں جشن
مسرت پر تیخ پا ہو جاتی ہیں، کتنے بد نصیب ہیں وہ قلم جواب بھی پیارے آقا ﷺ کی عظمتوں
کے اظہار پر مسلمانانِ عالم پہ شرک و بدعت کے فتوے لگاتے ہیں، کتنی بے لگام ہیں وہ
زبانیں جواب بھی ثنائے مصطفیٰ ﷺ کو روکنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا دیتی ہیں۔ کتنی
سیاہ بخت ہیں وہ روحیں جواب بھی محفل میلاد سچے پر تمللا اُٹھتی ہیں۔ کتنے تنگ دل ہیں وہ
اُمّتی جن کے سینے اب بھی ذکر مصطفیٰ ﷺ سے ٹھٹھن کا شکار ہو جاتے ہیں، کتنے بے ضمیر ہیں
وہ لوگ جو اپنے اکابر اور مدارس کے ایام منانے کو تو سراسر سنت اور سالارِ کائنات ﷺ کی یاد
منانے کو سرتاپا بدعت بتاتے ہیں۔

یہ کیسی عجیب بات ہے کہ دُنیا جہان کی ہر تاریخ کو یاد رکھا جائے لیکن میلادِ مصطفیٰ ﷺ
کی تاریخ کو بھلا دیا جائے جبکہ دُنیا نور علی نور ہو گئی۔ جو لوگ ماہِ ربیع الاول میں حضور اکرم

ﷺ کی یاد منانے سے روکتے ہیں، دراصل وہ یہ چاہتے ہیں کہ حسن و جمالِ مصطفیٰ ﷺ کا تذکرہ بند کر دیا جائے، فضائلِ مصطفیٰ ﷺ کا بیان روک دیا جائے، رفعت و شانِ مصطفیٰ ﷺ کی بات ختم کر دی جائے، محبت و عشقِ مصطفیٰ ﷺ کا چرچا نہ کیا جائے۔ نعت و ثنائے مصطفیٰ ﷺ کا خاتمہ کر دیا جائے، درود و سلام کے تحفے بارگاہِ مصطفیٰ ﷺ میں پیش نہ کئے جائیں، لیکن وہ لوگ یاد رکھیں ذکرِ مصطفیٰ ﷺ نہ روکے گا اور نہ کبھی بند ہوگا اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب سے فرما دیا ہے ”ورفعنا لک ذکرک“ اور ہم نے آپ ﷺ کے ذکر کو آپ ﷺ کے لئے بلند کر دیا ہے۔ اس کام کے لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب ﷺ کے غلاموں کی ڈیوٹی لگا دی، یہی وجہ ہے ہر سال محافلِ میلاد میں اضافہ ہو رہا ہے اور میلاد شریف منانے کے خوبصورت ترین انداز سامنے آرہے ہیں، کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

صدائیں درودوں کی آتی رہیں گی جنہیں سن کے دل شاد ہوتا رہے گا

خدا اہل سنت کو آباد رکھے نبی کا میلاد ہوتا رہے گا

۔۔ ❖ ❖ ❖ ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ ❖ ❖ ❖ ۔۔

میلاد ہم منائیں گے جھوم جھوم کے

اپنے یہ گھر سجاائیں گے جھوم جھوم کے

میلاد کے صدقے آقا طیبہ بلائیں گے

شہرِ مدینہ جائیں گے جھوم جھوم کے

یہ عیدیں جس کے صدقے ہم کو نصیب ہیں

وہ عید ہم منائیں گے جھوم جھوم کے

جشنِ ولادت آپ ﷺ کا، تم کو مبارک ہو

یہ جشن ہم منائیں گے جھوم جھوم کے

۔۔ ❖ ❖ ❖ لکھیاں نہیں مोजاں ۶۹ ❖ ❖ ❖ ۔۔



میلادِ مصطفیٰ ﷺ پر چراغاں

عشق رسول ﷺ کی قندیلیں پھونکوں سے نہیں بجھتی

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امین نقشبندی حفظہ اللہ تعالیٰ (فیصل آباد) اپنی تصنیف لطیف ”میلاد شریف کے تاریخی واقعات“ میں رقمطراز ہیں کہ

سیدی محدث اعظم پاکستان مولانا سردار احمد جیسید نے واقعہ بیان کیا کہ حضرت مولانا فضل الرحمان گنج مراد آبادی جیسید نے بڑی دھوم دھام اور بڑے ذوق و شوق سے عقیدت مندوں کو حکم دیا کہ مسجد کی دیواروں پر سلقہ اور طریقہ سے قندیلیں لگائی جائیں۔ جب وہ احباب قندیلیں لگا چکے تو وہاں پر ایک بدعقیدہ شخص آدھمکے اور بولنا شروع کر دیا، ساتھ ہی یہ آیت مبارکہ پڑھ دی:

وَلَا تُبْذِرْ تَبْذِيرًا إِنَّ الْمُبْذِرِينَ كَانُوا إِخْوَانَ الشَّيَاطِينِ

(حوالہ.....)

یعنی فضول خرچی مت کرو کیونکہ فضول خرچی کرنے والے شیطانوں کے بھائی ہیں حضرت خواجہ فضل الرحمان گنج مراد آبادی جیسید نے بھی سن لیا اور بدعقیدہ کو پاس بلا کر فرمایا: آپ کیا کہہ رہے ہیں وہ بولے جناب ایک قندیل کافی ہے اتنی قندیلیں لگائی جاری ہیں یہ فضول خرچی نہیں تو اور کیا ہے؟۔

حضرت خواجہ فضل الرحمان گنج مراد آبادی جیسید نے فرمایا: اچھا اگر یہ فضول خرچی ہے تو ان کو بجھا دو یہ سن کر وہ بڑے خوش ہوئے اور دیوار پر چڑھ کر ایک قندیل کو پھونک لگائی، تو وہ بجھ گئی پھر دوسری قندیل کے پاس جا کر پھونک لگائی تو وہ بھی بجھ گئی، لیکن پہلی قندیل خود بخود روشن ہو گئی۔ وہ پھونکیں مار مار کر قندیلوں کو بجھائے جا رہے ہیں اور پیچھے سے قندیلیں

خود بخود روشن ہو رہی ہیں۔ یہ منظر دیکھ کر حضرت مسکرائے اور فرمایا: یہ عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی قندیلیں ہیں، یہ پھونکوں سے نہیں بجھ سکتیں۔

نورِ خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن

پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

﴿ میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ۲۷؎ رسا کل میلاد الرسول ۳۲۱؎ ﴾

﴿ ماہنامہ نوائے انوار مدینہ لاہور، مارچ ۲۰۰۹ء/ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم نمبر: ۴۵ ﴾

۔۔ ﴿ حَلَّی اللّٰهُ عَلَی حَبِیْبِهِ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَسَلَّمَ ﴾ ۔۔

محترم بھائیو اور بزرگو! دیکھا آپ نے آقا کے جشن ولادت پر چراغاں کرنا طریقہء سلف صالحین ہے۔ لہذا آپ بھی ماہِ ربیع الاول میں بالخصوص بارہویں شریف کو اپنے گھروں، مسجدوں، گلی محلوں، دکانوں اور بازاروں میں خوب خوب چراغاں کیجئے اور حسبِ توفیق سرکارِ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر لنگر تقسیم فرما کر سرکارِ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی اور سعادت سے بہرہ مند ہوئے۔

﴿ ذکرِ ولادتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ۲۰؎ راز محمد ابراہیم عاجز قادری امیر تبلیغ اسلام ﴾

حضرت سیدنا امام غزالی رحمہ اللہ ”احیاء العلوم شریف“ میں حضرت سیدنا ابوعلی رودباری رحمہ اللہ سے نقل فرماتے ہیں کہ ایک بندہ صالح نے محفلِ میلاد شریف کا انعقاد کیا اور اس میں ایک ہزار شمعیں روشن کیں۔ ایک ظاہر بین شخص وہاں پہنچا اور یہ منظر دیکھ کر (بدظن ہو گیا) واپس جانے لگا۔ بانی محفل نے اُسے روکا اور اپنے ہمراہ مکان کے اندر لے گیا اور فرمایا کہ جو شمع میں نے غیر خدا کے لیے روشن کی ہو بھاد بجھئے۔ اُس نے بہت کوشش کی مگر کوئی شمع بجھ نہ سکی۔

۔۔ ﴿ حَلَّی اللّٰهُ عَلَی حَبِیْبِهِ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَسَلَّمَ ﴾ ۔۔

حضرت شیخ فرید الدین عطار رحمہ اللہ اپنی تصنیف ”تذکرۃ الاولیاء“ میں فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ کوئی بزرگ حضرت احمد حضرویہ خراسانی رحمہ اللہ کے پاس تشریف لائے تو آپ رحمہ اللہ نے ازراہِ مہمان نوازی اُس دن سات شمعیں روشن کیں یہ دیکھ کر اُن بزرگوں

نے اعتراض کیا کہ مجھے تمہارا یہ طریقہ اچھا نہیں لگا کیونکہ یہ تکلفات تو تصوف کے منافی ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے تو یہ تمام شمعیں صرف اللہ تعالیٰ کے واسطے روشن کی ہیں اور اگر آپ غلط سمجھتے ہیں تو پھر ان میں سے جو شمع اللہ تعالیٰ کے لیے روشن نہ ہو اُس کو بجھا دیں۔ یہ سن کر وہ بزرگ مٹی اور پانی کے ذریعے اُن شمعوں کو بجھانے لگے لیکن اُن سے ایک شمع بھی نہ بجھ سکی۔ پھر صبح کو آپ ﷺ نے فرمایا کہ میرے ساتھ چلو میں تمہیں قدرت کے عجائبات کا نظارہ کرانا چاہتا ہوں۔ چنانچہ جب ایک گرجا کے دروازے پر پہنچے تو وہاں ایک کافر بیٹھا ہوا تھا۔ اُس نے آپ ﷺ کو دیکھتے ہی بہت تعظیم کے ساتھ دسترخوان بچھوایا اور کھانا چن کر عرض کیا کہ آئیے ہم دونوں کھانا کھائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ خدا کے دوست خدا کے غنیم کے ساتھ کیسے کھا سکتے ہیں۔ یہ سن کر وہ ایمان لے آیا اور اُس کے ہمراہ مزید ۷۰ افراد مسلمان ہو گئے اور اسی شب آپ نے خواب میں اللہ تعالیٰ کو یہ فرماتے دیکھا کہ اے احمد تو نے ہمارے لیے سات شمعیں روشن کیں اور اس کے صلہ میں ہم نے تیرے ہی وسیلے سے ستر قلوب کو نور ایمانی عطا کر دیا۔ ﴿تذکرۃ الاولیاء: ۱۶۹﴾

۔۔۔ ﴿حَلَّى اللّٰهُ عَلَى حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَسَلَّمَ﴾ ﴿۵۸﴾۔۔۔

آپ ﷺ آئے کرم ہی کرم ہو گیا
سب کے دل جگمگائے کرم ہو گیا
محفل مصطفیٰ ﷺ پہ میں جاؤں فدا
جو بھی محفل میں آئے کرم ہو گیا
جن کی محفل ہو محفل میں آتے ہی ہیں
وہ جو محفل میں آئے کرم ہو گیا
کملی والے کی آمد پہ جس نے جہاں
گلیاں کوچے سجائے کرم ہو گیا

۔۔۔ ﴿لکھیاں میں موجاں: ۵۸﴾ ﴿۵۸﴾۔۔۔



میلادِ مصطفیٰ ﷺ کے آداب

اللہ اللہ کس کی عظمت کا تذکرہ ہے کس کی رفعت کا بیان کہ سرفرطِ ادب و احترام سے جھکا جا رہا ہے... نگاہیں و نورِ تعظیم و تکریم سے سرنگوں ہیں... قلبِ عجز و نیاز کے جذبات سے معمور ہے... عرفان و آگہی کا بحرِ تلاطم خیز ہے... عشق و ایمان کے جذبات رفعت پذیر ہیں... جذبہء عشق کی تپش فزوں تر ہے... قلبِ نیاز جذبہ ہائے عقیدت سے لبریز ہے... خیالاتِ بادل کی طرح اُڈے چلے آتے ہیں... احساسات میں طوفان اُٹھ رہا ہے... آنکھوں میں آنسو پھیل رہے ہیں... قلم نے اپنا سر جھکا دیا ہے... دست و پا تشکر کے باعث تھر تھرا رہے ہیں... جسدِ ناتواں، عشقِ تپاں کے سبب لرز رہا ہے... کہاں مجھ جیسا حقیر، خطا کار، فقیر راہ نشیں اور کہاں حکیم کائنات اور تاجدارِ رسل ﷺ کی ذاتِ گرامی جن کی توصیف میں خود خالقِ رطبُ اللسان ہے، جو صرف عالمِ انسانی کے لئے ہی رحمت نہیں بلکہ تمام عالموں کے لئے رحمت ہیں، جن پر خود خالقِ کوناز ہے۔ وہ اور اس کے فرشتے اُن پر درود بھیجتے ہیں۔ اسی لئے حضور نبی کریم ﷺ درود و سلام بھیجنا فرض ہے اور عبادت کا درجہ رکھتا ہے۔ جن کے ساتھ آشفگی عشق اور شیفگی محبت حق تعالیٰ کی محبوبیت کے بلند ترین مقام پر پہنچا دیتی ہے۔ جن کی نگاہِ التفات قطرے کو گوبر میں منتقل کر دیتی ہے... جن کے جلوے زمین سے فلک تک محیط ہیں... جو ازل سے ابد تک درخشاں ہیں... جن کے نام سے بزمِ عالم کی رونق قائم و دائم ہے... جن کے نور سے شمعِ ہستی فروزاں ہے... جن کے دم سے رنگ و بو کا سلسلہ جاری و ساری ہے... جن کی جستجو کیف و مستی کی حاصل اور جن کی آرزو دردِ پنہاں کا چارہ ہے... جن کا ذکر خیر سعادت کا مخزن اور جن کی یاد دین و ایمان کا سرچشمہ ہے... جنہوں نے نوعِ انسانی کو خرافات و اوہام کی تاریکیوں، کفر و باطل کی ظلمتوں اور شرک و الحاد کی اتھاہ گہرائیوں سے نکال کر عظمت و رفعت کی منازل سے ہمکنار کیا، دُکھی دنیا کو امن و سکون کا پیغام بخشا، اس کے مصائب و آلام کا مداوا کیا... سکتی ہوئی انسانیت کی پشت پر سے وہ تمام

بوجھ اتارے جن کے نیچے یہ قرن ہا قرن سے دبی چلی آرہی تھی اور اس کی بیڑیوں کو کاٹا جس میں یہ صدیوں سے اسیر و گرفتار تھی... سعادت کی راہوں سے بھٹکی ہوئی انسانیت اور انحراف شدہ آدمیت کو راہِ راست اور صراطِ مستقیم پر گامزن فرمایا... تمام تخیلاتِ باطلہ اور تصوراتِ ردیلہ کو ناپید کر کے انسانی معاشرہ کو حق و صداقت کا درس دیا۔ محکموں، زیر دستوں اور حلقہ بگوشوں کو حریت و آزادی جیسی عظیم نعمت سے سرفراز فرمایا اور انہیں آقاؤں کی مسند عطا فرمائی... جنہوں نے نئے زمانوں کے دروازے کھولے... نئے انسان بنائے... اُن کی ترقی کے امکانات کو نئی وسعتیں عطا فرمائیں... انسانیت کو عظمت کی اُس معراج تک پہنچا دیا کہ فرشتے اُن کی مجالسِ ذکر میں بیٹھنا اپنے لئے باعثِ فخر سمجھتے ہیں، جسے وہ خون بہانے والا کہتے تھے، بدر و احد اور دیگر غزوات میں اُس کے ساتھ ہو کر خون بہایا۔

حضور ہادیؑ کا سناتِ صلی اللہ علیہ وسلم ایک جلوۂ تاباں بن کر سینہء فطرت سے ہویدا ہوئے... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہوں نے رازِ ہستی کو روزِ روشن کی طرح عیاں کر دیا۔ اگر حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ مقدسہ نہ ہوتی تو باغِ انسانیت میں ہر سو خزاں ہی خزاں مسلط ہوتی... تمام تر عالم جہاں سراپا تاریک اور ظلمت کدہ ہوتے جہاں رنگ و بو کا کہیں بھی نام و نشان نہ ہوتا۔

۔۔۔۔۔ ﴿صَلَّى اللَّهُ عَلَى حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ﴾ ۔۔۔۔۔

جس جگہ محفل مولود شریف کا منعقد کرنا مقصود ہو اُس جگہ کو خوب صفائی اور پاکیزگی سے آراستہ کرنا چاہئے وہاں پر نہایت صاف ستھرنے، پاکیزہ کپڑے اور دَری وغیرہ بچھانے چاہئیں، محفل کے درمیان کچھ جگہ خالی رکھی جائے وہاں پر ایک صاف چوبلی تخت رکھ کر اُس کے اوپر اُجلی چادر یا کپڑا بچھا دیا جائے جس پر مذہبی نعتیہ یا دیگر مقدس کتب بھی رکھی جاسکتی ہیں، اُس تخت کو خوشبودار عمدہ پھولوں، نفیس عطریات اور مصفا لاپچی خورد سے معطر و مزین کیا جائے غرض یہ کہ.....

فخر موجودات، سرورِ کائنات، شفیع المذنبین، ختم المرسلین، محبوبِ ربِّ العالمین، راحت العاشقین، شہنشاہِ کونین، نبی الحرمین صلی اللہ علیہ وسلم کی محفلِ پاک کے احترام اور خوشنودی کے لئے ہر

ممکن تکلف اور کوشش کرنا عین عبادت ہے۔

جب سے سنا ہے ابر کہ وہ آئیں گے ضرور

آنکھوں کو فرشِ راہ کیے جا رہا ہوں

☆☆☆☆☆☆☆☆

حاضرین کو با وضو اور با ادب محفل پاک میں شامل ہونا چاہئے

با ادب داخل ہواے محفل میلاد میں = خود بدولت خود ہیں شامل محفل میلاد میں
ہیں بشر جس طرح داخل محفل میلاد میں = ہیں ملک بھی یوں ہی شامل محفل میلاد میں
سال بھر آئیں گے اس گھر کی زیارت کے لئے = ہیں فرشتے جو کہ داخل محفل میلاد میں
اس مسلمان کی زیارت روز کرتے ہیں ملک = دیکھتے ہیں جس کو داخل محفل میلاد میں
آویں محفل میں ملائک چرخ سے افسوس ہے = اور بشر ہوویں نہ شامل محفل میلاد میں

❖ مولود ولید میرا ۱۰ ❖

۔۔ ❖ ❖ صلی اللہ علیٰ حبیبہ محمدؐ والہ وسلم ❖ ❖ ۔۔

آج محبوب کا یوم میلاد ہے دونوں عالم سجائے سنوارے گئے
مہک اٹھا جہاں آگیا باغباں باغِ جنت زمین پر اتارے گئے
کیف میں ہے فضا سب ڈھلی جا رہی غیب سے ہے یہ صائم صدا آرہی ہے
ہے خوشی جن کو آقا کے میلاد کی آج بخشے وہ سارے کے سارے گئے

❖ ارمغانِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم ❖

آئیے اپنے آقا کی باتیں کریں = خود بخود زندگانی سنور جائے گی
ذکر خیر الوری سے کریں دوستی = ہر کلی آرزو نکمہ جائے گی
ان کے میلاد کی ہیں یہ سب برکتیں = آپ آئے تو ہم کو ملی راتیں
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت منائیں گے جو = چل کے رحمت غلاموں کے گھر جائے گی

۔۔ ❖ ❖ صلی اللہ علیٰ حبیبہ محمدؐ والہ وسلم ❖ ❖ ۔۔



محفل میلاد میں قیام

ولادتِ مصطفیٰ ﷺ کی خوشی منانا، محفل میلاد کا اہتمام کرنا، ذکر ولادتِ اقدس کے وقت قیام یعنی کھڑا ہونا، حاضرین مجلس کو کھانا دینا اور ان کے سوائیکی کی دوسری باتیں جو مسلمانوں میں رائج ہیں، سب نبی اکرم ﷺ کی تعظیم سے ہیں اور تعظیم رسول ﷺ کی تمام صورتیں مستحسن ہیں۔ ذکر ولادت کے وقت قیام کرنا، تشریف آوری کی تعظیم ہے اور تعظیم ذکر مانند تعظیم ذات ہے ﴿اَقَامَةِ الْقِيَامَةِ: ۸۷﴾۔

منکرین میلاد عام طور پر اہلسنت کے بارے میں یہ کہتے ہیں کہ محفل میلاد میں قیام اس خیال سے ہوتا ہے کہ حضور ﷺ محفل میں تشریف فرما ہیں، یہ منکرین کا محض اعتراض ہے، ہم اس بات کے مدعی نہیں ہیں کہ ہر مجلس مبارک میں تشریف آوری ضروری ہوتی ہے، لیکن ہاں! ہوتی ہے۔ اولیاء و اکابر نے بارہا مشاہدہ کیا ہے۔ جیسا کہ ”بہجۃ الاسرار“ امام ابوالحسن نخعی شطرنوی اور ”تنویر الملک“ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نیز تصانیف شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ میں مذکور ہے۔

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

قَدْ أَخْبَرَنِي الثَّقَاتُ مِنْ أَهْلِ الصَّلَاحِ إِنَّهُمْ شَاهِدُوا وَهِيَ ﷺ مِرَارًا عِنْدَ قِرَاءَةِ الْمَوْلُودِ الشَّرِيفِ وَ عِنْدَ خَتْمِ الْقُرْآنِ وَ بَعْضِ الْأَحَادِيثِ ترجمہ:- مجھے ثقہ صالحین نے خبر دی کہ انہوں نے بارہا حضور پر نور ﷺ کو مجلس میلاد شریف و جلسہ ختم قرآن عظیم و بعض مواقع میں مشاہدہ کیا

﴿جشن میلاد النبی ﷺ ۱۳۰۰ از سید عبدالرحمن بخاری﴾

۔۔۔ ﴿حَلَّى اللَّهُ عَلَى حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ﴾ ۔۔۔

عرف عام میں قیام کے معنی کھڑے ہو کر سلام بھیجنا ہے اس سلام میں پیارے رسول اللہ ﷺ کی تعظیم ہے جو بندہ مومن کا شعار ہے چند اکابرین کے فرمانِ عالی شان پیش خدمت ہیں:

علامہ علی بن برہان الدین حلبی شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان

قَدْ وَجِدَ الْقِيَامُ عِنْدَ ذِكْرِ اسْمِهِ ﷺ مِنْ عَالِمِ الْأُمَّةِ وَ مُقْتَدَى
الْأَئِمَّةِ دِينًا وَوَرَعًا الْإِمَامِ تَقِيَّ الدِّينِ السُّبْكِي وَتَابِعِهِ عَلَى ذَلِكَ
مَشَائِخُ الْإِسْلَامِ فِي عَصْرِهِ (سیرت حلبی جلد اول)

ترجمہ: ”بے شک نبی کریم ﷺ کے نام مبارک کے ذکر کے وقت ایسے عالم امت اور پیشوائے آئمہ سے قیام ثابت ہے جو دین اور پرہیزگاری میں مشہور ہیں جن کا نام امام تقی الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ ہے۔ اس قیام میں بڑے بڑے مشائخ اسلام نے اُن کے زمانے میں اتباع کی ہے۔“

۔۔ ❖ ❖ ❖ حَلَّى اللَّهُ عَلَى حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ❖ ❖ ❖ ۔۔

مفتی مکہ علامہ سید احمد زینی دحلان مکی رحمۃ اللہ علیہ (۱۱۰۳) لکھتے ہیں کہ

جَرَبَتِ الْعَادَةُ أَنَّ النَّاسَ إِذَا سَمِعُوا ذِكْرَ وَضْعِهِ ﷺ يَقُولُونَ
تَعْظِيمًا لَهُ ﷺ وَهَذَا الْقِيَامُ مُسْتَحْسَنٌ لِمَا فِيهِ مِنْ تَعْظِيمِ النَّبِيِّ ﷺ
وَ قَدْ فَعَلَ ذَلِكَ كَثِيرٌ مِّنْ عُلَمَاءِ الْأُمَّةِ الَّذِينَ يُقْتَدَى بِهِمْ

❖ ❖ ❖ تَبَيَّنَ فِي ۱۵۹۱ ❖ ❖ ❖

ترجمہ: لوگوں کا یہ معمول ہے کہ میاں ذا النبی ﷺ کا ذکر سنتے ہیں تو آپ ﷺ کی تعظیم کے لئے کھڑے ہو جاتے ہیں یہ قیام بہت اچھا ہے کیونکہ اس میں نبی کریم ﷺ کی تعظیم پائی جاتی ہے امت کے علماء اس پر عمل پیرا ہیں۔

۔۔ ❖ ❖ ❖ حَلَّى اللَّهُ عَلَى حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ❖ ❖ ❖ ۔۔

حضرت تقی الدین امام سبکی رحمہ اللہ کا قیام کے لئے کھڑے ہونا

پیشوائے دین امام تقی الدین سبکی رحمہ اللہ کا قیام بیان کرتے ہیں کہ آپ نے کس محبت و تعظیم سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام و مدح سن کر قیام۔

حَکَى بَعْضُهُمْ أَنَّ الْإِمَامَ السُّبْكَى اجْتَمَعَ عِنْدَهُ جَمْعٌ كَثِيرٌ مِّنْ
عُلَمَاءِ عَصْرِهِ فَأَنْشَدَ مُنْشِدًا قَوْلَ الصَّرْصَرِيِّ فِي مَدْحِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَلِيلٌ
لِمَدْحِ الْمُصْطَفَى الْخَطِّ بِالذَّهَبِ عَلَى وَرَقٍ مِّنْ خَطِّ أَحْسَنَ مِنْ
كَاتِبٍ إِنْ تَنْهَضُ الْأَشْرَافُ عِنْدَ سَمَاعِهِ قِيَامًا صُفُوفًا أَوْ جُثَا عَلَى
الرَّكَبِ فَعِنْدَ ذَلِكَ قَامَ الْإِمَامُ السُّبْكَى رحمہ اللہ وَجَمِيعُ مَنْ فِي
الْمَجْلِسِ فَحَصَلَ اِنْسَ كَبِيرٌ بِذَلِكَ الْمَجْلِسِ وَيَكْفِي مِثْلَ ذَلِكَ فِي
الْإِقْتِدَاءِ - ❖ سیر حلبی جلد اول ❖ سیمت نبوی ❖

ترجمہ: ”بعض حضرات نے بیان کیا کہ حضرت امام سبکی رحمہ اللہ کے پاس اُن کے زمانہ
میں ایک بڑی جماعت علماء کی حاضر تھی کہ ایک نعت خوان نے ابو ذکریا تبحی صرصری رحمہ اللہ
کے وہ اشعار جو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح شریف میں تھے پڑھے کہ مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی
مدح کے لئے اچھے کاتب کے خط سے سنہری خط چاند پر لکھوایا جائے تو بھی کم ہے اگر شریف
انسان اُن کا ذکر سنتے ہی کھڑے ہو جائیں، حالت قیام میں صف بستہ یا گھٹنوں کے بل یہ
سنتے ہی امام سبکی رحمہ اللہ کھڑے ہو گئے اور سب مجلس والوں نے بھی قیام کیا اور مجلس میں
ایک وجد طاری ہو گیا ایسے امام اور علماء کا قیام کرنا ہمارے لئے کافی ہے۔

❖ ❖ ❖ صَلَّى اللَّهُ عَلَى حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ❖ ❖ ❖

حضرت علامہ شیخ عبدالرحمن صفوری رحمہ اللہ کا فرمان

الْقِيَامُ عِنْدَ وَلَدَتِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا انْكَارَ فِيهِ فَإِنَّهُ مِنَ الْبِدْعِ الْمُسْتَحْسَنَةِ

وَقَدْ أَفْتَى جَمَاعَةٌ بِاسْتِحْبَابِهِ عِنْدَ ذِكْرِ وَلَادَتِهِ وَ ذَلِكَ مِنَ الْإِكْرَامِ
التَّعْظِيمِ لَهُ ﷺ اِكْرَامُهُ وَتَعْظِيمُهُ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ وَلَا شَكَّ
أَنَّ الْقِيَامَ لَهُ عِنْدَ الْوِلَادَةِ مِنَ التَّعْظِيمِ وَالْإِكْرَامِ قَالَ مُؤَلَّفُهُ رَحْمَةُ
اللَّعَلَمِينَ لَوْ اسْتَطَعْتُ الْقِيَامَ عَلَى رَأْسِي لَفَعَلْتُ ابْتِغَى بِذَلِكَ الزُّلْفَى
عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ - ❖ نزہۃ المجالس ❖

ترجمہ: سرکارِ دو عالم ﷺ کے ذکر ولادت کے وقت قیام کرنے میں کوئی انکار نہیں
کیونکہ یہ بدعتِ حسنہ سے ہے اور بیشک ایک جماعت علماء نے آپ ﷺ کی ولادت پاک
کے ذکر کے وقت استحبابِ قیام کا فتویٰ دیا ہے کیونکہ اس میں نبی کریم ﷺ کا اکرام و تعظیم
ہے اور آپ ﷺ کا اکرام اور تعظیم ہر مومن پر واجب ہے اس میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ
وقت ذکر ولادت میں حضور نبی کریم ﷺ کی تعظیم اکرام ہے

نیز آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ قسم ہے اُس ذات کی جس نے اپنے حبیب ﷺ کو
دونوں جہان کی رحمت بنا کر بھیجا ہے اگر میں سر کے بل کھڑا ہو سکتا تو بھی قیام کرتا محض
بارگاہِ الہی میں قرب حاصل کرنے لئے - ❖ نزہۃ المجالس ❖ ۱۹۱۰۲

- ❖ ❖ ❖ حَلَّى اللَّهُ عَلَى حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ ﷺ وَسَلَّمَ ﷺ ❖ ❖ -

حاجی امداد اللہ مہاجر مکی ﷺ فرماتے ہیں کہ

فقیر کا مشرب یہ ہے کہ محفل مولود میں شریک ہوتا ہوں بلکہ ذریعہ برکات سمجھ کر منعقد
کرتا ہوں اور قیام میں لطف و لذت پاتا ہوں - (فیصلہفت مسئلہ)

- ❖ ❖ ❖ حَلَّى اللَّهُ عَلَى حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ ﷺ وَسَلَّمَ ﷺ ❖ ❖ -

محفل میلاد کا منعقد کرنا اہل عشق و محبت، مومنین و خالصین، علماء و محدثین کی تقلید ہے -

- ❖ ❖ ❖ حَلَّى اللَّهُ عَلَى حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ ﷺ وَسَلَّمَ ﷺ ❖ ❖ -

جس میلادِ انبی ﷺ منانے سے پیارے نبی ﷺ خوش ہوتے ہیں - مسلمان کی

زندگی کا اولین مقصد اللہ اور رسول اللہ ﷺ کی خوشی ہے جو دونوں جہاں کی سعادت ہے -

- ❖ ❖ ❖ حَسْبِيَ اللَّهُ عَلَى عِبِيدِهِ مُعْتَبِرٌ وَإِلَهُ وَحْدَهُ ❖ ❖ ❖ -

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت پاک کی خوشی میں محفل میلاد کا انعقاد ایک عظیم عبادت ہے لہذا اس کا ضرور اہتمام کرنا چاہئے اکثر ایسی محافل میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جلوہ گری بھی ہوتی ہے

- ❖ ❖ ❖ ﴿حَسْبِيَ اللَّهُ عَلَىٰ عِزِّهِ مُعْتَدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ﴾ ❖ ❖ ❖ -

روتوں کو زلائیں گے جلتوں کو جلائیں گے
سرکار کے دیوانو سرکار کے پروانو
کھل جائیں گے رحمت کے دروازے سبھی اُن پر
سنتا ہے سنے کوئی جاتا ہے چلا جائے
میلادِ محمد ﷺ کی خوشیاں جو مناتے ہیں
اللہ کی سنت پر ان کا عمل صائم

سنی تو محمد ﷺ کا میلاد منائیں گے
سرکار کا ذکر کرو سرکار بھی آئیں گے
جو پیار سے آقا کی محفل کو ہجائیں گے
ہم نعرہ رسالت کا ہر حال لگائیں گے
اک روز محمد ﷺ کے دربار پہ جائیں گے
سلطانِ مدینہ کی جو نعت سنائیں گے

-♦❖❧❦❥۲۳❧❦❥-



محفل میلاد میں شیرینی بانٹنا

محفل میلاد شریف میں شیرینی بانٹنے کا بہت بڑا اجر و ثواب ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا.....

”إِنَّ الْمُؤْمِنَ حَلَوٌ وَيُحِبُّ الْحَلَاوَةَ“

ترجمہ: بے شک مومن میٹھا ہے اور مٹھائی کو دوست رکھتا ہے۔

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا:

”فِي بَطْنِ الْمُؤْمِنِ زَاوِيَةٌ لَا يَمْلَأُهَا إِلَّا الْحُلُوءُ“

ایمان والے کے پیٹ میں ایک ایسا گوشہ ہے جو سوائے مٹھائی کے اور کسی شے سے نہیں بھرتا

﴿ خزائن الروایات فصل ضیافت ﴾ تفسیر روح البیان جلد ۲ ﴿ انوار الساطعہ: ۳۱۵ ﴾ ﴿

۔۔۔ ﴿ صَلَّى اللَّهُ عَلَى حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ﴾ ﴿ ۔۔۔

اُمّ المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ.....

”كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُحِبُّ الْحُلُوءَ أَوَّ الْعَسَلِ“

ترجمہ: حضور اکرم ﷺ حلوا اور شہد بہت پسند فرماتے تھے

چونکہ ان حدیثوں میں حلوے یعنی شیرینی کا ذکر آیا ہے اس لیے اہل ایمان

حضور ﷺ سے محبت کرنے والے بھی شیرینی اور حلوے کو دوست رکھتے ہیں اور

اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتا ہے.....

”لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ“

﴿ پ ۴ سورۃ آل عمران آیت نمبر ۹ ﴾

ترجمہ: اے ایمان والو! تم نیکی کے درجے کو نہیں پہنچ سکتے جب تک وہ

چیز (اللہ کی راہ میں) نہ خرچ کرو جس کو تم دوست رکھتے ہو۔

معلوم ہوا کہ نیکی کے درجہ کو ایمان والا تب ہی پہنچتا ہے جب اپنی پسندیدہ چیز اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی محبت میں خرچ کرے اور پسندیدہ چیزوں میں شیرینی بھی شامل ہے۔ لہذا اس کا محفل میلاد شریف میں باثنا یقیناً بڑا ثواب اور نیکی کے درجے کو حاصل کرنا ہے۔

۔۔۔ ❖ ❖ ❖ ﷺ ﷺ ﷺ ❖ ❖ ❖

سید عبدالرحمن بخاری فرماتے ہیں کہ شیرینی تقسیم کرنے والا ایمان والوں (مردوں عورتوں اور بچوں) کے اُس گوشہء بطن (پیٹ کے اُس کونے) کو بھرنے کا ثواب پاتا ہے جس کی غذا اللہ تعالیٰ نے صرف مٹھائی ہی رکھی ہے۔

محفل میلاد میں کھانا کھلانا یا شیرینی باثنا سب موجب خیر و برکت ہے اور شیرینی کی تخصیص میں فوائد ہیں۔

ایک تو یہ کہ ”قَلْبُ الْمُؤْمِنِ حَلْوٌ يَحِبُّ الْحَلْوُ“ (مسلمان کا دل میٹھا ہے وہ مٹھاس کو دوست رکھتا ہے)

دوسرے یہ کہ شیرینی روزانہ عام لوگوں کے استعمال میں نہیں آتی و کُلُّ جَدِيدٍ لَذِيذٌ وَمَنْ وَافَقَ مِنْ أَخِيهِ شَهْوَةً غُفِرَ لَهُ یعنی ہر نئی چیز ذائقہ دار ہوتی ہے اور جو کوئی اپنے بھائی سے اس کی چاہت میں موافقت کرے تو اس کے گناہ بخش دیئے گئے۔ اور جو کوئی اپنے بھائی سے اُس کی چاہت میں موافقت کرے تو اُس کے گناہ بخش دیئے گئے۔

تیسرے یہ کہ حسب عرف اغنیا کو بھی اس کے لینے میں باک نہیں ہوتا، بخلاف اس کے کہ روٹی بانٹی جائے۔

چوتھے یہ کہ جو چیز محبوبانِ خدا سے منسوب ہو جائے سزاوارِ تعظیم ہو جاتی ہے۔ شیرینی اس لئے بھی زیادہ مناسب ہے کہ اُس میں کوئی چیز پھینکنے والی نہیں ہوتی۔

محفل میلاد میں حاضرین کے لئے طعام یا شیرینی کا انتظام ضرور ہونا چاہیے۔ کھانا

کھانا تو ہر وقت مستحب ہے پھر اس موقع کا کیا پوچھنا جب اُس کے ساتھ ماہِ مبارک ربیع الاول میں ظہورِ نبوت کی خوشی مل جائے نیز شیرینی تقسیم کرنا مسلمانوں کے ساتھ احسان ہے اور اکٹھے مل کر کھانے پینے میں برکت ہے قرآنِ کریم نے اس پر پسندیدگی کا اظہار فرمایا ہے۔ (مشعل ہدایت: ۴) ﴿... جشنِ میلادِ النبی ﷺ ۱۵۰ اور ۱۵۹ از سید عبدالرحمن بخاری ...﴾

۔۔۔ ﴿... صَلَّی اللہُ عَلَی حَبِیبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمْ ...﴾

ایک مرتبہ حضرت سید حمزہ قادری برکاتی قدس سرہ کو خواب میں سرورِ کائنات ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ صاحبزادے تم نے بیروں کے اچھے اچھے درخت لگائے ہیں اور ہر ایک کی تواضع کرتے ہو لیکن ہم کو کبھی ایک بیر بھی نہیں کھلاتے۔ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے صبح ہوتے ہی ایک محفل مولود شریف منعقد کی اور اُس میں حاضرین کو عمدہ عمدہ بیر تقسیم کئے۔

﴿... سیرت النبی ﷺ بعد از وصال النبی ﷺ: ۲۴۱ ... برکات مارچ ۱۴۹۰ ...﴾

۔۔۔ ﴿... صَلَّی اللہُ عَلَی حَبِیبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمْ ...﴾

حضرت شیخ زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ جمعہ کی رات چند من چاول پکا کر بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں نذرانہ پیش کرتے لطف یہ کہ چاول کے بہ دانہ پر تین مرتبہ سورۃ اخلاص (قل ھو اللہ احد) شریف پڑھا ہوتا تھا اور رسولِ پاک ﷺ کے ایامِ مولد میں بہ روز ایک ہزار تکہ (ایک بڑا پیانہ) زیادہ کرتے رہتے حتیٰ کہ بارہ ربیع الاول شریف کی رات بارہ ہزار تکہ خرچ فرماتے۔ ﴿... اخبار الاخیار: ۲۲۷ ...﴾

۔۔۔ ﴿... صَلَّی اللہُ عَلَی حَبِیبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّمْ ...﴾

ایک مرتبہ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ دہلوی نے حضور نبی کریم ﷺ کی روحِ پُر فتوح کے ایصالِ ثواب کے لئے عمدہ کھانے پکوائے۔ جب خادم نے کھانا تقسیم کرنے کی اجازت چاہی تو خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ٹھہر جاؤ۔ کچھ دیر بعد پھر اجازت طلب کرنے پر یہی جواب ملا۔ خادم نے انتظار کی وجہ دریافت کی تو خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا! ”میں کیسے اجازت دیتا کہ اس وقت میرے بھائی علی احمد صابر نے بھی رسول اللہ

اُٹائے فاتحہ میں نے کہا کہ ”عبدالنبی“ کے حق میں بھی۔ پھر میں نے کہا بلکہ عبدالنبی کو۔ گویا ان کے ہمراہ کوئی دوسرا بھی بیٹھا ہے اُس وقت ایک شخص پر جو مجلس توجہ میں ذکر زبانی میں مشغول تھا بے حد عتاب فرمایا: اس فقیر نے ہر چند اُس کو منع کیا، لیکن نہ مانا، اُس وقت آپ گھر گئے اور جب اندر لوٹے تو اُس مبارک جگہ سے جہاں آپ بیٹھے تھے نور اللہ پر دوبارہ توجہ فرمائی۔ اس بار انہوں نے اپنی آنکھیں بند کر لیں اور سر جھکا لیا اور سکون سے بیٹھ گئے۔ یہ فقیر عین مجلس توجہ میں آیا۔ انہوں نے چاہا کہ یہ تواضع اٹھیں یا کچھ حرکت کریں میں نے ہاتھ اور سر سے اشارہ کیا کہ حرکت نہ کرو۔ ﴿الْقَوْلُ الْحَکَمُ فِي ذِكْرِ آثَارِ الْوَلِيِّ ۝۱۸۲﴾

۔۔۔ ﴿حَلَّى اللّٰهُ عَلٰی حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَسَلَّمَ﴾ ۔۔۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت پر خوش ہونا اور جشن منانا ایمان کی علامت اور اپنے آقا، نبی محترم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قلبی تعلق کا آئینہ دار ہے۔
محفل میلاد کی مجلسوں میں ذوق و شوق سے شمولیت کرنے سے دلوں میں جذبہ عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوتا ہے۔

۔۔۔ ﴿حَلَّى اللّٰهُ عَلٰی حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَسَلَّمَ﴾ ۔۔۔

جشن عید ماہ ربیع الاول ہے۔ سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت میلادِ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر دو عالم کے لئے رحمت ایمان و ایقان کی علامت ہے۔ یوم میلادِ النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہایت ہی بابرکت پوری کائنات کے لئے ہے باعثِ سعادت ہے۔

روشنی کا ہر طرف امکان پیدا ہو گیا

عرش سے اللہ کا مہمان پیدا ہو گیا

عرشیوں نے بھی منایا جشن میلادِ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

آمنہ کے گھر میں جب ذیشان پیدا ہو گیا

اس محفل وچ جہڑی رونق نظر اوندی سارا جلوہ میرے حضور صلی اللہ علیہ وسلم دا اے

حاضر و ناظر نے میرے حضور صلی اللہ علیہ وسلم بیشک بنیاں سماں کیف سرور دا اے

❖ ❖ ❖ ﴿فیضانِ انیس: ۴۴﴾ ❖ ❖ ❖ -

- ❖ ❖ ❖ عَلَى اللَّهِ عَلَى حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ❖ ❖ ❖ -

جلوس میلادِ مصطفیٰ ﷺ

خوشی، مسرت اور جشن کے اظہار کا ایک طریقہ جلوس نکالنا بھی ہے، لہذا حضور نبی کریم ﷺ کی آمد پاک کی خوشی میں جلوس بھی نکالا جاتا ہے جس کے اندر وقفے وقفے کے بعد بیانات، تلاوت قرآن پاک، نعت شریف اور خصوصاً آپ ﷺ کی بارگاہ اقدس میں صلوٰۃ و سلام کے تحفے پیش کئے جاتے ہیں۔

جلوس عربی اور اردو زبان کا لفظ ہے بطور مذکر استعمال ہوتا ہے۔ اس کے معنی ہیں کہ بہت سے لوگوں کا کسی خاص موقع پر اکٹھے ہو کر بازاروں سے گزرنا۔ شاہانہ جاہ و حشم کے ساتھ بادشاہ یا امیروں کی سواری کا نکلنا، بیٹھنا، شاہی تخت نشینی، موجودہ زمانے میں مختلف قسم کے جلوس نکالے جاتے ہیں۔ مثلاً دولہے کی برأت کا جلوس، احتجاجی جلوس، ماتمی جلوس اور جلوس میلاد وغیرہ۔ ”جلوس میلاد النبی ﷺ“ دُنیا کے اسلام کا ایک اجتماعی عمل ہے۔ یہ میلاد النبی ﷺ کا جلوس شہنشاہ ہر دو عالم، محبوب خدا، حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی شاہی کے عمل ظہور اور اس عالم دُنیا میں تشریف آوری کے دن بارہ ربیع الاول شریف ہر سال نکالا جاتا ہے۔

حضور نبی کریم، رؤف و الرحیم ﷺ کی دونوں جہانوں پر حاکمیت کے چوکیدار اپنے فرائض غلامی و پاسبانی ادا کرتے ہوئے جلوس میں شامل گدایانِ درِ مصطفیٰ ﷺ کی قیادت کرتے ہیں اور انہیں دربارِ مصطفائی ﷺ کے آداب سکھاتے ہیں۔ اور اس نعمتِ عظمیٰ کی عطا پر اپنے رب ذوالجلال کا شکر یہ ادا کرتے ہیں۔

یہ بات بھی ذہن نشین رہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کی آمد کی خوشی میں جلوس نکالنا نئی بات نہیں بلکہ اس کی ابتداء تو اسی وقت ہو گئی تھی جب آپ ﷺ نے اس کرۂ ارضی کو رونق بخشی اور یہ سعادت اللہ تعالیٰ کی نوری مخلوق فرشتوں نے حاصل کی تھی۔ تسلسل سے جلوس

میلاد کے روح پرور مناظر ملاحظہ فرمائیں اور اپنے ایمان کو تازہ کریں.....

حضور نبی کریم ﷺ کی والدہ محترمہ سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ

وَإِذَا قَائِلٌ يَقُولُ خُذُوهُ عَنْ أَعْيُنِ النَّاسِ قَالَتْ وَرَأَيْتُ
رَجُلًا قَدْ وَقَفُوا فِي الْهَوَا بِأَيْدِيهِمْ أَبَارِيقُ مِنْ فِضَّةٍ

﴿ مواہب الدنیہ: ۱۲۵/۱ • مدارج النبوة: ۱۶/۲ • ﴾

اور اچانک ایک کہنے والا کہہ رہا تھا (فرشتو!) انہیں (محمد رسول اللہ ﷺ) کو پکڑ کر لوگوں کی آنکھوں سے دور لے جاؤ، آپ فرماتی ہیں میں نے کچھ لوگ (فرشتے اور حوریں) دیکھے کہ ہوا میں (تعظیم کے لئے) کھڑے ہیں اور ان کے ہاتھوں میں چاندی کی صراحیاں ہیں۔

ایک روایت میں ہے کہ مجھے ہاتف غیبی ہے آواز آئی کہ آمنہ! ان پر تین دن تک دروازہ نہ کھولنا حتیٰ کہ سات آسمانوں کے فرشتے ان کی زیارت نہ کر لیں۔ میں نے ان کے لئے حجرہ میں ایک بچھونا بچھایا اور دروازہ بند کر لیا اور میں نے فرشتوں کو دیکھا کہ وہ آپ کے پاس قطار در قطار اور فوج در فوج حاضر ہو رہے تھے۔ ﴿ مولد العروس: ۷۹ • ﴾

ایک اور روایت علامہ ابن حجر مہتمی سے ہے کہ حضرت جبریل امین علیہ السلام نے آپ کی آمد کا اعلان جنت میں فرمایا جسے سن کر تمام فرشتے خدا کی حمد و ثناء میں رطب اللسان ہو گئے اور ایک دوسرے کو آپ کی آمد کی خوشخبریاں دینے لگے۔ حضرت جبریل اہل آسمان سے فارغ ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے انہیں حکم دیا کہ ایک لاکھ فرشتوں کو لے کر زمین پر اتریں اور زمین کے تمام گوشوں، پہاڑوں، جزیروں، سمندروں اور تمام اطراف و اکناف عالم میں پھیل جائیں اور وہاں کے رہنے والوں کو آپ کی آمد کی بشارت دو۔ ﴿ النعمۃ الکبریٰ: ۳۰ • ﴾

فاروق اعظم رضی اللہ عنہ جب ایمان لانے کے لئے آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے کلمہ شہادت پڑھا پھر آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کی یا رسول اللہ ﷺ کیا ہم حق پر نہیں؟۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیوں نہیں، ہم حق پر ہیں۔ آپ ﷺ نے پھر عرض کی پھر

چھپنا کیسا؟ پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم دو صفیں بنا کر جلوس کی شکل میں نکلے، ایک صف کے آگے حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے اور دوسری کے آگے حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ تھے، یہ عظیم الشان جلوس جب کفار کے گروہ کے قریب سے گزرا تو انہیں سخت صدمہ پہنچا۔ پس یہی وہ موقعہ تھا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو فاروق کا لقب عطا فرمایا۔ کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وجہ سے اسلام کو غلبہ اور حق و باطل میں فرق واضح ہوا۔ ﴿تاریخ الخلفاء: ۱۱۳﴾

جب اللہ رب العزت نے اپنے پیارے محبوب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کو لامکاں کی سیر کرائی تو اس وقت بھی جلوس کے مظاہرے ہوئے، حضرت علامہ اسماعیل حقی رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ.....

فَنَزَلَ جِبْرَائِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَإِسْرَافِيلَ وَمَعَ كُلِّ

وَاحِدٍ مِنْهُمْ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ

﴿تفسیر روح البیان شریف: ۱۰۶/۹﴾

پس جبرائیل، میکائیل اور اسرافیل علیہم السلام (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو لینے کے لئے) اترے اور ان میں ہر ایک کے ساتھ ستر ستر ہزار فرشتے تھے

۔۔۔ ﴿حَمْدُ اللَّهِ عَلَى حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ﴾ ۔۔۔

”مسلم شریف باب الهجرة“ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مکہ سے مدینہ منورہ ہجرت کر کے جانے کے واقعہ کو بیان کرتے ہوئے نقل کیا گیا ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مکہ سے سفر ہجرت کا آغاز فرمایا تو اس کی خبر اہل عشق و وفاء انصار مدینہ صحابہ کرام کو پہنچی کہ آپ مدینہ کو تشریف لا رہے ہیں۔ مدینہ کے انصار صحابہ کرام کی قسمیں جاگ اٹھیں اور محبوب خدا علیہ التحیۃ والثناء کی تشریف آوری کیلئے جشن استقبال کی تیاریاں شروع کر دیں۔ ہر روز تھے جوان بچے، مرد و عورتیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کے لئے بے چین تھیں۔ ایک ہر صبح کو شہر سے نکل کر حرمہ میں جمع ہوتے۔ انتظار کرتے کرتے جب وہ پہر ہو جاتی تو واپس چلے جاتے۔

ادھر نبی کریم ﷺ جب مدینہ کے قریب موضع غمیم میں پہنچے تو بریدہ اسلمی قبیلہ بنی سہم کے ستر سوار ساتھ لے کر حصول انعام کی اُمید پر آنحضرت ﷺ کو گرفتار کرنے آیا۔ رسول اللہ ﷺ نے بریدہ اسلمی اور اسکے قبیلہ اور خاندان کے بارے میں چند باتیں ارشاد فرمائیں۔

بعد میں بریدہ اسلمی نے آپ ﷺ سے پوچھا کہ آپ کون ہیں؟ حضور ﷺ نے فرمایا: میں اللہ کا رسول محمد بن عبد اللہ ہوں۔ بریدہ نے نام مبارک سن کر کلمہ شہادت پڑھا اور مسلمان ہو گیا اور جو سوار بریدہ کے ساتھ تھے وہ بھی مشرف باسلام ہوئے۔ بریدہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! مدینہ میں آپ کا داخلہ جھنڈے کے ساتھ ہونا چاہئے۔ محبت و تعظیم کے طریقے اور تقاضے بھی نرا لے ہوتے ہیں۔ بریدہ نے اپنا عمامہ سر سے اتار کر نیزہ پر باندھ لیا اور محبوب خدا کے آگے آگے روانہ ہوا۔ یہ واقعہ بتا رہا ہے کہ مدینہ میں تشریف آوری پر جشن استقبال کو جلوس و جھنڈے کے ساتھ منظم کیا گیا اور حضور نبی کریم ﷺ نے بریدہ اسلمی اور ان کے ستر ساتھیوں کے جلوس و جھنڈے کو برقرار رکھ کر واضح فرمادیا کہ محبت و تعظیم کی خاطر جلوس بنانا اور جھنڈوں کو سجانا صحابہ رضی اللہ عنہم کی عقیدت و محبت کا مظاہرہ تھا۔ ادھر محبوب خدا اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھ جلوس کی صورت میں مدینہ کی طرف پیش قدمی فرما رہے ہیں۔ ادھر انصار مدینہ استقبال کے لئے صبح سے ۷۰ ہ کے مقام پر سراپا انتظار ہیں۔ ایک دن انتظار کر کے گھروں میں واپس جا چکے تھے کہ ایک یہودی کی نظر محبوب خدا ﷺ کے قافلہ عشق و محبت پر پڑی تو نہایت زور سے پکار اٹھا، تو تمہارا مقصد و مقصود جس کا تم انتظار کر رہے تھے وہ آگیا۔ یہ سن کر مسلمانوں نے فوراً ہتھیار لگا کر ۷۰ ہ قباء کے عقب میں رسول اللہ ﷺ کا والہانہ استقبال کیا۔ اور اظہارِ مسرت کے لئے نعرہ تکبیر بلند کیا۔

بس سب ہی دیوانہ وار اس مہمان گرامی کی طرف لپکتے ہیں سب پکارتے جا رہے ہیں مرحبا! مرحبا! خوشی سے ایک دوسرے کو مبارک باد دیتے جا رہے تھے۔ اور اپنی آنکھوں کی پیاس بجھا رہے تھے اور حضور اقدس ﷺ کی تشریف آوری سے جو خوشی مدینہ میں مسلمانوں کو

ہوئی اُس کا بیان نہیں ہو سکتا۔

حضور ﷺ کی مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ میں آمد کا یہ ایسا پر جوش جلوس تھا جس کا عصر حاضر میں تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔ جب لوگ اجتماعی صورت میں حضور ﷺ کا استقبال کر رہے تھے تو

فَصَعِدَ الرَّجَالُ وَالنِّسَاءُ فَوْقَ الْبُيُوتِ وَتَفَرَّقَ الْغُلَمَانُ وَالْخُدَّامُ
فِي الطَّرِيقِ يَنَادُونَ يَا مُحَمَّدُ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ -

(صحیح مسلم شریف)

مرد اور عورتیں گھروں کی چھتوں پر چڑھ گئے اور بچے خدام راستوں میں پھیل گئے (یہ لوگ با آواز بلند) کہہ رہے تھے یا محمد... یا رسول اللہ... یا محمد... یا رسول اللہ ﷺ حضور نبی کریم ﷺ کی مدینہ پاک تشریف آوری پر حبشیوں نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے نیزوں سے کھیل کھیلا تھا چنانچہ ملاحظہ فرمائیں۔

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ پاک تشریف لائے تو حبشیوں نے آپ ﷺ کی تشریف آوری پر فرحت (جشن) کے طور پر تھوٹے تھوٹے نیزوں کے ذریعے کھیل کھیلا۔ ابو داؤد شریف، مشکوٰۃ شریف، ابوداؤد، ۲۵۲۔
آمد مصطفیٰ ﷺ پر جوش و جذبہ کا اظہار کرنا انصار مدینہ کے عظیم کردار است ثابت ہے انہوں نے اپنے خوش نصیب بچوں کو مدحت رسول ﷺ کے ترانے یاد کروائے اور آپ ﷺ کے استقبال کی تیاریاں کیں یہ ترانے آپ بھی پڑھیں، کتنے ایمان افروز ہیں:

طَلَعَ الْبَدُّ عَلَيْنَا مِنْ ثَنِيَّاتِ الْوُدَاعِ
وَجَبَ الشُّكْرُ عَلَيْنَا مَادَّعَا لِلَّهِ دَاعِ
أَيُّهَا الْمُبْعُوثُ فِينَا جُنْتَ بِالْأَمْرِ الْمُطَاعِ
أَنْتَ شَرَفْتَ الْمَدِينَةَ مَرْحَبًا يَا خَيْرَ دَاعِ
فَلَبَّسْنَا ثُوبَ يَمَنِ بَعْدَ تَلْفِيقِ الرِّقَاعِ

فَعَلَيْكَ اللَّهُ صَلَّي ﴿.....﴾ مَا سَعَى لِلَّهِ سَاءَ

ترجمہ:- وداع کی گھاٹیوں سے ہم پر چودہویں کا چاند نکل آیا، جب تک ایک بھی اللہ تعالیٰ کی دعوت دینے والا (مسلمان) باقی ہے، آپ ﷺ کا شکر ہم پر واجب ہے۔ اے ہمارے درمیان بھیجے گئے (محبوب!) آپ امر مطاع کے ساتھ تشریف لائے ہیں۔ آپ نے مدینہ کو شرف بخشا ہے، خوش آمدید! اے خیر کی دعوت دینے والے، پس ہم نے پھٹے کپڑوں کو چپکانے کے بعد، یمن (برکت) کا لباس پہن لیا ہے، پس اللہ تعالیٰ آپ پر صلوٰۃ بھیجے، جب تک اللہ کے لئے کوئی کوشش کرنے والا کوشش کرے۔

﴿فتح الباری ۷/۲۶۱، دلائل النبوة للبیہقی ۲/۵۰۷، البدایہ والنہایہ ۳/۱۹۵، الوفا ۲۵۲﴾

چڑھیا چن وداع دیاں گھاٹیاں تھیں، ہوسی کفر اندھیر فنا ساڈا
سچی مالکا شکر ہزار تیرے، دہل دیں کمال وسا ساڈا
بچیاں گاندیاں، دف کھڑکاندیاں نے، آقا آگیا زلف سجا ساڈا
لائناں جاندیاں پیاں جیں وچوں، آقا رہیا لوکو جگمگا ساڈا
آپ ﷺ کی اونٹنی جب ایک مقام پر بیٹھ گئی تو بنو نجار کی لڑکیاں دف بجاتی ہوئی نکلیں
اور یوں گانے لگیں۔

نَحْنُ جَوَارِ مِنْ بَنِي نَجَّارٍ يَا حَبَّذَا مُحَمَّدٌ مِّنْ جَارِ

ترجمہ:- ہم نجار کی لڑکیاں ہیں۔ اے نجاریو! محمد ﷺ کیسا اچھا ہمسایہ ہے۔
حضور نبی کریم ﷺ نے اس سارے واقعہ کو برقرار رکھا، کسی ایک محبت و تعظیم کا رد نہیں فرمایا تھا بلکہ آپ ﷺ نے یہ سن کر اُن لڑکیوں سے پوچھا! کیا تم مجھ کو دوست رکھتی ہو؟
انہوں نے کہا ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں بھی تم کو دوست رکھتا ہوں۔“

اس خوشی میں مرد اور عورتیں چھوٹے بڑے گلی کوچوں میں پکار رہے تھے!

جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ جَاءَ نَبِيُّ اللَّهِ

اللہ کے رسول ﷺ تشریف لائے..... اللہ کے نبی تشریف لائے!

۔۔۔۔۔ ﴿حَلَّى اللَّهُ بِلَبِّي حَبِيبَهُ مُحَمَّدٌ وَآلَهُ وَسَلَّمَ﴾ ۔۔۔۔۔

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اپنا چشم دید واقعہ بیان فرماتے ہیں کہ فتح مکہ کے موقع پر ایک عظیم الشان جلوس کی صورت میں جب مسلمان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بآواز بلند اللہ کی شان و شوکت اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت بیان کر رہے تھے۔

۔۔۔ ﴿حَلَّى اللَّهُ عَلَى حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ﴾ ❖ ❖ ❖

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال مبارک کے موقع پر بھی فرشتوں نے ایک عظیم الشان جلوس کا اہتمام کیا جیسا کہ اُس وقت جبریل علیہ السلام نے عرض کی یا حبیب اللہ! میں آپ کو بشارت دیتا ہوں کہ میں (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے استقبال کے لئے) تمام آسمانوں کے دروازوں کو کھلا چھوڑ آیا ہوں اور وہاں تمام فرشتے آپ کو سلامی دینے کے لئے اور آپ کو مرحبا اور خوش آمدید کہنے کے لئے صف باندھے کھڑے ہیں اور میں آپ کو بشارت دیتا ہوں کہ یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! تمام جنتوں کے دروازے کھول دیئے گئے ہیں اور تمام دریا جاری کر دیئے ہیں اور تمام درخت جھوم رہے ہیں اور یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کے لیے حوریں مزین ہو چکی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اپنے رب کی رضا جوئی کے لئے اُس کی حمد کرتا ہوں۔

﴿المعجم الکبیر: ۶۳/۳ ❖ حلیۃ الاولیاء: ۶۲/۲ ❖﴾

فرشتوں کے جلوس کا اہتمام تو ابھی تک جاری ہے سیدنا کعب بنی النضر سے روایت ہے کہ ہر روز دن نکلنے ہی ستر ہزار فرشتے نازل ہوتے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ عرض کرتے ہیں حتیٰ کہ جب شام کر لیتے ہیں تو اوپر چلے جاتے ہیں اور اُن کی مثل (ستر ہزار) اُتر آتے ہیں وہ بھی اُن کی مثل ہی کرتے ہیں (قیامت تک اسی طرح ہوتا رہے گا) حتیٰ کہ جب زمین شق ہو جائے گی تو آپ ستر ہزار فرشتوں (کے جھرمٹ) میں باہر تشریف لائیں گے وہ فرشتے آپ کی خدمت میں نیاز مندی کا مظاہرہ کریں گے۔

﴿مشکوٰۃ شریف ❖ داری شریف: ۵۷۱ ❖ حلیۃ الاولیاء: ۵۹۰/۲ ❖﴾

﴿شعب الایمان ❖ القول البدیع: ۵۲ ❖﴾

اور پھر میدانِ حشر کے جلوس کا منظر ہی دیدنی ہوگا۔ اُس دن تو تمام مخلوق آپ کے اُس جلوس میں شامل ہوگی حتیٰ کہ نبی و رسول بھی اُس دن اُس جلوس میں شامل ہوں گے

﴿ترندی شریف: ۲۰۲۲﴾ مشکوٰۃ شریف ﴿دارمی شریف﴾

عید میلادُ النبی ﷺ منانا مومن کی پہچان ہے اور اس موقع پر خوشی کے اظہار کا ایک ذریعہ جلوس بھی ہیں اس موقع پر جلسوں میں مسلمان ایک جگہ جمع ہو کر یا گشت کر کے درودوں کے نذرانے سرورِ کائنات ﷺ کی بارگاہ میں پیش کرتے ہیں جو قابلِ تحسین اور مقبول بارگاہِ رسالت ہوتے ہیں۔

لیکن جلوس میلاد کو ڈھول، تاشے اور رقص کی ملاوٹ سے پاک رکھنا چاہئے۔ اس لیے کہ ہم جن کے میلاد کی خوشی میں یہ نیکیاں کر رہے ہیں انہوں نے ڈھول، تاشے اور باجوں کو شیطانی کھیل قرار دیا ہے پھر اگر ان کے میلاد میں ہم یہ آلات استعمال کریں گے تو کیا آپ ﷺ خوش ہونگے، عاشقانِ مصطفیٰ ﷺ سوچیں، یقیناً ایسے فعل کرنے سے رسول اللہ ﷺ ناراض ہوں گے لہذا جن کاموں سے آپ ﷺ کی خوشنودی حاصل نہ ہو ایسے فعل مسلمانوں کو نہیں کرنے چاہئے، کوشش کر کے ایسے کام کریں جن سے مقصد بھی پورا ہو اور حقیقی عید بھی ہو سکے۔ مثلاً جلوس میں شامل ہر شخص پاک و صاف با وضو ہو..... لباس ہو سکے تو نیا ورنہ دھلا ہوا اور اُجلا ہو..... چلنے میں وقار اور اطمینان ظاہر ہو بد نظمی یا عجلت نہ کی جائے..... سب کا مقصد اجتماعی طور پر شکر کا اظہار ہو لہذا آگے اور پیچھے ہونے میں اختلاف نہ کیا جائے..... سگریٹ وغیرہ سے پرہیز کیا جائے..... نعت خوانی، درود و سلام کا ورد رکھا جائے، خوش الحانی سے ہو تو زیادہ بہتر ہے تاکہ ایک دوسرے کی برائی اور فضول گفتگو سے بچا جائے..... ڈھول، باجے قطعاً استعمال نہ کئے جائیں، رقص و سرود سے پرہیز کیا جائے..... خوشبو اور عطریات کا استعمال کیا جائے..... علماء اور بزرگوں کو آگے رکھا جائے..... جھنڈے اور بینر ایسے استعمال کئے جائیں جن پر حضور ﷺ کی تعریف نمایاں لکھی ہو..... ایک دوسرے کو مبارکباد دی جائے اور مصافحہ و معانقہ کیا جائے..... مٹھائی اور دیگر اشیاء طعام اس طرح تقسیم کی جائیں کہ رزق کی بے حرمتی نہ ہو..... عورت اور مرد اس طرح جمع نہ ہوں کہ پردہ ہی نہ رہے..... جلوس یا

محافل کی وجہ سے نماز کو ہرگز نہ چھوڑا جائے۔

جلوس کا رواج

جلوس کی ابتداء تو اسی وقت سے ہے کہ جب بنو نجار کی بچیاں اور بچے نعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے گیت گاتے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے استقبال کو مدینہ منورہ کے راستہ میں چل رہے تھے۔ اہل مدینہ کی پیروی کرتے ہوئے آج تک تمام عالم اسلام اور خصوصاً ملک عزیز پاکستان میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشی میں قریہ قریہ شہر شہر جلوس نکالے جاتے ہیں اور یہ بھی ایک خوشی کے اظہار کا ذریعہ ہے۔ چند مقامات کے جلوس کے خوبصورت اور ایمان پرور مناظر کا ذکر پیش خدمت ہے۔

۔۔۔ ❁ ❁ ❁ صلی اللہ علیہ وسلم ❁ ❁ ❁ ۔۔۔

صاحب تفسیر خزینۃ القرآن سید موسیٰ المبرقعی رحمہ اللہ جلوس کی شکل میں قم سے مکہ شریف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جائے ولادت جایا کرتے تھے۔

”فتاویٰ شامی“ میں ہے کہ ۱۲ ربیع الاول کو شامی لوگ مکہ شریف جائے ولادت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جایا کرتے تھے۔ ❁ ❁ ❁ ذکر خیر الامام: ۲۸/ از حافظ سید غلام حسین مصطفیٰ رضا ❁ ❁

۔۔۔ ❁ ❁ ❁ صلی اللہ علیہ وسلم ❁ ❁ ❁ ۔۔۔

علامہ محمد رضا مصری اپنی کتاب ”محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم“ میں رقمطراز ہیں۔ خاص شہر قاہرہ میں اس روز ایک جلوس بعد ظہر پایادہ ہوتا ہے جو پولیس کے حفاظتی دستوں کے ساتھ سڑکوں سے گزرتا ہے۔ دونوں طرف فوج کے افسر ہوتے ہیں اور وزراء اور حکام کے لئے شامیانے نصب کئے جاتے ہیں فوج سلامی دیتی ہے شیرینی تقسیم کی جاتی ہے شربت پلایا جاتا ہے پھر توپوں کی گونج میں شاہانہ سواری واپس جاتی ہے۔ ❁ ❁ ❁ تنویر برکات ❁ ❁

عظیم الشان مشعل بردار جلوس

امام قطب الدین اعظمی جو کہ عرب کے مشہور محدث اہل مکہ کے جشن میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں رقم طراز ہیں کہ اہل مکہ صدیوں سے جشن میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم مناتے آ رہے

”۱۲ ربیع الاول شریف کی رات ہر سال باقاعدہ مسجد حرام میں اجتماع کا اعلان ہوتا تھا‘ تمام علاقوں کے علماء‘ فقہاء‘ گورنر اور چاروں مذاہب کے قاضی مغرب کی نماز کے بعد مسجد حرام میں اکٹھے ہو جاتے‘ نماز کی ادائیگی کے بعد تمام لوگ ”سوق اللیل“ سے گزرتے ہوئے مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم (مقام ولادت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) کی زیارت کے لئے جاتے‘ اُن کے ہاتھوں میں کثیر تعداد میں شمعیں‘ فانوس اور مشعلیں ہوتیں‘ وہاں لوگوں کا اس قدر اجتماع ہوتا کہ جگہ نہ ملتی‘ پھر ایک آدمی (خطیب‘ مقرر) وہاں خطاب کرتا‘ دُعا ہوتی اور تمام لوگ مسجد حرام میں لوٹ آتے اور مسجد کے درمیان میں دروازہ شریف کی طرف رُخ کر کے صفیں بنا کر بیٹھ جاتے‘ بادشاہ وقت محفل کے منتظمین کی دستار بندی کرتا‘ پھر عشاء کی اذان اور جماعت ہوتی‘ اُس کے بعد لوگ اپنے اپنے گھروں کو چلے جاتے‘ یہ اتنا بڑا اجتماع ہوتا کہ دُور دراز دیہاتوں‘ شہروں حتیٰ کہ جدہ کے لوگ بھی اس میں شرکت کرتے اور آپ کی ولادت مقدسہ پر خوشی کا اظہار کرتے۔

﴿❖ الاعلام باعلام بيت الله الحرام: ١٩٦❖﴾

[illegible]

راقم الحروف کے شیخ طریقت، سراج العارفین، سعید الاولیاء، شارح مکتوباتِ امام ربانی، حضرت علامہ مولانا ابوالہیان پیر محمد سعید احمد مجددی رحمۃ اللہ علیہ خوبصورت محفل میلاد اور جلوس کا اہتمام فرمایا کرتے تھے خصوصاً ربیع الاول شریف کی بارہویں رات کو درود شریف کی محفل پاک کا انتظام فرماتے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے جانشین ابوالحبیب صاحبزادہ محمد رفیق احمد مجددی زیب سجادہ درگاہ حضرت ابوالہیان رحمۃ اللہ علیہ نے تو کمال کر دیا ہے، جدید سہولتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے، آپ نے مشعل بردار موٹر سائیکل جلوس کا اہتمام کیا ہے، جو کہ بارہ ربیع الاول شریف سے پہلے جمعۃ المبارک کو نماز مغرب کے بعد نکالا جاتا ہے۔

نمازِ مغرب کے بعد جانشین حضرت ابوالبلیان، صاحبزادہ والا شان، خوبصورت گھڑسواروں کے ہمراہ سفید بگھیوں اور الیکٹرک مشعل بردار ہزاروں موٹر سائیکلوں سمیت

جب درگاہ حضرت ابوالبلیان رحمۃ اللہ علیہ مرکزی جامع مسجد نقشبندیہ ماڈل ٹاؤن گوجرانوالہ سے ادارہ کے سبز پرچم لہراتے ہوئے... سنہری مشعلیں جلاتے ہوئے..... اور درود و سلام کے ترانے گاتے ہوئے سوئے منزل رواں ہوتے ہیں تو اک عجیب پر کیف اور روح پرور منظر ہوتا ہے، سواروں کے علاوہ بے شمار پیدل لوگ بھی نہایت فرحاں و شاداں قدم بہ قدم چلتے ہیں اور کئی صاحبان رکشوں اور کاروں پر بھی سوار ہو کر غلامی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ثبوت فراہم کرتے ہیں۔

جلوس کے آگے آگے میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مختلف عنوانات پر مشتمل بینر اور کتبے شرکائے جلوس نے اٹھار کھے ہوتے ہیں۔

مین جی ٹی روڈ کی دونوں اطراف میں زندہ دِلان گوجرانوالہ کے تاجروں، صنعتکاروں، دوکانداروں، مختلف سیاسی و سماجی شخصیات اور عالمی ادارہ تنظیم الاسلام کی طرف سے خوبصورت، بڑے بڑے بینرز آویزاں کئے جاتے ہیں، یہ بینرز ایک خوش کن منظر پیش کر رہے ہوتے ہیں۔ جبکہ جی ٹی روڈ کے درمیان کھبوں پر آویزاں مرکزی سیکرٹریٹ عالمی ادارہ تنظیم الاسلام کے خوبصورت میلادی بینرز اور لاری اڈا سے لے کر نگار پھانک تک جا بجا خوبصورت برقی قمقمے زبانِ حال سے عالم اسلام کو جشن میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارکباد پیش کر رہے ہوتے ہیں۔ بالفاظِ دیگر یہ منظر کچھ یوں ہوتا ہے کہ اُس رہز شہر کے درود یوار نے اُودھے، اُودھے..... نیلے، نیلے..... پیلے، پیلے..... پیرھن

اوڑھ رکھے ہیں اور خوبصورت برقی قمقموں کے ذریعے انکی مانگ میں ستارے بھ دیئے گئے ہیں۔

فکری، شعوری، اور نظری افتراق کے باوجود زندہ دِلان گوجرانوالہ محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک مرکز پر جمع ہو جاتے ہیں۔ ہر کوئی اپنی گونا گوں مصروفیات کو فراموش کر کے فرحان و شاداں، ارد گرد سے بے نیاز ہو کر عظمتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ترانے گاتا جا رہا ہوتا ہے۔ تنظیم الاسلام فورس کے باوردی نوجوان پورے ماحول پر کڑی نظر رکھتے ہیں اور ہر قسم کی ہنگامی صورتحال سے نبرد آزما ہونے کے لئے پوری طرح مستعد اور چاک و چوبند ہوتے ہیں۔ ہر

کوئی محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد سے سرور سوائے منزل رواں دواں رہتا ہے، آخر کار یہ عظیم الشان جلوس نگار پھاٹک سے واپس ہوتے ہوئے جی ٹی روڈ پر سے ہی درگاہ حضرت ابوالبیان رحمہ اللہ ماڈل ٹاؤن واپس پہنچ جاتا ہے جہاں شرکاء کرام باجماعت نماز ادا کرتے ہیں، خصوصی دعا ہوتی ہے، پھر شرکاء جلوس کی خدمت میں لنگر شریف پیش کیا جاتا ہے، اس طرح یہ عظیم الشان جلوس بخیر و خوبی اختتام کو پہنچ جاتا ہے۔

﴿ ماہنامہ دعوت تنظیم الاسلام: مارچ ۲۰۰۹ء ﴾

میلا د شریف کا جلوس دیکھنے پر مسرت کا اظہار

نواب مشتاق احمد خان روالپنڈی میں میلا د شریف کے جلوس کا چشم دید واقعہ بیان کرتے ہیں۔ ”جنوری ۱۹۴۸ء میں پاکستان کی پہلی عید میلاد تھی، خون کے دریاؤں کو پار کر کے اور عزیزوں اور دوستوں کی نعشوں کی چھوٹی بڑی پہاڑیوں کو عبور کر کے مہاجرین کو سر زمین پاکستان میں وارد ہوئے کچھ زیادہ مدت نہیں ہوئی تھی، ایک نظریہء حیات کے لئے اتنی بڑی قربانی دینے کے بعد جذبہ میں فراوانی اور ایمان میں تازگی تھی۔ اس لیے پہلی عید میلاد کے موقع پر بڑا جوش اور جذبہ تھا، فوجوں کے جلوس شہر کے بازاروں میں گزر رہے تھے، جلوس کو دیکھنے کے لئے میں بھی ایک جگہ کھڑا ہو گیا، میرے پاس ہی ایک سفید پوش بزرگ پھٹے پرانے کپڑے پہنے ہوئے تھے، جیسے ہی فوج کا ایک دستہ اللہ اکبر کے نعرے بلند کرتا ہوا اور درود و سلام پڑھتا ہوا پاس سے گزرا، اُن کی آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسو گرنے لگے، یہ سماں دیکھ کر ایک شوخ نوجوان جو پاس ہی کھڑا تھا، اُن سے مخاطب ہو کر بولا بھائی صاحب یہ تو خوشی کا موقع ہے، آپ روئے کیوں ہیں۔ سفید پوش بزرگ نے اُڈتے ہوئے آنسوؤں کے سیلاب میں بہتے ہوئے جواب دیا: ”عزیز من! یہ رنج کے آنسو نہیں، یہ خوشی اور مسرت کے آنسو ہیں۔ ورنہ وحدۃ لا شریک کی قسم! رنج کے آنسو بہانے کے لیے میرے پاس کافی وجوہ موجود ہیں۔ یہ ناچیز گنہگار جو آپ کے سامنے کھڑا ہے، بھک منگا نہیں ہے، وہ چاندنی چوک دہلی کا ایک خوشحال سوداگر تھا، اب اس کے پاس ان چیتھڑوں کے سوا کچھ نہیں، جو اس

کے جسم کی ستر پوشی کر رہے ہیں اس کی دکان کو نذر آتش کر دیا گیا اس کے مکان اور ساری متاع حیات کو ملیا میٹ کر دیا گیا اس کی گھر والی کو ظالموں نے اس کے سامنے قیمہ قیمہ کر ڈالا اس کی جوان بیٹی کو اس کی آنکھوں کے سامنے پکڑ کر لے گئے اور وہ بے بس کھڑا دیکھتا رہا اس کے دودھ پیتے بچے کا وہ حشر کیا جس کے بیان کرنے کی بھی اس کی زبان میں طاقت نہیں اس کے بھائی بندوں کو بلا لحاظ عمر و جنس تہ تیغ کر دیا گیا۔

عزیز من! میں ضرور تمند ہوں، مظلوم ہوں، اللہ کی اس وسیع دنیا میں تنہا اور بے یار و مددگار ہوں، لیکن باوجود اس کے میں خوش ہوں اور خوشی کے آنسو بہا رہا ہوں اس لیے کہ سب کچھ کھونے کے بعد میں اپنی آنکھوں سے یہ روح پرور منظر دیکھ رہا ہوں اپنے کانوں سے میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام سن رہا ہوں عسا کرِ اسلامیہ کے گھوڑوں کے ناپوں کی ایمان افروز آواز سن رہا ہوں۔ الحمد للہ کہ سب کچھ کھونے کے بعد بھی میں راضی برضا ہوں اور میرا ایمان سلامت ہے اور میں اپنے کو خسارہ میں نہیں پاتا۔

سوال کرنے والا یہ سن کر بے اختیار ہو کر اس فرشتہ سیرت انسان اور صاحب ایمان بزرگ سے لپٹ گیا۔ اس پاس جتنے لوگ تھے ان میں سے جس نے بھی یہ ساری گفتگو سنی اس کی آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسو گرنے لگے۔ اللہ اللہ! کیسا ایمان افروز اور دل بلا دینے والا منظر تھا۔ ﴿ضیاء حرم عید میلاد النبی نمبر ۳۴﴾ ❖

میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلوس سے حزن و غم میں تخفیف

اس دور کے معروف بین الاقوامی عالم حسن البناء، شہید مصری، بانی جماعت ”الخوان المسلمون“ مصر۔ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلوس میں شمولیت کا ایک نہایت ہی پروردگار پرور ایمان افروز واقعہ اپنی ڈائری میں درج کرتے ہوئے رقم طراز ہیں (جسے پاکستان میں ابوالاعلیٰ مودودی کے دست راست جناب خلیل احمد حامدی نے عربی سے اردو میں ترجمہ کیا اور اسلامک پبلی کیشنز لاہور نے ”حسن البناء، شہید کی ڈائری“ کے نام سے کتاب کو شائع کیا ایک مثالی کردار کے عنوان کے تحت (۱۹۶، ۱۹۷ء پر یوں) بیان کرتے ہیں) ”مجھے یاد ہے

کہ جب ربیع الاول شریف کا مہینہ آتا ہے تو یکم ربیع الاول سے لے کر ۱۲ ربیع الاول تک معمولاً ہر رات ہم حصانی اخوان میں سے کسی ایک کے مکان پر محفل ذکر منعقد کرتے اور میلاد النبی ﷺ کا جلوس بنا کر باہر نکلتے اتفاق سے ایک رات برادرِ م شیخ شبلی الرجال کے مکان پر جمع ہونے کی باری آگئی ہم عارِ ثا عشاء کے بعد اُن کے مکان پر حاضر ہوئے دیکھا پورا مکان خوب روشنیوں سے جگمگا رہا ہے اُسے خوب صاف و شفاف اور آراستہ و پیراستہ کیا جا چکا ہے۔ شیخ شبلی الرجال نے رواج کے مطابق حاضرین کو شربت قہوہ اور خوشبو پیش کی۔ اُس کے بعد ہم جلوس بن کر نکلے اور بڑی مسرت و انبساط کے ساتھ مروجہ مناقب اور نظمیں (میلاد یہ نعتیں) پڑھتے رہے۔ جلوس ختم کرنے کے بعد ہم شیخ شبلی الرجال کے مکان پر واپس آگئے اور چند لمحات اُن کے پاس بیٹھے رہے جب اُٹھنے لگے تو شیخ شبلی الرجال نے بڑے لطافت آمیز اور ہلکے پھلکے تبسم کے ساتھ اچانک اعلان کیا کہ ان شاء اللہ کل آپ حضرات میرے ہاں علی الصبح تشریف لے آئیں تاکہ روحیہ کی تدفین کر لی جائے (روحیہ شیخ شبلی کی اکلوتی بیٹی ہے شادی کے تقریباً گیارہ سال بعد اللہ تعالیٰ نے شیخ کو عطا کی ہے اُس بیٹی کے ساتھ ہمیں اس قدر شدید محبت و وابستگی ہے کہ دورانِ کام بھی اُسے جدا نہیں کرتے یہ بیٹی نشوونما پا کر اب جوانی کی حدود میں داخل ہو چکی ہے شیخ نے اس کا نام روحیہ تجویز کر رکھا ہے کیونکہ شیخ کے دل میں اب سے وہی مقام حاصل ہے جو جسم میں روح کو حاصل ہے) شیخ کی اس اطلاع پر ہم بھونچکے رہ گئے ہم نے عرض کیا: روحیہ کا کب انتقال ہوا۔ فرمانے لگے آج ہی مغرب سے تھوڑی دیر پہلے۔ ہم نے کہا: آپ نے ہمیں پہلے کیوں نہ اطلاع کر دی کم از کم میلاد النبی ﷺ کا جلوس کسی اور دوست کے گھر سے نکالتے۔ کہنے لگے ”جو کچھ ہوا بہتر تھا اس سے ہمارے حُزن و غم میں تخفیف ہوگئی اور سوگ مسرت میں تبدیل ہو گیا اس سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی کوئی اور نعمت درکار ہے۔“ ❖ حسن البناء شہید کی ڈائری: ۱۹۶: ❖

سچ فرمایا اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے

اُنکے نثار کوئی کیسے ہی رنج میں ہو جب یاد آگئے ہیں سب غم بھلا دیئے ہیں

❖ نور سے ظہور تک: ۲۹۸: ❖

۔۔ ❖ ❖ ﷺ ❖ ❖ ۔۔

اللہ تعالیٰ ہماری اس کوشش کو قبول فرمائے، میلاد شریف کرنے والوں کے لیے یہ کلمات طمانیت کا موجب ہوں اور جو لوگ محفل میلاد میں بے اعتدالی کرتے ہیں اور اس کارِ خیر میں لہو و لعب کا آمیزہ ملاتے ہیں، وہ لوگ جو سرے سے اس کارِ خیر کے انعقاد کی مخالفت کرتے ہیں، ان دونوں کو اللہ تعالیٰ ہدایت نصیب فرمائے اور ہمارے لیے توشہء آخرت اور نجات کا وسیلہ بنادے۔ آمین

۔۔ ❖ ❖ ﷺ ❖ ❖ ۔۔

جدوں تیک کائنات دی بزم اندر دور چلدا صبح تے شام رہناں
مدوں تیک حسانِ نبیؐ دے میخانے جاری نعت حضور صلی اللہ علیہ وسلم جام رہناں
جھومن محفلاں ذکرِ میلاد دیاں مچختے عاشقاں عشقِ مدام رہناں
دست بستہ کھلو سردار سائیاں سنی پڑھدا صلوٰۃ و سلام رہناں

۔۔ ❖ ❖ ﷺ ❖ ❖ ۔۔

۔۔ ❖ ❖ دھند اڈھواں: ۲۶/ از سائیں سردار علی سردار ❖ ❖ ۔۔



برکات میلادِ مصطفیٰ ﷺ

میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے ہی ہمیں شبِ برأت اور شبِ قدر ملی... جہاد و نماز جیسی نعمتیں ملیں... قرآن ملا... ایمان ملا... رحمٰن ملا۔

ذکر میلادِ مصطفیٰ ﷺ کی عالمِ ارواح، عالمِ دنیا، عالمِ برزخ اور عالمِ آخرت میں برکتیں ہی برکتیں ہیں، جن کا قدرے تفصیل سے آئندہ صفحات میں تذکرہ آ رہا ہے۔

- ❖ ❖ ❖ طَيَّ اللَّهُ عَلَى حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ❖ ❖ ❖ -

اے سامعین! باتمکین و ناسبان دین متین فضائل میلاد بے جد و حساب ہیں، استعداد بشری کی کیا مجال کہ اُن کا عشر عشر بیان کر سکے، بہت مشتاقانِ رسول کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے محفل پاک کے سجانے سے عالی مراتب پائے۔ اے عاشقانِ سید الثقلین، یہ محفل ایک سعادت دارین ہے، جس سے ایامِ پیدائش، خواجہ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم تا حال علمائے کرام و اولیائے عظام ہر بلاد و قریہ میں مرتب کر کے حسناتِ ابدی و سعادتِ سرمدی سے مستفیض ہوتے رہے ہیں اور اسنادِ حدیث سے ثابت ہے کہ مکانِ محفل میلاد شریف میں ابر رحمت برستا ہے، جس کے دیدار کو عرشِ عظیم بھی ترستا ہے۔ بنا بریں اہل عرب تجدید و تعمیر مکان سے فراغت پا کر اولاً اُس مکانِ مجدہ معمرہ میں محفل موصوف کو بنا کرتے اور تاجرانِ ممالک عرب شریف بھی علیٰ ہذہ القیاس ایسا ہی مالِ منافع سے اولاً اسی محفل کی بنا پر صرف کرتے تاکہ وہ مکان و مال محل

نورِ الہی ہو کر آبادی و ترقی پائے۔

۔۔ ❖ ❖ ❖ حَلَّى اللّٰهُ عَلٰی حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَسَلَّمَ ❖ ❖ ❖ ۔

دُنیا کے رئیس کے ہاں خوشی ہو رہی ہو تو وہ اُس خوشی کی تقریب پر اپنے خادموں کو انعام تقسیم کرتا ہے، ہم شہنشاہ کون و مکاں، سردارِ دارین، تاجدارِ کونین، احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا جشن عید میلادُ النبی صلی اللہ علیہ وسلم منائیں گے تو کیا ہم عطاء سے محروم رہیں گے۔۔۔ نہیں۔ بلکہ سرکارِ ہر عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا تو وہ عالی شان دربار ہے کہ جہاں مانگنے سے سوا ملتا ہے۔

راقم الحروف کے شیخ طریقت، سراج العارفین، سعید الاولیاء، شارح مکتوبات امام ربانی، حضرت علامہ مولانا ابوالبلیان پیر محمد سعید احمد مجددی بیسیدہ فرمایا کرتے تھے کہ ایک مرتبہ میرے حدیث پاک کے استاد محترم، غزالی زماں، رازی دوراں، حضرت علامہ پیر سید احمد سعید کاظمی بیسیدہ ہندوستان کے کسی شہر میں تقریر فرما رہے تھے دورانِ تقریر کسی نے رقعہ بھیجا، اُس میں لکھا تھا، حاتم طائی اتنا خلی تھا کہ اُس نے اپنی حویلی کے آٹھ دروازے بنا رکھے تھے اگر ایک ہی سائل آٹھوں دروازوں پر آتا تو اُسے ہر دروازے سے خیرات دی جاتی، کیا آپ کے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سخاوت کی کوئی ایسی مثال ہے؟ تو اُس کو جو جواب علامہ کاظمی صاحب بیسیدہ نے دیا، اُسے میرے شیخ طریقت عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں محو ہو کر یوں فرمایا کرتے: اے سوال کرنے والے سن، تیرے سوال سے پتہ چلا کہ حاتم طائی کی سخاوت ناقص تھی۔ اس لئے کہ جب سوالی ایک دروازے پر آیا تو اُس کی ضرورت پوری نہ ہوئی، تو اُسے دوسرے دروازے پر جانا پڑا، پھر تیسرے پر، حتیٰ کہ اُسے آٹھوں دروازے پھر اے گئے، لیکن اُس کی ضرورت پوری نہ ہوئی، اُس کی جھولی نہ بھری، اگر اور دروازے بھی ہوتے تو وہ اُن پر بھی جاتا، اس سے پتہ چلا کہ حاتم طائی کی سخاوت میں کمی تھی، تبھی تو سائل کو دروازے پھرنا پڑا۔

لیکن آتھے میں اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سخاوت کا منظر دکھاؤں، جسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ عطا فرما دیا، اُسے دوبارہ مانگنے کی حاجت ہی نہ رہی اور نہ ہی دروازے پھرنا پڑا۔

جیسا کہ ایک مرتبہ حضرت ربیعہ رضی اللہ عنہ سے حضور سرورِ کائنات، نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم اتنے خوش

ہوئے اتنے خوش ہوئے فرمایا: اے ربیعہ! کچھ مانگ لو۔ حضرت ربیعہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: حضور صلی اللہ علیہ وسلم میں جنت میں آپ کے ساتھ رہنا چاہتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اچھا، ٹھیک ہے کچھ اور بھی مانگو: تین دفعہ تکرار کی تینوں دفعہ حضرت ربیعہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: حضور صلی اللہ علیہ وسلم! بس میں یہی چاہتا ہوں۔ یعنی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہی مرتبہ مانگنے پر اتنا عطا فرمایا کہ دوبارہ مانگنے کی حاجت ہی نہ رہی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بار بار فرماتے رہے اور مانگ لو، اور مانگ لو، اور مانگ لو..... لیکن حضرت ربیعہ رضی اللہ عنہ عرض کرتے رہے: حضور صلی اللہ علیہ وسلم میرا دامن بھر گیا، میری ضرورت پوری ہو گئی..... بس!

بلکہ یہاں تو بن مانگے مل رہا ہے جھولیاں بھری جا رہی ہیں
میرے کملی والے کی شان ہی نرالی ہے
ایک دینے والا ہے اور سارا جگ سوالی ہے
ایک اور شاعریوں عرض کرتا ہے

آقا ذے چو فیرے نیں غلاماں دیاں ٹولیاں
اک پیا بھر دا کروڑاں دیاں جھولیاں
اور کوئی یوں پکارا اٹھا.....

خیر ہووے سفینے دی

جگ پیا کھاندا اے خیرات مدینے دی

حاتم طائی دا بڑا مشہور قصہ، سنیا منگتیاں نال سی بڑا پیار کردا
اودے اٹھ دروازے دربار دے سن، منگتا ہر بوہے جا سوال کردا
تھوڑا تھوڑا دے کے اوہ ہر بوہے چوں، منگتیاں نوں جا خوشحال کردا
ناصر اکو دروازے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تے رہو، لکھاں منگتیاں نوں مالا مال کردا

۔۔۔۔۔ ﴿صَلَّى اللّٰهُ عَلَىٰ حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَسَلَّمَ﴾ ❖ ❖ ❖



میلادِ مصطفیٰ ﷺ کی عالم و دنیا میں برکتیں

ساراسال برکت اور امن و امان

حضرت ملا علی قاری رحمہ اللہ شارح ”مشکوٰۃ شریف“ اپنی مشہور و معروف تصنیف لطیف
”المورد الروی فی المولد النبوی ﷺ میں رقمطراز ہیں کہ

لَا زَالَ أَهْلُ الْإِسْلَامِ فِي سَائِرِ الْأَقْطَارِ وَالْمَدَنِ الْعِظَامِ يَحْتَلِفُونَ
فِي شَهْرِ مَوْلِدِ النَّبِيِّ ﷺ بِعَمَلِ الْوَلَائِمِ الْبَدِيعَةِ وَالْمَطَاعِمِ
الْمُسْتَمْلَةِ عَلَى الْأُمُورِ الْبَهِيحَةِ الرَّفِيعَةِ وَيَتَصَدَّقُونَ فِي لَيَالِيهِ
بِأَنْوَاعِ الصَّدَقَاتِ وَيُظْهِرُونَ الْمَسْرَاتِ وَيَزِيدُونَ فِي الْمُبَرَّاتِ بَلْ
يَعْتَبُونَ بِقَرَاءَةِ مَوْلِدِهِ الْكَرِيمِ وَيُظْهِرُ عَلَيْهِمْ مِنْ بَرَكَاتِهِ كُلِّ فَضْلٍ
عَظِيمٍ حَيْثُ كَانَ وَمِمَّا جَرَّبَ كَمَا قَالَ شَمْسُ الدِّينِ ابْنُ الْجَزَرِيِّ
الْمُقَرِّي الْمَقَرَّبُ مِنْ خَوَاصِهِ أَنَّهُ أَمَانٌ تَامٌ فِي ذَلِكَ الْعَامِ وَبُشْرَى
تُعْجَلُ بِبَيْلٍ مَا يَنْبَغِي وَيُرَامُ -

اہل اسلام تمام اطراف عالم میں بڑے بڑے شہروں کے باشندے ماہ میلادِ النبوی
ﷺ (ربیع الاول شریف) میں جلسے کرتے ہیں اور پر اطف دعوتیں کرتے ہیں اور ایسے
کھانے تیار کرتے ہیں جن میں عالیشان اور خوشنما شان دکھائی جاتی ہے اور اس مہینے کی
راتوں میں قسم قسم کی زکوٰتیں خیرات تقسیم کرتے ہیں اور تحفہ تحائف حد سے زیادہ کرتے ہیں
اور اس سے بڑھ کر کمال اہتمام کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے مولد شریف پڑھنے میں اہمیت
ظاہر کرتے ہیں تو اس کی برکت سے اُن پر اللہ تعالیٰ کا بڑا افضل ظاہر ہوتا ہے اور یہ تجربہ کیا گیا

[illegible]

- ❖ ❖ ❖ ﴿حَسْبِيَ اللَّهُ عَلَيْهِ تَمَكُّدٌ وَوَالَهُ اسْتَعَاذُ﴾ ❖ ❖ ❖ -

روح کی پاکیزگی اور قلبی سکون

بندگانِ دین کا ارشاد ہے کہ جو شخص نبی اکرم ﷺ کی محفل مولود شریف میں محبت اور خلوصِ دل سے ایک بار شامل ہو کر حضور نبی کریم ﷺ کی حمد و ثناء خوانی میں حصہ لیتا ہے، ربُّ العزت اُس شخص کے سال بھر کے صغیرہ گناہ معاف فرما دیتا ہے، نیز حضور نبی کریم ﷺ کے روحانی فیض سے اُس کی رُوح پاکیزہ اور منور ہو جاتی ہے، اُس پر بخشش کے دروازے کھل جاتے ہیں اور اُسے تسکینِ قلب نصیب ہوتی ہے، اُس کی دینی اور دُنیاوی حاجتیں پوری ہوتی ہیں، سب سے بڑھ کر یہ کہ اُسے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی محبت نصیب ہوتی ہے، جو

دین و دنیا کا سرمایہ اور افضل ترین نعمت ہے۔ ﴿بہارِ اولیاء کرام: ۵۲﴾

حصولِ مراد... و... رحمتِ الہی

حضرت امام احمد بن محمد قسطلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے مہینے میں اہل اسلام ہمیشہ سے میلاد کی محفلیں منعقد کرتے چلے آ رہے ہیں اور خوشی کے ساتھ کھانا پکاتے اور دعوتیں کرتے راتوں میں قسم قسم کے صدقے اور خیرات بانٹتے خوشی کا اظہار کرتے نیک کاموں میں حصہ لیتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد شریف پڑھنے کا خاص انتظام کرتے آ رہے ہیں۔ چنانچہ اُن پر اللہ تعالیٰ کے فضل عظیم اور برکتوں کا ظہور ہوتا ہے۔ میلاد شریف کے خواص میں آزمایا گیا ہے کہ جس سال میلاد شریف پڑھا جاتا ہے وہ سال مسلمانوں کے لیے حفظ و امان کا سال ہوتا ہے۔ ذکرِ میلاد شریف کرنے سے دلی مرادیں پوری ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُس پر رحمتیں نازل کرے جس نے ولادت کی مبارک راتوں کو خوشی کی عیدیں بنا لیا کہ یہ میلاد کی عیدیں سخت مصیبت ہو جائیں اُس شخص کے لئے جس کے دل میں مرض و عناد ہے۔ ﴿نواب الدینیہ متجم: ۱۵۹﴾

اجتماعیت کا فائدہ

لفظِ انسانی کا یہ خاص امتیاز ہے کہ انسان ملتی اور قومی تقریبات کو اجتماعی طور پر مناتے آ رہے ہیں۔ تہواروں کو منانے کا طریقہ تاریخِ انسانیت میں جاری رہا ہے۔ آج بھی اقوامِ عالم تقریبات کو ذوق و شوق سے مناتی ہیں۔ اسلامی تقریبات کو منانے سے اجتماعی اتحاد کا احساس بیدار ہوتا ہے اور اجتماعی محافل سے معلومات میں اضافہ ہوتا ہے۔ نسل اور نصب العین میں تازگی و استحکام پیدا ہوتا ہے۔ یہ بات حساس ذہن سے اوچھل نہیں ہے کہ ہر قوم ہر ملت اپنے تہواروں کا باقاعدہ اہتمام کرتی ہے۔

باعثِ حصولِ رحمت و نعمت

حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو شخص میرے محبوب یا کسی اور شخص کے لئے دعا کرتا ہے میں اسے

اُس کا ذکر اپنے دل میں کرتا ہوں اور جو بندہ میرے حبیب کا ذکر مجمع میں کرتا ہے میں اُس کا ذکر فرشتوں میں کرتا ہوں۔ ستر ہزار نعمتوں کا اُس پر نزول ہوتا ہے۔

پس غور کرنے کا مقام ہے کہ جب اولیاء اللہ کے اذکار سے رحمت نازل ہوتی ہے تو اُس کے حبیب پاک سلطان الانبیاء ﷺ کے ذکر کرنے سے کیوں نہ درو دیوار مجلی ہوں، کیونکہ دوسرے انبیاء کرام ﷺ ستارے ہیں اور ہمارے بادشاہ والا جاہ احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ آفتاب ہیں اور لقب آپ ﷺ کا رحمۃ اللعالمین ﷺ ہے۔

زہے نصیب کہ پروردگارِ عالم نے ہم کو آپ ﷺ کی امت میں ہونے کا شرف بخشا ہے۔ پس جس طرح کسی عاشق کا کلام ہے۔

سب سے اعلیٰ و اُولیٰ ہمارا نبی ﷺ..... سب سے بالا و اعلیٰ ہمارا نبی ﷺ
﴿میلادِ گوہر: راز منشی گوہر علی خاں گوہر﴾

مسلم اور غیر مسلم کا فرق

یہ الگ بحث ہے کہ دوسرے غیر مسلم اقوام کی تقریبات و محافل میں عمدہ تہذیبی، اخلاقی ضابطوں کی پابندی نظر نہیں آتی ہے، کیونکہ غیر مسلم اقوام جن مذاہب اور نظریات کے حامل ہیں ان میں تہواروں کو منانے کے لئے کوئی اصلاحی یا اخلاقی رہنمائی نہیں پائی جاتی ہے۔

اسلام چونکہ کامل دین ہے، انسانیت کے ہر دور کے لئے ہدایت و قوانین لے کر آیا ہے۔ لہذا مسلمان جب کبھی قومی و ملی تہواروں اور محافل کی تیاریاں کرتے ہیں تو ان کے ہاں اسلام کی ہدایتیں بھی پیش نظر ہوتی ہیں اور اسلامی ہدایتوں کو پیش نظر رکھنا اور اُن پر عمل کرنا ہر مسلمان کے لئے ضروری ہوتا ہے بلکہ مسلمان کا چلنا، پھرنا، اٹھنا، بیٹھنا، کھانا، پینا، پہننا، سونا، جاگنا، لین دین، انفرادی، اجتماعی، معاشرتی زندگی، حقوق العباد، حقوق اللہ، معاملات، عبادات وغیرہ غرض زندگی کے تمام شعبے قرآن و سنت کے موافق ہونے چاہئیں۔ مسلمان جن مصلحتوں اور مقاصد کے حصول کے لئے اسلامی تہواروں کو مناتے ہیں اُن کا

تقاضا ہے کہ ان کو کوئی ایسا قدم نہیں اٹھانا چاہیے جس کی اسلامی شریعت اجازت نہیں دیتی۔

حصولِ دولتِ ایمان

حضرت خواجہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

مَنْ حَضَرَ مَوْلِدَ النَّبِيِّ ﷺ وَعَظَّمَ قَدْرَهُ فَقَدْ فَازَ بِالْإِيمَانِ

❖ ❖ ❖ النعمۃ الکبریٰ علی العالم: ۸ ❖ ❖ ❖

ترجمہ: جو کوئی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد شریف کی مخفل میں حاضر ہو اور اُس کی تعظیم و تکریم کرے تو وہ ایمان کے ساتھ کامیاب ہوگا۔

❖ ❖ ❖ ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ ❖ ❖ ❖

حضرت امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ”جمع الجوامع“ میں لکھا ہے کہ نزہت آباد شہر بغداد شریف میں ایک سوداگر بڑا مالدار عاشق جبار رہا کرتا تھا اور اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس قدر محبت تھی کہ جو کچھ منافع اُس کو سوداگری کے مال میں ہوتا اُس کو سال بھر تک جمع کرتا اور سال کے بعد محفل میلاد بڑے شوق سے کرتا۔ اُس کے پڑوس میں ایک یہودی رہتا تھا۔ ایک مرتبہ محفل میلاد شریف کے موقع پر اُس یہودی کی بیوی نے اپنے شوہر سے پوچھا کہ آج سوداگر کے گھر اس قدر ہجوم کیوں ہو رہا ہے۔ یہودی نے کہا آج ان کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا دن ہے۔ اس وجہ سے سوداگر کے گھر مجمع عام ہے ہر ایک شخص حالت شوق، ذوق اور جوش و خروش میں ہے اور فرط محبت سے وجد میں ہے۔

اس مہینے ربیع الاول نبی انہما ندے آئے۔ انہما صلے لے ہر مومن خوشیوں اپنا خرچ کرانے سنن میلاد نبی اپنے دا بہت خوش دل پاؤں = انہما صلے خوشی تھی اُس جا پا لے مہینہ میلاد نبی یہ باتیں سن کر یہود کے دل میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت موجیں مارنے لگی وہ سمجھ رہے تھے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں ہی سو گئی۔ رات کو خواب میں دیکھا کہ سوداگر کا مکان نور سے معمور ہے۔ پھر یکا یک کیا دیکھتی ہے کہ ایک سواری اس شان سے آئی کہ دیکھنے والے حیران ہو گئے۔ فرشتوں کا پرکا پرکا جلو میں تھا اور اس کا ہر کاب تھے اور تھے جاتے تھے۔

شانِ حق نورِ خدا قدرتِ باری دیکھو = آؤ محبوبِ الہی کی سواری دیکھو
یہودی کی بیوی کہتی ہے کہ جس دم اُس صاحب سواری نے اپنا مبارک قدم اُس محفل
میں اتارا، تمام فرشِ زمین عرشِ بریں ہو گیا، سارا مکان سوداگر کا مثل آفتاب چمکنے لگا۔ جس
وقت محفل میلاد ختم ہوئی تو وہ نورانی چہرے والے محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم میرے مکان کی طرف
سے روانہ ہوئے میں نے اُن اصحاب میں کسی سے دریافت کیا کہ یہ کون بزرگ ہیں، ان کا
کیا نام ہے؟ تو ایک شخص نے آگے بڑھ کر کہا.....

پاک محمد کملی والا صلی اللہ علیہ وسلم ہے تشریف لیا
پڑوس تساندے اک مومن نے پاک میلاد کرایا
خرچ کیتا اُس خوشیوں اپنا، خوشی نبی دی پاروں
برکت دیون، ملن خوشی تھیں، آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پیاروں

صل علیٰ خیر الوریٰ، نور الہدیٰ یہ ہی تو ہیں = جن کا ہے شیدا کبریا، وہ دلِ رُبا یہ ہی تو ہیں
پیدا کئے جن کے لئے رب نے یہ سب ارض و سماں = وہ حق کے پیارے مصطفیٰ، نورِ خدا یہ ہی تو ہیں
امت پہ تھا جس نے کیا سب آل کو فدا = حامی ہمارے پیشوا، خیر الوریٰ یہ ہی تو ہیں
وہ دلربائے عالمین، حاجت روائے مسلمین = بے شک حبیب کبریا، ابر سخا یہ ہی تو ہیں
جس گل کا میں دیوانہ ہوں، جس شمع کا پروانہ ہوں = وہ چہرہ نورِ خدا، صبل علیٰ یہ ہی تو ہیں
لولاک جن کی شان میں اللہ نے فرمایا = سرتاپا نورِ خدا وہ دلِ رُبا یہ ہی تو ہیں
یوں حورو غلماں نے کہا آپس میں احمد کو بتا = وہ حق کے پیارے مصطفیٰ، صل علیٰ یہ ہی تو ہیں
یہ ہیں فدائے کبریا، عاشقِ خدا اُن پر ہوا = چرچا ہے جن کا جا بجا، وہ دلِ رُبا یہ ہی تو ہیں
کر اُن سے گوہر التجا مقبول ہوگی اب دعا = دیتا ہوں تجھ کو میں بتا، مشکل کشا یہ ہی تو ہیں
جس وقت یہودی کی بیوی نے ہمارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا نامِ نامی اسمِ گرامی سنا، فرطِ
عقیدت سے بے قرار ہو گئی، نہایت ادب سے سلام عرض کیا اور رونے لگی اور عرض کی حضور
اگرچہ میرا دین غیر ہے، مگر اے خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم بے شک آپ رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔
آج حضور کہاں تشریف لے گئے تھے۔ فرمایا: تیرے پڑوس میں جو سوداگر رہتا ہے، آج ہم

دیکھا کہ آپ ﷺ تجھ کو کلمہ تو حید و رسالت پڑھا رہے ہیں اور پھر مجھ کو بھی اپنے قریب بلا رہے ہیں پس میں بھی قدم بوس ہوا اور کلمہ ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ“ پڑھ کر مسلمان ہو گیا۔

تو تو پڑھ کلمہ محمد ﷺ مسلمان ہو گئی
صدقے اُس نورِ خدا پر میری بھی جان ہو گئی
پھر دونوں میاں بیوی ذوق و شوق اور محبت رسول ﷺ میں محو ہو کر یوں عرض کرنے لگے۔

نگاہِ لطف کے اُمیدوار ہم بھی ہیں = لیے ہوئے یہ دل بے قرار ہم بھی ہیں
ہمارے دستِ تمنا کی لاج بھی رکھنا = ترے فقیروں میں اے تاجدار! ہم بھی ہیں
کھلا دو غنچہءِ دل صدقہ بادِ دامن کا = اُمیدوار نسیم بہار ہم بھی ہیں
تمہارے ایک نگاہِ کرم میں سب کچھ ہے = پڑے ہوئے تو سر رہ گزار ہم بھی ہیں
یہ کس شہنشاہِ عالی کا صدقہ بٹتا ہے = کہ خسروؤں میں پڑی ہے پکار ہم بھی ہیں
﴿بیانِ المیلاد النبوی ﷺ: ۳۵ راز محدث ابن جوزی رحمہ اللہ﴾

﴿میلادِ گوہر: ۸ راز منشی گوہر علی خان گوہر رامپوری﴾ تذکرۃ الواعظین: ۳۱۹ ﴿

۔۔۔ ﴿حَلَّى اللَّهُ حَلَّى حَبِيبَهُ مُحَمَّدٌ ﷺ﴾ ﴿

اسی واقعہ کو ترجمانِ تصوف میاں دایم اقبال دایم قادری رحمہ اللہ آف واسو ضلع منڈی بہاؤ الدین نے اپنی زبان پنجابی میں اس طرح رقم کیا ہے ملاحظہ فرمائیں اور اپنے ایمان کو تازہ کریں۔

تاجر مرد اک شہر بغداد پاسے عاشق زار رسول ﷺ مختار دا اے
سالوں سال میلاد شریف والی محفلِ عشق دے نال سنگار دا اے
دھوم دھام کنوں جلسہ سوہنیاں دا رحمت نور ظہور کھلار دا اے
تے اک گھری گواہنڈ یہودیایں دا جنت کول دوزخ بھائیں مار دا اے
سنگ گوہر اندے جویں سنگ ہو دے پھل نال جیونکر واسا خار دا اے

اس گھرنویں یہودن اک پرن کھتی، کرناں رب سچے کرنہار دا اے
آگئی گھڑی میلاد شریف والی، حج عاشقاں روز سنوار دا اے
تاجر مرد پریم دا مار ڈنکھ، گلی گلی بازار پکار دا اے
آؤ مومنو! پڑھو مولود اکمل، جلسہ جنم پر نور سردار دا اے
پے گئی دھوم گواہنڈ یہودیاں دے، وجیا ساز طنبور ستار دا اے
گاؤن صلّ علی دے گیت میٹھے، پرتا شیر آواز اسرار دا اے
وہٹی نویں دی پیا پریم کنیں، عین عشق تجلیاں مار دا اے
جاگی طلب انوکھڑی قلب اندر، قلب وجد اندر بیقرار دا اے
جلدی اٹھ کے خاوند تھیں پچھدی اے رونق رنگ ایہہ کیہڑی بہار دا اے
جُویاں خلقتاں وجدے پئے وائے شان وکھرا راج دربار دا اے
جسدی ایہہ برأت اوہ کون لاڑا، بھاگاں والا شاہ سنسار دا اے
کسدی ہستی تے ساری قربان بستی، مستی وچہ ہر گل گلزار دا اے
یہودی کہیا ایہہ جنم دن پیاریے! مسلماناں دے ہادی چیار دا اے
مرسل نبی پیغمبر اسلام والا، من والیاں شوق ابھار دا اے
نعتاں پڑھن قوالیاں سنن ادبوں، پیر حق دا کاج سنوار دا اے
دُنیا وچہ نہ چھڈا کی کائی، نالے حشر نوں بیڑیاں تار دا اے
سوہنا نام محمد رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم، جانی یار سرکار غفار دا اے
بی بی سُن دیاں تیج تے جھڑی یکدم، خنجر وجیا پریم پیار دا اے
واہ واہ سستی یہودن دے بھاگ جائے، جلوہ چمکیا عین انوار دا اے
پئی وکھ دی باغ آفاق اندر، پھیرا پیا براق اسوار دا اے
شمع نور تے جلی پتنگ ستیاں، ایڈا بخت نہ کسے بیدار دا اے
ادبوں پچھدی آئے سرکار کتھوں، اگوں کرے خیال رفتار دا اے
کملی والا اسوار فرمان لگا، دلبر عاشقاں لنی سدھار دا اے

تیرے تاجر ہمسائے دل جاوِناں میں، طلبگار جو میرے دیدارِ دا اے
لاواں دیدِ جمالِ دی آپ مٹی، سینے پھٹ جس نوں انتظارِ دا اے
اک پلک نہ اُونہوں و سارِناں ہاں، جہیزِ اِپلک نہ مینوں و سارِ دا اے
کلمہ پڑھدیاں بی بی دی اکھ کھلی، عشقِ سچ تے کوڑنِ تارِ دا اے
ساقی رحمتِ دا گُیا پلا کاسہ، بختِ جاگیا کل پروارِ دا اے
شوقوں مجلسِ میلادِ وچہ آن بیٹھے، سچا دینِ رسولِ غمخوارِ دا اے
کلمہ پڑھن تے ہونِ قربانِ سارے، ہو یا کرمِ کریمِ داتارِ دا اے
جہیزِ اکافراں نوں صاف کری جاندا، مسلماناں نوں کدوں درکارِ دا اے
دائمِ برکتاں عیدِ میلادِ دیاں، پھیرا عاشقانِدی گھریں یاہِ دا اے
﴿ کمل پوش علیہ السلام ۳۸ رازِ دائم اقبالِ دائم ﴾

۔۔۔ ﴿ عَلَی اللہ عَلَی حَبِیبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّم ﴾ ۔۔۔

حضرت میاں حافظ عبدالخالق قادری مرکزی امیر، مرکزی جماعت اہلسنت پاکستان
سجادہ نشین خانقاہ عالیہ قادریہ بھرچوٹی شریف (سندھ) ”رسائلِ میلادِ الرسول“ (ترتیب
و تدوین، صلاح الدین سعیدی، ڈائریکٹر، تاریخِ اسلام فاؤنڈیشن لاہور) پر تقریظ لکھتے
ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ

جشنِ عیدِ میلادِ النبی ﷺ کفار اور مشرکین کے دلوں میں اسلام کی برتری اور پیغمبر
اسلام کی عظمت و بزرگی پیدا کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ ہمارے ہاں بابِ الاسلام سندھ
میں قدیم سے جشنِ میلادِ مصطفیٰ ﷺ بڑے وسیع پیمانے پر منایا جاتا ہے اور اسکی وجہ سے خطہ
میں بہت سے غیر مسلم دولتِ اسلام سے سرفراز ہوتے ہیں (۷ جنوری ۲۰۰۹ء)۔

﴿ رسائلِ میلادِ الرسول ﷺ ﴾

وباؤں سے نجات

میاں عبدالرحمن نسیم ڈپٹی اسسٹنٹ کنٹرولر آف اکاؤنٹس (ایئر فورس) فرماتے ہیں کہ

ساتھ سال قبل کا واقعہ ہے کہ اس علاقہ جلاپور پیر والا ملتان میں کچھ ایسی وبا پھیلی، سینکڑوں جانور روزانہ مرنے لگے، حاجی واحد بخش مرحوم (موضع جانہو کے) کے یہاں بھی اچھی خاصی تعداد میں جانور زیر پرورش تھے، انہیں اپنے جانوروں کے بارے میں سخت تشویش ہوئی اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں منت مانی کہ اگر میرے جانور وبا سے بچ گئے تو عید میلاد النبی ﷺ کی تقریب مناؤں گا۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کی منت قبول فرمائی اور وبا کا زمانہ ختم ہو گیا۔ اُن کے جانور صحیح و سالم بچ گئے۔ کہتے ہیں کہ جب وبا کا پرآفات زمانہ نذر گیا تو ایک عالم باعمل جناب حافظ غلام محمد صاحب ذریہ اسماعیل خاں والے تبلیغ دین کے لئے گھر سے نکلے اور موضع جھانہو کی پہنچے، میاں موسیٰ کے گھر قیام تھا، گاؤں کے لوگ حافظ صاحب سے محو گفتگو تھے، دورانِ گفتگو حاجی واحد بخش صاحب مرحوم نے عرض کی کہ میں نے عید میلاد النبی ﷺ منانے کی منت مانی تھی اور بارگاہِ اہل العالیین میں قبولیت سے سرفراز ہو گئی۔ حافظ صاحب نے فرمایا کل ماہ ربیع الاول کا پہلا سوموار ہے، تم پورے علاقہ میں اعلان کر دو کہ کل ظہر کی نماز کے بعد ہمارے ہاں عید میلاد النبی ﷺ کی مبارک تقریب ہے۔ دوسرے دن ظہر کی اذان ہو چکی تھی، کچھ سنتیں پڑھ چکے تھے اور کچھ ابھی پڑھنے میں مصروف تھے، کسی نے آواز دی کہ جناب حافظ صاحب اس وقت گرمی کی شدت کمال درجہ پر ہے، دعا فرمائیے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ بارش برسا دے۔ حافظ صاحب نے فرمایا کہ آؤ ہم سب مل کر دعا کریں، جونہی دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے آسمان پر کالی گھنائیں چھانی شروع ہو گئیں، نمازِ ظہر ادا کی گئی اور ابھی دعا بھی نہ مانگنے پائے تھے کہ موسلا دھار بارش ہونی شروع ہو گئی۔ کہتے ہیں بارش رُک جانے کے بعد آپ جناب حافظ غلام محمد صاحب نے عید میلاد النبی ﷺ کے موضوع پر جو نورانی خطاب فرمایا تو ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے آسمان سے نور برس رہا ہے۔

بوقتِ رخصت آپ نے حاجی واحد بخش مرحوم کو مشورہ دیا کہ وہ اس تقریب سعیدہ اہتمام ہر سال کیا کریں۔ اُس وقت سے اب تک عید میلاد النبی ﷺ کی تقریب کو بڑے تزک و احتشام سے منارہے ہیں۔ ﴿تذکرہ میلاد النبی ﷺ﴾ ۳۲۰ ﴿﴾

غلامی سے آزادی، دولت کی فراوانی اور وسیلہ بخشش

ایک دفعہ حضرت منصور بن عمار رضی اللہ عنہ کسی جگہ پر میلاد شریف بیان فرما رہے تھے کہ دورانِ وعظ ایک سواہی نے سوال کیا کہ میں غریب ہوں مجھے خدا اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر چار درہم مل جائیں مجھے ضرورت ہے۔ تو حضرت منصور بن عمار رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص اس سائل کو چار درہم دے گا میں اُس کے لیے خداوند کریم سے خدا نبی کریم روف رحیم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ سے چار دُعائیں کروں گا۔ اُس وقت اُس مجلس میں ایک یہودی کا مسلمان غلام موجود تھا وہ اٹھا اور چار درہم خدا اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر دے دیئے اور منصور بن عمار رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: حضور! اب میرے لیے چار دُعائیں کریں۔ اقول یہ کہ میں غلام ہوں اللہ تعالیٰ اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ سے مجھے آزاد کر دے دوم یہ کہ میرا مالک یہودی ہے اللہ تعالیٰ اُسے نور ایمان سے منور فرمائے سوم یہ کہ غریب ہوں خداوند کریم مجھے غنی کر دے چہارم یہ کہ ہم گنہگار ہیں اللہ تعالیٰ اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے میری اور میرے مالک کی مغفرت فرمادے۔ تو اُس وقت حضرت منصور بن عمار رضی اللہ عنہ نے اُس کے لیے چار دُعائیں کیں اور مجلس میلاد شریف ختم ہو گئی۔ جب وہ مسلمان غلام اپنے یہودی مالک کے پاس گیا تو وہ کہنے لگا: آج تم نے دیر کیوں کی ہے۔ غلام نے بتایا کہ آج میں حضرت منصور بن عمار رضی اللہ عنہ کی مجلس میں بیٹھ گیا اور وہاں پر خدا اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر چار درہم دے کر چار دُعائیں کرائی ہیں۔

دے دے درم میلاد نبی پر اُس نے آکھ سنایا

عوض اونہا ندے چار دُعائیں کر منظور لیا یا

اس لیے دیر ہو گئی ہے۔ مالک نے پوچھا: وہ کونسی دُعائیں ہیں جو تم نے حضرت منصور بن عمار رضی اللہ عنہ سے کرائی ہیں؟ وہ کہنے لگا: پہلی دُعایہ تھی کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ کے نام سے تم مجھے آزاد کر دو۔ یہ سنتے ہی اُس کا مالک کہنے لگا: جا میں نے تجھے خدا اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر آزاد کیا۔ مالک نے کہا: دوسری دُعایہ تھی؟ وہ غلام بولا: دوسری دُعایہ تھی کہ اللہ تعالیٰ جل

شانہ میرے مالک کو دولت ایمانی عطا کرے اور مسلمان ہو جائے یہ سنتے ہی وہ مالک یہودی پکارا تھا ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ ﷺ“ کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا۔

کلمہ بول زبانوں جلدی صدق ایمان لیا

جا آزاد کیتا میں تینوں اُس نوں آکھ سنایا

مالک نے پوچھا تیسری دُعا کیا تھی؟ غلام نے بتایا کہ تیسری دُعا یہ تھی کہ میں غریب ہوں اللہ تعالیٰ حضور علیہ السلام کے صدقہ سے مجھے غنی کر دے۔ یہ سنتے ہی مالک نے اُسے اپنی جیب سے چار ہزار درہم دے کر غنی بھی کر دیا۔ پھر مالک نے کہا چوتھی دُعا کونسی تھی؟ غلام نے عرض کی حضور چوتھی دُعا یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ اپنے محبوب ﷺ کے صدقے سے میرے اور میرے مالک کے گناہ معاف فرما کر ہماری مغفرت کر دے۔ یہ سہی کر مالک کہنے لگا کہ اے اللہ تعالیٰ کے نیک بندے یہ میرے بس کی بات نہیں ہے گناہوں کو معاف فرمانا اور مغفرت کرنا خداوند کریم کا کام ہے اور پھر یوں کہنے لگا۔

جو کم وس میرے بچ آبا میں اوہ کرویکھایا

گنہگاراں دی بخشش کرنی ربد اکم سنایا

اُس کے بعد جب رات آئی تو وہ دونوں سو گئے۔ مالک نے خواب میں دیکھا کہ کوئی کہنے والا کہہ رہا ہے اے مالک جو کام تیرے کرنے کا تھا وہ تو نے کر دیا اب جو کام میری قدرت میں ہے وہ میں کرتا ہوں۔ اے مالک سن! چونکہ میں رب غفار ہوں اور میری ذات کریم ہے میں نے اپنے محبوب مصطفیٰ ﷺ کے صدقہ سے تجھے تیرے غلام... واعظ اور حاضرین جلسہ کو بخش دیا۔ ایک پنجابی شاعر کی زبان میں کچھ اس طرح آواز آئی.....

اے مالک جو وس تیرے وچہ تو اوہ کر دکھلایا

گنہگاراں دی بخشش کرنی دُے ساڈے لایا

تینوں تے غلام تیرے نوں نالے جس نے وعظ سنایا

بخش دتی آساں مجلس ساری غیب آوازہ آیا

﴿میلا داکبر: ۱۴﴾ شانِ خطابت: ۲۲۲ ﴿﴾

میلا د مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم مخزن برکات

وحید العصر فرید الدہر حضرت امام فخر الدین رازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ

مَا مِنْ شَخْصٍ قَرَأَ مَوْلِدَ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى مَلَحٍ أَوْ بُرًّا وَشَيْءٍ آخَرَ
مِنَ الْمَأْكُولَاتِ إِلَّا ظَهَرَتْ فِيهِ الْبُرْكَهُ وَفِي كُلِّ شَيْءٍ ○ وَصَلَ إِلَيْهِ
مِنْ ذَلِكَ الْمَاءِ كُؤُلٌ فَإِنَّهُ يَضْطَرُّ وَلَا يَسْتَقِرُّ حَتَّى يَغْفِرُ اللَّهُ لِكُلِّهِ
○ وَإِنْ قُرِئَ مَوْلِدُ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى مَاءٍ فَمَنْ شَرِبَ مِنْ ذَلِكَ الْمَاءِ
دَخَلَ قَلْبُهُ أَلْفَ نُورٍ وَرَحْمَةٍ ○ وَخَرَجَ مِنْهُ أَلْفُ غَلٍّ وَعِلَّةٍ وَلَا
يَمُوتُ ذَلِكَ الْقَلْبُ يَوْمَ تَمُوتِ الْقُلُوبُ ○ وَمَنْ قَرَأَ مَوْلِدَ النَّبِيِّ
ﷺ عَلَى دَرَاهِمَ مَسْكُوكَةٍ فَضَّةٍ كَانَتْ أَوْ ذَهَبًا وَخَاطَ تِلْكَ الدَّرَاهِمَ
بِغَيْرِهَا وَقَعَتْ فِيهَا الْبُرْكَهُ وَلَا يَفْتَقِرُ صَاحِبُهَا وَلَا تَفْرُعُ يَدُهُ بِبُرْكَهٍ
النَّبِيِّ ﷺ ○ ﴿النعمة الكبرى على العالم: ۱۰﴾

ترجمہ:- جس شخص نے بھی نمک، گیہوں یا کھانے کی ایسی ہی کسی اور چیز پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا میلا د شریف پڑھا تو اُس میں اور ہر اُس شے میں برکت ہوگی جو اُس کھانے میں ملا دی جائے اور یہ کھانا اُس وقت تک مضطرب اور بے قرار رہے گا جب تک کہ اللہ تعالیٰ اُس کے کھانے والے کو بخش نہیں دے گا اور اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا میلا د شریف پانی پر ہی پڑھا جائے تو جو شخص اُس پانی کو پئے گا اُس کے قلب میں ہزار نور اور رحمتیں بھر جائیں گی اور ہزار سین اور بیماریاں نکل جائیں گی جس دن دل بھی مرجائیں گے اُس کا دل نہیں مرے گا۔ جتنا مال میلا د شریف پر خرچ کرے گا اُس میں اتنی ہی زیادہ برکت ہوگی۔ مٹھل میلا د شریف کرنے والا کبھی محتاج نہیں ہوگا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے کبھی تہی دست نہیں ہوگا۔

۔۔۔ ﴿سَلَامٌ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ وَآلِهِ وَسَلَّمَ﴾ ۔۔۔

امام نووی محی الدین کے استاذ الحدیث محترم امام ابوالشامہ مقدسی رحمہ اللہ اپنی کتاب

”الباعث علی انکار البدع والحوادث“ میں ارشاد فرماتے ہیں کہ

وَمِنْ أَحْسَنِ مَا ابْتَدَعَ فِي زَمَانِنَا مَا يُفَعَّلُ كُلَّ عَامٍ فِي الْيَوْمِ
الْمُوَافِقِ لِيَوْمِ مَوْلِدِهِ ﷺ مِنَ الصَّدَقَاتِ وَالْمَعْرُوفِ وَإِظْهَارِ الزَّيْنَةِ
وَالسُّرُورِ، فَإِنَّ ذَلِكَ مَعَ مَا فِيهِ مِنَ الْإِحْسَانِ لِلْفُقَرَاءِ مُشْعِرٌ بِمُحَبَّةِ
النَّبِيِّ ﷺ وَتَعْظِيمِهِ فِي قَلْبِ فَاعِلِ ذَلِكَ، وَشُكْرًا لِلَّهِ تَعَالَى عَلَى مَا
مَنْ بِهِ مِنْ إِيجَادِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الَّذِي أَرْسَلَهُ رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ ○

ترجمہ:- ہمارے زمانہ میں جو بہترین نیا کام کیا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ لوگ ہر سال
حضور نبی کریم ﷺ کے میلاد شریف کے دن صدقات اور خیرات کرتے ہیں اور اظہار
مسرت کے لئے اپنے گھروں اور کوچوں کو آراستہ کرتے ہیں، کیونکہ اس میں کئی فائدے
ہیں، فقراء مساکین کے ساتھ احسان اور مروت کا برتاؤ ہوتا ہے نیز جو شخص یہ کام کرتا ہے
معلوم ہوتا ہے کہ اُس کے دل میں اللہ تعالیٰ کے محبوب کی محبت اور عظمت کا چراغ ضیاء بار
ہے اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کریم ﷺ کو پیدا فرما کر اور
رحمت للعالمین کی خلعت فاخرہ پہنا کر مبعوث فرمایا ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں پر
بہت بڑا احسان ہے جس کا شکر یہ ادا کرنے کے لئے اس بہجت و مسرت کا اظہار کیا جا رہا
ہے۔

﴿ سیرۃ الحلبیہ: ۸۰/۱ ﴾ ضیاء النبی ﷺ جلد ۲: ۱۸۳ ﴿ شرح صحیح مسلم: ۳/۱۸۳ ﴾

حضرت علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کس قدر خوش قسمت و خوش نصیب ہے
وہ شخص کہ حضور احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کے میلاد شریف کو بطور عید مناتا اور جلسوں کا انعقاد
کرتا ہے یوں وہ اپنے لیے بے انتہا خوشیاں اور فرحتیں سمیٹ لیتا ہے بے پناہ عزت و وقار
اور منزلت حاصل کرتا ہے خیر کثیر حاصل کرتا ہے یوں وہ جناتِ عدن کا بجا طور پر استحقاق پاتا
ہے اور عمدہ باغوں میں ایسا تاج پہن کر وارد ہوتا ہے کہ جو موتیوں سے بنا ہوا ہوتا ہے اُن
موتیوں کے نیچے سرسبز و شاداب عمدہ خلعتیں ہوتی ہیں اُس کو اتنی مقدار میں محلات اور

شاندار مقامات بخش دیئے جاتے ہیں کہ جو واصف کے بیان وصف سے زائد! جب کہ ہر ایک محفل میں ایک پاکباز نیک طینت خوبصورت ترین حور ہوتی ہے پس سب بکثرت بارگاہ خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم میں صلوٰۃ و سلام پیش کرو کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کے باعث نیکیاں حسنیٰ اور اچھائیاں و بھلائیاں پھیلائی گئی ہیں اور جو شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں ایک مرتبہ صلوٰۃ و سلام پیش کرتا ہے اللہ اس کا اجر دس گنا زائد عطا فرماتا ہے۔

❖ مولد العروس ❖ ۳۵ ❖

۔ ❖ ❖ ❖ صلی اللہ علیہ وسلم ❖ ❖ ❖ ۔

علامہ ابن تیمیہ نے لکھا ہے کہ بعض لوگ جو محفل میلاد کا انعقاد کرتے ہیں ان کا یا تو مقصد عیسائیوں کے ساتھ مشابہت ہے کہ جس طرح وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا دن مناتے ہیں یا مقصد فقط رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور تعظیم ہے تو اللہ تعالیٰ ایسے عمل پر ثواب عطا فرمائے گا اگر محفل میلاد کے انعقاد کا مقصد تعظیم رسول علیہ السلام ہے تو اس کے کرنے والے کے لیے اجر عظیم ہے اور اللہ تعالیٰ ایسے عمل پر ثواب عطا فرمائے گا اور صاف ظاہر ہے کہ مسلمان ممالک میں محافل میلاد کے انعقاد میں سوائے تعظیم و محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کوئی بھی مقصد پیش نظر نہیں ہو سکتا۔ ❖ اقتضاء الصراط المستقیم: ۲۹۷، بحوالہ میلاد النبوی ص ۱۱۱، ثانی حیثیت ۱۹۴ ❖ ۔

سال بھر فرشتوں کا پہرہ

علماء فرماتے ہیں جس نے اپنے گھر میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محفل میلاد شریف منعقد کی فرشتے اس مکان کو سال بھر کے لیے اس دن تک کھینچے رہتے ہیں جس دن کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی میلاد خوانی اس وقت میں ہوئی تھی۔ ❖ النعمۃ اللہیہ ❖ ۴۴ ❖ ۔

اللہ تعالیٰ کا اپنے فرشتوں پر فخر فرمانا

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے حجرۃ النور سے باہر تشریف لائے صحابہ کو بیٹھے ہوئے دیکھ کر ارشاد فرمایا: آج کیسے بیٹھے ہو۔ انہوں

نے عرض کیا ہم بیٹھ کر اُس رب کریم کی حمد و ثناء کر رہے ہیں جس نے فقط اپنے فضل و کرم سے دین اسلام قبول کرنے کی ہدایت عطا فرمائی اور اپنا پیارا حبیب ہمیں عطا فرمایا: آپ ﷺ نے اُن کے کلمات کو سن کر ارشاد فرمایا: ”تمہارے اس عمل پر اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں پر فخر فرما رہا ہے۔“ ﴿محفل میلاد پر اعتراضات کا عملی محاسبہ: ۲۴﴾

میلاد شریف کی برکت سے مقبول عوام / چرچا عام

کتاب ”ذکر الصالحین“ (مطبوعہ لکھنؤ دہلی) کے صفحہ نمبر ۲۰ پر لکھا ہے کہ سیدنا غوث اعظم، شہنشاہ بغداد رضی اللہ عنہ ہر مہینے کی ۱۲ تاریخ کو سرکارِ دو عالم ﷺ کا میلاد کیا کرتے تھے۔ ۱۲ ربیع الاول شریف کو بڑی دھوم دھام سے مناتے تھے۔

یہی چرچا ہر سو پھیل گیا اور آپ ﷺ فرماتے تھے کہ نبی کریم ﷺ کے میلاد شریف کی برکت سے بڑی بڑی مشکلیں حل ہو جاتی ہیں، فرمایا کرتے تھے کہ مجھے نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو مجھے یاد کرے گا اللہ تعالیٰ اُسے فرشتوں میں یاد کرے گا، وہ جنت الفردوس کا مالک ہوگا، فرمایا میرے میلاد کی برکت سے گیارہ تاریخ کو تیری یاد منائی جائے گی۔ یہی وجہ ہے کہ ہر جگہ حضور غوث پاک کی گیارہویں منائی جاتی ہے۔ ﴿ذکر خیر الامام: ۲۹﴾

باعث تقویت ایمان

اسلامی تقریبات میں جشن عید میلاد النبی ﷺ کو شایانِ شان طریقے سے منانے میں بہت سے فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ سب سے بڑا مقصد یہ ہوتا ہے کہ میلاد کی تقریب سے رسول اللہ ﷺ کی ذات مبارکہ سے شانِ عقیدت و محبت استحکام پذیر ہوتی ہے۔ اور عوام الناس میں آپ ﷺ کی عظمت کا اظہار ہوتا ہے۔

حضور ﷺ کی سچی محبت ایمان کی روح ہے، آپ ﷺ کی محبت سے ایمان نصیب ہوتا ہے اور کمال محبت سے ایمان میں کمال حاصل ہوتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے ”تم میں سے کوئی بھی مومن نہیں ہو سکتا جب تک میں اُس کے باپ اور بیٹے اور سب لوگوں سے

اور اس کی اپنی جان سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔“

(بخاری شریف)

معلوم ہوا کہ ایمان کی بنیاد حب رسول ﷺ ذوق محبت کا تقاضا ہوتا ہے کہ محبوب خدا کے تذکرے اور چرچے ہوتے رہیں۔ دل میں بھی سرمایہ محبت موجزن ہو اور ظاہر میں بھی محبت کے تقاضے پورے ہوتے رہیں۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص جس چیز سے محبت کرتا ہے وہ اُس کا ذکر بھی کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ ”وتعزروه وتوقروه وتسبحوه بكرة واصيلاً“ (سورہ فتح) یعنی اے مسلمانو! تم اللہ تعالیٰ کے رسول کی تعظیم و توقیر کرو اور صبح و شام اللہ کی پاکی بیان کرو۔ اس آیت کریمہ میں اہل ایمان سے خطاب ہے اہل نفاق سے نہیں، میں حد امتیاز رسول اللہ ﷺ کی محبت اور تعظیم و توقیر ہے۔ اطاعت و اتباع رسول کے معنے بھی یہی ہیں کہ جذبہ محبت میں ڈوب کر محبوب کی اداؤں اور سیرت و سنت پر عمل کیا جائے۔ محبت کے بغیر رسول اللہ ﷺ کے قول و فعل کے مطابق عمل کرنا صرف نقالی ہے حقیقی اتباع نہیں۔ اور تعظیم رسول ﷺ کے بغیر دعویٰ ایمان تو کیا جاسکتا ہے لیکن جو برا ایمان دستیاب نہیں ہوگا۔ ظاہر ہے کہ جو مسلمان بھی میلاد شریف کا اہتمام کرتا ہے وہ تعظیم رسول کی محبت اور تعظیم ہی کی نیت سے کرتا ہے۔ قرآن پاک میں ہے۔ ”ومن يعظم شعائر الله فانها من تقوى القلوب“ اور جس نے اللہ کی نشانیوں کی تعظیم کی بے شک وہ دلی نیکی ہے۔“

اللہ پاک کی علامتوں اور نشانیوں میں ساری مخلوق شامل ہے جو وجود باری تعالیٰ اور قدرت خداوندی کی شہادت دے رہی ہے لیکن ساری مخلوق سے بڑھ کر ہمارے نبی کریم آخری رسول ﷺ اللہ کی ذات و صفات کے مظہر اتم اور آئینہ کامل ہیں۔ اس اعتبار سے آپ ﷺ کی تعظیم قطعی ہے۔ عام حالات میں تعظیم کا اظہار فرض تو نہیں ہے لیکن مرتبہ آپ ﷺ کی عظمتوں کا اظہار کار خیر اور مستحسن امر ضرور ہے اور میلاد پاک کے منانے سے ایمان کو تقویت ملتی ہے اور عظمت رسول ﷺ کی تبلیغ بھی ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا قرب نصیب ہوتا ہے

ڈاکٹر عبدالغور طہ القیسی وائس چانسلر صدر صدام حسین اسلام یونیورسٹی بغداد اور خطیب امام جامع مسجد ابوحنیفہ فرماتے ہیں ”میلاد شریف منانے والے خوش نصیب ہیں جو مسلمان نبی کریم ﷺ کی محبت میں محفل میلاد کا انعقاد کرے گا تو اُس پر رحمتوں اور برکتوں کا نزول ہوگا۔ ﴿ماہنامہ معارف رضا کراچی مارچ ۲۰۰۷ء﴾

شیخ جمیل الحریری لبنان فرماتے ہیں رسول کریم ﷺ کے مقام، عظمت، مدحت اور محبت کے اظہار پر مبنی میلاد کی محفلیں باعث برکت ہیں اور سرکارِ دو عالم ﷺ کی ولادت پر خوشی کا اظہار ایک نیکی کا کام ہے جو بندے کو اللہ سے قریب کرتا ہے۔

﴿ماہنامہ معارف رضا کراچی مارچ ۲۰۰۷ء﴾

میلاد مصطفیٰ ﷺ کی برکت..... پانی مل گیا

حضرت خواجہ حسن نظامی نے حضور نبی پاک ﷺ کی شان و عظمت میلاد پر ایک رسالہ لکھا ہے اُس کے صفحہ ۱۰ پر یہ واقعہ تحریر کرتے ہیں کہ ایک گاؤں میں کھیتی باڑی بارش سے ہوتی تھی ایک سال بارش نہ ہوئی اور بیچارے گاؤں والے بھوکے مرنے لگے اُن کا گاؤں دریا سے تین میل دور تھا، انہوں نے سوچا کہ کوئی صورت ایسی نکلے کہ ہم دریا سے پانی لے لیں، مگر کوئی تدبیر سمجھ میں نہ آئی۔ آخر سب مایوس ہو گئے۔ اُن میں سے ایک شخص نے کہا بھائی گھبرانے کی ضرورت کیا، اللہ تعالیٰ سے دعا مانگو اور بارش کی نماز (یعنی نمازِ استسقاء) پڑھو۔ چنانچہ سب لوگ جمع ہو گئے نماز پڑھی، دعائیں مانگیں، ایک آدمی نے کھڑے ہو کر رسول پاک ﷺ کی زندگی کے مختلف واقعات کا ذکر شروع کر دیا اور آپ ﷺ کے حالات بتائے کہ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ بھی بارش کے لیے نماز پڑھتے تھے۔ لوگوں نے جب رسول پاک کی عظمت و شان سنی تو لطف اندوز ہو گئے۔ جسے اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہوا ہو اُس کا ذکر اگر دل میں عشق پیدا نہیں کرتا، ایمان میں

فرحت اور روح میں تازگی پیدا نہیں ہوتی تو یہ آپ کا اپنا قصور ہے ورنہ

جو آج بھی ہو ابراہیم علیہ السلام کا ایماں پیدا

آگ کر سکتی ہے اندازِ گلستاں پیدا (اقبال)

اسی کو ایک اور عاشق نے یوں کہا.....

فضائے بدر پیدا کر، فرشتے تیری نصرت کو

اُتر سکتے ہیں گردوں سے قطار اندر قطار اب بھی

تو حضرات اُن لوگوں کے دلوں میں ”عظمت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے واقعات نے لذت

پیدا کر دی تب اُنہوں نے اُس شخص سے مزید رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل بیان کرنے کی

درخواست کی۔ جب اُس نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا اُسوۂ حسنہ خوبیاں اور صفات و کمالات کا

ذکر کیا تو وہ سب لوگ رونے لگے اور عرش کی اے مولیٰ! ہمیں بھی ایسے کام کرنے کی توفیق

عطا فرما اور ہم قیامت کے دن تیرے اور تیرے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے نہ خرو ہو کر

جائیں، ہمیں شرمندگی نہ ہو، ہمیں ندامت نہ ہو ابھی رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہو ہی رہا تھا کہ

شور مچ گیا۔ پانی آگیا۔۔۔۔۔ پانی آگیا۔۔۔۔۔ دریا آگیا۔ خلقت کھڑی ہو گئی دیکھنے لگی تو معلوم

ہوا، واقعی دریا کا سیلاب ہے جو اُن کے گاؤں کے قریب تک پھیل گیا، انہیں تعجب ہوا کہ

بارش کے بغیر یہ سیلاب کیسے آگیا۔ دوسرے دن وہ سیلاب اُتر گیا تو معلوم ہوا کہ پہاڑوں

پر بارش ہوئی تھی۔ اب تو اُن کی کھیتی خوب ہوئی اور سب ذکر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے مال

مال ہو گئے۔

یہ شان ہے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور محفل میلاد کی، معلوم ہوا کہ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر بھی مشکلات کو آسان کرتا ہے اور محفل میلاد سے امت کی مشعلیں جل جلالہ

ہیں۔ ﴿عظمت اسلام: ۱۵۵﴾

میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت..... بارشِ تھم گئی

خواجہ شاہ محمد فاروق الملقب خواجہ محبوب رتمانی قادری میسوریہ (آف کراچی) فرماتے

ہیں کہ ایک دفعہ یہ فقیر چوہا خالصہ میں میجر سجاول رحمانی کے ہاں مقیم تھا۔ کھلے میدان میں میلاد شریف کی محفل کا اہتمام کیا گیا، بڑی مخلوق اکٹھی ہو گئی، اتنے میں گھر کر بادل آ گئے۔ میجر سجاول رحمانی نے کہا، حضرت! اگر بارش ہو گئی تو مکان کے اندر اتنے آدمیوں کی گنجائش نہیں۔ میں نے کہا: بھئی! اتنے جنات یہاں اس محفل میں شریک ہیں، انہیں نظر نہیں آ رہا کہ یہ فقیر کہاں سے آ کر یہاں بیٹھا ہے اور یہ کس ذاتِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی محفل ہو رہی ہے۔ اُن سے کہو بادلوں کو پنڈی کی طرف دھکیل دیں۔ تھوڑی دیر میں بادل صاف ہو گئے بعد میں معلوم ہوا کہ پنڈی میں غضب کی بارش ہوئی ہے۔ ﴿ملفوظات خواجہ محبوب رحمانی: ۱۵۰﴾

محفل میلاد شریف کے لئے غیبی امداد

صوفی نسیم احمد نقشبندی مجددی عزیزی (محلہ انصاریاں چنیوٹ) اپنی تصنیف لطیف ”تاجدارِ وادیِ عزیز شریف“ میں رقمطراز ہیں:

یہ اپریل ۱۹۶۹ء کا واقعہ ہے کہ ”مھرے آقا و مولا“ شیخ کامل و اکمل، حضور قبلہ عالم حضرت خواجہ صوفی محمد علی رحمۃ اللہ علیہ (۱۹۱۸ء تا ۱۹۸۲ء)، تبلیغی سفر پر تھے گوجرہ میں حضور کا پروگرام محترم حسین احمد بھٹی صاحب جو کہ گونمنٹ کالج گوجرہ میں لیکچرار تھے اب تو وہ حضور کی دعاؤں سے ڈویٹرئل آفیسر ایجوکیشن ہیں، اُنکے ہاں پروگرام تھا۔ وہ کہتے ہیں کہ پروگرام تو میں نے رکھ لیا، لیکن پروگرام سے ایک ہفتہ پہلے طبیعت میں فکر لاحق ہوا۔ حضور قبلہ عالم کی تشریف آوری پر سینکڑوں کی تعداد میں لوگ اکٹھے ہو جاتے ہیں اور سب کے لئے لنگر کا انتظام کرنا ہے، تنخواہ بھی قلیل ہے، کچھ فکر مند ہونے لگا۔ ایک دن کالج سے فارغ ہو کر گھر پہنچا تو بیوی نے کہا کہ آٹا تو گھر میں پہلے ہی کافی موجود تھا، آپ نے ایک بوری آٹے کی پھر بھجوا دی ہے۔ میں نے کہا کہ میں نے تو کوئی آٹا نہیں بھجوایا۔ وہ کہنے لگی کہ باہر دروازہ پر دستک ہوئی تھی، میں نے پوچھا کون ہے؟ آواز آئی کہ حسین احمد بھٹی کا یہی مکان ہے۔ میں نے کہا ہاں! یہی ہے۔ تو اُنہوں نے کہا کہ آٹا اندر رکھوا لیں۔ میں نے بیٹھک کا دروازہ کھول دیا، وہ رکھ کر چلے گئے۔ میں نے دیکھا تو ایک بوری آٹے کی تھی۔ حسین احمد بھٹی

صاحب سن کر حیران ہوئے پورے شہر میں مسجدوں کے سپیکر پر اعلان کرایا گیا کہ کسی کی آٹے کی بوری بھول کر حسین احمد بھٹی کے گھر آگئی ہے جس کی ہولے جائے مگر کوئی لینے والا نہیں آیا۔ لہذا حضور کا پروگرام محفل ذکر ہوا۔ بعد میں بندہ نے یہ سارا واقعہ حضور قبلہ عالم کی خدمت میں عرض کیا تو حضور قبلہ عالم سن کر فرمانے لگے کہ اصل بات یہ ہے کہ ہمارا اور آپ کا تعلق صرف خدا کی رضا کے لئے ہے اور خدا کے ذکر پر اکٹھے ہونے والے سارے لوگ خدا کے ہی مہمان ہوتے ہیں اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کے ذکر اور اس کے محبوب پاک کے میلاد پاک کی محفلیں سجایا کرتے ہیں خداوند کریم انکی غائبانہ مدد فرماتے ہیں۔ پھر آپ نے یہ شعر پڑھا۔

وہ لوگ خدا شاہد قسمت کے سکندر ہیں

جو سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد مناتے ہیں

جو نبی حضور قبلہ عالم نے یہ شعر پڑھا تو محفل میں ایک عجیب سرور طاری ہو گیا اور ہر غلی کی کیفیت بدل گئی آپ نے سب کو فرمایا کہ تمام دوست مل کر پڑھیں کہ تیرا کھاواں تے تیرے گیت گاواں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تیرا میلاد میں کیوں نہ مناواں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سارے دوستوں نے جب حضور کے ساتھ مل کر یہ شعر بار بار پڑھا تو عجیب سماں تھا اور یوں محسوس ہوتا تھا کہ حضور آقائے نامدار مدنی تاجدار محبوب خدا شب اسراء کے دوایا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری ہو چکی ہے اور ہر طرف رحمت ہی رحمت برس رہی ہے۔ (سبحان اللہ سبحان اللہ)۔ تاجدارِ وادی عزیز شریف ۱۷۹۰ھ

محافل میلاد دعوتِ الی اللہ کا ذریعہ

شیخ الحرم النبوی امام اہلسنت، فخر العلماء زبدۃ الاولیاء الشیخ السید محمد ابن علوی المالکی الحسنی دامت برکاتہم وزید فیوضاتہم کی تصنیف لطیف "حول الاحتفال بذکر النبی المولد النبوی الشریف" مترجم علامہ میر حسن الحیدری السمر وردی "بنام ذکر میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس

محفلیں، ناشر حافظ الملت اکیڈمی بھر پونڈی شریف ڈہر کی ضلع سکھر سندھ، ۱۹۹۳ء سے چند اقتباسات ملاحظہ فرمائیں۔

بلاشبہ ہم اس بات کے قائل ہیں کہ محافل میلاد شریف اور سیرت النبی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا سننا اور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت و مدحت سننے سنانے کے لئے جلسہ و جلوس کا اہتمام و انعقاد غریبوں کو کھانا کھلانا اور اہل اسلام کے دلوں کو (ان اعمال و افعال کے ذریعے) خوشی اور مسرت پہنچانا جائز اور مستحسن ہے۔

بلاشبہ ہم اس بات کے قائل نہیں ہیں کہ محافل میلاد شریف کا انعقاد اس ایک مخصوص رات یعنی ۱۲ ربیع الاول میں فعل مسنون ہے۔ بلکہ جو مسلمان ایسا اعتقاد رکھتے ہیں ہم ان کو دین میں بدعت پیدا کرنے والے سمجھتے ہیں اس لئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر مبارک، بمع اپنے تمام لوازمات کے نیز آپ کی ذات اقدس کے ساتھ تعلق اور نسبت کاملہ رکھنا، ہر لمحے اور ہر آن ہم پر واجب ہے اور یہ بھی واجبات میں سے ہے کہ ہماری جانیں اور ہمارے نفوس ہر وقت اس ذکر سے معمور رہیں۔

ہاں البتہ، ماہ ولادت باسعادت (ربیع الاول) میں ذکر جمیل کے اسباب زیادہ قوی اور مضبوط ہو جاتے ہیں کیونکہ اس مناسبت سے لوگ ایسی محفلوں میں خود بخود کھنچے چلے آتے ہیں اور دیکھتے ہی دیکھتے لوگوں کے ٹھٹھ کے ٹھٹھ لگ جاتے ہیں۔ کیونکہ لوگوں کو اس بات کا قوی شعور ہے کہ کچھ لمحات و اوقات کو بعض دوسرے اوقات و لمحات پر کسی خاص وجہ اور مناسبت سے زیادہ شان اور شرف حاصل ہوتا ہے اور اس طرح لوگ حاضر یعنی حال کو ماضی کے ساتھ ملا کر اور موجود کو غائب کی طرف منتقل اور تبدیل کر کے یادوں کی لذت اور ذکر کا سرور حاصل کرتے ہیں گویا۔

باز گوازنجد و از یاران نجد..... تا درود یوار را آری بہ وجد

یہ کہ محافل میلاد کے اجتماعات اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دینے کا بہت بڑا ذریعہ ہیں اور یہ لمحات درحقیقت فرصت کے زریں اور قیمتی لمحات ہوتے ہیں جنہیں ہرگز ضائع نہیں کرنا چاہیے بلکہ مبلغین اور اہل علم حضرات کے لئے تو لازمی ہے کہ وہ ان محافل کے ذریعے امت

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اخلاق و آدابِ نبوی، سیرتِ طیبہ، معاملاتِ عباداتِ نبوی، جیسے اہم امور یاد دلایا کریں اور لوگوں کو بھلائی نیکی اور خیر و فلاح کی تلقین کیا کریں۔ اور پھر ان کو اُمتِ مسلمہ پر نازل ہونے والی مصیبتوں اور اُمتِ محمدیہ کو کمزور اور بے جان بنادینے والی بدعتوں، اسلام میں پیدا ہونے والے نئے نئے فتنوں اور یار و اغیار کے اٹھائے ہوئے نئے شرور اور فتور سے دور رہنے اور ان سے خوف کھانے کی ہدایت کیا کریں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہم ہمیشہ اس بات کی دعوت دیتے رہتے ہیں اور محافلِ میلاد میں شریک ہو کر لوگوں سے کہتے رہتے ہیں کہ ”ان اجتماعات کا مقصد محض اکٹھے ہونا اور لوگوں کو دکھانا نہیں ہونا چاہیے بلکہ یہ مقدس اجتماعات اعلیٰ مقاصد کے حصول کا ذریعہ اور وسیلہ ہیں اور جو شخص ان اجتماعات سے کوئی دینی فائدہ نہ حاصل کرے گا وہ میلاد شریف کی خیر و برکت سے گویا محروم رہا۔ ﴿﴾ ذِکرِ میلادِ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس مجلسیں ﴿﴾ ۲۰۰

سعادتِ کامل

مفتی رشید احمد گنگوہی کے اُستاد شاہ عبدالغنی صاحب دہلوی فرماتے ہیں۔
”حق آنست کہ نفس ذکر و ولادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم و وفاتہ نمودن یعنی ایصالِ ثواب بروحِ پُرفتوح سیدِ الثقلین از کمال سعادت انسان است (شفاء السائل)
ترجمہ: اور حق یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے ذکر کرنے میں اور وفاتہ پڑھ کر روحِ پُرفتوح کو ثواب پہنچانے میں اور میلاد شریف کی خوشی کرنے میں ہی انسان کی کامل سعادت ہے۔ ﴿﴾ برکاتِ میلاد ﴿﴾ ۹۰ جشنِ میلادِ النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اعتراضات کا علمی محاکمہ ﴿﴾ اثباتِ میلاد ﴿﴾ ۱۰۰

ترغیبِ میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

مسلمانوں کی محبتوں اور تشکر کے اظہار کے لئے کئی مواقع اللہ تعالیٰ مرحمت فرماتا ہے کسی کے گھر میں بچہ پیدا ہو جائے تو انسان صرف زبانی نہیں بلکہ دل سے شکر یہ ادا کرنے لگتا ہے۔ لڑکے کے لئے دو بکرے اور لڑکی کے لئے ایک بکرا یا بکری عقیقہ کے تشکر کے طور پر

ذبح کئے جاتے ہیں، یہ تشکر اپنے تک محدود نہیں ہوتا بلکہ اپنے رشتہ داروں اور دوستوں تک عقیقہ کا گوشت ہدیہ کیا جاتا ہے۔ حالانکہ اولاد کے بارے میں یہ یقین سے نہیں کہا جاسکتا کہ وہ مستقبل میں رحمت ثابت ہوگی یا رحمت۔

نبی کریم ﷺ تو ظاہر و باطن، اول و آخر سراپا ایمان اور رحمت ہیں۔ آپ ﷺ پر ایمان لائے بغیر نہ ایمان مل سکتا ہے نہ نجات ہو سکتی ہے تو یوم میلاد پر تشکر کے طور پر جشن کا اہتمام کیا جاتا ہے جو مستحسن امر ہے۔ دنیاوی نعمتیں فانی ہوتی ہیں۔ اولاد، مال و دولت فانی اور عارضی نعمتیں ہوتی ہیں۔ امارات و اقتدار سب فانی اور عارضی نعمتیں ہوتی ہیں۔ تھوڑے وقتوں اور معمولی ضرورتوں تک محدود ہوتی ہیں۔ ان فانی اور عارضی نعمتوں پر تو ہر طرح سے اظہارِ مسرت ہوتا ہے اور خوشیوں کے مواقع پر مجالس و محافل کے انعقاد پر پورے اہتمام کئے جاتے ہیں۔ جس طرح ان عارضی نعمتوں کے ملنے پر اظہارِ مسرت ہوتا ہے ان سے بڑھ کر آخری رسول رحمت و عالم ﷺ کی ولادت باسعادت کی خوشی پر جلسے جلوس کا اہتمام کرنا چاہیے۔



حضرت خواجہ حسن نظامی دہلوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ایک سو ایک ضربِ الا اللہ کی سلامی دو۔ رسول اللہ ﷺ تشریف لاتے ہیں۔ آنکھیں مژگان کی سنان اور ابرو کی تیغ سنبھالے، ادب سے پتلیاں جھکائے کھڑی ہیں۔ زبان درود کا نغمہ بجائے۔ بدن کی سب رگوں کو حکم دو کہ نغمہ صلواتی میں یک جان ہو کر ہم صدا ہوں۔ یہاں تک کہ ہر بن مو سے نغمہ صل علی محمد نکلنے لگے۔ روزے کی عید... حج کی عید دونوں دست بستہ آئیں اور عید میلاد کا خیر مقدم کریں۔

آج عید ولادت ہے۔ آج وہ پیدا ہوئے جن پر کائنات کی پیدائش کا حصر ہے۔ چاند کا رخ انور سے شرمانے..... ولا ہے۔ شاہ گدا نواز۔ رسول العرب والعجم۔ جن کی ولادت سے تاریکی باطل دور ہو گئی۔ حق کی روشنی چاروں طرف پھیل گئی۔ خود شر بے سر ہوئے۔ بے تاج تاجور بنے۔ جنہوں نے ہونٹوں کو ہلا کر ساری زمین زلزلے میں ڈالی۔

غریبوں مظلوموں کے غمگسار۔ سرکشوں ظالموں کے زیر کرنے والے۔ وہی جن کا نام لینے سے ہمارے خون میں حرارت اور دل میں جوش پیدا ہوتا ہے۔

ایسے برگزیدہ و پاکیزہ وجود کے ظاہر ہونے کا وقت ہے کہ آسمان، زمین، شجر، حجر کیف میں ہیں۔ پھر تم کیوں مسلمان یوم ولادت کو قومی تہوار نہیں مناتے۔ یہ وہ خوشی ہے جس میں ہر فرقے اور عقیدے کے مسلمان کو یکساں حصہ لینا چاہئے۔ یہاں شیعہ، سنی، مقلد، صوفی، وہابی کی قید نہیں۔ سب یکدلی و اتفاق سے میلاد کا تہوار مقرر کریں۔ اور دنیا کو دکھائیں کہ جس طرح رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی امت سے محبت تھی اسی طرح امت بھی اُن کے نام پر قربان ہے اور ان کی یادگار میں دل و جان سے حصہ لینا چاہتی ہے۔ دوسری قومیں فرضی اور خیالی تہوار مناتی ہیں تاکہ قوم میں زندگی کے جذبات پیدا ہوں۔ تمہارے سامنے ایک اصلی اور شان دار موقع موجود ہے اس سے کیوں نہیں فائدہ اٹھاتے؟

اسلامی ممالک میں جہاں ہمارے خوش قسمت بھائی تاج و تخت کے مالک ہیں۔ میلاد شریف کے موقع پر بڑے جوش و خروش کا اظہار کیا جاتا ہے۔ ہم بد نصیب تہی۔ بے تاج تہی۔ ہی۔ ہیں تو حلقہ بگوشانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم۔ پھر کیوں اپنے تاج دار بھائیوں سے حب رسول میں پیچھے رہیں؟ یہ وقت اس بات کے دیکھنے کا نہیں ہے کہ از روئے فقہ میلاد جائز ہے یا نہیں۔ بلکہ یہ سوچنے کا وقت ہے کہ میلاد کے جلسوں کو کس طرح پر باروق اور شان دار منایا جائے۔ یاد رکھو۔ کہ ہم سب کی دینی و دنیاوی زندگی اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی الفت و یاد میں منہی ہے۔ اگر ہم دنیا میں اپنی عزت محفوظ رکھنا چاہتے ہیں اگر ہم و آخرت میں سرور ہو جائے تو آقائے نامدار محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد پاک کی عیدین سے زیادہ خوشی منایا کریں۔ بلکہ میلاد الرسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک علیحدہ عید مقرر کریں۔ جس میں دھوم دھام سے میلے ہوں۔ جتے ہوں۔ اور ہر عقیدہ کا مسلمان اپنے کلمہ کے شریک بھائیوں کے ساتھ عید منائے اور کہے "آج اُس کے نام کی عید ہے جس نے دنیا کے پردہ کو شک و کفر کے غم و الم سے پاک و صاف کر کے وحدت کے سرور سے آراستہ کر دیا۔"

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ ۔

(حسن نظامی (نظام المشائخ) تہذیب - ۲۵ مارچ ۱۹۱۱ء)

میلاد ہر زمانہ میں اچھا سمجھا جاتا رہا ہے

حضور سرور کائنات ﷺ کی ولادت پاک کی خوشی میں محافل میلاد کو ہر زمانہ میں بنظر استحسان دیکھا جاتا رہا ہے۔ ان محافل میلاد میں قاری صاحبان، علماء کرام اور نیک براہ پر چلنے والے تمام لوگ جمع ہوتے چلے آ رہے ہیں۔ بہت سے اجتماعات آپ کی محبت میں جمع ہوئے۔ بہت سے لوگوں نے شہروں اور آبادیوں کو میلاد النبی ﷺ کی نسبت سے خوبصورت کیا۔ بکثرت شمعیں اور روشنیاں کیں۔ اور تمام حاضرین نایاب خوشبو سے معطر ہوتے رہے۔ حضور نبی کریم ﷺ کے ذکر پاک سے فرحت پاتے رہے، خوشی محسوس کرتے رہے اور آپ کے نام پاک پر کھایا بھی اور پیا بھی۔ اپنے رب سے گڑ گڑا کر دعائیں کیں، اُس سے مانگا، اُس کی بارگاہ میں آپ ﷺ کو شفیع لائے، آپ ﷺ کی طرف انتساب کیا۔ اور یہ اعتقاد رکھا کہ اس محفل کی برکت سے ہر مقصد بر آئے گا۔ ان محافل کی برکات سے اللہ تعالیٰ نے بہت سے شہر آباد کئے اور خوشی اور فارغ بالی مرحمت فرمائی۔ ان شہروں کے باسیوں نے درہم و دنیا را ایسی محافل پر خرچ کئے اور اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب و مختار ﷺ کا ذکر کیا، نمازیں پڑھی، دعائیں مانگیں اور حمد و ثناء کہی۔

اے شخص! یہ کبھی نہ سوچنا کہ ان محافل سے حضور ﷺ برا منائیں گے یا اللہ تعالیٰ اس سے راضی نہیں ہوگا؟ تجھ پر میری جان نثار! محفل میلاد منعقد کر اور کسی قسم کی پریشانی اور ہلاکت کا خوف نہ کر۔ محفل میلاد کر اور بار بار کر۔ تیری زندگی سعادت میں بسر ہوگی۔ اور تیری موت بھی سعید ہوگی۔

محفل میلادِ مصطفیٰ ﷺ..... اعظم عبادت

علامہ ابن عابدین شامی رحمہ اللہ ”شرح المولد ابن حجر بحوالہ جواہر البحار“ میں فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے میلاد شریف کے سننے کے لئے جمع ہونا، اعظم عبادات میں سے ہے۔ کیونکہ میلاد شریف سے رسول اللہ ﷺ پر بکثرت درود و سلام پڑھا جاتا ہے اور اللہ

تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کا ذکر بار بار ہوتا ہے اور آپ کے ذکر سے محبت آپ کے قرب کا ذریعہ ہے اور جلیل القدر علماء نے تصریح کی ہے کہ جس سال میلاد شریف کیا جائے اس سال امان رہتی ہے اور مقصود میں کامیابی کی جلد بشارت ملتی ہے جیسا کہ ابن الجذری نے تصریح کی ہے اور اس کو علامہ حلبی نے اپنی سیرت میں نقل کیا ہے اسی طرح علامہ ابن حجر عسقلانی نے رسالہ مولد میں اور علامہ قسطلانی نے مواہب میں ذکر کیا ہے اور ہر وہ شخص جو آپ کی محبت میں صادق ہے اس کے لیے مناسب ہے کہ وہ میہد النبی ﷺ کے مہینہ میں خوشی منائے اور رسول اللہ ﷺ کی ولادت مبارکہ کے لئے محفل منعقد کرے جس میں احادیث صحیحہ سے آپ کے میلاد کے واقعات بیان کئے جائیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اُمید ہے کہ ایسا شخص رسول اللہ ﷺ کی شفاعت سے صالحین کے زمرہ میں داخل ہوگا اور جس شخص کے جسم میں آپ ﷺ کی محبت سرایت کر جائے گی وہ جسم ان شاء اللہ بوسیدہ نہیں ہوگا اور آپ ﷺ کی شفاعت اُسی شخص کو حاصل ہوگی جو آپ ﷺ سے محبت رکھتا ہوگا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے ”الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ“ جو شخص جس سے محبت کرتا ہے اسی کے ساتھ رہے گا۔ اللہ تعالیٰ اُس شخص پر رحمت فرمائے جس نے میلاد مبارک کی راتوں کو عید بنالیا اور ان راتوں میں اگر صرف آپ ﷺ پر بکثرت صلوٰۃ و سلام پڑھا جائے تو یہ بھی کافی ہے۔

❖ شرح صحیح مسلم: ۱۸۴۳ ❖

محفل میلادِ مصطفیٰ ﷺ..... دفع مصائب کا نسخہ

حضرت علامہ مولانا محمد عالم آسی امرتسری ہیسیدہ فرماتے ہیں کہ یہ امر روز روشن کی طرح کھلا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ سے جس قدر ارادت اور خلوص عقیدت بڑھتا ہے اسی قدر انسان کو روحانی فوائد حاصل ہوتے ہیں اور مشکلات حل ہوتی جاتی ہیں جن میں سے ایک مجلس میلاد بھی ہے کہ دفع مصائب کے لئے بہترین نسخہ ہے۔ بشہ طیکہ اخلاص سے ہو اور اہل مجلس صرف نام کے ہی مسلمان نہ ہوں اور نہ ہی اس طرح منایا جائے کہ رونق و بند گان مجلس دیدہ دانستہ نماز چھوڑ کر مجلس میلاد میں قیام یا نعت پر زور دینے کو چلے آئیں نہ وضو

ہو اور نہ کپڑے پاک ہوں اور جسم بھی مشتبہ حالت میں ہو۔ منہ سے بھی ناپاک بو آتی ہو۔
ورنہ ایسی مجلس ایک قسم کا مذاق ہوگا اور اس کے جو نتائج بھی پیدا ہوں گے۔ اُن کا بیان کرنا
ضروری نہیں ہے۔ مگر اہل اسلام کی وہ مجلس جو صوم و صلوٰۃ کے پابند مسلمانوں نے قائم کی ہو
اور اُس میں صرف حب رسول ﷺ کے سوا کسی اُمرد دیگر کو دخل نہ ہو، محض ثواب ہی ثواب
ہے۔ ایسی مجلس پر اہل تنقید کو اعتراض کا موقع نہیں مل سکتا۔ ﴿الارشاد الی مباحث المیلاد: ۴۴﴾

غریبوں کا حج ذکر حبیب ﷺ ہے

امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد
فرمایا: جو شخص حج ادا کرنے کے بعد کفار کے ساتھ جہاد کرتا ہے، اُس کا ثواب چار سو حج کے
برابر ہے۔ مگر غرباء اور مساکین حج اور جہاد کی نعمت سے محروم ہیں، وہ شکستہ حال و مایوس ہوں
گے۔ اللہ تعالیٰ نے وحی کے ذریعے پیغام بھیجا ہے کہ اے محمد ﷺ! آپ کا کوئی بھی اُمتی
آپ ﷺ کی ذات پر ذرہ و دشریف پڑھے گا تو میں اُس کے نامہ اعمال میں چار سو غزوات
کی شرکت کا ثواب اور چار سو حج و ت کا ثواب رقم کروں گا۔ ﴿نجات کا راستہ: ۱۸﴾

میلادِ مصطفیٰ ﷺ کی برکت، اتحادِ اُمت

۱۹۳۵ء میں جالندھر چھاؤنی کے جلسہ اور جلوس میں علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ شامل تھے۔
آپ نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا: ”چند سال ہوئے میں نے خواب دیکھا تھا کہ اللہ تعالیٰ
مولود شریف کے ذریعہ سے اس اُمت کو متحد کرے گا۔ مجھے ایک عرصہ تک حسرت رہی کہ یہ
واقعہ کس طرح رونما ہوگا۔ اب تحریک یومِ میلادِ النبی ﷺ نے اس خواب کی تعبیر کو حقیقی طور
پر نمایاں کر دیا ہے۔ اس سے قبل ۳۱-۱۹۲۹ء میں علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے دیگر اکابر ملت کے
ساتھ عید میلادِ النبی ﷺ کے جلسوں اور جلوسوں کے انعقاد کی تحریک کی تھی۔ اخبارات میں
یہ بیان شائع ہوا۔ اس اپیل پر علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ سید غلام بھیک نیرنگ، مولانا غلام
مرشد (بادشاہی مسجد لاہور)، مولانا شوکت علی، مولانا حسرت موہانی، پیر سید مہر علی شاہ

گولڑوی، مولانا قطب الدین عبدالولی، دیوان سید محمد پاکپتنی، خواجہ محمد قمر الدین سیالوی، مولانا فاخرالہ آبادی، سید حبیب مدیر، سیاست، پیر سید فضل شاہ جلاپوری، مولانا علی الحارثی اور مولانا محمد شفیع داؤدی وغیرہ کے دستخط تھے۔ ﴿مقیاس المیلاد: ۱۰۶﴾ ﴿

محافل میلاد..... حصولِ خوشنودی کا ذریعہ

امتِ مصطفیٰ ﷺ کے حقوق جو ہم پر واجب ہیں، اُن کو آپ ﷺ کے اوصافِ حمیدہ اور اخلاقِ جمیلہ کے بیان کرنے سے بجالا سکتے ہیں اور اس وقت کی ادائیگی محافلِ میلاد سے پوری کی جاسکتی ہے۔ شعراءِ کرام آپ ﷺ کے محامد و محاسن کو نعت و قصائد کی صورت میں ہدایہ پیش کرتے ہیں۔ اُن کے اس فعل کو نبی کریم ﷺ محبت و کرم سے ملاحظہ فرماتے ہیں اور اپنے انعام و اکرام سے بھی نوازتے رہتے ہیں۔ جب حضور نبی کریم ﷺ نعت و تعریف کرنے والے پر اپنی خوشی و مسرت کا اظہار فرماتے ہیں تو اُس خوش نصیب شخص سے اظہارِ شادمانی کیوں نہ فرمائیں گے جو آپ ﷺ کے شامل و خصائل جمع کر رہا ہے۔ بلاشبہ محافلِ میلاد نبی کریم ﷺ کی خوشنودی و قرب کے حصول کا اہم ذریعہ ہے۔ ہ نور سے ظہور تک ۱۹۸۸ء

ذکرِ میلادِ مصطفیٰ ﷺ، حصولِ ہدایت و محبتِ نبوی ﷺ کا ذریعہ

زمانہ حال میں بعض علماء اذکارِ ولادت آں خواجہ کائنات ﷺ کے منکر ہیں بلکہ سامعین و قائلین کو بجانبِ شرک و بدعت ظاہر کرتے ہیں۔ یہ محض اُن کی کم فہمی کا ثبوت ہے۔ اے محبانِ سید الثقلین ﷺ اگر ظاہرِ نظر سے غور کیا جائے تو استماعِ اقوالِ ولادت آنحضرت ﷺ سے عوامِ الناس کو اشتیاقِ دین اور محبتِ رسول امین ﷺ پیدا ہوتی ہے، شرک و بدعت نہیں بلکہ جب انسان استماعِ قصصِ انبیاء علیہ السلام کے لئے محفلِ میلاد میں جاتا ہے تو بہت سے امور میں فیض یاب ہوتا ہے۔

اول:۔ تو افعالِ شرک، بغض، حسد اور نفاق سے دل پاک و صاف ہوتا ہے۔

دوم:۔ چونکہ بنی نوع انسان کو اکثر شیطان ہر حیلہ مکر و فریب سے ترغیب دیتا

رہتا ہے اس سے محفوظ رہ کر جملہ انبیاء علیہم السلام کے افعال و طریق احکام ربی و تقریر و عبادات کا احوال سننا رہتا ہے۔ جس سے بجز حصول ہدایت و محبت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ جیسے کہ ذکر یوسف علیہ السلام کا جو قادر مطلق نے قرآن پاک میں بیان فرمایا ہے کہ جس کے استماع سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ یوسف علیہ السلام نے اس قدر صعوبتوں کا متحمل ہو کر صبر و استقلال کو ہاتھ سے جانے نہ دیا اور افعال خواہش سے دست بردار رہے تو اللہ تعالیٰ نے ان کو کس قدر مدارج عطا فرمائے کہ جن پر آیات ذیل اور ماسوا ان کے اور چند آیات شاہد حال ہیں:

وَلَمَّا بَلَغَ أَشُدَّهُ آتَيْنَاهُ حُكْمًا وَعِلْمًا وَكَذَلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ۔ یعنی جبکہ سخت تکلیف میں مبتلا ہوا تو ہم نے اُس کو حکم اور علم عطا فرمایا اور ہم ایسے ہی نیکو کاروں کو مزادیتے ہیں۔

تو مستمع کو ضرور یہ ذکر کرنا صحیح نفسانی اور راجع بجانب استقلال ہوگا۔ کیونکہ آیات مذکور اس کے عوض میں حکم اور علم کی جزا دے رہی ہے۔

محافل ذکر میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم..... قبولیت دعا کا وقت

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کی گھڑیاں ہی وہ خاص وقت ہے جن میں دعا کی قبولیت کا ذکر احادیث میں موجود ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت کے باعث قیامت تک کے لئے ان ساعتوں کو یہ فضیلت عطا کر دی گئی۔ سیدی دباغ عینیہ فرماتے ہیں کہ یہی وہ وقت ہے جس میں ”دیوان الصالحین“ کا اجلاس مکہ مکرمہ سے باہر غار حرا میں منعقد ہوتا ہے اور اُس میں غوث، ساتوں اقطاب اور دیوان کے دیگر اراکین شریک ہوتے ہیں جو اسلام کے نور کے لئے ستون کی حیثیت رکھتے ہیں اور ساری امت انہی سے فیض حاصل کرتی ہے لہذا جس شخص کی دعا ان صالحین کی دعا کے مطابق ہو جائے اُس کی دعا ضرور قبول ہوتی ہے اور اُس کی حاجت ضرور پوری ہوتی ہے۔ احمد بن مبارک کہتے ہیں کہ سیدی دباغ عینیہ اکثر ہمیں اس مخصوص ساعت کا خیال رکھنے کی تلقین کرتے تھے اور یہ فرمایا کرتے تھے کہ مکہ مکرمہ

میں صبح صادق، فاس سے پہلے طلوع ہو جاتی ہے اس لئے تم اپنی شب بیداری میں مکہ مکرمہ میں طلوع فجر کے وقت کا خیال رکھا کرو۔ ﴿الابرار: ۲۳۴﴾

ذکر میلادِ مصطفیٰ ﷺ سے عقائد کی پختگی

عقائد اپنی قوت میں اعمال سے زیادہ درجے والے ہوتے ہیں، کیا آپ نہیں دیکھتے کہ اگر کسی ہندو نے رمضان المبارک میں روزہ رکھا تو وہ مسلمان نہ ہوگا اور اگر اُس نے مسلمانوں والا کوئی عمل نہ کیا بلکہ کلمہ توحید و رسالت کا اقرار کرتے ہوئے تمام ارکانِ ایمان کا اقرار کر لیا تو مسلمان ہو جائے گا اور مسلمان کہلائے گا کیونکہ اُس نے عقائد کو قبول کر لیا۔ جبکہ اعمال کو قبول کرنے سے وہ مسلمان کہلانے کے قابل نہ ہو سکا۔ یہی وجہ ہے آپ ﷺ کی سیرت سے عملی زندگی میں بے شمار فوائد ہیں اگرچہ اس سے بھی ایمان مضبوط ہوتا ہے لیکن اعتقادی قوت جو محافل میلاد سے نصیب ہوتی ہے اور وہ کلیت کا مقام رکھتی ہیں اور اعمال میں جزیت کی تاثیر ہوتی ہے۔

مسلمانوں کو میلاد اور سیرت دونوں اہم موضوعات کی طرف متوجہ کرنے کی ضرورت ہے اور وہ لوگ جو دوسروں کو سیرت کا محض جھانسہ دیکر میلادِ النبی ﷺ سے دور لے جانے کی جسارت کرتے ہیں، انہیں یاد رکھنا چاہیے کہ اگر عقیدت میں فساد ہو گیا تو تمام اعمال برباد ہو جائیں گے۔

محفل میلادِ قربِ الہی اور محبت رسول ﷺ کا ذریعہ

میلادِ النبی ﷺ تمام تاریخِ انسانیت کے لیے رحمتِ الہی کا ایک بہت بڑا سرچشمہ ہے۔ سید الکونین، خاتم الانبیاء والمرسلین، نبی رحمت، غوث الامت، سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ کے ذکر کی محفل قائم کرنا افضل عمل اور قربِ خداوندی کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔ اس لیے کہ یہ محفل میلادِ خوشی اور محبتِ نبی ﷺ کے نتیجے میں منعقد کی جاتی ہے اور محبت رسول ﷺ ایمان کی اصل سے ہے۔ صحیح حدیث میں مروی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

عربی بھی لکھنی ہے۔

”تم میں سے کوئی مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اُسے اُس کے والدین، اولاد اور تمام لوگوں سے محبوب ترین نہ ہو جاؤں“۔ ﴿بخاری شریف﴾

میلاد کی برکت..... ڈاکوؤں سے زیورات واپس

ڈسکہ شہر میں خواجہ محمد خالد کی رہائش گاہ واقع کالج روڈ دوپہر کے وقت خواتین کی محفل میلاد ہو رہی تھی کہ اُس دوران چار ڈاکو گھر میں گھس آئے اور اسلحہ کے زور پر خواتین سے تقریباً ۶۰ روپے کے طلائی زیورات اُتروائے۔ لیکن اس کے باوجود بھی خواتین نے محفل پاک بند نہ کی۔ جب ڈاکو واپس جانے لگے تو خواتین نے پہلے سے بھی اونچی آواز میں ذکر حبیب ﷺ کرنا شروع کر دیا، تو ڈاکوؤں نے ذکر رسول ﷺ سے متاثر ہو کر خواتین کے زیورات واپس کر دیئے اور خاموشی سے چلے گئے۔

﴿روزنامہ انقلاب لاہور: ۱۹ اپریل ۲۰۰۷ء جمعہ ضاع مصطفیٰ ﷺ ربیع الآخر ۱۴۲۸ھ / مئی ۲۰۰۷ء﴾

ذکر میلادِ مصطفیٰ ﷺ..... بیماری سے شفاء

منقول ہے کہ جمعہ نامی شخص جو ماچھی قوم سے تعلق رکھتا تھا اور ڈھاڈر کارہنے والا تھا۔ وہ حضرت میاں غلام حیدر رحمہ اللہ (کنبار شریف بلوچستان) کا مرید تھا۔ مولود شریف اور کافیاں بہت زیادہ پڑھتا تھا۔ ایک دفعہ میاں صاحب کسی جگہ سے ڈھاڈر شہر تشریف لے گئے اور جمعہ نہیں آیا۔ آپ جناب نے اُس کے احوال کے بارے میں پوچھا تو معلوم ہوا کہ وہ ڈیڑھ سال سے بیمار ہے اور اُس کے پاؤں سوکھ گئے ہیں۔ میاں صاحب نے اُس کو بلوایا اور کہا کہ آج رات مولود شریف پڑھو، اللہ تعالیٰ خیر کرے گا۔ چنانچہ اُس شخص نے عقیدہ صادقہ سے حکم کے مطابق ساری رات صبح تک مولود پڑھنے میں گزار دی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور میلاد شریف کی برکت سے صبح کے وقت اُٹھ کر عصا کے سہارے خود بخود چل پڑا اور خوشی خوشی اپنے گھر پہنچ گیا۔ ﴿تذکرہ مشائخ کنبار شریف بلوچستان: ۱۲۷﴾

۔۔ ❖ ❖ ❖ ﷺ ﷺ ﷺ ❖ ❖ ❖ ۔۔

محترم منیر احمد سیال صاحب (آف شاہدرہ) فرماتے ہیں کہ یہ ۳ جون ۲۰۰۱ء کی بات ہے اتوار کا دن تھا کسی عاشق رسول ﷺ کی تین بچیوں کے مستقبل کی فکر میں گم تھا محلے کی مسجد میں محفل میلاد ہو رہی تھی۔ انہی سوچوں میں گم محفل میلاد میں جا بیٹھا ایک صاحب حضور نبی کریم رسول اکرم ﷺ کی بہت پیاری نعت پڑھ رہے تھے اچانک غنودگی سی محسوس ہوئی جسم پر ایک بوجھ سا پڑ گیا اور دل پکارنے لگا کہ نبی کریم ﷺ تشریف لے آئے ہیں اور آپ ﷺ کے ساتھ وہ تینوں بچیاں بھی تھیں۔ ❖ ❖ بلال عید ۲۲ ❖ ❖

حصولِ رضائے الہی اور سونے کے پہاڑ جیسا اجر

تفسیر ”خزینۃ القرآن“ میں ہے کہ سیدنا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ بارہ ربیع الاول کو کھجوریں تقسیم فرماتے تھے اور فرمایا کرتے تھے جو اس دن کو حضور ﷺ کی ولادت کی خوشی میں ایک درہم خرچ کرے گا تو یوں سمجھئے کہ اُس نے سونے کے پہاڑ سے بھی زائہ خرچ کیا قیامت کے دن اُسے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہوگی۔

نیز صاحب خزینۃ القرآن (سید موسیٰ المبرقعی زیلعی) فرماتے ہیں کہ ہمیں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی سنت پر عمل کرنا چاہیے کیونکہ یہ انبیاء و اولیاء کے بعد ساری مخلوق سے افضل ہیں اور میرے نانا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو زیادہ محبوب ہیں۔

نیز صاحب خزینۃ القرآن فرماتے ہیں ”میں ہر مہینے بارہ تاریخ کو میاں من مہوں جب ربیع الاول کی بارہ تاریخ آتی ہے اپنے شہر قم سے بڑا قافلہ لے کر جاے ولادت محمد مصطفیٰ ﷺ آملہ شریف جاتا ہوں اس سے یہ برکات حاصل ہوتے ہیں کہ ہماری نفس میں میرے نانا نبی پاک ﷺ جلوہ افروز ہوتے ہیں ہم زیارت کرتے ہیں نیز فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کا میلاد جس جگہ دل کے اعتقاد کے ساتھ یا جائے وہاں مصیبت اور بیماری نہیں آتی۔ ❖ ❖ ذکر فی الامام ۲۳ ❖ ❖

ہوئے برباد وہ گھر جس میں تیری یاد نہ ہو

اُجڑے وہ شہر جہاں محفل میلاد نہ ہو

حصولِ برکات.....ثمراتِ اخلاص

محفل میلاد کے فیوض و ثمرات بارے یہ عقیدہ رکھے کہ یہ سارا نفع ہمارے عمل سے نہیں ہوا بلکہ حضور رحمتہ للعالمین ﷺ کی برکت سے ہوا، جیسا کہ ابولہب کو ولادتِ اقدس کی خوشی میں اپنی کینر تو یہ کو آزاد کرنے پر نفع ہوا، اُس کا سبب ابولہب کا عمل نہیں تھا، کیونکہ کافر کا تو ہر عمل رائیگاں ہے، بلکہ یہ فائدہ اُسے حضور پر نور ﷺ کی رحمت اور برکت سے ملا۔

❖ جشن میلاد النبی ﷺ: ۱۳۰ راز سید عبدالرحمن بخاری ❖

محفل میلاد و رشد و ہدایت کا ذریعہ

میلاد النبی ﷺ کی تقاریب جہاں آپ کی یاد قائم رکھنے کا ایک طریقہ ہے، وہاں آپ کی ہدایات و ارشادات کی تبلیغ و اشاعت کا بھی ایک نہایت ہی نفیس ذریعہ ہے، میلاد و سیرت کے مقدس جلسوں میں سال کے بعد ایسا موقع مل جاتا ہے کہ جس میں ہر طبقہ کے مسلمانوں تک دین اسلام کی باتیں پہنچ جاتی ہیں اور دین کی کافی تبلیغ ہو جاتی ہے۔ ﴿کاروانِ نعت: ۵۵﴾

عید میلاد النبی ﷺ ہا عث رحمت و برکت

عید سعید، عید میلاد النبی ﷺ مسلمانوں ہی کے لئے نہیں بلکہ کل کائنات کے لئے برکتوں اور رحمتوں کو جلو میں لے کر آتی ہے۔ مسلمان اس عظیم دن کا استقبال جس جوش و شوق اور خلوص کے ساتھ کریں، کم ہوگا۔ ﴿ذکر رسول ﷺ: ۳۰ راز کوثر نیازی﴾

میلادِ مصطفیٰ ﷺ محبتِ الہی کا ذریعہ

محبت ایزدی انسان کی زندگی کا مقصد اولین ہے اور اس محبت خداوندی کو قرآن مجید میں اتباع رسول ﷺ پر موقوف کر دیا گیا ہے اور اتباع رسول ﷺ اُس وقت تک ممکن نہیں

جب تک کہ محبت رسول ﷺ حاصل نہ ہو۔ لہذا اتباع رسول ﷺ کا موقوف علیہ سبب رسول ﷺ ہے اور محبت رسول ﷺ کا موقوف علیہ ذات رسول ﷺ اور ذات رسول ﷺ کا موقوف علیہ اس امت کے لحاظ سے میلاد رسول ﷺ ہے۔ تو بالواسطہ میلاد رسول ﷺ محبت ایزدی، عبادت خداوندی اور رضاء الہی کا موقوف علیہ ٹھہرا۔ لہذا میلاد مصطفیٰ ﷺ جو کہ سب سے بڑے مقصد حقیقی کا موقوف علیہ اور کا شان ایمانیات کی اساس ہے۔ اس کے ذکر کے لئے محافل کا انعقاد کرنا خوشیوں اور مسرتوں کا اظہار کرنا ایک فطرتی سبب بنتی ہے۔

❖ عراق میں عید میلاد النبی ﷺ ۲۳ رازڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی ❖

کاروبار میں برکت کا سبب

اہل عرب کا دستور ہے کہ اگر کوئی نیا مکان بنائے یا مسافر باہر سے آئے یا شادی یا غمی ہو یا کوئی اور کام ہو تو میلاد شریف ضرور کرتے ہیں یہی سبب ہے کہ ان کے کاموں میں برکت ہوتی ہے اور تجارت میں نفع ہوتا ہے۔ ❖ میلاد سعیدی: ۵ ❖

اسلام کو زندہ کرنے کا ثواب

خلیفہ دوم امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

مَنْ عَظَّمَ مَوْلِدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ أَحْيَا الْإِسْلَامَ

❖ ترجمہ: جس نے حضور نبی کریم ﷺ کے میلاد شریف کی تعظیم کی اس نے گویا اسلام کو

زندہ کر دیا۔

غزوہ بدر و حنین میں شرکت کا ثواب

خلیفہ سوم داماد رسول امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

مَنْ أَنْفَقَ دِرْهَمًا عَلَى قِرَاءَةِ مَوْلِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ فَكَانَ نَمَّا شَهِدَ غَزْوَتَهُ بَدْرَ وَحُنَيْنٍ ﴿۸﴾ النعمۃ الکبریٰ علی العالم: ۸ ﴿۸﴾
ترجمہ: جس نے حضور نبی کریم ﷺ کے میلاد شریف پڑھنے پر ایک درہم بھی خرچ کیا
گویا غزوہ بدر و حنین میں حاضر ہوا۔

خرچ کرے جو میلاد شریف پر بھاویں درم اک ہویا = گویا جنگ حنین بدر وچہ جا کر داخل ہویا
ایہہ فرمان عثمان غنی رضی اللہ عنہ دا وچہ کتاباں آیا = نعمۃ الکبریٰ کتاب اندر میں ایہوئی لکھاپایا

جنت کے باغوں میں قیام

حضرت سری سقطی قدس اللہ سرہ فرماتے ہیں کہ

مَنْ قَصَدَ مَوْضِعًا يُقْرَأُ فِيهِ مَوْلِدُ النَّبِيِّ ﷺ فَقَدْ قَصَدَ رَوْضَةً مِّنْ رِّيَاضِ
الْجَنَّةِ لِأَنَّهُ مَا قَصَدَ ذَلِكَ الْمَوْضِعَ إِلَّا لِمَحَبَّةِ النَّبِيِّ ﷺ وَقَدْ قَالَ ﷺ مَنْ أَحَبَّنِي
كَانَ مَعِيَ فِي الْجَنَّةِ ﴿۱۰﴾ النعمۃ الکبریٰ علی العالم: ۱۰ ﴿۱۰﴾

ترجمہ: جس نے کسی ایسی جگہ کا قصد کیا جہاں میلاد شریف پڑھا جاتا ہے تو اُس نے
گویا جنت کے باغوں میں سے ایک باغ کا قصد کیا کیونکہ اُس نے حضور نبی کریم ﷺ کی
محبت ہی میں اُس جگہ کا عزم کیا اور حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس نے مجھ سے محبت
کی جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔

صلوٰۃ کے پڑھنے کی سزاوار ہے محفل میلاد

جنت کے دلانے کی تدوکار ہے محفل میلاد

۔۔۔ ﴿۱۰﴾ صَلَّی اللہُ عَلَیْ خَبِیبِہٖ مُحَمَّدٍ ؑ وَآلِہٖ وَسَلَّم ﴿۱۰﴾ ۔۔۔

فرشتے رحمت کی دعا کرتے ہیں

سلطان العارفین امام جلال الدین سیوطی قدس سرہ اپنی کتاب ”الوسائل فی شرح
الشمائل“ میں فرماتے ہیں:

قَالَ سُلْطَانُ الْعَارِفِينَ الْإِمَامُ جَلَالُ الدِّينِ السُّيُوطِيُّ قُدَسَ اللَّهُ سِرَّهُ وَنُورُ

ضَرِيحَةُ فِي كِتَابِهِ الْمُسَمَّى بِالْوَسَائِلِ فِي شَرْحِ الشَّمَائِلِ مَا مِنْ بَيْتٍ أَوْ مَسْجِدٍ أَوْ مُحَلَّةٍ قُرِيَ فِيهِ مَوْلِدُ النَّبِيِّ ﷺ إِلَّا حَقَّتِ الْمَلَائِكَةُ ذَلِكَ الْبَيْتَ أَوْ الْمَسْجِدَ وَصَلَّتِ الْمَلَائِكَةُ عَلَى أَهْلِ ذَلِكَ الْمَكَانِ وَعَمَّهُمُ اللَّهُ تَعَالَى بِالرَّحْمَةِ وَالرِّضْوَانِ ○ وَأَمَّا الْمُطَوَّقُونَ بِالنُّورِ يَعْنِي جِبْرَائِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَإِسْرَافِيلَ وَعِزْرَائِيلَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ فَإِنَّهُمْ يُصَلُّونَ عَلَى مَنْ كَانَ سَبَبًا لِقَرَاءَةِ مَوْلِدِ النَّبِيِّ ﷺ ○

﴿ النعمة الكبرى على العالم: ۱۰ ﴾

ترجمہ: سلطان العارفین، امام جلال الدین سیوطی قدس سرہ اپنی کتاب ”الوسائل فی شرح الشمائیل“ میں فرماتے ہیں جس گھر، مسجد یا محلہ میں نبی محترم ﷺ کا میلاد شریف پڑھا جاتا ہے، فرشتے اُس گھر، مسجد اور محلہ کو گھیر لیتے ہیں اور اُس کے اہل خانہ پر نزولِ رحمت کی دعا کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنی رحمت و رضوان اُن کے شامل حال کر دیتا ہے اور فرشتوں کے سردار جن کے گلے میں نوری طوق پڑے ہیں یعنی جبرائیل، میکائیل، اسرافیل اور عزرائیل ﷺ بھی میلاد شریف کرانے والے پر رحمت کی دعا کرتے ہیں۔

جس گھر میں ذکرِ مولدِ خیر البشر ہوا = عالی زیادہ قصہ فلک سے وہ گھر ہوا
کیونکہ نہ ہو کہ اُس شہ والا کا ذکر ہے = جس کا وزیرِ روح القدس چرخ پہ ہوا
کچھ خوف مجھ کو تیر گئی گور کا نہیں = نورِ محبت نبوی ﷺ ساتھ اُس ہوا

﴿ خیر البیان: ۴۱ ﴾

۔۔۔ ﴿ صَلَّی اللہُ عَلَی حَبِیبِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِہٖ وَسَلَّم ۝ ﴾ ۔۔۔

لکھ لکھ مبارکات آؤ آکھاں میلاد نبی ﷺ ہوا ذکرِ اذکار کرے
ساڈے نبی رؤف رحیم آئے اس خوشی دا خوب تذکار کرے
تحفے لکھ سلام درود ادبوں شکر ربا لیل نہار کرے
روشن ہو یا جہان دشا دسارا سوئے نور دا نوری پر چار کرے

۔۔۔ ﴿ صَلَّی اللہُ عَلَی حَبِیبِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِہٖ وَسَلَّم ۝ ﴾ ۔۔۔



میلا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عالم برزخ میں برکات

عذاب قبر میں رعایت

میلا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے قبر کے عذاب میں آسانی ہو جاتی ہے، جیسا کہ کتب احادیث و سیرت مبارکہ میں آتا ہے کہ

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاعی والدہ ثویبہ رضی اللہ عنہا پہلے ابولہب کی لونڈی تھیں، جب سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قدمِ میمنت لزوم سے گلشنِ دنیا کو آباد فرمایا تو ہر طرف بھارا گئی خوشی کی لہر چھا گئی، منادی غیب نے تمام عالم میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لانے کی بشارت سنائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمدِ پاک کی خبر سن کر ثویبہ نے ابولہب کو خوشخبری سنائی اور کہا: آقا! آپ کے مرحوم بھائی عبداللہ کو اللہ نے فرزند عطا کیا ہے، تمہیں بھیجے کی ولادت پر مبارک ہو۔

ابولہب نے جب یہ سنا کہ میرے مرحوم بھائی کے ہاں بیٹا پیدا ہوا ہے تو نہایت خوش ہوا۔ اُس زمانے میں رواج تھا کہ جو غلام یا لونڈی اپنے مالک کو بڑی خوشی کی خبر سناتا تو اُس کا مالک اُس کو آزاد کر دیتا۔ اُسی رواج کے مطابق ابولہب نے اس خوشی کے عالم میں اپنی سبابہ انگلی سے اشارہ کر کے کہا: اے ثویبہ! اس خوشی کے موقع پر جا، میں تجھے آزاد کرتا ہوں۔

جب ابولہب مر گیا تو ایک سال کے بعد حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اُسے خواب میں دیکھا (یہ خواب آپ کو غزوہ بدر کے بعد آیا) کہ وہ بہت برے حال میں ہے، آپ رضی اللہ عنہ نے اُس سے پوچھا: سناؤ! اسلام سے تو بہرہ ور نہ ہوئے یہاں کیسے گزر رہی ہے؟ تو اُس نے کہا تم سے جدا ہو کر مجھے کوئی راحت نہیں ملی، کفر و شرک کی وجہ سے مسلسل عذاب میں مبتلا رہتا ہوں، لیکن جب پیر کا دن آتا ہے تو مجھ سے عذاب کم کر دیا جاتا ہے اور دو انگلیاں کھڑی کر کے کہا کہ ان دو انگلیوں سے پانی یا دودھ ملتا ہے جس کو میں پی لیتا ہوں، پیاس کی شدت کچھ کم ہو

جاتی ہے۔

جب اُس سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو اُس نے بتایا کہ سوموار کے دن نبی کریم ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی تھی اور میری لونڈی (ثویبہ) نے مجھے بشارت دی تو میں بہت خوش ہوا اور اسی خوشی میں اپنی انگلی سے اشارہ کر کے اُسے آزاد کر دیا تھا۔ پھر جب آپ ﷺ نے نبوت کا اعلان فرمایا تو میں نے انکار کر دیا تھا اور آپ ﷺ کے خلاف چلتا رہا اس لئے سوائے سوموار کے باقی تمام دن عذاب میں مبتلا رہتا ہوں۔

﴿مواہب اللدنیہ: ۱۵۸/۱﴾ ماثبت بالسند: ۹۰۰ ﴿صحیح بخاری شریف: ۶۴۲/۲﴾ فتح الباری جلد: ۹/۲۸۰ ﴿

(گویا یہ انعام میں نے اس لیے حاصل کیے ہیں کہ اول تو میں نے ثویبہ کو آپ کی ولادت کی خوشی میں آزاد کر دیا تھا اور دوم یہ کہ وہی ثویبہ حضور ﷺ کو اپنا دودھ بھی پلاتی رہی تھی ”گویا وہ دودھ بھی میرے ہی گھر کا تھا“۔)

جس دن نبی تولد ہوا گولی دیا مینوں = جس ہتھ نال اشارہ کیٹا ملی آزادی مینوں
ہر دن سوار دیہاڑے ہوون سردوزخ دیاں بھائیں = اُس دن باجھوں باقی دے دن جھلاں سخت سناں
بند ہوئے سب دوزخ قبروں ہر ہر سوار دباڑے = ہر صدقہ سرکار دہ عالم اُس نوں اک نہ سناڑے
جس ہتھ نال اشارہ کیٹا بخشیا گولی تائیں = اُس دا طفیل نبی دی شرم کرے رب سائیں
اس حدیث پاک کو بنیاد بنا کر علماء کرام نے میلادِ مصطفیٰ ﷺ پر خوشی و مسرت کا اظہار کرنا باعثِ ثواب ٹھہرایا ہے۔

امام القراء علامہ حافظ شمس الدین ابن الجزری اپنی کتاب ”عَرَفُ الشَّرِيفِ بِالْمَوْلِدِ الشَّرِيفِ“ میں لکھتے ہیں کہ

یہ ابولہب وہ کافر تھا جس کی مذمت میں قرآن شریف نازل ہوا ہے۔ آپ کی ولادت سے ولادت کی رات میں اس کو فرحت حاصل ہوئی تھی جس وقت اس کو دوزخ میں اس فرحت کی جزا دی گئی ہے تو رسول اللہ ﷺ کی امت سے جو شخص کہ مسلم ہے اور توحید پر قائم ہے اور آپ ﷺ کی ولادت سے وہ مسرور ہوتا ہے اور جس شے پر اس کی قدرت پہنچتی ہے آپ ﷺ کی محبت میں وہ اس کو خرچ کرتا ہے اس کا کیا حال ہوگا مجھ کو میری جان کی قسم ہے

کہ اُس کو مولائے کریم سے یہ اجر ملے گا کہ وہ اس کو اپنے عمیم فضل کے ساتھ جنات النعیم میں داخل کرے گا۔

﴿ مواہب اللدنیہ جلد اول صفحہ نمبر ۱۵۹ ﴾

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ”یہاں میلاد کرنے والوں کے لیے سند و دلیل ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد کی شب خوشی منائیں اور مال خرچ کریں۔ ابولہب جو کافر تھا جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی خوشی اور باندی آزاد کر دینے کی اُسے جزادی گئی تو اُس مسلمان کا کیا حال ہوگا جو اپنے پیارے نبی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں مال صرف کرے گا۔ ﴿ مدارج النبوة: ۲/۳۴ ﴾

اس مقام پر حافظ شمس الدین محمد بن ناصر الدین رحمۃ اللہ علیہ دمشق نے اپنی کتاب ”مَوْرِدُ الصَّادِی فی مَوْلِدِ الْهَدِی“ میں کیا خوب کہا ہے۔

إِذَا كَانَ هَذَا كَافِرًا جَاءَ ذَمُّهُ = وَتَبَّتْ يَدَاہُ فِی الْجَحِیْمِ مُخَلَّدًا
آتَىٰ أَنَّهُ فِی یَوْمِ الْاِثْنِیْنِ دَانِمًا = یُخَفَّفُ عَنْهُ لِلسُّرُورِ بِأَحْمَدًا
فَمَا الظَّنُّ بِالْعَبْدِ الَّذِی طَوَّلَ عُمُرَهُ = بِأَحْمَدَ مَسْرُورًا وَمَاتَ مُوَحِّدًا
ان عربی اشعار کا منظوم ترجمہ ابوالحسن زید فاروقی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تصنیف لطیف

”مجموعہ خیرالبیان“ میں اس طرح فرمایا ہے

یہ دیکھو کہ وہ یوہ لہب سا مُعَانِد = ہے تَبَّتْ یَدَاہُ جس کے بارے میں وارد خوشی جو تولد کی اس نے منائی = یقیناً وہ دوزخ میں کام اُس کے آئی خبر میں یہ وارد ہے اس کی جزا میں = وہ شنبہ کو ہوتی کمی ہے سزا میں تو پھر ایسے بندے کے بارے میں سوچو = نبی سے سدا جس کو اُلفت رہی ہو گیا بھی ہو دُنیا سے ایمان لے کے = اُسے اجر دے گا خدا کیسے کیسے ترجمہ:- جناب ابولہب جیسے کافر کو یہ جزا ملتی ہے کہ ہر سوموار کو اُس کے عذاب میں محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی خوشی کی پاداش میں آسانی ہو جاتی ہے حالانکہ اُس کی مذمت میں آیت قرآنیہ ”تَبَّتْ یَدَاہُ ابْنِ لَہَبٍ وَتَبَّ“ نازل ہوئی ہے جو اُس کے دائمی عذاب کی شاہد

ہے۔ پس اُس بندہ مومن عاشق رسول کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے جس نے اپنی پوری زندگی حضور ﷺ کی آمد کی خوشی میں گزار دی اور جو مرا بھی تو مسلمان ہو کر (یعنی کلمہء توحید پڑھتے ہوئے اس دنیا سے رخصت ہوا۔

دوستاں را کجا کنی محروم شد تو گر ہر دشمنان نظر داری
اے دوستاتوں کیوں اس نیکی سے محروم ہے نبی کے دشمن کی طرف کیوں نہیں دیکھتا

﴿ ضیاء النبی ﷺ: ۵۵/۲ از پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمہ اللہ ﴾

راقم الحروف کے شیخ طریقت 'سراج العارفین' سعید الاولیاء، شارح مکتوبات امام ربانی، حضرت علامہ مولانا ابوالبلیان پیر محمد سعید احمد مجددی رحمہ اللہ اس حدیث پاک کے ضمن میں فرماتے ہیں کہ "ابولہب نے محبوب خدا ﷺ کی ولادت کی خوشی نہیں منائی تھی، بلکہ اپنے بھتیجے کی خوشی میں لونڈی کو آزاد کیا تھا، لیکن خدا کو تو پتہ تھا کہ یہ میرے محبوب ﷺ کی خوشی منائی جا رہی ہے، تو رب تعالیٰ نے یہ گوارہ نہ کیا کہ میرے محبوب کے میلاد کی خوشی کرنے والا میرے فضل سے محروم رہے، اگرچہ وہ میرا منکر ہی کیوں نہ ہو، پھر اگر کوئی مسلمان ہو اور اپنے آقا و مولیٰ کو محبوب خدا ﷺ سمجھ کر آپ ﷺ کے میلاد کی خوشی کرے تو اس پر اللہ تعالیٰ کا کتنا کرم ہوگا؟.....

پتہ چلا کہ حضور ﷺ کے میلاد کی خوشی کرنا حضور ﷺ کے میلاد کے دن مالی و جانی صدقہ کرنا حضور ﷺ کے میلاد کے دن کی اہمیت جاننا اور تعظیم کرنا حضور ﷺ کے میلاد کی خوشی میں محفلیں سجانا یہ عمل اللہ تعالیٰ کو بڑا ہی محبوب ہے۔ لہذا اے میلاد منانے والو! تمہیں مبارک ہو اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کا میلاد منانے والوں کو اس مبارک عمل کی برکت سے ضرور بخش دے گا ان شاء اللہ تعالیٰ۔

﴿ ماہنامہ دعوت تنظیم الاسلام، مارچ ۲۰۰۹ء ﴾

۔۔۔ ﴿ صَلَّی اللہُ عَلَیْ حَبِیْبِنَا مُحَمَّدٍ ؑ وَآلِہٖ وَسَلَّمُ ۞ ﴾ ۔۔۔

مولانا محمد عالم آسی امرتسری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ دیکھنے ابولہب نے یہ دو خدمتیں اسلامی حیثیت سے نہیں کی تھیں، بلکہ اپنی خودداری کو قائم رکھنے کی خاطر کی تھیں۔ مگر پھر بھی

گھر سے فون آیا کہ بڑے بیٹے کی طبیعت بہت خراب ہے، جس سے میری پریشانی میں اور بھی اضافہ ہو گیا، یہاں تک کہ میں اپنے کمرے میں رونے لگا۔ میرے ساتھ والے کمرے میں دو ہندو رہتے تھے۔ انہوں نے جب میری حالت دیکھی تو میرے پاس آگئے اور دل بہلانے کے لئے گفتگو کرنے لگے۔ پھر مجھے کہنے لگے تم مسلمان ہو ہم آج تمہیں ایک سچا واقعہ سناتے ہیں۔ جس کو سن کر تمہارا دل باغ باغ ہو جائے گا۔

اُن میں سے ایک نے بتایا کہ ہمارے محلے میں ایک ہندو گوالا رہتا تھا، بیچارا بڑا غریب تھا، لیکن اُس میں ایک اچھائی تھی کہ وہ محفل میلاد کا بڑا شوقین تھا، پتہ چل جائے کہ وہاں محفل میلاد شریف ہو رہی ہے تو یہ ضرور پہنچ جاتا تھا۔ میلاد پاک کی برکت دیکھو اس کے مالی حالات اتنے بہتر ہو گئے کہ اُس نے اپنے بچوں کو اعلیٰ تعلیم دلوائی، جس سے فارغ ہو کر وہ اعلیٰ پوسٹوں پر فائز ہو گئے، اُس کا نام چھوٹو رام تھا۔ تعریف کی بات ہے کہ ایک ہندو واقعہ بیان کرتا تھا جبکہ دوسرا اُس کی تصدیق کرتا جاتا تھا کہ بالکل ایسے ہی ہوا۔ پھر کچھ عرصے کے بعد چھوٹو رام کا انتقال ہو گیا۔

(ہندو اپنے مردوں کو جلاتے ہیں، اگر غریب ہو تو عام لکڑی اور مٹی کا تیل استعمال کرتے ہیں۔ جب کہ امیر آدمی مر جائے تو اُس کے لئے دیسی گھی یا لکڑی استعمال کی جاتی ہے۔

کروڑوں درود و سلام اُس آقا صلی اللہ علیہ وسلم پر جنہوں نے ہمیں دنیا کی آگ میں جلنے سے بچا لیا۔ بلکہ امیر ہو، غریب ہو سب کے لئے ایک ہی اہتمام کروایا۔ زندہ کو چاہے کوئی لفٹ نہ کروائے جب مر گیا تو فرمایا یہ میرا امتی ہے مرنے کے بعد اس کا ادب و احترام کرو۔ اس کو غسل دو، سفید لباس پہناؤ اور پھر جنازہ لے کر اس طرح چلو کہ اس کو اپنے کندھوں پر سوار کر کے لے جاؤ۔ پہلے یہ کسی کے آگے نہیں چلتا تھا، اب تم سب پیچھے رہنا اور میرا امتی تم سب سے آگے ہوگا۔ پھر نماز میں شاید اس کو کبھی سب سے پہلی صف میں کھڑا ہونے کا موقع ملا ہو۔ لیکن آج یہ امام سے بھی آگے ہوگا۔ جبکہ امام بھی اس کے پیچھے ہوگا۔ پھر اس کو ادب و احترام سے قبر میں اتار دو۔ اوپر سے بند کر دو آگے میں جانوں اور میرا امتی جانے۔

اے عشق تیرے صدقے جلنے سے چھٹے..... وہ آگ لگائی ہے جو آگ بھادے گی
کیونکہ اُس گوالے کے بیٹے اچھی پوسٹوں پر تھے۔ لہذا اُس کو جلانے کے لئے صندل
کی لکڑی اور دیسی گھی کا اہتمام کیا گیا، پھر اُس کی لاش کو رکھ کر آگ لگائی گئی، آگ خوب
بھڑکی۔ جب آگ بجھی تو سب حیران ہو گئے کہ اُس کے جسم کا ایک بال بھی نہ جلا تھا۔ لوگوں
نے سمجھا شاید یہ اتفاقاً ہوا ہو۔ دوسری مرتبہ بڑے پیمانے پر آگ کا بندوبست کیا۔ جب
آگ بھڑکی تو اُس کے شعلے آسمان سے باتیں کرنے لگے۔ لیکن جب آگ بجھی تو دیکھا کہ
اُس کا جسم ویسا ہی سلامت ہے، بلکہ جسم کا ایک بال تک نہ جلا تھا۔ سارے ہی حیرت زدہ
ہو گئے کہ یہ ماجرہ کیا ہے۔ پھر تیسری مرتبہ جلانے کا اہتمام کرنے لگے تو اُس کی بیوی سامنے
آگئی اور اُس نے بتایا کہ مرنے والا میلاد پاک سے بڑی محبت کرتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے کرم کر
دیا اور مرنے سے پہلے اس نے کلمہ پڑھا اور مجھے گواہ بنایا کہ میں مسلمان ہو گیا ہوں۔ میں
نے اس کو اہمیت نہ دی۔ جب دو مرتبہ تم نے جلایا اور یہ نہ جلا تو میں سمجھ گئی کہ وہ سچے دل سے
مسلمان ہوا تھا۔ جس کی وجہ سے آگ کا اس پر اثر نہیں ہو رہا تھا۔ تم اس کو سو مرتبہ بھی جلاؤ، یہ
نہیں جلے گا۔ لہذا اس کی لاش کو مسلمانوں کے حوالے کیا گیا۔ انہوں نے اُس کو مسلمانوں
کے طریقے سے دفن کیا۔

اس سے آپ کو بخوبی اندازہ ہو گیا ہو گا کہ میلاد پاک کی محفل میں شرکت کرنا کتنی بڑی
سعادت کی بات ہے اور وہ افراد کتنے خوش نصیب ہیں جو ایسی محفل کا انعقاد کرتے ہیں۔

وہ لوگ خدا شاہد قسمت کے سکندر ہیں

جو سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد مناتے ہیں

﴿ ہم میلاد کیوں مناتے ہیں؟ ۶۵:۶۵ ﴾

۔۔ ﴿ صَلَّی اللہُ عَلَیْ حَبِیْبِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِہٖ وَسَلَّم ﴾ ❖ ❖ ❖

منکر نکیر کے جواب میں آسانی

امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ

ترجمہ: جس گھر میں مسلمان میلاد شریف پڑھتا ہے اللہ سبحانہ و تعالیٰ اُس گھر والوں سے قحط و وباء... آتش زنی و غرقابی... آفات و بلیات... بغض و حسد... نگاہ شر اور چوروں کے خطرے کو دور کر دیتا ہے اور جب وہ مرجاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس پر منکر نکیر کے جواب آسان کر دیتا ہے اور وہ قادرِ مطلق اور مالکِ حقیقی کے ہاں مقامِ صدق میں ہوتا ہے۔

۔۔ ❖ ❖ ❖ سَلِّی اللہُ عَلٰی حَبِیْبِہِ مُحَمَّدٍ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ❖ ❖ ❖ ۔۔

”اَلْخَصَالُصُ الْكَلْبُ“ میں امام جلال الدین سیوطی بیسیہ نے فرمایا کہ ایک بکریوں کا چرواہا تھا، ہر مہینے کی ۱۲ تاریخ کو میلاد کراتا تھا۔ جب وہ فوت ہوا تو منکر نکیر نے پوچھا کہ تمہارا رب کون ہے؟ تمہارا دین کیا ہے؟ کہا میں نہیں جانتا۔ پھر انہوں نے کہا: یہ ذات جو تیرے سامنے ہے ان کو جانتا ہے، کہا نہیں۔ فرشتوں نے اُسے سزا دینی چاہی۔ یہ کارو عالم منیٰ علیہ السلام نے فرمایا:

مَهْمَا مَلَائِكَةٌ إِنْ كُنْتَ لَا تَدْرِي أَنَا أَعْدِي
فرشتو! ذرا ٹھہر جاؤ، پھر آپ علیؑ نے اُس سے فرمایا: اب شخص! تو مجھے نہیں جانتا
میں تو تجھے جانتا ہوں

❖ ذکر خیر الانام: ۲۸ راز حافظ سید غلام حسین مصطفیٰ رضا ❖

- ❖ ❖ ❖ ﴿حَسْبِيَ اللَّهُ عَلَىٰ عِيبِيهِ مُتَّقٍ﴾ وَاسْمُهُ ﴿❖ ❖ ❖﴾ -

میلادِ مصطفیٰ ﷺ باعث حصولِ جنت

حضرت علامہ مولانا غلام امام شہید رحمہ اللہ اپنی کتاب ”مولود شریف“ کے صفحہ ۵ پر رقمطراز ہیں کہ ”حضرت مولانا عبداللہ بن عیسیٰ انصاری رحمہ اللہ نقل کرتے ہیں کہ ہمارے پڑوس میں ایک بڑھیا نیک بخت اور پرہیزگار رہتی تھی۔ دن رات عبادت کرتی اور رسول اللہ ﷺ پر درود شریف پڑھتی رہتی تھی۔ جب اُس کا وقت اجل قریب آ گیا تو اُس نے اپنے بیٹے کو بلایا اور کہا: بیٹا یہ دینار پکڑ لو میں نے سوت کات کر یہ دینار جمع کیے ہیں میں اب جا رہی ہوں میں چاہتی ہوں کہ یہ دینار کسی ایسی جگہ خرچ کرو کہ مجھے مرنے کے بعد ان کی وجہ سے فائدہ پہنچے تو بیٹے نے اپنی والدہ سے عہد کیا کہ میں ضرور آپ کی نصیحت پر عمل کروں گا اور یہ دینار کسی نیک کام پر خرچ کروں گا تا کہ یہ تیرے لئے باعثِ ثواب بنیں۔ جب اُس عورت کا وصال ہو گیا تو اُس کے کفن و دفن سے فارغ ہو کر اُس کے بیٹے نے سوچنا شروع کر دیا کہ ان دیناروں کو کس کارِ خیر میں لگاؤں کہ میری والدہ کو فائدہ پہنچے۔ اسی فکر میں تھا کہ ایک روز کسی مقام پر جا نکلا جہاں چند فقراء اکٹھے ہو کر جناب سید الانام علیہ السلام کا ذکر کر رہے تھے اور حالت ذوق و شوق میں خوش حال تھے۔ اُس جوان نے پوچھا کہ یہ کس کی محفل اقدس ہے۔ لوگوں نے جواب دیا کہ یہ مجلس ”مولود شریف“ خیر البشر ﷺ کی ہے اور ذکرِ خیر و برکت سے مقام نزولِ رحمتِ الہی ہے۔ جوان بھی اُس محفل مبارک میں شامل ہوا۔ پھر اُس جوان نے اُنسی رات کو خواب دیکھا کہ گویا قیامت قائم ہے اور منادی غیب ہر شخص کو فلاں ابن فلاں کہہ کے نام بنام پکارتا ہے آخر نوبت اُس جماعت کے بلانے کی بھی پہنچتی ہے جس میں یہ جوان شامل تھا۔ منادی نے کہا: مرحبا بکم اللہ یعنی رحمت ہو خدا کی تم پر اے لوگو! تم میں سے حق تعالیٰ نے ہر ایک کو جنت میں رہنے کے لئے محلِ عنایت فرمایا ہے۔ جوان کہتا ہے کہ میں بھی اُس جماعت کے ساتھ چلا۔ وہاں ایک مکان عظیم الشان سب مکانوں سے افضل و بہتر دیکھا کہ اُس کے بالا خانوں پر حوریں بناؤ سنگھار کئے بیٹھی ہیں۔ جب میں نے اُس مکان میں جانے کا ارادہ کیا تو ایک فرشتے نے میرا دامن پکڑا اور کہا اے

لہذا مسلمانوں کو چاہئے کہ ایسے پیارے رسول ﷺ کے نام پر جان و مال نثار کر دیں تاکہ قیامت کے دن آپ ﷺ کی شفاعت نصیب ہو۔

- ❖ ❖ ❖ ﴿حَسْبِيَ اللَّهُ عَلَىٰ عِيشَةٍ قَنِينٍ﴾ وَاللهُ وَحْدَهُ ❖ ❖ ❖ -

ایک شخص ابراہیم نامی مدینہ منورہ میں رہتا تھا وہ بہت نیک اور پاکباز تھا اپنے زہد و تقویٰ میں دور تک مشہور اور زبان زدِ خلّاق تھا ہمیشہ حلال روزی کماتا جس میں سے نصف اپنی ضروریات میں خرچ کرتا اور نصف جمع کرتا رہتا۔ جب ربیع الاول شریف کا مبارک مہینہ آتا تو وہ علماء عظام، حفاظ کرام اور غریبوں، مسکینوں کی اُس مال سے دعوت کرتا اُس کی بیوی بھی بہت زاہدہ تھی اور اس کام میں شوہر کا ہمیشہ ساتھ دیتی۔ کچھ دنوں کے بعد اُس کی بیوی کا انتقال ہو گیا لیکن وہ حسب دستور ہر سال میلاد شریف پر دعوت کرتا رہا۔ اتفاقاً وہ بھی بیمار ہو گیا۔ جب بیماری نے زور پکڑا تو اپنے لڑکے کو بلایا اور کہا: اے میرے پیارے آج رات کو میں نے اس دنیا فانی سے انتقال کر جانا ہے۔ میری پونجی جو موجود ہے وہ پچاس درہم اور ۱۹ گز کرپاس کا کپڑا ہے۔ جب میں انتقال کر جاؤں تو مجھ کو اسی کپڑے کا کفن دے کر دفن کر دینا اور وہ پچاس درہم کسی نیک کام پر خرچ کرنا۔

بیٹے آج دنیا تھیں میں نے کوچ کر ٹر جانا
باقی درہم پچاس جو میرے کارن نیکی پر لانا
ایس کم کرن تھیں مولاً رحم کرے درباروں
روز قیامت جنت ملیں خالق دی سرکاروں

یہ کہتے ہی کلمہ طیب پڑھا اور اپنی جان مالک حقیقی کے سپرد کر دی۔ اُس کے لڑکے نے وصیت کے مطابق اُسی کپڑے میں کفن دینے کے بعد دفن کر دیا اور ایک عالم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اُن پچاس درہموں کے متعلق پوچھا کہ کون سے نیک کام پر خرچ کرے۔ انہوں نے فرمایا: جس نے کوئی مسجد بنوائی گویا کہ اُس نے خانہ کعبہ اور مدینہ منورہ کی تعمیر میں حصہ لیا۔ پھر دوسرے عالم کے پاس حاضر ہوا اُس سے بھی وہی سوال کیا۔ انہوں نے فرمایا: جس نے اللہ تعالیٰ جل شانہ کی خوشنودی کے لیے کنواں تیار کروایا اُس کے لیے ستر حج کا ثواب ہے۔ تیسرے سے پوچھا: اُس نے کہا کہ جس نے صرف خدا کے لیے صلہ رحمی کو مربوط رکھا اُس کو ستر غازیوں کا ثواب ملے گا۔ چوتھے عالم نے کہا کہ جس نے کسی نہر پر لوگوں کی رہگزر کے لیے پل بنوایا اُس کو ستر بنی اسرائیل کے نبیوں جیسا ثواب ملے گا۔

پانچویں نے کہا: جس نے کسی غازی کو خدا کی راہ میں لڑنے کے لئے ہتھیار دیئے، اُس کو ستر شہیدوں کا ثواب ملے گا۔ چھٹے نے کہا: جس نے خدا کی راہ میں کوئی غلام آزاد کیا، اُس کو ستر عالموں کا ثواب ملے گا۔ ساتویں نے کہا: جس نے خدا کی رضا کے لئے مسافروں کی راہ میں درخت لگائے کہ وہ اُن کے سائے میں آرام پائیں، اللہ تعالیٰ اُس کے لئے جنت میں ایک مکان اور ایک باغ پھلا پھولا تیار کریں گے۔ اُس لڑکے نے جب اس قدر مختلف اقوال سنے، تو حیران رہ گیا، کون سا کام کروں اور کون سا چھوڑوں، اسی حیرانگی میں اُس کی آنکھ لگ گئی۔ خواب میں دیکھا کہ میدانِ حشر قائم ہے، جو نیک اور متقی بندے ہیں وہ جنت میں داخل کئے جا رہے ہیں اور جو بدکار ہیں وہ دوزخ میں پھینکے جا رہے ہیں۔ یہ واقعات دیکھ کر وہ جوان اپنی جگہ لرز رہا تھا کہ ایک آواز آئی اس جوان کو جنت میں پہنچا دو۔

قائم دیکھ حیران حشر نوں لرزہ کھا کھا جاوے

آئی آواز جوان اس تائیں جنت بھیجیا جاوے

جب یہ شخص جنت میں پہنچا، وہاں انواع و اقسام کی نعمتیں دیکھیں، جو کبھی خیال میں نہیں گزر سکتی تھیں، مکانات دیکھے جن کی چمک آنکھوں کو خیرہ کئے دیتی تھی، حوریں تمیں معلوم ہوتا تھا کہ یا قوت و مرجان کے ٹکڑے بکھرے ہوئے ہیں۔ ان حالتوں کو دیکھتے ہوئے وہ شخص سات جنتوں میں داخل ہوا۔ لیکن آٹھویں جنت میں جانا چاہا تو دارِ ونہ جنت نے روک لیا اور کہا: اس میں صرف وہ شخص داخل ہو سکتے ہیں جنہوں نے ولادتِ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تاریخ میں خوشیاں منائیں اور اظہارِ فرحت و سرور کیا۔

اس وچ داخل اوہ کوئی ہوئی آکھے ملک الہی

جس نے خرچ کیجا سی خوشیوں عید میلاد منائی

ایہہ کی جنت کسے جنت وچہ داخل ہونا نائیں

جس نے عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر خوشی منائی نائیں

جوان نے خیال کیا کہ بے شک یہاں میرے ماں باپ ضرور ہوں گے۔ اتنی دیر

میں ایک آواز آئی کہ اس جوان کو اندر جانے دو اور اس کے ماں باپ چاہتے ہیں کہ اس کو

دیکھیں اور اس سے ملاقات کریں۔ جب وہ اندر داخل ہوا دیکھا کہ اُس کی ماں نہر کوثر کے کنارے بیٹھی ہوئی ہے۔ اُس کے پاس ایک نورانی تخت پڑا ہے۔ جس پر ایک بزرگ بی بی تشریف فرما ہیں۔ ارد گرد کرسیاں بچھی ہوئی ہیں جن پر اور بزرگ ہستیاں بیٹھی ہوئی ہیں۔ اُس جوان نے ایک فرشتے سے پوچھا کہ یہ کون ہیں تو جواب ملا جو تخت پر تمام بیبیوں سے افضل و اعلیٰ بلند مقام پر بیٹھی ہیں وہ شہنشاہِ دو عالم محمد رسول اللہ ﷺ کی بیٹی حضرت سیدہ فاطمہ الزہراء خاتونِ جنت رضی اللہ عنہا ہیں۔

ماں حسین امام شہیداں بیٹی نبی پیارے = بلند مقام داتا اُس تائیں اللہ پاک سہارے
ایہ بیبیاں جو نیک بزرگاں تینوں نظری آیاں = خدمت حضرت فاطمہ کارن رب نے کول بٹھایاں
اور اُن کے گرد بیٹھنے والی حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا،
حضرت مریم رضی اللہ عنہا، حضرت آسیہ رضی اللہ عنہا، حضرت سارہ رضی اللہ عنہا، حضرت حاجرہ رضی اللہ عنہا، حضرت
رابعہ بصری رضی اللہ عنہا، حضرت زبیدہ رضی اللہ عنہا زوجہ ہارون الرشید ہیں۔ یہ سب کچھ دیکھ کر لڑکا بہت
حیران ہوا۔ جب آگے بڑھا دیکھا کہ ایک بہت بڑا تخت بچھا ہوا ہے۔ جس پر والضحیٰ کے
چہرے والے... واللہ کی زلفوں والے... مَا زَاغَ الْبَصَرُ کے سرے والے... جم کے گنڈل
والے... یسین کی تیری والے... منزل کی کملی والے... مدثر کی چادر والے... نوری لباس
والے... چودھویں کے چاند... طہ... احمد مجتبیٰ، محمد مصطفیٰ ﷺ جلوہ افروز ہیں۔ آپ ﷺ
کے گرد چار کرسیوں پر خلفائے کرام حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان
غنی ذوالنورین، حضرت علی شیر خدا رضی اللہ عنہم جلوہ افروز ہیں۔ دائیں طرف سونے کی کرسیاں
ہیں جن پر انبیاء و مرسلین جلوہ فرما ہیں اور بائیں جانب شہدائے کرام اور محبت مصطفیٰ ﷺ
جلوہ فرما ہیں۔ لڑکا آگے بڑھا تو اپنے باپ کو پہچانا۔ پوچھا اے ابا جان! یہ مراتب آپ کو کس
عمل سے ملے؟ باپ نے اُس کو سینے سے لگایا کہا: بیٹا یہ انعام حضور نبی کریم ﷺ کے میلاد
پر مال خرچ کرنے کا بدلہ ہے۔ جو بھی خوشی سے میلاد النبی ﷺ پر مال خرچ کرے گا اُس کو
ایسے ہی انعام ملیں گے۔

خواہش نصرت، مغفرت کا سبب

امام ابوالقاسم قشیری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ خراسان کے ایک بادشاہ عمرو بن لیث المعروف صفار کو فوت ہونے کے بعد کسی نے خواب میں دیکھ کر پوچھا ”آپ کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے کیا کیا؟“ انہوں نے کہا ”مجھے بخش دیا“ پوچھا گیا ”کس بات پر بخشش ہوئی“ تو انہوں نے کہا ”میں ایک دن پہاڑ کی چوٹی پر چڑھا اور اپنے لشکروں پر نظر ڈھلی تو مجھے اُن کی کثرت بھلی معلوم ہوئی اور میں خوش ہو گیا پھر میں نے تمنا کی کہ کاش! میں دربار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوتا اور ان لشکروں کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت و مدد کرتا“ پس اللہ تعالیٰ نے یہ بات پسند فرمائی اور مجھے بخش دیا۔“

❖ شفاء شریف مترجم: ۴۱/۲ ❖ تفسیر روح البیان مترجم پارہ ۲۶/۳۴۸ ❖

فائدہ:- جب اتنا خیال آنے اور تمنا کرنے پر یہ کرم فرمایا گیا تو جو نیاز مند حضور ہی کے ذکر و فکر میں رہیں اور آپ کی عظمت کا مظاہرہ کریں اُن کا کیا کہنا۔

- ❖ ❖ ❖ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَى حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ❖ ❖ ❖ -



میلادِ مصطفیٰ ﷺ کی عالم آخرت میں برکات

باعث حصولِ رحمت... و... ذریعہ نجات

حافظ امام عمر بن حسن ابن دحیہ محدث اُنْدَلِیْ عَسَلِیْہ (۵۴۴ تا ۶۲۳) اپنی تصنیف لطیف ”کِتَابُ التَّنْوِیْرِ فِی مَوْلِدِ السَّرَاحِ الْمَنِیر“ میں ایک روایت لکھتے ہیں کہ

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّهُ مَرَّ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى بَيْتِ عَامِرِ الْأَنْصَارِيِّ إِذْ كَانَ يُعَلِّمُ مَدَارِجَ وَلَادَتِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِأَبْنَائِهِ وَعَشِيرَتِهِ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنَّ اللَّهَ فَتَحَ لَكَ أَبْوَابَ الرَّحْمَةِ وَالْمَلَائِكَةُ يَسْتَغْفِرُونَ لَكَ مَنْ فَعَلَكَ نَجَا۔

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی معیت میں، میں حضرت عامر انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر گیا۔ وہ اپنے بیٹوں اور رشتہ داروں کو واقعات ولادتِ مصطفیٰ ﷺ کی تعلیم دے رہے تھے اور فرما رہے تھے کہ یہی وہ دن ہے جس دن حضور ﷺ جلوہ گر ہوئے۔ پس حضور سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے رحمت کے دروازے کھول دیئے ہیں اور تمام فرشتے تمہاری مغفرت کی دعائیں مانگ رہے ہیں اور جو شخص تیری طرح (محفل میلاد) منعقد کرے گا، وہ تیری طرح نجات پائے گا۔

﴿مولود محمود: ۱۵﴾ اَلَا ارْشَادُ اِلٰی مَبَاحِثِ الْمِلَادِ: ۲۷ ﴿زینت المیلاد: ۳۱﴾ ﴿

جیہڑے نبی دا میلاد مناندے نے اوہ نبی دے ہو جاندا نے

نبی دا میلاد مناندے جاو اپنے اپنے گناہ مناندے جاو

قارئین کرام! غور کرو کہ پیارے مصطفیٰ ﷺ کے سامنے آپ ﷺ کی ولادت کا ذکر ہو رہا تھا، آپ ﷺ نے اعتراض نہیں کیا، نہ ہی روکا، بلکہ آپ ﷺ نے اس امر پر خوشی کا اظہار فرماتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی رحمت و بخشش کی نوید سنائی اور یہ اجر صرف حضرات عام

انصاری رحمہ اللہ کے لیے ہی مخصوص نہیں فرمایا بلکہ ہر اس خوش نصیب انسان کو جو ذکر میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کرے اس اجر کا مستحق قرار دے دیا۔

عید میلادِ النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر خوب خوشیاں کیجئے رحمت و بخشش کے دن بخشش کا ساماں کیجئے
صاف ہے قرآن میں فرمانِ حق فلیترعوا کوئی کچھ کہتا رہے تعمیل فرماں کیجئے
- ❖ ❖ ❖ صَلَّی اللہُ عَلَیْ حَبِیبِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ ❖ ❖ ❖ -

شفاعتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا نصیب ہونا

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ایک دن اپنے گھر ایک اجتماع سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کے واقعات بیان فرما رہے تھے۔ صحابہ کرم رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اظہارِ مسرت و خوشی کر کے حمد الہی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ و سلام پڑھ رہے تھے کہ اسی اثناء میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور دیکھ کر فرمایا تمہارے لیے میری شفاعت حلال ہو گئی۔

❖ ❖ ❖ کتاب التوفیق فی مولد السراج العظیم صلی اللہ علیہ وسلم: الدار المعظمہ فی المولد النبوی الاعظم صلی اللہ علیہ وسلم: ۹۵ ❖ ❖ ❖

❖ ❖ ❖ مولود محمود: ۱۵ ❖ ❖ ❖ الارشاد الی مباحث المیلاد: ۲۷ ❖ ❖ ❖ زینت المیلاد: ۳۱ ❖ ❖ ❖

- ❖ ❖ ❖ صَلَّی اللہُ عَلَیْ حَبِیبِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ ❖ ❖ ❖ -

ذکرِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بخشش کا سبب

کتاب سنن بیہقی نے یہ حدیث درج کی ہے: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جب کوئی شخص خلوصِ دل سے میرا ذکر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں کو فرماتا ہے: گواہ رہو کہ اس شخص نے میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا دل و جاں سے ذکر کیا ہے، میں نے اس کے تمام گناہ معاف کر کے اس کو بخش دیا ہے۔

اہلسنت کا یہی عقیدہ ہے کہ تمام اعمال میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر خیر افضل ترین عمل ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور آپ کی تعظیم و تکریم اصل دین ہے۔ اللہ تعالیٰ کا قرب ہے

مصطفیٰ ﷺ کی تعظیم و تکریم کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتا۔ ﴿ذکر خیر الامام: ۳﴾

دوزخ کی آگ سے پردہ

محدث شہیر حضرت ابوالفرح عبدالرحمن ابن جوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ
وَجَعَلَ لِمَنْ فَرَحَ بِمَوْلِدِهِ حَجَابًا مِنَ النَّارِ وَاسْتَوَا وَمَنْ اتَّفَقَ فِي مَوْلَى
لِدِهِ دِرْهَمًا كَانَ الْمُصْطَفَى ﷺ لَهُ شَافِعًا وَ مُشَفَّعًا وَ أَخْلَفَ اللَّهُ عَلَيْهِ
بِكُلِّ دِرْهَمٍ عَشْرًا فَيَا بَشْرَى لَكُمْ أُمَّةٌ مُحَمَّدٌ لَقَدْ فَلْتُمْ خَيْرًا كَثِيرًا فِي
الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَى“۔ ﴿مولد العروس: ۹۰﴾

جو کوئی نبی کریم ﷺ کے میلادِ پاک کی خوشی منائے تو وہ خوشی دوزخ کی آگ کے
لیے پردہ بن جائے گی اور جو میلادِ مصطفیٰ ﷺ پہ ایک درہم خرچ کرے، حضور ﷺ اُس کی
شفاعت فرمائیں گے جو قبول ہوگی اور میلاد میں خرچ کیے گئے ہر درہم کے عوض اللہ تعالیٰ
اُس کو دس درہم کے برابر ثواب عطا فرمائے گا، اے امت محمدیہ ﷺ تجھے بشارت ہو کہ تو نے
دُنیا و آخرت میں خیر کثیر حاصل کر لیا۔

۔۔ ﴿حَلَّى اللَّهُ عَلَى حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ﴾ ۔۔

جو احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کی ولادت کے لئے کوئی عمل کرتا ہے تو وہ سعادت مند ہے
اور خوشی، عزت اور خیر و فخر کو پالے گا۔ جناتِ عدن میں موتی سے مرصع تاج اور سبز لباس کے
ساتھ داخل ہوگا، اس کو محل عطا کئے جائیں گے جو بیان کرنے والے کے لئے شمار نہیں کئے
جائیں گے۔ ہر محل میں کنواری حور ہوگی۔ خیر الامام ﷺ پر صلوٰۃ بھیجو، یقیناً آپ ﷺ کی
ولادت کے باعث بھلائی عام پھیلانی گئی اور جس نے بھی آپ ﷺ پر ایک مرتبہ صلوٰۃ بھیجی،
رب کریم اُس کو دس مرتبہ جزا دے گا۔

عذابِ جہنم سے دفاع

امام جمال الدین الکتابی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ

حضور نبی کریم ﷺ کی ولادت کا دن نہایت ہی معظم مقدس اور محترم و مبارک ہے۔ آپ ﷺ کا وجود پاک اتباع کرنے والوں کے لیے ذریعہ نجات ہے۔ جس نے بھی آپ ﷺ کی آمد پر خوشی کا اظہار کیا اُس نے اپنے آپ کو عذابِ جہنم سے محفوظ کر لیا لہذا ایسے موقعہ پر خوشی کا اظہار کرنا اور حسبِ توفیق خرچ کرنا نہایت مناسب ہے۔

❖ ❖ بل الہدی جلد ۱ ص ۴۴ ❖ ❖

❖ ❖ ❖ صَلَّی اللہُ عَلَیْ حَبِیبِہٖ مُحَمَّدٍ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ❖ ❖ ❖

جنت میں صحابہ رضی اللہ عنہم کا ساتھ

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

مَنْ أَنْفَقَ دِرْهَمًا عَلَی قِرَاءَةِ مَوْلِدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ کَانَ رَفِیقًا فِی الْجَنَّةِ ❖ ❖ الصَّحَابَةُ الْکُبْرَى عَلَی الْعَالَمِ ❖ ❖
ترجمہ: جس شخص نے حضور نبی کریم ﷺ کے میلاد شریف پڑھنے پر ایک درہم بھی خرچ کیا وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔

کرے خرچ جو درم ایک خوشیوں میلاد شریف پیارے
جنت وچہ اوہ ساتھی میرا کہیا صدیق سہارے
جنت دے دروازے آتے بندہ کھلوتا پاسی
جس نوں خوشی میلاد نبی دی جنت اندر جاسی
❖ ❖ ❖ صَلَّی اللہُ عَلَیْ حَبِیبِہٖ مُحَمَّدٍ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ❖ ❖ ❖

بغیر حساب جنت میں داخلہ

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ

مَنْ عَظَّمَ مَوْلِدَ النَّبِیِّ ﷺ وَکَانَ سَبًّا لِقِرَاءَتِہٖ لَا یَخْرُجُ مِنَ الدُّنْیَا اِلَّا بِالْاِیْمَانِ وَیَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِغَیْرِ حِسَابٍ۔

﴿ النعمة الكبرى على العالم: ۸ ﴾

ترجمہ: جس نے حضور نبی کریم ﷺ کے میلاد شریف کی تعظیم کی اور میلاد خوانی کا سبب بنا، وہ دنیا سے ایمان کی دولت لے کر جائے گا اور جنت میں بغیر حساب کے داخل ہو گا۔

جنت میں داخلہ

شیخ الاسلام ابن جزری رحمہ اللہ (جو شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ کے سلسلہ آساتذہ میں بھی ہیں اور سلسلہ مشائخ میں بھی ہیں) فرماتے ہیں:

کیا کہنا ہے اُس مسلمان موحّد کا، حضور ﷺ کی اُمت میں جو خوشی منائے، میلاد شریف کی اور جی بھر کر حسب استطاعت خرچ کرے، نبی کریم ﷺ کی محبت میں۔ میں قسم کھاتا ہوں کہ اُس کی جزاء رب کریم کی طرف سے یہی ہے کہ اپنے فضل عام سے اُس کو جنت میں داخل فرمادے۔

﴿ عرف التعریف بالمولد الشریف بحوالہ قیام و سلام اور محفل میلاد: ۳۷ ﴾

۔۔ ﴿ خلّی اللہ علی حبیبہ محمّد وآلہ وعلّہ ﴾ ۔۔

انبیاء علیہم السلام کا ساتھ

حضرت معروف کرخی قدس اللہ سرہ فرماتے ہیں کہ

مَنْ هَيَّا طَعَامًا لَا جُلِيَّ قِرَاءَةِ مَوْلِدِ النَّبِيِّ ﷺ وَجَمَعَ إِخْوَانًا وَأَوْ
قَدَّ سِرَاجًا وَلَبَسَ جَدِيدًا أَوْ تَبَخَّرَ وَتَعَطَّرَ تَعْظِيمًا لِمَوْلِدِ النَّبِيِّ ﷺ
حَشَرَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ الْفُرْقَةِ الْأُولَى مِنَ النَّبِيِّينَ وَكَانَ فِي أَعْلَى
عِلِّيِّينَ - ﴿ النعمة الكبرى على العالم: ۹ ﴾

ترجمہ: جس نے حضور ﷺ کے میلاد شریف کے کھانے کا اہتمام کیا، اعزہ و احباب کو جمع کیا، چراغاں کیا، نئے کپڑے پہنے، خوشبو سلگائی، عطر لگایا اور یہ سب اہتمام حضور ﷺ کے

میلاد شریف کی تعظیم کے لیے کیا تو اللہ تعالیٰ اُس کو قیامت کے دن انبیاء علیہم السلام کے ساتھ اٹھائے گا اور اُن کی علیین میں جگہ عطا فرمائے گا۔

۔۔۔ ﴿حَلَّى اللَّهُ عَلَى حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَحَلَّى﴾ ❖ ❖ ❖

فرشتوں کی سنگت

حضور نبی کریم ﷺ کو یاد کرنا ہمارے لیے ذریعہ نجات ہے:

حدیث شریف میں ہے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو تیرا میرا ذکر کرتا ہے وہ قیامت کے دن مقرب فرشتوں کے ساتھ ہوگا جو میرا ذکر کرتا ہے تیرا ذکر نہیں کرتا وہ دنیا و آخرت میں رسوا ہوگا پس اُس کے لیے جہنم واجب پر دی گئی ہے۔ لازم یہی ہے کہ نبی پاک ﷺ کا ذکر اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ساتھ ملا کر کریں۔

﴿❖ ذکر خیر الانام: ۲۱ ❖﴾

ذکر خدا کرے، ذکر مصطفیٰ ﷺ نہ کرے

ایسی زبان ہو میرے منہ میں خدا نہ کرے

۔۔۔ ﴿حَلَّى اللَّهُ عَلَى حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَحَلَّى﴾ ❖ ❖ ❖

صدیقین، شہداء اور صالحین کی سنگت

حضرت امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ

مَنْ جَمَعَ لِمَوْلِدِ النَّبِيِّ ﷺ اخواناً وَهَيَّا طَعَاماً وَآخَلَى مَكَاناً وَعَمِلَ إِحْسَاناً وَصَارَ سَبَّاحًا لِقُرَاءَةِ تَبِ بَعَثَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ الصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَيَكُونُ فِي جَنَّاتِ النَّعِيمِ

﴿❖ النعمۃ الکبریٰ علی العالم: ۱۰ ❖﴾

ترجمہ: جس نے اپنے دوست احباب کو محفل میلاد کے لئے جمع کیا، کھانے کا اہتمام کیا، مکان کو خالی کیا، اور احسان و اکرام کیا، خیرات و عطیات تقسیم کئے اور میلاد خوانی کرائی

زیارتِ مصطفیٰ ﷺ نصیب ہونا

اس محفلِ وچہ اون والے کون آکھدا عشق بغیر آئے
اوہدی یاداں دی بلی ایہہ شمع اتھے عاشق لینِ حسن دی خیر آئے
اوہ کعبہ بنیاں عاشقاں لئی جتھے میری سرکار دے پیر آئے
اوہدا ذکرِ مستانیاں ہووے جتھے اوٹھے کیوں نہ چل کے خیر آئے
(فیضانِ انیس: ۱۲۶)

۔۔۔۔۔ ﴿حَلَّى اللّٰهُ عَلٰی حَبِيبَةِ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَسَلَّمَ﴾ ۔۔۔۔۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں ہر سال ۱۲ ربیع الاول کو میلاد شریف کرتا ہوں تو ایک سال میرے شیخ موسیٰ پاک شہید رحمہ اللہ میرے پاس تشریف لائے آپ نے فرمایا: مجھے نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تمہارا مرید عبدالحق محدث دہلوی ہر سال میلاد کرتا ہے، تم بھی اُس میں شریک ہوا کرو۔ حضرت موسیٰ پاک شہید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں ہر سال شریک ہوتا ہوں، اُس کی برکت سے مجھے اور میرے مرید عبدالحق کو ہر رات نبی کریم ﷺ کی زیارت نصیب ہوتی ہے (ملفوظات شیخ عبدالحق دہلوی صفحہ نمبر ۱۸۱ از آپ کے نواسے محمد اکرام الدین)۔ ﴿ذکر خیر الانام ﷺ ۲۹﴾ ۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔ ﴿حَلَّى اللّٰهُ عَلٰی حَبِيبَةِ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَسَلَّمَ﴾ ۔۔۔۔۔

حضرت مولانا حافظ محمد احسان الحق صاحب آف گوجرانوالہ فرماتے ہیں کہ.....
اللہ تعالیٰ جل مجدہ کے پیارے حبیب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کے شہر شریف ”مدینہ منورہ“ سے فقیر کے ایک مہربان بزرگ ۱۷ رجب المرجب ۱۳۸۷ھ بروز اتوار مطابق ۲۲ اکتوبر ۱۹۶۷ء غریب خانہ پر گوجرانوالہ تشریف لائے، انہیں دیکھتے ہی زبان نے مرحبا

اہل وسہلا کہا اور دل و دماغ میں مدینہ منورہ کی معطر فضاؤں، چمن ساز ہواؤں اور روح پرور بہاروں کا تصور بندھ گیا۔

صبا لائی جو خوشبوئے مدینہ تو دل کھینچنے لگا سوئے مدینہ
معطر ہے مشامِ جانِ عاشق چلی آتی ہے خوشبوئے مدینہ
بہشت آثار ہیں طیبہ کی گلیاں ہے جنت آستاں کوئے مدینہ
موصوف نے بہت زیادہ کرم بخشی فرمائی کہ فقیر پر تقصیر کے گھر کئی دن تک قیام فرمایا، ہر روز مدینہ منورہ کے مقدس کوچوں، منور گلیوں، وہاں کے خوش بخت باشندوں اور ان پر رحمت عالم، نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کی بے پایاں کرم نوازیوں کا تذکرہ فرما کر ایمان کو تروتازہ فرمایا کرتے۔
۱۹ رجب کو مدینہ منورہ میں محفل میلاد کے بیان میں ایک چشم دید تازہ واقعہ سنایا کہ سال ربیع الاول شریف ۱۳۸۷ھ کی بارہویں شب کو مدینہ منورہ میں وہاں کے ایک محترم عالم و بزرگ کے دولت خانہ پر محفل میلاد کی تقریب سعید تھی، جس میں میں بھی مدعو تھا۔ ذکر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی روح پرور ایمان افروز لذتوں سے لطف اندوز ہونے کے لئے پانچ سو سے زائد ساکنان دیا ر حبیب صلی اللہ علیہ وسلم شریک محفل تھے جن میں دو وزیر بھی آئے ہوئے تھے۔ ایک کے متعلق مشہور تھا کہ یہ ماشاء اللہ سنی صحیح العقیدہ ہیں اور دوسرے کی بابت سنا گیا تھا کہ یہ نجدی ہے اور ان کی شرکت دوسرے وزیر صاحب کی وساطت سے ہوئی ہے، ورنہ وہ خود ایسی نورانی مجالس میں شرکت کو جائز نہیں سمجھتے۔

ابتداء میں بارگاہ اقدس سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم میں عاشقان سرکار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم نے عربی کے منتخب اور بہت ہی پاکیزہ قصیدے انتہائی خوش اعتقادی اور حد درجہ کی خوش الحانی سے پیش کیے، بعد ازاں اردو میں خوب دھوم دھام اور ادب کے ساتھ نعتیں عرض کی گئیں، ہر طرف انوار و تجلیات کی چھم چھم بارشیں برسنے لگیں، ہر شخص کا چہرہ خوشی سے کھلا جا رہا تھا، آنکھوں سے کچھ وقفے کے بعد فرحت و سرور کے آنسو بھی ٹپکتے دکھائی دیتے تھے، مجلس میلاد کا احترام ہر شخص کے ظاہر و باطن پر چھایا ہوا تھا، سب کے سب قصائد نعتیہ بعد ادب و احترام اور کمال تعظیم و توقیر سن کر محظوظ ہو رہے تھے، کیونکہ سب کا یہ اعتقاد تھا کہ

جہاں ذکر میلادِ خبر البشر ﷺ ہو = خدا کی قسم وہ مکاں محترم ہے
شہ دین کا ہر تذکرہ ہے گرامی = شہ دین کی ہر داستاں محترم ہے
ترا ذکر بھی جانِ دل سے ہے پیارا = تری یاد بھی جانِ جاں محترم
البتہ نجدی وزیر کے چہرے کے اُتار چڑھاؤ اور طنزیہ مسکراہٹ سے پتہ چلتا تھا کہ
اُسے یہاں بیٹھنا ناگوار معلوم ہو رہا ہے اور یہاں کا مقدس منظر ناپسند نظر آتا ہے۔

زاغ چوں فارغِ زبوائے گل بود نفرتش از صحبتِ بلبل بود
کئی گھنٹوں کے بعد میر مجلس نے ”میلادِ برزنجی کے وہ جملے جو ولادتِ باسعادت کے
متعلق ہیں“ پڑھے تو سب حاضرین مع دونوں وزیروں کے کھڑے ہو گئے اور حضورِ اقدس
سید عالم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں بحالتِ قیام، بکمالِ خشوع و خضوع، صلوٰۃ و سلام عرض
کرنے لگے، پھر دعا مانگی گئی اور شرکاءِ مجلس اظہر میر مجلس سے اجازت لے کر اپنے اپنے
گھروں کو جانے لگے ابھی کچھ لوگ صاحبِ خانہ سے کچھ ضروری عرض معروض کرنے کے
لیے ٹھہرے ہوئے تھے۔

اچانک ایک درویش صفت بزرگ تشریف لائے، اُن کے ہاتھ میں تازہ جلیبیوں کا
تھال تھا۔ فرمانے لگے جو شخص میری جلیبی کھائے گا، وہ خوش نصیب ہو جائے گا۔ اُسے خواب
میں حضورِ اقدس سید عالم ﷺ کی زیارت سراپا سعادت نصیب ہوگی۔ ان الفاظ میں
کچھ ایسی تاثیر تھی کہ ہر شخص جھوم گیا اور آنکھوں میں مسرت کے آنسو بھر آئے۔ اور یقین کر لیا
گیا کہ یہ جو کچھ فرما رہے ہیں بالکل سچ ہے۔ البتہ نجدی وزیر نے یقین نہ کیا، بلکہ قہقہہ لگا کر
ہنسنے لگا۔

صاحبِ خانہ نے مجھے یعنی (راوی) کو حکم دیا کہ صوفی صاحب یہ جلیبیاں تقسیم کر
دیجئے۔ تو میں نے آدمی گئے تو وہ چالیس تھے، پھر جب جلیبیاں گئیں تو وہ بھی چالیس ہی
تھیں، سب سے پہلے میر مجلس کی خدمت میں ایک جلیبی پیش کی، نجدی وزیر چونکہ آپ کی
بائیں جانب بیٹھا ہوا تھا اور تقسیم دائیں طرف سے کرنا تھا، اس لیے وزیر موصوف کی باری
سب سے بعد آئی، اُس وقت دو جلیبیاں بچیں تھیں، ایک وزیر کے حصہ کی اور دوسری میرے

حصہ کی لیکن میں نے دونوں وزیر کو دے دیں اور دل میں عرض کی اے العالمین یہ شکل و صورت کے لحاظ سے کتنا حسین ہے، اگر محفل میں شرکت کی برکت سے اس کے عقائد دُرست ہو جائیں اور دوزخ میں جانے سے بچ جائے اور تیرے حبیب علیہ السلام کی زیارت سے نوازا جائے تو تیری قدرتِ کاملہ کے آگے کچھ بھی دشوار نہیں۔

جلیبیوں کا شیرہ اور چھوٹے چھوٹے ٹکڑے جو تھال میں گرے ہوئے تھے وہ میرے لیے کافی دانی تھے بلکہ تبرک خاص کی حیثیت رکھتے تھے میں نے انہیں خوب مزے لے لے کر کھایا اور تھال کو اس طرح صاف کیا کہ بغیر پانی کے دھل گیا۔ قدرتِ خدا کی اس درویش صفت بزرگ کی لائی ہوئی جلیبیاں کچھ اس قدر متبرک تھیں کہ میں جوں جوں کھاتا دل میں اس بات کا یقین مضبوط سے مضبوط تر ہوتا جاتا کہ آج سب کو سرکارِ دو عالم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوگی۔ آدھی رات گزر چکی تھی لوگ اپنے اپنے گھروں کو جا رہے تھے میں نے بھی اجازت لی اور گھر کی طرف روانہ ہو گیا۔ آج مدینہ منورہ کے دروازے یوہا کا حسن بڑھا ہوا نظر آ رہا تھا ہر طرف رحمت و بخشش کے انوار برستے دکھائی دے رہے تھے۔

مدینہ کی دلکش فضا دیدنی ہے = چمن ساز موج ہوا دیدنی ہے
بہرست نورِ خدا دیدنی ہے = رخِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ضیاء دیدنی ہے
گھر جا کر غسل کیا، عید کے موقع پر جو لباس پہنا کرتا تھا پہنا اور مدینہ منورہ کے مقدس بازار سے خریدا ہوا بیش قیمت عطر لگایا، پھر درود شریف پڑھتے پڑھتے بستر پر لیٹ گیا، در آنحالیکہ زبانِ حال مترنم تھی کہ۔۔۔

اے خلوت مکین تو سمن نشین اک بار تو ایسا ہو جائے

تم عرش سے دل میں آ جاؤ دلِ عرش معلیٰ ہو جائے

میں (واقعہ کاراوی) بفضلِ تعالیٰ و بفضلِ حبیب الاعلیٰ ستہ سال سے مدینہ منورہ میں مقیم ہوں، لیکن آج جیسی خوشی و فرحت کبھی نصیب نہیں ہوئی اس لیے بار بار روٹیں بدلتا ہوں، لیکن نیند نہیں آتی۔ اب عربی وقت کے مطابق ساڑھے سات بج چکے ہیں اور صبح کی آذان ۹ بجے ہوا کرتی ہے۔ رات صرف ڈیڑھ گھنٹہ باقی ہے یہ سوچ ہی رہا تھا کہ اگر نیند نہ آئی

تو زیارت کس طرح کر سکوں گا کہ اچانک آنکھیں بوجھل ہو گئیں اور گہری نیند سو گیا۔ خواب میں گھر سے نکل کر سیدھا مسجد نبوی شریف میں حاضر ہو جاتا ہوں، ریاض الجنۃ شریف میں پہنچ کر کیا دیکھا کہ تم بیٹھے ہوئے ہو (یہ خطاب الفقیر محمد احسان الحق سے فرمایا) اور تمہارے ساتھ مولانا زاہد علی شاہ صاحب اور ان کے ساتھ مراد آباد کے ایک اور عالم دین بیٹھے ہوئے ہیں جو آج سے چار سال پیشتر مدینہ طیبہ حاضر ہوئے تھے ان کا نام معلوم نہیں صرف شکل ذہن میں محفوظ ہے علاوہ ازیں ریاض الجنۃ میں اور بھی بہت سے علماء ہیں جنہیں میں نہیں جانتا سب کے سب حضور اقدس سید عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کے منتظر ہیں۔ ایک دم دروازہ کھلنے کی آواز آئی سب کی نگاہیں دروازہ کی طرف اٹھیں اور اسی دم ہر شخص تعظیماً کھڑا ہو گیا۔ دروازہ پر نبی رحمت شفیع امت امام المرسلین حبیب رب العالمین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رونق افروز تھے چہرہ انور کے نور اور جسم اقدس کی نگہت سے ساری فضاء منور و معطر ہو چکی تھی۔ آپ کے حسین لبوں پر مسکراہٹ تھی اور خوش ہو ہو کر اپنے نیاز مند امتیوں کو نظر رحمت سے نواز رہے تھے.....

جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند = اُس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام
بھینی بھینی مہک پر مہکتے درود = پیاری پیاری نفاست پہ لاکھوں سلام
جس طرف اٹھ گئی دم میں دم آ گیا = اُس نگاہ عنایت پہ لاکھوں سلام
آنحضرت فداہ الہی و امی صلی اللہ علیہ وسلم خاموشی کے ساتھ سب حاضرین کو مسکراتے ہوئے دیکھ رہے تھے میں دل میں کہہ رہا تھا کہ ہمارا مذہب کتنا سچا ہے کہ ہمارے مذہب کے علماء کرام کی طرف حضور اقدس سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم بڑی محبت کے ساتھ دیکھ رہے ہیں اس خوشی میں میری آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ ادھر مؤذن نے فجر کی اذان کہی آواز سنتے ہی جاگ پڑا وہ آنسو تانہوز آنکھوں میں موجود تھے فوراً وضو کیا اور شکرانہ کے نفل ادا کیے۔ حضور اقدس سید عالم علیہ السلام کے لذت دیدار نے کچھ ایسا مغلوب الحال کر دیا تھا کہ یہ بھی یاد نہ رہا کہ نماز نفل کا وقت سورج طلوع ہونے کے کچھ دیر بعد سے شروع ہوتا ہے۔ نماز فجر سے فارغ ہو کر بیت المیلاد (جہاں میلاد شریف ہوا تھا) خواب سنانے کے لیے حاضر ہوا دل میں کہہ رہا تھا کہ جتنا واضح

خواب میں نے دیکھا ہے اس طرح کسی نے بھی نہ دیکھا ہوگا، لیکن وہاں جا کر پتہ چلا کہ میرا یہ خیال غلط ہے اور آقائے دو عالم علیہ السلام کی رحمت سب کو شامل اور سب کے لیے عام ہے

اچھے اُن کے ہیں تو اے کیف بُرے کس کے ہیں

اپنی اُمت ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیاری ساری

رات والے چالیس حضرات میں سے کچھ مجھ سے پہلے آچکے تھے کچھ بعد میں آئے

سب کے سب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہو چکے تھے اور اپنے اپنے نورانی

خواب باری باری سنا رہے تھے۔ بعض نے کہا: آج رات رحمت عالم سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے

مجھے سینہ اقدس سے لگایا (سبحان اللہ) بعض نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا پس خوردہ شریف

مرحمت فرمایا، بعض نے فرمایا: میں نے حضور علیہ السلام کے دستہائے اقدس کو چوما، بعض نے

سنایا کہ مجھے قدمہائے انور کے چومنے کی اجازت بخشی گئی۔

اتنے میں ایک بزرگ کھڑے ہوئے انہوں نے حمد و صلوٰۃ کے بعد دو کھجوریں دکھائی

اور فرمایا: یہ وہ مبارک اور مقدس کھجوریں ہیں جو حضور اقدس سید عالم علیہ السلام نے آج رات

خواب میں اپنے دست اقدس کے ساتھ مجھے عطا فرمائیں۔ یہ سنتے ہی فضا نعرہ ہائے تمبیر

و رسالت سے گونج گئی۔ حاضرین درود و سلام کا نذرانہ بارگاہ اقدس میں عرض کرنے میں

مصروف ہو گئے۔

درودیں صورت ہالہ محیط ماہ طیبہ ہیں

برستا اُمت عاصی پہ اب رحمت کا پانی ہے

اتنے میں نجدی وزیر بھی آگیا اُس کا رات والا سارا تلبہ ختم ہو چکا تھا یہ رات و آج

تماشا یوں کی طرح بیٹھا ہوا تھا لیکن اب گردن جھکا کر عاجزوں، مسکینوں کی طرح بیٹھا ہوا

ہے چاہتا ہے کہ رات کی رونیداد یہ بھی سناے مگر صاحب خانہ اس کی طرف توجہ نہیں فرماتا

اور اُسے ہاتھ کے اشارہ سے بار بار چپ رہنے کا حکم دیتے ہیں۔ جب سب حضرات نے

باری باری اپنا اپنا خواب سنایا اُس وقت حاضرین پر ایک عجیب کیفیت طاری تھی اور وہ

تعداد میں مع ہما معین کے دو سو تک پہنچ چکے تھے۔ اب وہ یہ مصروف انتہائی عاجزانہ انداز میں

کے ساتھ آگے بڑھا اور روتے روتے اپنا خواب سنانے لگا کہ آج رات میں نے ایک قدسی جماعت کو اپنی طرف آتے ہوئے دیکھا، میرے اور اُس جماعت کے درمیان دو فرلانگ کا فاصلہ تھا اور ایک بزرگ سراقِ قدس پر عمامہ باندھے ہوئے تھے، اُن کا صرف عمامہ مجھے نظر آ رہا تھا، اتنے میں کسی شخص نے بتایا کہ یہ پکڑی والے بزرگ پیغمبر اسلام، حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ میں بڑی فرحت محسوس کرنے لگا۔ لیکن اچانک ایک بد بخت و بد نصیب بولا کہ وزیر صاحب! یہ کوئی شیطانی وسوسہ ہے، اس کی کوئی حقیقت نہیں۔ یہ سنتے ہی میں آگ بگولا ہو کر اُس بد بخت سے لڑنے لگا، میں نے کہا یہ شیطانی وسوسہ نہیں بلکہ تو شیطان ہے۔ میں آج تجھے قتل کر دوں گا، چنانچہ میں نے اُسے پکڑ کر اٹھایا اور اتنے زور سے زمین پر پھینکا کہ میرے جسم سے پسینہ نکل آیا۔ بعدہ میں نے اُس کو قتل کر کے چیر ڈالا۔ پھر میرے دیکھتے ہی دیکھتے اُس شیطان کے دونوں ٹکڑے جڑ گئے اور وہ ہنستا ہوا بھاگ گیا۔ میں خواب میں اُسے دیکھ ہی رہا تھا کہ دوسرے صاحب بولے وزیر صاحب! جس قدسی جماعت میں حضور اقدس، سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم رونق افروز تھے، اُس جماعت سے کا رخ ادھر سے ہٹ گیا ہے اور وہ دوسری سمت کو جا رہے ہیں۔ میں نے پھر نگاہ اٹھا کر دیکھا تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے عمامہ شریف کا صرف حصہ نظر آیا اور آہستہ آہستہ وہ جماعت میری آنکھوں سے دور چلی گئی.....

اے عمامہ دور گردشِ دور کر گرد پھر پھر کر ہوں قربان الغیاث
نیچے نیچے دامنوں والی عبا خوار ہے خاکِ غریباں الغیاث
المدد اے زلف سرور المدد ہو بلاؤں میں پریشان الغیاث
دل کی الجھن دور کر گیسوئے پاک اے کرم کے سنبھستان الغیاث
یہ خواب سنا کر وزیر موصوف زور زور سے رونے لگا اور رو کر کہنے لگا: اللہ میرے لیے دعا کیجئے کہ میری بد قسمتی خوش قسمتی سے بدل جائے، اگر میں خوش قسمت ہوتا تو آپ لوگوں کی طرح حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ انور کی میں بھی زیارت کر لیتا اور درمیان میں شیطان حائل نہ ہوتا۔ ﴿نورانی حقائق: ۱۲۲ تا ۱۵۰﴾

جہاں ذکرِ میلاد خیر البشر ﷺ ہو خدا کی قسم وہ مکاں محترم ہے
شہِ دین کا ہر تذکرہ ہے گرامی، شہِ دین کی ہر داستاں محترم ہے
۔۔۔ ﴿سَلَّى اللّٰهُ عَلٰی حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَسَلَّمَ﴾ ❖ ❖ ❖

ہنی ڈیو (جنوبی افریقہ) سے ایک پوسٹر بعنوان (اسلام کی تیسری عید) دسمبر ۱۹۸۹ء
کے اواخر میں شائع ہوا تھا، اُس پوسٹر میں اٹھائے گئے اعتراضات کا مسکت جواب علامہ
کوکب نورانی اوکاڑوی صاحب نے اپنے کتابچہ ”اسلام کی پہلی عید“ جنوری ۱۹۹۰ء کی
اشاعت میں دیا اور بتایا کہ عید میلاد النبی ﷺ تیسری عید نہیں بلکہ پہلی عید ہے۔۔۔ باقی دو عیدیں
تو اس ”پہلی عید“ کے صدقہ میں ہیں۔ اگر یہ پہلی عید (عید میلاد النبی ﷺ) نہ ہوتی تو کوئی
”عید“ نہ ہوتی نہ عید الفطر ہوتی نہ عید بقر ہوتی بلکہ کچھ بھی نہ ہوتا۔

حضور نبی پاک صاحبِ لواک ﷺ کو علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی کی مدافعت نہ تحریر اتنی
پسند آئی کہ حضور نبی کریم ﷺ نے انہیں اپنے جمالِ جہاں آراء سے فوراً نوازا (البتداء کہ)
اتنی پذیرائی۔ (یاد رہے) علامہ موصوف کی تحریر دلپذیر آدابِ رسالت ﷺ کی بے خوشہ
میں گندھی ہوئی ہوتی ہے۔ ❖ ❖ ❖ متیاس میلاد ۲۲ ❖ ❖ ❖

۔۔۔ ﴿سَلَّى اللّٰهُ عَلٰی حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَسَلَّمَ﴾ ❖ ❖ ❖

میلادِ مصطفیٰ ﷺ تے خرچِ کرن والے حشر و ج تیہ کی حوسد افزائی ہووے کی
استھے اونستھے ملے گا اجرِ عینوں خرپی جہڑی توں پائی پائی ہووے کی
دیکھ دیکھ کے یارِ نصیب تیہ سے ربڑی رحمت جوش و ج آئی ہووے کی
صدقہ نبی ﷺ و امتانیاں کرم ہووی دستلک، لکھ کے سار کی خدائی ہووے کی
۔۔۔ ﴿سَلَّى اللّٰهُ عَلٰی حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَسَلَّمَ﴾ ❖ ❖ ❖



محفل میلادِ پیرانوارِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارش

علامہ محی عیسیٰ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت محمد بن احمد عجیل عیسیٰ (م ۱۰۱۱ھ) کی ایک اپنی تحریر دیکھی جس کی عبارت یہ ہے کہ شیخ صالح نجم الدین بن فیولی مصری نے مجھے بتایا کہ انہوں نے عید الفطر کے دن اونگھ کی کیفیت میں ۱۰۱۱ھ میں دیکھا کہ گویا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر انور کی جگہ پر سامنے تشریف رکھتے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سارے جسم پاک سے نور نکل رہا ہے لیکن سینہ اقدس سے جو نور نکل رہا ہے وہ تو ایسی کیفیت لئے ہوئے ہے جو جسمانی کیفیت ہے اور اس کی مقدار اتنی تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوٹھے اور شہادت کی انگلی کا حلقہ بنایا اور یہ نور اپنی جگہ سے پھیل کر سیدی محمد عجیل تک پہنچتا ہے اور ابن عجیل محفل میلاد و ذکر اپنی مسجد میں اس وقت قائم کئے بیٹھے ہیں اور یہ نور ان کے سینے میں لگا تار داخل ہوتا چلا جاتا ہے میں نے دیکھا کہ باقی اولیاء کو بھی وہ نور مل رہا ہے لیکن اس کی مقدار تھوڑی ہے اس اتنا جتنا کہ ظاہری دنیا میں دیکھنے والے کو تا گاد کھائی دیتا ہے میں پوری طرح بیدار ہو گیا تب بھی وہی کیفیت رہی کہ نور حضور علیہ السلام کے سینہ انور سے سیدی فقیہ محمد کے سینے میں آ رہا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے اسے دے دیتا ہے کیونکہ وہ عظیم فضل والا ہے۔

❖ جامع کرامات اولیاء ۱/ ۷۸۷ ❖

❖ ❖ ❖ صلی اللہ علیہ وسلم ❖ ❖ ❖

حضرت مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی عیسیٰ فرماتے ہیں کہ

دوازوہم ربیع الاول بہ حسب دستور قدیم قرآن خواندم و چیزے نیاز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قسمت کردم و زیارت موئے شریف نمودم و در آثائے تلاوت ملاء اعلیٰ حاضر شدند و روح پر فتوح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہ جناب اس فقیر و دوست و ازان اس فقیر بہ غایت التفات فرمود

دورانِ ساعت کہ ملاءِ اعلیٰ و جماعتِ مسلمین کہ با فقیر بود بہ ناز و نیازش صعودی کنند و برکات و نجات ازاں حال نزول می فرماید۔

قدیم طریقہ کے موافق بارہ ربیع الاول کو میں نے قرآن مجید کی تلاوت کی اور آنحضرت ﷺ کی کچھ نیاز تقسیم کی اور آپ کے مبارک بال کی زیارت کرائی۔ تلاوتِ کلامِ پاک کے دوران میں ملا اعلیٰ کاؤرود ہوا (فرشتے نازل ہوئے) اور رسول اللہ ﷺ کی روح پر فتوح نے اس فقیر اور اس سے محبت کرنے والوں کی طرف بہت التفات فرمائی۔ اُس وقت میں نے دیکھا کہ ملا اعلیٰ (فرشتوں کی ٹولی) اور اُن کیساتھ مسلمانوں کی جماعت نیاز مندی اور عاجزی کی بناء پر بلند ہو رہی ہے (اوپر اٹھ رہی ہے) اور اس کیفیت کی برکتیں اور اس کی لپٹیں نازل ہو رہی ہیں۔

تشریح :- اس ملفوظ سے صاف طور پر ثابت ہے کہ خاص بارہ ربیع الاول کو شاہ ولی اللہ رسول اللہ ﷺ کی فاتحہ اور نذر و نیاز دلوا یا کرتے تھے اور یہ آپ کا پُرانا طرِیقہ تھا اور نیک بخت حاضرین کو موئے مبارک از بس مکرم و مقدس کی زیارت کراتے تھے اور شیعہ اپنی تقسیم کرتے تھے۔ تاریخ کی تعیین کی وجہ سے موئے مبارک از بس مکرم و مقدس کی زیارت کراتے تھے اور انوار نظر آتے تھے۔ آپ حاضرین محفل کے درجات بلند ہوتے ہوئے دیکھتے تھے۔

هٰذِهِ سَبِيلِي ادْعُوا إِلَى اللَّهِ عَلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ

﴿الْقُلُوبُ أَجْلَىٰ مِنَ الْأَبْصَارِ﴾ ۶۹

۔۔۔ ﴿حَسْبِيَ اللَّهُ عَلَىٰ حَبِيبَةٍ مُّحَمَّدٍ ۖ وَاللَّهُ سَلَّمَ ۖ﴾ ۷۰

آپ نے تحریر فرمایا کہ مکہ معظمہ میں روزِ ولادت ہر سال کائناتِ سلیقہ (محفلِ میاں شریف) مولدِ شریف میں لوگوں کا ایک جم غفیر تھا۔ اور وہ آنحضرت ﷺ پر سلام و تحنن کرتے۔ آپ کے معجزات بیان کرنے میں مشغول تھے۔ ناگاہ میں نے اس بقیعہ کریم سے عجیب چمکتی ہوئی دیکھیں۔ مجھے اُن کے ادراک کی فکر ہوئی کہ کیا وہ نگاہِ ظاہر سے ہیں یا نگاہِ باطن سے۔ پھر جب میں نے غور کیا تو دیکھا کہ وہ اُن ملائکہ کے انوار ہیں جو اس متبرک مقام پر مامور ہیں اور ان میں انوارِ رحمت بھی شامل ہیں۔ ﴿الْقُلُوبُ أَجْلَىٰ مِنَ الْأَبْصَارِ﴾ ۶۹

۔۔ ❖ ❖ ❖ حَلَّى اللّٰهُ حَلَّى حَبِيبَهُ مُنْعَبِدٌ وَّآلَهُ وَسَلَّمُ ❖ ❖ ❖ ۔

مولانا حافظ سید شاہ غلام محی الدین فقیر عالم ثابت حسن قادری برکاتی مارہروی قدس سرہ العزیز کی حافظ قرآن سے یاد بہت پختہ تھی اور ساتھ ہی نہایت صحت سے پڑھتے تھے اس کی حاجت نہیں تھی کہ پیچھے کوئی حافظ بتانے والا موجود ہو جب ہی پڑھیں اور پنج آیت شریف میں تو قرآن کریم بہت بچپن سے ہی بڑے بڑے مجموعوں میں بے ٹکاں پڑھا کرتے تھے۔ ایک بار کا واقعہ ہے کہ سیتا پور کے سنی اور دیندار تحصیل دار منشی ولایت احمد صاحب کا کوری مغفور کے یہاں سیتا پور میں مجلس میلاد مبارک تھی اور حضرت اپنے والد ماجد مرشد برحق کی ہمراہی میں حاضر مجلس شریف تھے۔ پنج آیت شریف پڑھی جا رہی تھی۔ جب سورہ بقرہ مبارکہ کی ابتدائی آیات اور اُس کے بعد جو آیات پڑھی جاتی ہیں اُن کے پڑھنے کی نوبت آئی تو ہر چند حضرت کے والد ماجد مرشد برحق قدس سرہ نے پڑھنے کے لئے فرمایا مگر حضرت نہایت غور سے جس مکان میں مجلس مبارک ہو رہی تھی اُس کی دیوار کے اوپر دیکھتے رہے اور کچھ نہ پڑھا۔ جب بعد ختم مجلس شریف حضرت کے مرشد برحق قدس سرہ نے نہ پڑھنے اور غور سے دیوار کے اوپر دیکھتے رہنے کی وجہ پوچھی تو یہ فرمایا کہ میاں (یہی لفظ حضرت اپنے مرشد برحق والد ماجد قدس سرہ کے لئے معمولات خطاب میں استعمال کیا کرتے تھے) دیوار کے اوپر تو بہت اونچائی تک بہت اچھے اچھے خوبصورت سرپوش لوگوں کا ہجوم تھا۔ میں یہ دیکھتا رہا کہ یہ کون لوگ ہیں۔ درحقیقت وہ ارواح قدس اور ملائکہ کرام علی سیدہم وافضلہم ثم علیہم الصلوٰۃ والسلام تھے اور حضرت نے اپنے صفائے بصارت و بصیرت سے انہیں دیکھ لیا۔

❖ ❖ ❖ سیرت شاہ غلام محی الدین فقیر عالم برکاتی علیہ السلام ❖ ❖ ❖

۔۔ ❖ ❖ ❖ حَلَّى اللّٰهُ حَلَّى حَبِيبَهُ مُنْعَبِدٌ وَّآلَهُ وَسَلَّمُ ❖ ❖ ❖ ۔

پیر طریقت رہبر شریعت حضرت مولانا میاں محمد حسن صاحب نور اللہ مرقدہ کلبا شریف بلوچستان (م ۱۲۷۴ھ) بڑھاپے کی حالت میں خود بھی مولود اور کافی پڑھتے تھے اور پڑھتے ہوئے حالت وجد و مستی طاری ہو جاتی تھی۔ اکثر راتوں کو ایسی نوارنی

شعائیں اور روشنی حاضرین مجلس پر ظاہر ہوتیں کہ دیواریں بھی روشن ہو جاتیں۔

﴿تذکرہ مشائخ کئبار شریف بلوچستان: ۸۳﴾

۔۔۔ ﴿حَلَّى اللّٰهُ عَلٰی حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَسَلَّمَ﴾ ۔۔۔

حضرت سائیں توکل شاہ اناولوی رحمہ اللہ، حضور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑی تعظیم و توقیر کرتے تھے، آپ کی طرف سے محفل میلاد شریف منعقد ہوا کرتی۔

چنانچہ جناب مولوی سید ظہور الدین صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ ۱۲ ربیع الاول کو حضور سائیں صاحب رحمہ اللہ کی طرف سے میلاد کی ایک مجلس شریف منعقد ہوا کرتی، یہ عجیب کیفیت کی مجلس ہوتی تھی۔ تمام حاضرین پر انوار الہی وارد ہوتے تھے۔ حضور شاہ صاحب مجلس سے فاصلے پر کبھی مکان پر ہی تشریف رکھا کرتے تھے اور اس جگہ سے عالم خاموشی و مراقبہ میں آپ کی شمولیت ہوتی تھی۔ ایک مرتبہ میں نے عرض کیا کہ آپ مجلس کے اندر کیوں نہیں تشریف لے جاتے۔ آپ نے فرمایا: مولوی! ہم تو اس جگہ ہی بالکل بیہوش ہو کر آنے جانے سے بے خبر ہو جاتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے انوار اس قدر ہم پر وارد ہوتے ہیں کہ ہمیں کسی چیز کی خبر نہیں رہتی۔ اس مجلس میں شیرینی بھی تقسیم ہوتی تھی اور وقت پر قیام بھی ہوتا تھا۔

جناب مولوی محبوب عالم صاحب پہلے محفل میلاد شریف میں قیام نہ کرتے تھے۔ ایک دفعہ یوسف علی شاہ صاحب نے بتقریب محفل مذکور حضرت قبلہ سائیں صاحب سے مولوی صاحب کی شکایت کردی کہ انہوں نے قیام نہیں کیا۔ حضرت صاحب نے مولوی صاحب کی قیل و قال پر فرمایا: تم اس نیت سے قیام کر لیا کرو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے وقت جو حیوانات، نباتات، ملائک، حجر، شجر غرض تمام موجودات کی روحانیت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کے واسطے قیام کیا تھا۔ ہم اس کی نقل کرتے ہیں اور اس قسم کی نقل شریعت میں منع نہیں اور دوسرے قیام کے وقت یہ مراقبہ کر لیا کرو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فیض میرے دل میں آ رہا ہے۔ یہ سن کر مولوی صاحب نے کہا: لو میر صاحب! اب میں قیام بھی کیا کروں گا اور لوگوں کو جواب بھی دے دیا کروں گا۔ ﴿تذکرہ مشائخ نقشبند یہ: ۴۹۹﴾

۔ ❖ ❖ ❖ حَلَّى اللّٰهُ عَلَى حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ❖ ❖ ❖ ۔

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امین نقشبندی حفظہ اللہ تعالیٰ (فیصل آباد) اپنی تصنیف
لطیف ”میلاد شریف کے تاریخی واقعات“ میں رقمطراز ہیں کہ

سیدی محدث اعظم پاکستان حضرت مولانا سردار احمد عیسیٰؒ ہجرت کے بعد لاہور
تشریف لائے تو آپ عیسیٰؒ نے میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جلوس کا آغاز کیا جو کہ آج تک
جاری و ساری ہے۔ پھر جب سیدی محدث اعظم پاکستان عیسیٰؒ کا وصال شریف ہوا اور
آپ کا تابوت مبارک اسٹیش سے جامعہ رضویہ کی طرف لایا جا رہا تھا، عقیدتمندوں کے ٹھٹھ
کے ٹھٹھ تھے، جنازہ مبارکہ کے ساتھ لمبے لمبے بانس باندھ دیئے گئے تھے تاکہ زیادہ سے
زیادہ عقیدت مندوں کو کندھا دینے کی سعادت حاصل ہو سکے اور پھر جب آپ کا تابوت
مبارک کچہری بازار سے شہر کے اندر داخل ہوا تو جنازہ مبارکہ پر نور کی بارش ہو رہی تھی جو کہ
سینکڑوں لوگوں نے دیکھی۔

گویا کہ قدرت کی طرف سے اعلان تھا اے میرے حبیب کا میلاد مبارک دھوم
دھام سے کرنے والے! جن بازاروں سے تو جلوس لے کر جایا کرتا تھا، اُن ہی بازاروں
میں بطور صلہ و انعام تجھ پر میری رحمت نور کی بارش کی صورت میں برس رہی ہے۔

رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی وَجَعَلَ قَبْرَهُ الشَّرِیْفَ رَوْضَةً مِّنْ رِّیَاضِ الْجَنَّةِ وَاَدْخَلَهُ جَنَّاتِ
النَّعِیْمِ بِفَضْلِهِ الْعَمِیْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔

(سوال) یہ نور کی بارش کہاں سے آتی تھی؟

(جواب) یہ بات حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی عیسیٰؒ سے پوچھیں جو کہ فرماتے
ہیں میں مکہ مکرمہ حاضر ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش مبارکہ کے دن اُس مکان شریف میں
میلاد پاک ہوا جس مکان میں رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش مبارکہ ہوئی تھی، میلاد خوانی
کے دوران یکدم انوار بلند ہوئے، میں نے تامل کیا تو معلوم ہوا کہ یہ انوار اُن فرشتوں کے
ہیں جو کہ ایسی محفلوں پر موکل ہیں، نیز میں نے دیکھا کہ ملائکہ کے انوار کے ساتھ رحمت کے
انوار بھی شامل ہو گئے ہیں (فیوض الحرمین)۔

لہذا اگر ان ملائکہ کرام جو کہ ایسی پاک محفلوں پر موکل ہیں، کے انوار کے ساتھ رحمت الہی کے انوار بھی شامل ہو کر ایک عاشق رسول ﷺ کے جنازہ مبارکہ پر برسیں تو کون سی اچنے کی بات ہے۔ اِنَّ رَحْمَةَ اللّٰهِ قَرِيبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِیْنَ۔

قارئین حضرات! آپ مشورہ دیں کہ ہم کن کی مانیں؟

ایک طرف ان عشاقِ مصطفیٰ ﷺ کی لمبی چوڑی فہرست ہے جن کے دل و دماغ میں رگ و ریشہ میں عشقِ رسول ﷺ رچا بسا ہے۔ جن کا ہر کام سنتِ رسول ﷺ کے مطابق ہوتا ہے۔ ایسے عشاق کی فہرست میں سے حضرت امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ ہیں جو کہ جاگتے ہوئے سر کی آنکھوں سے ۷۵ بار دیدارِ مصطفیٰ ﷺ سے مشرف ہوئے۔ (ملاحظہ ہو میزانِ الشریعۃ الکبریٰ) وہ فرما رہے ہیں کہ میلادِ پاک کے دن مستحب ہے کہ اظہارِ خوشی کیا جائے صدقات و خیرات کئے جائیں اجتماعات (جلسہ و جلوس) منعقد کئے جائیں... کیا ہم حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ اور ان کے والد ماجد ولی کامل حضرت شاہ عبدالرحیم دہلوی رحمہ اللہ کی بات مانیں جو کہ بار بار زیارتِ مصطفیٰ ﷺ سے نوازے گئے... کیا ہم حضرت مولانا فضل الرحمان گنج مراد آبادی رحمہ اللہ کی بات مانیں جو کہ ہر سال میلادِ پاک منعقد کرتے تھے اور ایک بغض و عناد والے مولوی کو دکھا دیا کہ یہ عشقِ رسول کی قندیلیں ہیں یہ پھونکوں سے نہیں بجھ سکتیں... کیا ہم امام القراء، امام جزری رحمہ اللہ کی بات مانیں جو کہ ثویبہ لونڈی اور ابوالہب والا واقعہ بیان کر کے فرماتے ہیں کہ جب ایک کافر ابوالہب جسکی مذمت میں پوری سورۃ نازل ہوئی وہ نبی اکرم ﷺ کی ولادتِ پاک کی خوشی میں لونڈی ثویبہ کو آزاد کر کے ہر پیر کے دن انعام و اکرام کا حقدار ہو سکتا ہے تو ایمان و محبت والا امتی جو کہ نبی اکرم ﷺ کی ولادت مبارکہ کی خوشی میں مال خرچ کرتا ہے خوشیاں مناتا ہے وہ ایسے محروم رہ سکتا ہے۔ مجھے جان کی قسم! ایسا امتی نعمتوں والی بہشتوں میں ہوگا... کیا ہم شیخ الحدیثین شاہ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ کی بات مانیں جو کہ دائم الحضور تھے اور وہ حبیبِ خدا ﷺ کے فرمان کے مطابق مدینہ منورہ سے ہندوستان تشریف لائے اور یہاں حدیثِ رسول ﷺ کا پرچار کیا جو کہ فرما رہے ہیں۔ تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ میلادِ پاک

منعقد کرنے والا انعام و اکرام کا حقدار ہو جاتا ہے نیز فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ رحم فرمائے اُس مسلمان پر جو کہ میلادِ پاک کی راتوں کو عید جانتا ہے۔ مزید فرماتے ہیں جن کا عقیدہ ہے کہ حبیبِ خدا سیدِ انبیاء ﷺ کی ولادت مبارکہ کی رات لیلةُ القدر سے بھی افضل ہے... کیا ہم امامِ نووی شرحِ صحیحِ مسلم کے اُستادِ مکرم رحمہ اللہ کی بات مانیں جو کہ فرما رہے ہیں یہ جو ہمارے زمانہ میں ہر سال میلادِ پاک کے دن صدقات و خیرات کئے جاتے ہیں زینت و سرور (خوشی) کا اظہار کیا جاتا ہے یہ بہت اچھی چیز ہے یہ نبی اکرم ﷺ کی محبت و تعظیم پر دلالت کرتی ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کا پیارا نبی جو کہ رحمۃ للعالمین بن کر تشریف لائے... کیا ہم امامِ سخاوی رحمہ اللہ جیسے عاشقِ رسول ﷺ کی بات مانیں جنہوں نے درودِ پاک کے موضوع پر ایسی پیاری کتاب لکھی ہے بنام (الْقَوْلُ الْبَدِيعُ) جو کہ رہتی دنیا تک عشقِ رسول ﷺ کا درس دیتی رہے گی... کیا ہم حضرت توکل شاہ انبالوی رحمہ اللہ کی بات مانیں جسے مولانا محبوب عالم رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ میں حضرت توکل شاہ رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہو کر مرید ہوا تو وہاں میلادِ پاک کا جلسہ منعقد کیا گیا اور مجھے بھی اُس جلسہ میں بلایا گیا اور جب لوگ کھڑے ہو کر صلوٰۃ و سلام پڑھنے لگے تو میں کھڑے ہو کر بیٹھ گیا۔ جلسہ کے اختتام پر میر صاحب نے میری شکایت کر دی۔ میں حاضر ہوا تو حضرت توکل شاہ صاحب رحمہ اللہ نے فرمایا: مولوی صاحب جب حبیبِ خدا ﷺ کی ولادت مبارکہ ہوئی تو مشرق و مغرب کے وحوش و طیور خوشیاں منارہے تھے نیز مولوی صاحب آپ قیام کے وقت یہ تصور کر لیا کریں کہ مدینہ منورہ سے میرے سینہ میں فیض آرہا ہے ازاں بعد جب بھی میں صلوٰۃ و سلام کے وقت کھڑا ہوتا ہوں مجھے مدینہ منورہ سے فیض آتا ہے۔ الحمد للہ رب العالمین... کیا ہم حضرت مولانا حکیم فضل محمد جالندھری رحمہ اللہ کی بات مانیں جو کہ بڑی محبت سے دھوم دھام کے ساتھ میلادِ پاک کیا کرتے تھے... کیا ہم حضرت شاہ ابوالخیر مجددی رحمہ اللہ کی بات مانیں جو صاحبِ کرامات ولی تھے جو کہ میلادِ پاک کی مخالفت کرنے والوں کو بدعقیدہ جانتے تھے۔

یا ہم انکی مانیں جنکے دلوں میں بغض و عناد بھرا ہوا ہے وہ اپنے اکابر اور اپنے

سامعین حضرات! اب یہ آپکی مرضی ہے کہ کن کے پیچھے چلنا ہے اور اگر آپ کہیں یہ بھی ٹھیک ہیں، وہ بھی ٹھیک ہیں، ایسا کہنا بہت بڑی منافقت ہے، منافقوں کی اس روش کو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بدیں الفاظ بیان فرمایا ہے۔ لَا أَسِيْ هُنُو لَاءِ وَلَا اِلٰی هُنُو لَاءِ عَنِ منافق لوگ نہ ادھر پوری طرح ہیں نہ ادھر ہیں، کہتے ہیں یہ بھی ٹھیک ہیں، وہ بھی ٹھیک ہیں۔ اے میرے عزیز!.....

[illegible]

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

آنکھوں سے اُس نظارہ شریف کا ساڑھے چھ گھنٹے تک لطف اٹھایا.....

واقعہ اس طرح ہے کہ ضلع مظفر گڑھ میں سانواں کے قریب ڈوگر کلاسروہ کے رئیس الحاج ملک حامد یار کھر پروانہ رسالت ہیں۔ ہر سال ۷... ۸... ۹ ربیع الاول میلاد شریف کا اہتمام پورے تزک و احتشام سے کرتے ہیں اور آقائے نامدار کی عید ولادت کما حقہ مناتے ہیں۔ اس سال انہوں نے پروگرام میں دو دن کا اضافہ کر دیا۔

جس کے مطابق آخری مجلس جمعرات ۳۰ جون کی تھی بیت المیلاد مسجد سے ملحقہ ہے اور یہ کمرہ ملک صاحب نے نہایت خوبصورتی سے بنوایا، جمعرات ۳۰ جون نماز مغرب کے بعد نمازی مسجد میں باقی تھے بجلی کا جنریٹر ابھی نہ چلایا گیا تھا، اس لیے کمرہ بیت المیلاد کے نگران لڑکے نے روشنی جلانے کے لئے کمرے کا تالا کھولنا چاہا مگر تالا نہ کھلا اور چابی پھنس کر ٹیڑھی ہو گئی، کوئی اور تدبیر کرنے کے لیے لڑکا دروازے سے ہٹ کر ابھی کوئی بیس گز فاصلے پر پہنچا تھا کہ نمائندہ نے اُس کمرے کی کھڑکی سے ایک شعاع نور نکلتی دیکھی جو فوراً ایک نورانی چادر کی صورت میں در دیوار پر چھا گئی۔ اُس نمازی نے بے اختیار ”معجزہ معجزہ“ کا آوازہ کیا، لڑکے نے مڑ کر دیکھا تو جو دروازہ اُس سے نہ کھل سکا تھا وہاں تقریباً دس بارہ فٹ چوڑا نور محیط تھا۔ چنانچہ اُس نے فوراً ملک صاحب کے دربان کو اطلاع دی اور اُس نے ایک نظر اُس نور پر ڈال کر بلند آواز سے اندر اطلاع کی کہ جلد آئیے۔ معجزہ ظہور میں آچکا، لمحہ بھر قبل ملک صاحب گھر کے صحن میں بیٹھے کھانا تقسیم ہونے کی نگرانی کرتے ہوئے ایک شعاع نور اپنے مکان اور پھر بیت المیلاد کی جانب ہوتے دیکھ چکے تھے۔ اس اطلاع کے ساتھ ہی وہ فوراً باہر بھاگے آئے اور ایک عجیب نورانی سماں اُن کے سامنے تھا۔ خیال تھا کہ معجزہ لمحہ بھر کے لیے ہوگا۔ چنانچہ مستورات بھی تڑپ اٹھیں اور انہوں نے نوکرانی باہر بھیج کر ملک صاحب سے باہر آنے کی اجازت طلب کی۔ اُس وقت ملک صاحب ظہور معجزہ سے مسحور تھے انہوں نے مستورات کو فوراً مقام معجزہ پر پہنچنے کی اجازت دی اور خادمائیں بھی گرم لوح پر روٹیاں چھوڑ کر عجلت سے نکل آئیں۔

اس طرح معجزے کا آواز پھیلتا چلا گیا اور دور و نزدیک کے لوگ جمع ہونے شروع

ہوئے۔ مگر یہ معجزہ دو گھڑی کا یا چند افراد تک محدود نہ تھا، سماں دواڑھائی بجے رات۔ تک قائم رہا، یعنی تقریباً چھ سات گھنٹے تک۔ اس دوران بجلی کا جنریٹر بھی مستری نے چلا دیا مگر یہ مشین بجلی کچھ وقفہ کے بعد پانچ سات منٹ کے لیے فیل ہو جاتی۔ اس کے باوجود بھی معجزے کی نورانی چادر روشن رہی، ہر طبقہ و عقیدہ کے بعض حاضرین سے معجزے کی جو تفصیل سامنے آتی ہیں۔ انتہائی حیرت ناک صحیح اور ایمان افروز ہیں۔ مشاہدین نے راقم الحروف کو بتایا کہ ظہورِ معجزہ کے وقت کسی قسم کی روشنی نہ تھی مگر وقوعِ نور کی صورت یہ تھی کہ ایک تہائی حصہ شمالی ونڈو سے شمول داخلی دروازہ و دیوار نورانی روشنی درو دیوار پر اس طرح محیط تھی کہ کمرے کے اندرونی حصہ اور صحن کے درمیان کچھ حائل نہ تھا۔ اُس فضاے نورانی میں ایک واضح شبیہ پنکھوڑے کی معلق و حرکت میں تھی، جس میں نورانی خوبصورت پھولوں سے مستور تشریف فرما تھیں۔ اُس کے ساتھ ہی ایک پرچم جس پر چاند تارا تھا اور دو تلواریں بصورت قطع باہم واضح اور حقیقی طور پر نمایاں تھیں۔ پنکھوڑا اُس پردہ نور پر ایک سرے سے دوسرے سرے تک آویزاں جھولتا رہا۔ اسی طرح پرچم بھی دونوں سروں کے درمیان پھریرا ہوتا رواں رہا۔ کیفیت نور رنگ بدلتی رہی، کبھی زرد، کبھی بنفشی رنگ ہوتا رہا۔ جب بجلی کا جنریٹر خود بخود بند ہوتا تو بھی نظارا اور الفاظ گرامی پوری طرح روشن رہتے۔ اس دوران ایسا محسوس ہوتا رہا کہ درو دیوار حائل ہی نہیں اور سامنے کھلی فضا ہے۔ دروازہ اور کھڑکیوں پر رنگین اور سفید بیل دار شیشے ہیں جن سے عام حالات میں نگاہ نہیں گزر سکتی۔ اسی عالم میں جب کہ حاضرین مسحور اور نظارہ ایمان افروز سے محمور تھے۔ ملک صاحب کی چھوٹی بچی نے شمالی ونڈو سے پار دیکھا تو اُسے کچھ اور نظر آیا، اُس نے آکر باپ کا ہاتھ پکڑا۔ ابا ادھر آؤ! اندر تیج پر کیا ہے؟ اندر ایک عمان چھپر کھٹ اُس موقع پر پھولوں سے آراستہ رہتی ہے چنانچہ ملک صاحب نے آگے بڑھ کر دیکھا تو چھپر کھٹ پر سبز دیبا بصورت نور آراستہ تھا۔ جس پر طلائی لائینیں اور کلمہ پاک ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ“ تحریر تھا۔ جب سردار عروج پر پہنچے تو حاضرین نے جن میں رات کو مجلس پڑھنے والے علماء اور مولود خواں اور ہر طبقہ خیال کے مرد و عورتیں شامل تھے۔ سلام خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم شروع کیا۔ جس پر پنکھوڑا اور پرچم درمیانی دروازہ

پر آکر قائم ہو گئے اور اختتام سلام تک قائم رہے۔

شاہدین نے بتایا کہ میلاد سے دو روز قبل خوب بارش ہوئی اور شجر و حجر ڈھل گئے۔ ابتدائے میلاد سے ایک کبوتر اور ایک مینا (جنگلی پرندے) کمرے میں آ موجود ہوئے اور آخر وقت تک پانچ روز کے لئے پانچ کے پائے کے ساتھ بیٹھے رہے نہ کسی نے انہیں دانہ پانی کے لئے باہر جاتے دیکھا اور نہ انہوں نے بیٹ کی اہستہ مولود خوانی کے وقت پرندے بیج (چھپرکھٹ) کی طرف منہ کر کے اوپر روشن دان میں جا بیٹھتے اور جھومتے رہتے یہ پرندے ہجوم دائرہ کثیر سے نہ گھبرائے اور اختتام میلاد پر کہیں چلے گئے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ چند میل دور مشرق میں بعض افراد نے اسی وقت اُس مقام سے ایک نور جانب آسمان منسلک دیکھا اور اُسے عام روشنی سمجھا۔

مبارک ہو کہ ختم المرسلین ﷺ تشریف لے آئے

جناب رحمۃ اللعالمین ﷺ تشریف لے آئے

﴿ پندرہ روز الحیات مظفر گڑھ ۵ جولائی ۱۹۶۶ء بحوالہ نورانی حقائق: ۱۵۵: ۱۵۵ ﴾

۔۔ ﴿ ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ ﴾

جہاں میں جس جگہ بھی محفل سرکار ﷺ ہجرتی ہے

بھرا ماحول سجتا ہے ہر اک دیوار سجتی ہے

وہ یاد آئیں تو آنکھوں میں سدا موتی چمکتے ہیں

مری پلکوں پہ ایسے حسرت دیدار سجتی ہے

﴿ اک دعا پڑا اثر ہو گئی: ۸۹ ﴾



آسمان پر چاند کے قریب اسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور

یکم اپریل ۲۰۰۷ء بمطابق ۱۲، ۱۱ ربیع الاول ۱۴۲۸ھ کی درمیانی شب ”مینار پاکستان“ لاہور، پاکستان“ میں دنیا کی سب سے بڑی محفل میلاد شان و شوکت سے انعقاد پذیر تھی۔ لاکھوں عشاقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا مجمع تھا، جو پاکستان کے علاوہ دنیا کے کونے کونے سے اس بے مثال، پروقار میلاد کا نفرنس میں حاضر ہو کر اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر خیر ”نظم و نثر“ کی صورت میں سن کر اپنے ایمان کو تازہ کر رہے تھے اور بار بار نعرہ ہائے تکبیر و رسالت، جشن میلاد زندہ باد اور دیگر نعرہ ہائے تحسین ہاتھ اٹھا اٹھا کر لگا رہے تھے۔ حضور شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری دامت برکاتہم العالیہ رات کے پچھلے پہر ۳ بج کر ۵۰ منٹ پر لاکھوں عشاق کے ٹھانھیں مارتے ہوئے سمندر کے سامنے لفظ ”محمد صلی اللہ علیہ وسلم“ کی برکتوں پر روحانی، وجدانی، ایمان افروز اور خوبصورت انداز میں خطاب فرما رہے تھے، نور و نگہت کی برکھا برس رہی تھی، تیز آندھی اور جھکڑ نے فضائے بسیط میں ایک ارتعاش پیدا کر دیا، گرم ہوائیں خنک جھونکوں سے مشکبار ہوئیں اور پھر چشمِ فلک نے عجیب نظارہ دیکھا کہ چاند کے قریب قدرت نے نور کے قلم سے لفظ ”محمد صلی اللہ علیہ وسلم“ رقم کر دیا۔ اس منظر کو شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے حاضرین کو بتایا، پھر یہ ایمان افروز منظر عالمی محفل میلاد کے لاکھوں شرکاء نے اپنی آنکھوں سے دیکھا اور ٹی۔وی کے ذریعے دنیا کے کروڑوں ناظرین نے بھی اس منظر کو دیکھا تو خوشی و جذبات میں ڈوب کر مجمع نعرہ ہائے تکبیر و رسالت لگانے لگا۔ عظیم اجتماع شدتِ جذبات سے محو وجد ہو گیا، لوگ دیوانہ وار کھڑے ہو کر اپنے مولا کی شان دیکھنے لگے۔ حضور شیخ الاسلام قبلہ ڈاکٹر نے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کی قدرت کا ظہور اہل ایمان کی تقویت کا باعث ہے، اس دورِ ظلمت میں دین محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت و حقانیت کی واضح علامت ہے، معجزات رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا تسلسل

ہے، اس میں میرے سمیت کسی انسانی کاوش اور کرامت کو کوئی عمل دخل نہیں، ہاں! یہ حضور ﷺ کی شانوں اور عظمتوں کا قدرتی اظہار ہمارے ایمان و ایقان کی مضبوطی کا ذریعہ ہیں اور ہمارے لئے اس میں یہ پیغام ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنے محبوب پاک صاحب لولاک ﷺ کے دین کی جس خدمت پر مامور کر رکھا ہے وہی دراصل ذریعہ نجات بھی ہے۔ یہ منظر چند منٹوں کی جلوہ ریزی کے بعد بتدریج آنکھوں سے اوجھل ہوتا گیا۔ سینکڑوں لوگوں نے کیمرے کی آنکھ سے اس منظر کو ہمیشہ کے لئے محفوظ کر لیا۔ اگلے دن تمام ملکی و غیر ملکی میڈیا میں یہ خبر نمایاں طور پر شائع ہوئی اور ٹی وی سکرین پر لاکھوں لوگوں نے اس کی زیارت کی۔ ﴿ماہنامہ منہاج القرآن: مئی ۲۰۰۷ء/ ص ۵ اور ۳۶﴾

۔۔۔ ﴿اللّٰهُ عَلٰی حَبِيبِهِ مُنْتَجِدٌ وَّ اِلٰهٌ مُّسْتَلٰہٌ﴾ ۔۔۔

حضور اقدس ﷺ کے لئے بہت سی بشارتیں اور شہادتیں دُنیا کے ہر مذہب کی کتابوں میں آج تک موجود ہیں جن سے غیر مسلم مہربی حاصل کر سکتے ہیں ان کے علاوہ آسمانی شہادتیں بھی ظاہر ہوئیں جیسا کہ

۶ شعبان ۱۳۴۵ھ بمطابق ۸ فروری ۱۹۲۷ء	بمقام جبل پور (بھارت)
۲۲ شعبان ۱۳۴۶ھ بمطابق ۱۵ فروری ۱۹۲۸ء	بمقام آگرہ (بھارت)
۲۶ رمضان ۱۳۴۶ھ بمطابق ۱۹ مارچ ۱۹۲۸ء	بمقام تاب گڑھ (بھارت)
۱۰ ذی الحجہ ۱۳۴۶ھ بمطابق ۳۱ مئی ۱۹۲۸ء	بمقام فرید پور (بھارت)
۹ محرم ۱۳۴۷ھ بمطابق ۲۸ جون ۱۹۲۸ء	بمقام امرتسر (بھارت)

مذکورہ بالا تمام مقامات پر ان تاریخوں میں آسمان پر بخط نور نام نامی اسم گرامی جناب محبوب کبریا محمد رسول اللہ ﷺ جلوہ گر ہوا جسے ایک عالم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا، مشاہدہ کیا، پھر یہ خبریں اخبارات و اشتہارات خصوصاً اخبار ”سیاست“ اور ”مسلم گزٹ“ کے ذریعے خوب شائع ہوئیں اور ان شہادتوں کو دیکھ کر بے شمار غیر مسلم مسلمان ہوئے۔

﴿سیرت النبی ﷺ بعد از وصال النبی ﷺ: ۱۶۵﴾



محفل میلادِ مصطفیٰ ﷺ میں جانوروں کی حاضری

سانپ محفل میلادِ سننے کے لئے حاضر ہوا

مفتی اعظم ہند حضرت مولانا محمد مصطفیٰ رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ”جناب مرزا صاحب نے مجھ سے اس قسم کے سانپ کا واقعہ بیان کیا کہ انہوں نے مجلس میلاد شریف کی تھی جب خوب مجمع ہو گیا۔ ایک سانپ تیزی سے آیا اور منبر کے نیچے بیٹھ گیا۔ جب تک مجلس شریف ہوتی رہی بیٹھا سنتا رہا بعد ختم چلا گیا نہ آتے کسی کو آزار پہنچایا نہ جاتے۔ لوگوں نے بہت چاہا کہ اُسے مار دیں مرزا صاحب فرماتے ہیں میں نے سب کو باز رکھا کہ یہ سرکاری مہمان کی حیثیت سے ہے میں ہرگز نہ مارنے دوں گا۔ ﴿﴾ حاشیہ ملفوظات اعلیٰ حضرت: ۴۱۱: ﴿﴾۔۔۔ ﴿﴾ حلی اللہ علیٰ خبیئہ مختب و آلہ وسلمہ ﴿﴾۔۔۔

سانپ بھی نعت شریف سننے آیا تھا

ملک عاشق حسین ساجد (آف ہیڈ بکائی) فرماتے ہیں کہ یہ اگست ۱۹۰۰ء کی بات ہے۔ ملتان سے میرے ہاں کچھ دوست آئے ہوئے تھے۔ مہمانوں کو بٹھایا اور خود گھر سے کھانا تیار کرنے کو کہا۔ اسی دوران میرا ایک رشتہ دار نعیم آ گیا۔ محمد نعیم کو اللہ تعالیٰ نے عشق رسول ﷺ کا جذبہ انتہا کی حد تک عطا کیا ہوا ہے۔ جب وہ نعت شریف پڑھتا تو سننے والا عشق نبی ﷺ میں مستغرق ہو کر داد تحسین دیے بغیر نہیں رہ سکتا۔ میں نے نعیم کو نعت شریف پڑھنے کی دعوت دی تو وہ نعت شریف میں محو ہو گیا۔ بعد ازاں نعیم اجازت لے کر گھر جانے کو تیار ہو گیا۔ اُس نے اپنا پاؤں نیچے چپل میں ڈالا تو خوف سے اُس کی چیخ نکل گئی۔ ہم دوڑ کر اُس کے قریب ہو گئے میں یہ دیکھ کر حیران و پریشان ہو گیا کہ وہاں ایک کالے رنگ کا بڑا سانپ بیٹھا ہوا تھا۔ بھی خوفزدہ ہو گئے اور اُسے مارنے کے لئے لائھی وغیرہ ڈھونڈنے میں لگ گئے۔ نعیم نے روک دیا کہ اسے ہرگز نہ مارنا۔ نعیم سانپ سے مخاطب ہوا کہ اے

❖ روزنامہ خبریں ۲۹ ستمبر ۲۰۰۳ء ❖ ماہنامہ رضائے مصطفیٰ فروری ۲۰۰۴ء ❖
- ❖ ❖ صَلَّی اللہُ عَلَی حَبِیبِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ❖ ❖ -

سامعین کرام! اس منظر کو دیکھ کر بڑے محفوظ ہوئے، سبحان اللہ، سبحان اللہ، آپ محمد اللہ
کا بیان کیسا پرکشش تھا کہ جانور بھی لذت سے سرشار ہوا کرتے۔

﴿عارف کامل: ۹۵﴾

[illegible]

بندر نے قرآنِ عظیم کو سجدہ کیا

اعلیٰ حضرت امام اہل سنت مولانا شاہ احمد رضا خان بریلوی قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں۔ ”ایک مرتبہ ننھے میاں (برخوردار اعلیٰ حضرت رحمہ اللہ) اپنی چھت پر قرآنِ عظیم پڑھ رہے تھے۔ سامنے دیوار پر ایک بندر تھا۔ یہ کسی کام کو اٹھ کر گئے بندر دوڑتا ہوا سامنے دیوار پر گزرا اور اس پر جانا چاہتا تھا جیسے ہی قرآنِ عظیم کے محاذات پر یعنی سامنے آیا قرآنِ عظیم کو سجدہ کیا اور اپنی راہ پر چلا گیا۔ ﴿ملفوظات اعلیٰ حضرت ص ۴۱۰﴾ ❖ ❖ ❖
۔۔ ❖ ❖ ﴿صلی اللہ علیٰ حبیبہ محمد و آلہ وسلم﴾ ❖ ❖ ۔

بندر نے کھڑے ہو کر سلام سنا

اعلیٰ حضرت امام اہل سنت مولانا شاہ احمد رضا خان بریلوی قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں کہ میں نے بندر کو قیام کرتے ہوئے دیکھا۔ میں اپنے پرانے مکان میں جس میں میرے بھلے بھائی مرحوم رہا کرتے تھے مجلس میلاد پڑھ رہا تھا۔ ایک بندر سامنے دیوار پر چپکا مؤدب بیٹھا سن رہا تھا۔ جب قیام کا وقت آیا تو وہ بندر مؤدب کھڑا ہو گیا۔ پھر جب بیٹھے تو وہ بھی بیٹھ گیا وہ بندر (باادب جانور) تھا کوئی بد عقیدہ انسان نہ تھا۔

﴿ملفوظات اعلیٰ حضرت ص ۴۱۰﴾ ❖ ❖ ❖
۔۔ ❖ ❖ ﴿صلی اللہ علیٰ حبیبہ محمد و آلہ وسلم﴾ ❖ ❖ ۔

سوہنے دے غلام سوہنے محفلاں سجاؤندے نہیں
جناں تے کرم ہوؤے او محفلاں چہ آؤندے نہیں
سارے پروانے نہیں آقا دے دیوانے نہیں
گیت کملی والے دے رل مل ہاؤندے نہیں

﴿لکھیاں نہیں موجاں ص ۹۲﴾



میلادِ مصطفیٰ ﷺ کی حکمتیں اور برکتیں

عالمِ اجل، شیخ کامل، حضرت علامہ مولانا الحاج خواجہ میاں علی محمد خاں چشتی نظامی فخری
رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین آستانہ عالیہ بسی شریف (درگاہ عالیہ حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر
رحمۃ اللہ علیہ پاک پتن شریف) نے اپنے مبارک رسالہ ”شرح والقلم فی تفصیل سید العرب والعجم“
المعروف بہ ”میلاد نامہ“ میں میلادِ النبی ﷺ کی ۱۴ حکمتیں بیان فرمائی ہیں، ملاحظہ فرمائیں۔
۱..... محفل میلاد کے انعقاد سے انسان کے دل میں حضورِ اکرم محسنِ انسانیت ﷺ کی
عظمت اور تعظیم کے نقوش اجاگر ہوتے ہیں۔

۲..... محافل میلاد کے انعقاد سے دین و دنیا کی نعمتیں حاصل ہوتی ہیں۔

۳ اور ۴..... حضورِ اکرم ﷺ اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی نعمت ہیں اس سے ذکرِ خیر
اور شکرِ ادا ہو جاتا ہے۔

۵..... محافل میلاد کی برکت سے انسان دین کی اہم برکت کا اعلان کرتا ہے۔

۶..... محفل میلاد کی برکت سے حضورِ سرورِ دو جہاں ﷺ کی خداداد عظمت کا نقشِ دل
پر جم جاتا ہے۔

۷..... عظمتِ نبویہ ﷺ کا لازمی نتیجہ محبتِ مصطفیٰ ﷺ ہونا چاہیے اور یہ محفل میلاد سے
ہی ممکن ہے۔

۸ اور ۹..... ہمیشہ میلاد کرنے سے نبی کریم ﷺ کی محبت کی تجدید ہوتی رہتی ہے۔

تجدیدِ محبت کے ساتھ ساتھ حضورِ ﷺ سے محبت میں اضافہ ہوتا ہے اور یہ کمالِ معراجِ ایمان
ہے اور ایمان کے لئے ترقی کا باعث ہے۔

۱۰..... انسان حادث اور اللہ تعالیٰ قدیم ہے۔ حادث اور قدیم کا رابطہ محال ہے مگر

حضور نبی کریم ﷺ کی ذات پاک سے رابطہ جس قدر مستحکم ہوگا، اسی قدر بندے کا خدا کی ذات سے بھی رابطہ مستحکم ہو جائے گا۔ حضور نبی کریم ﷺ مظہر کامل خداوندی ہیں۔ آپ ﷺ کے ذکر شریف سے براہ راست اللہ تعالیٰ سے رابطہ ہو جاتا ہے۔ (یہ سب میلاد شریف کی برکت ہے)

۱۱..... محفل میلاد سے خواب میں سرور کائنات ﷺ کی رضا اور شادمانی کے حصول (کے بارے میں) علامہ جوزی رحمہ اللہ نے اس کی تصریح فرمائی ہے کہ محفل میلاد میں حاضر ہونے کے ساتھ رحمت خداوندی خصوصی طور پر متوجہ ہو جاتی ہے کہ اس کے حبیب ﷺ کے ذکر خیر سے رضائے الہی ملتی ہے اور یاد رہے رضائے مصطفیٰ ﷺ ہی رضائے خدا ہے۔

۱۲..... محفل میلاد چونکہ محفل ذکر خدا بھی ہے اس لئے اس محفل پر فرشتوں کا نزول وعدہ الہی ہے۔

۱۳..... محفل میلاد کے بارے میں سلف کے اولیاء عظام کا تجربہ ہے کہ اس محفل پاک سے انسان کے لئے بے شمار برکتیں حاصل ہوتی ہیں۔

۱۴..... حضور نبی کریم ﷺ کے حسن و جمال، جود و نوال، فضل و کمال کا بیان ایک مستقل اور خاص علم ہے۔ محفل میلاد سے اس علم کی اشاعت ہوتی ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ کے کمالات ہم سے کیا بیان ہو سکتے ہیں۔ پس امام الائمہ سرانجام الامۃ العظمیٰ ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے اس شعر پر اختتام کرتے ہیں۔

سید الانبیاء کل خلق فی ردائے..... والرسول والملائک تحت لواءک

ترجمہ: یعنی تمام انبیاء کرام اور ساری مخلوق آپ ﷺ کے قبضے میں ہے اور تمام رسول اور فرشتے آپ کے جھنڈے تلے ہیں۔ ﴿مقیاس المیلاد: ۸۱﴾

غیر مسلم ممالک میں حکمت

ان مقاصد کے علاوہ یہ بھی اہم مقصد مد نظر ہوتا ہے کہ مسلمان ممالک ہوں یا غیر مسلم ممالک ہوں اس قسم کے پروگراموں سے اسلام کی عظمت و شوکت کا اظہار ہوتا ہے خاص کر

غیر مسلم ملکوں میں عظمتِ رسول ﷺ کے جشنوں کا اہتمام کرنا زیادہ مفید ہوتا ہے۔ ایک تو غیر مسلموں کو اسلام اور مسلمانوں کی شوکت و رعب و طاقت کا پتہ چلتا ہے۔ کیونکہ میدانِ جنگ میں آکر چلنا اور اپنی طاقت کا مظاہرہ کرنا نبی کریم ﷺ نے اسے اسی لئے جائز قرار دیا تھا کہ اسی طرح آکر چلنے اور فخر و طاقتوری کا مظاہرہ کرنے سے کافروں پر رعب و دبدبہ اثر انداز ہوتا ہے۔ اس مقصد کو پانے کی خاطر طوافِ وسیعی میں رمل کو جائز کیا گیا ہے جن سے مسلمانوں کی طاقت کا اظہار ہوتا ہے۔ خاص کر یورپ و امریکہ و غیرہ عیسائی ممالک میں میلادِ پاک کے جلسے اور جلوسوں کا اہتمام کرنا نئی نسل کے لئے زیادہ مفید ثابت ہوگا۔ وجہ یہ ہے کہ عیسائی ملکوں میں کرمس پر تعطیلات کا بہت اہتمام کیا جاتا ہے۔ ہر قسم کے پروگراموں کو نشر کیا جاتا ہے۔ مسلمان نئی نسل پر اس لحاظ سے بڑا اثر پڑتا ہے کہ کرمس کے موقع پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پوری زندگی بیان کی جاتی ہے اور آپ کی پیدائش منائی جاتی ہے۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پوری زندگی اور آپ کی پیدائش کے تذکرے اہتمام سے کئے جاتے ہیں۔ آخر مسلمانوں کے پیغمبرِ اعظم رسولِ اکرم اول و آخر کے آقائے دو عالم ﷺ کا یومِ پیدائش کیوں نہیں منایا جاتا؟ اس سوال کا جواب عملی شکل میں دینا ہوگا۔

ایک تو یہ کہ تعطیل کرنا، کرنا یومِ میلاد کے موقع پر زیادہ مناسب سمجھا جاتا ہے کہ اس تعطیل سے بڑا نفسیاتی اثر ہوگا۔ دوم یہ کہ سیرت و میلاد کے نام سے جلوس اور جلسے منعقد کرنا موزوں طریقہ ہے تاکہ ان کے ذریعے نئی نسل کے علم و شعور میں عملی اضافہ کیا جاسکے۔ ہاں جلوس ایسے شرعی احتیاط کے ساتھ نکالے جائیں کہ جلوس کے ذریعے اتحادِ ملتِ اسلامیہ کا فائدہ بھی حاصل ہو اور شوکتِ اسلام کا اظہار بھی کیا جاسکے۔ پاکستان میں علماء و مشائخ کرام عوامِ حضرات اہم مقاصد کو حاصل کرنے کیلئے جلسے اور جلوسوں کا اہتمام کرتے ہیں۔ اور ان ذرائع کا انکار نہیں کیا جاسکتا ہے۔ جشنِ میلادِ پاک کے منانے سے عقیدہ توحیدِ باری تعالیٰ کا احیاء بھی ہوتا اور عیسائیوں کے تثلیث کے نظریہ کا رد بھی ہو جاتا ہے۔ وہ اس طرح کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے چند ذیشانِ معجزے عطا کئے جن کی وجہ سے عیسائی ملت نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا بیٹا تصور کر لیا۔ اسلام چونکہ اس قسم کے عقیدہ کا رد کرتا ہے

‘مسلمان میلاد النبی ﷺ اس لئے مناتے ہیں تاکہ عملاً یہ ثابت کر دیں کہ ہمارے الحضور ﷺ پوری کائنات کے رسول ہیں اور رسولوں‘ نبیوں کے بھی رسول معظم ہیں۔ انبیا کرام ﷺ کو جو کمالات و معجزات اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائے تھے وہ سب کمالات و معجزات اور اس کے علاوہ بے شمار ممکنہ کمالات و خوبیوں کو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی ذات مبارکہ میں جمع فرمادیا ہے۔ آپ ﷺ جامع کمالات بھی ہیں اور ہر کمال و خوبی کے سبب بھی ہیں۔ ہم اہل ایمان و محبت نے میلاد النبی ﷺ منا کر عملاً یہ ثابت کر دیا اور اعلان کر دیا کہ ان تمام بے مثال کمالات و خوبیوں کی جامع شخصیت ہونے کے باوجود آپ ﷺ اگر خدا یا خدا کا بیٹا نہیں بن سکتے ہیں تو دوسری شخصیت کون ہیں جو خدا یا خدا کا بیٹا بن سکے۔ یا اس کا تصور کیا جاسکے۔ میلاد منا کر ہم نے واضح کر دیا کہ جن کا یوم ولادت منایا جاتا ہے وہ خدا نہیں ہیں بلکہ خدائے پاک کے عظمت والے رسول ﷺ اور بندہ خاص ہیں۔

مقاصد

۱..... محافل میلاد دیگر اعلیٰ مقاصد کے ساتھ ساتھ بطور خصوصی آج کے دور میں نوجوان نسل کی تعلیم و تربیت کا ایک مؤثر ذریعہ ہیں۔

۲..... ہمارے پیارے نبی محمد مصطفیٰ ﷺ نے اس دنیا میں مبارک قدم رکھتے ہی سجدہ کیا۔ سجدہ میں اُمتی اُمتی فرمایا۔ اس سے ظاہر ہے کہ شافع مذہبین ﷺ اپنی اُمت کے غمگسار ہیں اور نماز سے غفلت اُمتی کو زیبا نہیں۔

۳..... علامہ عبدالنبی فرماتے ہیں کہ ولادت پاک نبی اکرم ﷺ کی تقریب سعید عام تہواروں اور تقریبوں کی طرح یہ محفل ایک رسمی تقریب نہیں بلکہ اس کے اصل تقاضوں کی روشنی میں دیکھا جائے تو یہ تقریب عظیم ملت اسلامیہ کی حیات اجتماعی کے بنیادی اقدار، رجحانات کا اظہار و اعلان کرتی ہے۔ نیز اُمت کو اس کے مخصوص قومی مزاج کی طرف متوجہ کر کے اس کے مقاصد حیات یاد دلاتی ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنے محبوب پاک ﷺ کی رضا کے لئے تو اپنا سب کچھ (وطن... مال... اولاد..... اور جان) قربان کر دیں اور ہم (آج

کا مسلمان) محض زبانی دعوؤں سے محبت رسول اللہ ﷺ اور عاشق محبوب رب العالمین کہلانے کا تصور رکھیں۔ جشن میلاد مناتے وقت ہم میں مقصد حقیقی حاصل کرنے کے لئے جذبہ پیدا ہونا چاہیے۔ ہمیں کیا ہو گیا ہے کہ ہم میں سے کسی کے دل میں ایسی لہر باطل شکن نہیں اٹھتی جو دشمنان اسلام کے طاغوتی بت خانے مسمار کر دے۔

مسلم از سر نبی بیگانہ شد
باز ایں بیت الحرم بت خانہ شد
سینہ ہا از دولت ایماں مفلس اند
چشم ہائے بے نور مثل زرگس اند

دعا ہے کہ

یا رب دل مسلم کو وہ زندہ تمنا دے..... جو قلب کو گرمادے اور روح کو تڑپا دے

❖ ❖ مقیاس میلاد: ۸۳ ❖ ❖

❖ ❖ ﴿حَلِّی اللہ علی حبیبہ مُحَمَّدٍ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم﴾ ❖ ❖

میری نظر کے آگے اب شہر مصطفیٰ ﷺ ہے
جس کے قریب روشن وہ خانہ خدا ہے
تارے چمک رہے ہیں وہ آسمان پر یوں
عرش بریں پہ گویا میلادِ مصطفیٰ ﷺ ہے
❖ ❖ ﴿اٰک دُعَا پُر اثر ہو گئی﴾ ❖ ❖



اور اللہ کے نزدیک بڑی بھاری طاعت اور قربت ہے اور سارے کمالات و برکات کا سرچشمہ ہے اس لئے میلاد النبی ﷺ شریف کا تذکرہ ایک عظیم نعمت ہے جو مسلمانوں کو عطا کی گئی ہے تو میں اس وقت میلاد النبی ﷺ کے بارے میں چند کلمات آپ حضرات کی خدمت میں گزارش کروں گا۔ (ماہنامہ انوار ختم نبوت لندن صفحہ نمبر ۵ مئی جون ۲۰۰۰ء) (خطبات اکابر جلد اول صفحہ ۳۷ ادارہ تالیفات اشرفیہ)۔ ﴿حقائق میلاد النبی ﷺ ۴۰﴾

۔۔ ﴿ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ﴾

جب ذکر محمد ﷺ چھڑتا ہے اذکار حسیں ہو جاتے ہیں
پھر اور خدا کی رحمت کے انوار حسیں ہو جاتے ہیں
آفت کے پھول سجائے جاؤں کا میلاد منائے جاؤں
میلادِ نبی ﷺ کی برکت سے گھر بار حسیں ہو جاتے ہیں

﴿نورِ داچشمہ: ۲۱﴾

۔۔ ﴿ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ﴾



ذکر میلادِ مصطفیٰ ﷺ کے صدقے دوبارہ زندگی

۱۳۷۰ھ/۲ جون ۱۹۵۱ء کا دن شیر بنگال حضرت سید عزیز الحق شاہ عیسیٰ کی زندگی کا عجیب دن تھا وہابیوں نے آپ عیسیٰ کے ایک مرید کی وساطت سے جلسہ کرانے کے لئے ٹائم لیا، اُس جگہ کا نام خندقہ ہے، انہوں نے یہ منصوبہ بنا رکھا تھا کہ تقریر کے دوران گیس لیمپ بند کر کے آپ کو شہید کر دیں گے۔ چنانچہ انہوں نے دورانِ خطاب گیسوں کے مینٹل جھاڑ دیئے، جب مکمل اندھیرا چھا گیا تو آپ عیسیٰ پر لوہے کے راڈوں سے حملہ کر دیا۔ بتایا جاتا ہے آپ عیسیٰ کے سر کے آٹھ ٹکڑے ہو گئے تھے، احباب جب آپ عیسیٰ کو اٹھا کر چٹا گانگ ہسپتال لے گئے تو ڈاکٹروں نے کہا: یہ تو فوت ہو چکے ہیں۔ رات بیت رہی تھی، طلوع صبح صادق کے قریب لوگ ہسپتال کے اُس کمرے سے باہر جنازہ اٹھانے کے انتظامات میں مصروف تھے جہاں آپ کا وجود مبارک تھا۔ جب لوگ اُس کمرے کے اندر داخل ہوئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ شیر بنگال کھڑے ہو کر نماز ادا کر رہے ہیں اور تمام کمرہ خوشبو سے معطر ہے، ہر طرف سے خوشبوؤں کے حلے آرہے ہیں۔ یہ منظر دیکھ کر ڈاکٹر صاحبان اور تمام احباب حیران رہ گئے اور اسی حیرانگی میں عرض کی: ”حضرت! آپ کا تو وصال ہو گیا تھا؟“ آپ عیسیٰ نے فرمایا: ”یہ بات بالکل ٹھیک ہے، میرا وصال ہو گیا تھا“ لیکن رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں سیدہ فاطمہ الزہراء علیہا السلام نے میری سفارش کی کہ ”یہ آپ ﷺ کی شان بیان کرتے کرتے زخمی ہوئے، ان کی جان واپس کروادیں“۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنی پیاری صاحبزادی کی سفارش سے میری جان واپس دلوا دی ہے۔ اس واقعہ کے بعد آپ عیسیٰ تقریباً بیس سال تک زندہ رہے۔ ❖ تذکرہ شیر بنگال ❖

❖ ❖ ❖ ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ ❖ ❖ ❖

حضرت پیر سید سعید بادشاہ چشتی سجادہ نشین کرولی سیداں کلر کلہار ضلع چکوال کا معمول

ہے، جہاں ٹھرتے ہیں وہاں محفل میلاد ﷺ سجالیتے ہیں، رات میں جب محفل میلاد پڑھ نہیں لیتے سوتے نہیں، چاہے چند ہی آدمی بیٹھے ہوں۔ سائیں نذیر حسین فریدی (صاحب ذکر جمال) فرماتے ہیں، بابا علی محمد صاحب درباری نعت خواں حضرت قبلہ سید بادشاہ کے ساتھ سفر و حضر میں رہتے ہیں، انہوں نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک مرتبہ ۱۹۶۰ء کی بات ہے کہ دریا پار ایک ڈھوک میں حضور نبی پاک ﷺ کا میلاد پاک پڑھنے گئے تھے ایک تانگے گھوڑے والا ہمیں واپس چھوڑنے آیا، دریا پر پہنچے تو پانی زیادہ تھا، سب لوگ پریشان ہوئے کہ اب کیا ہوگا۔ گھوڑے والے نے عرض کی حضور! میں دیکھتا ہوں کہ پانی کتنا ہے، اُس نے تانگہ گھوڑا پانی میں ڈال دیا، دیکھتے ہی دیکھتے وہ ہماری نظروں سے دور ہو گیا، شور مچایا، لوگوں کو بتلایا، وہاں ایک میلا سا لگ گیا، لیکن اُسے تلاش کرنے کے لیے جو دریا میں جاتا فوراً واپس آ جاتا کہ پانی زیادہ ہے۔

ایک پولیس والا آیا اور پیر سید بادشاہ کو کہنے لگا کہ عبدالغنی آپ کو چھوڑنے آرہا تھا اور آپ حضور نبی کریم ﷺ کا میلاد پاک پڑھ کر آرہے تھے پھر کہنے لگا کہ آپ کا حضور غوث اعظم جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے بھی کوئی تعلق یا رشتہ ہے۔ آپ نے فرمایا: ہاں ہے۔ کہنے لگا حضور غوث پاک نے ۱۲ سال بعد بڑھیا کے بیٹے کی بارات بمعہ ڈولی ڈلہا اور دلہن زندہ نکال لی تھی تو آپ نہیں نکال سکتے، جس کو ابھی صرف چار گھنٹے گزرے ہیں۔ بابا علی محمد نے بتایا کہ لوگوں نے کہنا شروع کر دیا کہ وہ تو اب ڈوب کر مر چکا ہوگا اور لاش نہ جانے مٹھن کوٹ جا پہنچی ہو، ان لوگوں کے بار بار کہنے پر آپ نے جذبات میں آکر اپنے نانا جان حضور نبی کریم ﷺ کو یاد کیا اور عرض کی حضور لوگ کیا کہیں گے کہ میلاد شریف پڑھ کر آرہے تھے اور ایک آدمی ڈوب گیا، پھر حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کو یاد کیا اور پولیس والے کو مخاطب کر کے فرمایا کہ بتاؤ عبدالغنی اکیلا آئے یا گھوڑے تانگے سمیت زندہ باہر آجائے۔ پولیس والا کہنے لگا کمال تو یہی کہ گھوڑے سمیت زندہ باہر آئے۔ پھر پیر سید بادشاہ نے ہاتھ اٹھا کر دعا کی، یا اللہ! تیرے محبوب ﷺ کا میلاد پڑھ کر آرہے تھے تو ہماری دعا قبول کر اور عبدالغنی بمعہ تانگہ گھوڑا صحیح سلامت باہر نکال دے۔ ابھی دعا پوری بھی نہ ہوئی تھی کہ عبدالغنی ہاتھوں

میں گھوڑے کی لگام تھامے جس طرف پیر سید بادشاہ کھڑے تھے باہر آنکلا۔ یہ زندہ کرامت دیکھ کر اُس علاقے کے لوگ بہت متاثر ہوئے۔ ﴿ذکر جمال شاہ: ۵۶﴾

۔۔۔ ﴿صَلَّى اللّٰهُ عَلٰی حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَسَلَّمَ﴾ ۔۔۔

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ طریقت جناب سید احمد صاحب جو مولوی اسماعیل صاحب دہلوی کے مرشد و رہنما تھے۔ سید احمد صاحب کے ایک مرید خاص مولوی سید محمد علی صاحب نے آپ کے حالات پر مشتمل فارسی زبان میں ایک کتاب بنام ”مخزن احمدی“ لکھی جس کو نواب محمد علی خاں صاحب والی ٹونک نے مطبع مفید عام آگرہ سے ۱۲۹۹ھ (۱۸۸۱ء) میں طبع کرایا۔ اُس کے صفحہ ۸۰ پر سید احمد صاحب کے سفر عرب کے سلسلہ میں یوں لکھا ہے

مقدار مدت ہججوں فصل بہار در گلزار کلکتہ ابواب ہدایت مفتوح داشتہ بعزم سفر یزدہ جہاز بطریق کرایہ مقرر فرمودہ دو ازودہ ہزار روپیہ نول الی مقرر کردہ و مراکب را بر اہل قافلہ تقسیم فرمودہ و بر ہر مرکب شخصے را امیر ساختہ و برائے زاد راہ ایں سفر وسیلۃ الظفر بہ قیامت دو ازودہ ہزار روپیہ خلجات از قسم گندم و برنج و غیرہ خرید فرمودہ و بر ہر جہاز تقسیم نمودہ و فرستادند جہاز موسوم بدر بقے کہ ناخائش سید عبدالرحمن حضر موتی بود و معلم آں داؤد ساکن بندر سورت برائے مسکن خود مقرر ساختند و باانات و ذکور ذوالقربی خویش کہ باطفال و جواری قریب بہ چہل کس میرسند بر جہاز مذکور جا گرفتند و باقی اہل قافلہ بر مراکب خود بانیز بنشستند و مدت وہ شبانہ روز مراکب را در گنگا ساگر جریاں نمودہ روز سیوم مقدار یکپاس روز برآمدہ و در بحر زار در معبرے کہ مشہور بگیلا کا چھی است داخل گردیدند۔

ترجمہ:- موسم بہار کی مدت کے اندازے پر محیط اس کے ابواب ہدایت کلمات میں اٹل رہے۔ اور سفر کے ارادے سے گیارہ جہازوں کو بارہ ہزار روپے میں ملے کر لیا اور کشتیوں کو اہل قافلہ پر تقسیم کر دیا اور ہر کشتی میں ایک امیر کی تقرری فرمائی اور اس سفر مبارک کے زاد راہ کے لئے بارہ ہزار روپے کے غلہ جات یعنی گہوں اور چاول وغیرہ خرید کر ہر جہاز میں تقسیم کر دیے۔ جس جہاز کو حضرت نے اپنے لئے منتخب کیا وہ بدر بقے کے نام سے موسوم تھا جس

کانا خدا عبدالرحمن حضور موتی اور جس کا معلم داؤد نامی شخص بندر سورت کا رہنے والا تھا۔ اور زن و مرد اطفال و جواری سمیت خویش و اقارب کی تعداد چالیس افراد پر مشتمل تھی۔ جہاز مذکورہ میں جا کر سوار ہو گئے۔ اور باقی دیگر اہل قافلہ نے اپنی اپنی کشتیوں میں جگہ لے لی اور قریباً دس دن تک یہ کشتیاں گنگا بھاگر میں چلتی رہیں۔ اور تیسویں روز دن کے آغاز کے ساتھ بحر زخار کی بندرگاہ مشہور بکیرا کا چھی میں داخل ہو گئے۔

اس کے بعد جہاز کا کالی کٹ اور ملیبار جانا اس کے بعد سنگل دیپ پھر وہاں سے لنکا (جس کو عرب قلعة العفاریت کہتے ہیں) پہنچنا لکھا، وہ چوں کہ ایک ہولناک مقام تھا تو صفحہ ۷۵ پر اس کو ان الفاظ میں لکھا ہے۔

و برہر کس از شما امروز وقت شب الہی و تسبیح و تہلیل نامناہی و استغفار ہر جمع جرائم و مناہی واجب متتم است چوں شب درآمد آں حضرت بعد از نماز عشاءین حزب البحر مذکور امشب سہ بار خواندند و می فرمودند کہ عفاریٹ و شیاطین اگر زہرہ تقابل بایں گروہ قلیل میدارند اینک گوئے و اینک میداں و در آں شب تاریک آں حضرت اکثر بیداری بودند و مانند پاسبانان دور دسیر گاہ بالا دگاہ زیر مرۃ بعد آخری و کرۃ بعد اولی در تمام جہاز می فرمودند تا آنکہ شب پیاپی رسید و صبح صادق بد مید و جہاز از مکان خوف و ہولناک بخیریت تمام بدرآمد و ہر گاہیکہ روز روشن شد ناخدائے چند طبق حلوائے از حجرۃ خویش بیروں آوردہ مجلس مولد شریف منعقد کردہ بعد از اختتام قصائد مولود یہ شیرینی تقسیم نمود انتہی بلفظہ۔

ترجمہ:- آپ میں سے ہر ایک پر رات کے وقت یاد الہی، تسبیح و تہلیل اور جملہ گناہ و مناہی سے استغفار واجب و ضروری ہے۔ جب رات کا اندھیرا چھا گیا تو حضرت عشاءین کے بعد اس شب سے متعلق حزب البحر کو تین بار پڑھ کر فرمانے لگے کہ اگر اس چھوٹے گروہ کا واسطہ شیاطین و جنات سے پڑ جائے تو اس مجرب وظیفہ کو پڑھ لیں۔ اور شب تاریک میں حضرت اکثر بیدار رہا کرتے تھے اور پاسبان کی طرح اوپر نیچے تمام جہاز کا چکر لگاتے تھے۔ یہاں تک کہ رات کا اندھیرا چھٹ گیا اور صبح نمودار ہو گئی اور اس طرح جہاز اس خوف و خطر والے مقام سے حیرت تمام کے ساتھ نکل آیا۔ اور جب دن کی روشنی پھیل گئی تو ناخدا نے

اپنے کمرے سے حلوہ کے چند طبق نکالے، مجلس مولود شریف منعقد کی اور قصائد مولود ختم کرنے کے بعد شیرینی تقسیم کر دی۔

دیکھئے! اس بیان سے صاف واضح ہو گیا کہ مولود شریف بڑی برکت کی چیز ہے جو ایسے خطرناک موقع پر پڑھا گیا کہ خود سید احمد صاحب بھی رات بھر تردد میں رہے تھے اور پھر خاص اس جہاز میں جس میں سید احمد صاحب اور ان کے کنبہ و متعلقین تھے، غیر کا اس میں کوئی دخل بھی نہ تھا یہ بافیض محفل مبارک منعقد ہوئی تھی۔ اور یہ جو اوپر مذکور ہوا کہ سید صاحب کے ۴۰ آدمی ایک جہاز میں سوار تھے تو اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ جہاز موجودہ دور کے اسٹیمرز کی طرح بڑے نہ تھے بلکہ وہ چھوٹی بادبانی کشتی تھی۔ الحاصل خاص سید صاحب کے جہاز میں مولود شریف اور قصائد کا پڑھا جانا اور ساتھ ہی شیرینی کا تقسیم ہونا بھی ثابت ہو گیا۔ وگھی بہ حجۃ (اور حجت قائم کرنے کے لئے اتنا کافی ہے)۔

❖ ❖ انوار ساطعہ ۲۸۶ ❖ ❖

۔ ❖ ❖ ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ ﷺ

شاہد لطیف شاہد ایندیشہ اشرف علی آف پیلاں فرماتے ہیں کہ یہ جو واقعہ میں آپ کو سنا رہا ہوں، ۱۶ اگست ۱۹۹۶ء کا ہے، ہمارا گھر ان دنوں شادی کی تقریب کی خوشیوں میں مصروف تھا، کیونکہ اس مہینے کی ۸ تاریخ کو میری شادی تھی۔ ۱۶ اگست والے دن میں اور میرا دوست جو میرے محلے میں رہتا ہے، ہم دونوں شادی کے کارڈ بانٹنے گئے۔ تقریباً ایک گھنٹہ تک ہم اس کام میں مصروف رہے جب اس کام سے فارغ ہوئے تو میرا دوست شیخ اشرف علی مجھ سے کہنے لگا، یار شاہد! آج گرہی بہت ہے، چلو دریا پر چلتے ہیں، موسم بھی بہت گرم تھا اور ۱۲ ربیع الاول شریف کا مبارک دن تھا۔ میں نے اس کی ہاں میں ہاں ملائی اور دریا کی طرف چلنے لگے۔ دریاے سندھ جو ہمارے شہر کی مغرب جانب بہتا ہے اور ہم دونوں دریا پر پہنچ گئے۔ اشرف نہانے لگا اور مجھے کہنے لگا، شاہد تم بھی آؤ، بڑا ٹھنڈا پانی ہے۔ یہ سن کر مجھے بھی جوش آیا اور پانی میں چھلانگ لگا دی۔ بہت اونچی چھلانگ لگانے سے میں کافی دور پانی میں جا گرا، پانی کا بہاؤ مجھے اور بھی دور لے گیا، میرے پاؤں کے نیچے سے

کتاب میلادِ مصطفیٰ ﷺ کی برکات

حضرت علامہ محمد علوی مالکی (مکہ مکرمہ) فرماتے ہیں کہ ”محافل میلاد کی مختلف صورتیں ہیں، لیکن ان سب میں جو بنیادی و مشترک پہلو ہے وہ یہ ہے خوشی منانا، خواہ یہ روزہ رکھنے کی صورت میں ہو یا کھانا کھلانے کی صورت میں؛ ذکر و فکر کی محافل ہو یا صلوٰۃ و سلام کی یا سیرت کا نفرنس، مختلف شعراء کا عمل بھی ملتا ہے کہ انہوں نے قصائد کے ذریعے آپ ﷺ کا قرب چاہا، آپ ﷺ نے اُن کے عمل کو پسند فرمایا اور انہیں انعامات سے نوازا۔ جب یہ حال اُس شخص کا ہے جو زبانی آپ کی مدح کرتا ہے تو وہ شخص سرکار کی بارگاہ سے کیا نہیں پائے گا جو آپ ﷺ کے شامل شریف کو کتاب کی صورت میں جمع کرتا ہے بلکہ اس عمل کو سرا انجام دیتے ہیں۔ جہاں ایک طرف سرکار کا قرب حاصل ہوتا ہے وہاں یہ عمل سرکار کی محبت و رضا کا بھی باعث بنتا ہے۔ ❖❖❖ ذخائر محمدیہ ﷺ ۳۱۰ ❖❖❖

- ❖ ❖ ❖ ﴿طَلَى اللّٰهُ عَلَىٰ حَبِيبِهِ مُحَمَّدٌ وَآلِهِ وَسَلَّمَ﴾ ❖ ❖ ❖ -

میلاد شریف منانے کا منفرد انداز

حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں ظاہری ضیافت سے عاجز ہوں اس لئے میں نے یہ چند اوراق لکھ دیئے ہیں تاکہ یہ حقیقی و معنوی نوری ضیافت ہو جائے جو ہمیشہ صفحاتِ دہر پر رہے اور کسی ماہ و سال سے منحصر نہ ہو۔ میں نے اس کا نام ”المورد والروی فی المولد النبوی صلی اللہ علیہ وسلم“ رکھا۔ ﴿المورد والروی فی المولد النبوی صلی اللہ علیہ وسلم﴾ ۱۹۰

[illegible]

میلا و شریف پر پہلی کتاب

مولود شریف پر سب سے پہلی کتاب سلطان مظف الدین کے زیر اثر حافظ ابوالخطاب



جنات کے ہاں محفل میلاد النبی ﷺ

ہمارے پیارے نبی محمد مصطفیٰ ﷺ صرف انسانوں ہی کے لئے نہیں بلکہ آپ ﷺ تمام کائنات کے نبی و رسول ہیں اسی لئے آپ ﷺ کی بارگاہ میں چرند پرند حیوانات جنات اور انسان اپنی اپنی آرزوئیں لے کر حاضر ہوتے رہے نباتات و جمادات آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں سلام عقیدت و محبت پیش کرتے رہتے۔ انسانوں کے ساتھ ساتھ جنات بھی آپ ﷺ کے اُمتی و غلام ہیں آپ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے رہے قرآن پاک پڑھتے رہے دین اسلام کی تعلیم حاصل کرتے رہے اپنی قوم میں جا کر دین اسلام کی تبلیغ کرتے رہے اور کر رہے ہیں اور آپ ﷺ کی آمد پاک کی خوشی میں محافل میلاد کا اہتمام بھی کرتے رہے اور کر رہے ہیں۔

۔۔۔ ﴿حَلِّمِ اللّٰهُ عَلٰی حَبِیْبِهِ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَسَلَّمَ﴾ ❖ ❖ ❖

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ آپ ﷺ ایک کھجور کے درخت کے نیچے تشریف فرما تھے کہ اچانک ایک بہت بڑے کالے سانپ نے آپ ﷺ کی طرف رخ کیا لوگوں نے اُسے مار ڈالنے کا ارادہ کیا، لیکن آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کو میرے پاس آنے دو جب یہ آپ ﷺ کے پاس پہنچا تو اپنا سر آپ ﷺ کے کانوں کے پاس کر دیا پھر آپ ﷺ نے اُس سانپ کے منہ کے قریب اپنا منہ کر کے چپکے چپکے کچھ ارشاد فرمایا اُس کے بعد اُسی جگہ کیبا کی وہ سانپ اس طرح غائب ہو گیا کہ گویا زمین اُس کو نگل گئی۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے سانپ کو اپنے کانوں تک پہنچنے دیا یہ منظر دیکھ کر ہم لوگ ڈر گئے کہ کہیں یہ سانپ آپ ﷺ کو کاٹ نہ لے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ سانپ نہیں تھا بلکہ جنوں کی جماعت کا بھیجا ہوا ایک جن تھا فلاں سورت میں سے کچھ

آیتیں یہ بھول گیا، اُن آیتوں کو دریافت کرنے کے لئے جنوں نے اس کو میرے پاس بھیجا تھا، میں نے اس کو وہ آیتیں بتا دیں اور وہ اُن کو یاد کرتا ہوا چلا گیا۔ ﴿الخصائص الکبریٰ: ۵۸/۲﴾
- ❖ ❖ ❖ ﴿صَلَّى اللّٰهُ عَلٰی حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَسَلَّمَ﴾ ❖ ❖ ❖ -

حضرت سواد بن قارب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک جن میرا تابع ہو گیا تھا، وہ آئندہ کی خبریں مجھے دیا کرتا تھا اور میں لوگوں کو وہ خبریں بتا کر نذرانے وصول کیا کرتا تھا۔ ایک بار اُس جن نے مجھے آکر جگایا اور کہا کہ اُٹھو اور ہوش میں آؤ، اگر تجھ میں کچھ شعور ہے تو چل اور بنی ہاشم کے سردار کے دربار میں حاضر ہو کر اُن کا دیدار کر، جولوی بن غالب کی اولاد میں پیغمبر ہو کر تشریف لائے ہیں۔ حضرت سواد بن قارب کہتے ہیں کہ مسلسل تین راتیں ایسی گزریں کہ میرا یہ جن مجھے نیند سے جگا جگا کر برابر یہی کہتا رہا، یہاں تک کہ میرے بول میں اسلام کی اُلفت و محبت پیدا ہو گئی اور میں اپنے گھر سے روانہ ہو کر مکہ مکرمہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھ کر ”خوش آمدید“ کہا اور فرمایا کہ میں جانتا ہوں کہ کس سبب سے تم یہاں آئے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے آپ کی مدح میں ایک قصیدہ کہا ہے، پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُس کو سن لیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پڑھو۔ چنانچہ میں نے اپنا قصیدہ بائیں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں نظم کیا تھا، پڑھ کر رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنایا، اُس قصیدہ کا آخری شعر یہ ہے کہ

وَكُنْ لِّيْ شَفِيعًا يَوْمَ لَا ذُوْ شَفَاعَةٍ

سِوَاكَ بِمُغْنٍ عَنْ سِوَادِ بْنِ قَارِبٍ

یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُس دن میرے شفیع بن جائیے جس دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا، سواد بن قارب کی نہ کوئی شفاعت کرنے والا ہوگا، نہ کوئی نفع پہنچانے والا ہوگا۔

﴿دلائل النبوة للہیثمی، باب جماع ابواب المبعث: ۲۵۰/۲﴾

- ❖ ❖ ❖ ﴿صَلَّى اللّٰهُ عَلٰی حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَسَلَّمَ﴾ ❖ ❖ ❖ -

حضرت علامہ مولانا حاجی محمد حسین رضوی مجددی المعروف حاجی صاحب خطیب جامع مسجد نور (بازار والی) مرالی والا فرماتے ہیں کہ.....

قبلہء عالم... سراج العارفین... شہبازِ طریقت... سعید الاولیاء... شارح مکتوباتِ امام ربانی... حضرت علامہ ابوالبلیان پیر محمد سعید احمد مجددی قدس سرہ العزیز کے پاس ایک لڑکا حافظ منظور احمد قرآن پاک حفظ کرتا تھا، کسی اور کو تو نہ پتہ چلا لیکن آپ رحمہ اللہ جانتے تھے کہ یہ جنات میں سے ہے، جب اُس نے قرآن پاک حفظ کر لیا تو اُس نے اپنے ہاں محفل میلاد کا اہتمام کیا اور قبلہ حضرت صاحب رحمہ اللہ کو شرکت کی خصوصی دعوت دی، تاریخ مقرر ہو گئی۔ آپ رحمہ اللہ نے مجھے فرمایا: فلاں دن آ جانا، ایک جگہ محفل میلاد میں شرکت کرنی ہے۔ میں مقررہ تاریخ کو آپ رحمہ اللہ کے پاس جامع مسجد نقشبندیہ گوجرانوالہ حاضر ہو گیا۔ نمازِ عشاء کے بعد آپ رحمہ اللہ کے حکم کا انتظار شروع ہو گیا کہ کب آپ ارشاد فرمائیں تو محفل میں حاضری کے لئے چلیں، یہ بھی نہیں پتہ تھا کہ کس مقام پر جانا ہے۔ وقت گزرتا گیا، دس بج گئے، گیارہ بج گئے، حتیٰ کہ بارہ بج گئے۔ میں سوچ میں پڑھ گیا کہ رات تو کافی گزرتی جا رہی ہے، محفل میں کس وقت جانا ہے۔ میں ابھی اسی سوچ میں گم تھا کہ اچانک آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: اٹھو! چلیں۔

جب دروازے سے باہر نکلے تو بڑی بڑی تین کاریں اعلیٰ قسم کی انتہائی خوبصورت باہر کھڑی تھیں، ایک کار میں ڈرائیور کے ساتھ قبلہ حضرت رحمہ اللہ اور پیچھے میں بیٹھ گیا، دوسری میں حافظ منظور احمد اور اُس کے ساتھی اور تیسری میں کچھ اور آدمی بیٹھ گئے۔ اب سفر شروع ہو گیا۔ ہم جلد ہی ایک وسیع و عریض میدان میں پہنچ گئے، جہاں بہت وسیع پیمانے پر محفل میلاد کا اہتمام تھا، تاحدنگاہ تک لائنوں کا انتظام اور بہت زیادہ مخلوق اکٹھی تھی، بہت اونچا سٹیج بنایا گیا تھا، جس کے اوپر ایک بہت بڑی اور خوبصورت کرسی رکھی گئی تھی، اُس کے آس پاس اور بھی کافی کرسیاں تھیں۔ جب ہم وہاں پہنچے تو تمام اٹھ کر کھڑے ہو گئے، ساری محفل نعرہ بٹائیہ و رسالت سے گونج اٹھی پھر قبلہ حضرت صاحب کے نعرے اگانے لگے، انہوں نے بہت اچھے طریقے سے استقبال کیا، نعروں کی گونج میں ہی ہم سٹیج تک پہنچے۔ وہ جو بڑی کرسی تھی اُس پر قبلہ حضرت صاحب کو بڑی عزت و احترام سے بٹھایا گیا اور میں آپ رحمہ اللہ کے بالکل پیچھے والی کرسی پر بیٹھ گیا۔ محفل کا آغاز تلاوتِ قرآن پاک سے کیا گیا۔ تلاوتِ قرآن

پاک خود حافظ منظور نے کی۔ اُس کے بعد قبلہ حضرت صاحب رحمہ اللہ کو دعوتِ سخن دی گئی۔ آپ رحمہ اللہ نے مسنون خطبے کے بعد قرآنِ پاک کی آیت مقدسہ ”هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ“ کو تلاوت فرمایا، پھر حضور نبی کریم سرور کائنات نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف اس انداز سے بیان فرمائی کہ سارا مجمع عیش عیش کراٹھا، ہر طرف خوشی کی ایک لہر دوڑ گئی، نعرہ ہائے تکبیر و رسالت سے فضاء گونجنے لگی اور حافظ منظور احمد خوشی سے ناچنے لگا۔ ایک بزرگ اپنی آنکھوں کے بر وقتے اٹھا کر کہنے لگا یہ باتیں تو میں نے شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ سے بھی سنی تھیں، ایک اور بولا ایسی باتیں تو میں نے حضور غوثِ پاک رحمہ اللہ سے بھی سنی تھیں۔ جب پروگرام مکمل ہو گیا تو وہ ہمیں ایک ایسے کمرے میں لے گئے جو سونے چاندی کی اینٹوں سے بھرا ہوا تھا۔ اُن میں سے ایک بزرگ کہنے لگے یہ آپ کے لئے ہیں، جتنا سونا چاندی چاہیں یہاں سے اٹھا لو۔ قبلہ حضرت صاحب رحمہ اللہ نے ایک نظر دیکھنے کے بعد فرمایا: ہمیں آپسے مال کی کوئی ضرورت نہیں، اسے تم اپنے پاس ہی رکھو، جب اُنہوں نے زیادہ ہی اصرار کیا تو آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ ہم پر حرام ہے، ہم نہیں لیں گے۔ اُس کے بعد وہ ہمیں اُسی اہتمام کے ساتھ کاروں میں بٹھا کر واپس چھوڑ گئے۔ میرے عرض کرنے پر آپ رحمہ اللہ نے ساری حقیقت بیان فرمادی کہ یہ جوڑ کا حافظ منظور احمد ہے، اس کا تعلق جنات سے ہے اور اب جب اس نے قرآنِ پاک حفظ فرمالیا تو اپنے ہاں محفل میلاد کا انعقاد کیا، جس میں ہم حاضر ہوئے۔ میں نے عرض کی؟ حضور وہ سونا اگر آپ نے نہیں لینا تھا تو مجھے تو کچھ لے لینے دیتے۔ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: رضوی صاحب! اللہ تعالیٰ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا صدقہ آپ کو بہت دے گا۔ آپ رحمہ اللہ کی دعا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا صدقہ اللہ تعالیٰ میری ضروریات کو پورا فرما رہا ہے۔ اُس کے بعد آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: میری زندگی میں تم نے یہ واقعہ کسی کو نہیں بتانا، اگر بتایا تو گونگے ہو جاؤ گے۔ میرے بڑے بڑے قریبی ساتھی مجھ سے پوچھتے رہے کہ تم آدھی رات کے وقت قبلہ حضرت صاحب رحمہ اللہ کے ساتھ کہاں گئے تھے۔ لیکن میں نے آپ رحمہ اللہ کے فرمان پر عمل کیا اور کسی کو نہیں بتایا۔ اب آپ رحمہ اللہ چونکہ وصال فرما گئے، اس دُنیا سے پردہ فرمالیا، وعدہ پورا

ہو گیا، اس لئے بتا رہا ہوں۔

جب آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس جہانِ فانی سے کوچ فرمایا تو وہ حافظ منظور احمد پھر بھی آپ کے آستانہء عالیہ پر حاضری کی سعادت حاصل کرتا رہا۔ آپ کے دوسرے سالانہ عرس پاک (۲۰۰۴ء) کے موقع پر رات کے آخری حصے میں وہ باقاعدہ جلوس کی شکل میں چادریں لے کر حاضر ہو گیا۔ حافظ منظور احمد آگے آگے تھا، میں نے اُسے پہچان لیا اور صاحبزادہ والا شان حضرت علامہ پیر محمد رفیق احمد مجددی صاحب سجادہ نشین درگاہ حضرت ابوالبلیان سے عرض کیا: حضور! وہ دیکھو حافظ منظور احمد اپنی جماعت سمیت چادریں چڑھانے کے لئے آگیا۔ آپ نے اُدھر توجہ فرمائی تو سارا نظام یک دم رُک گیا، خصوصاً کیمرے کا نظام تو بالکل جام ہو گیا۔ ایک دو قریب بیٹھے ساتھیوں نے جب سنا وہ تو اٹھ کر دربار شریف کی طرف بڑھے تو اُن کے پہنچنے سے پہلے پہلے وہ حاضری دے کر جا چکے تھے۔

نوٹ :- یہ واقعہ سننے کے لئے عاجز راقم الحروف ۱۹ دسمبر ۲۰۱۰ء بروز ہفتہ کو اپنے انتہائی مخلص بھائی قاضی غلام مصطفیٰ کے ہمراہ مرالی والا پہنچا اور اپنے نہایت ہی مخلص ساتھی باؤ محمد اسحاق کی وساطت سے علامہ رضوی صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ بڑی محبت سے پیش آئے اور کمال شفقت فرماتے ہوئے پورا واقعہ سنایا بلکہ مزید آپ سے قبلہ حضرت صاحب رحمۃ اللہ کی زندگی کے ایمان افروز واقعات سننے کا موقع ملا۔ جب اجازت لے کر واپس ہوئے تو باؤ محمد اسحاق نے بڑے خلوص سے ہماری ضیافت فرمائی۔

[illegible]

پیر طریقت حضرت علامہ الحاج پیر ابوالنصر منظور احمد شاہ صاحب رقمطراز ہیں۔
 ۱۹۸۳ء کی بات ہے، میں اُن دنوں اپنی کتاب مدینۃ الرسول ﷺ لکھنے میں مصروف
 تھا۔ دِن کے وقت میرے حجرہ میں دو صوفی آدمی آئے اور درخواست کی کہ فلاں تاریخ کو
 آپ ہمارے ہاں محفل میلاد النبی ﷺ میں شامل ہوں۔ ہمارے سب ساتھیوں نے فیصلہ
 کیا ہے کہ اس سال آپ کو بلایا جائے۔ ہم ہر سال ایک عظیم اجتماع کیا کرتے ہیں۔ میں
 انکار نہ کر سکا۔ پوچھا کہاں؟ تو بتایا بہاول نگر میں۔ میں نے کہا: آپ آئیں اور لے جائیں

۔ چنانچہ مقررہ تاریخ پر وہی ساتھی آئے اور لے گئے۔ بہاول نگر سے کچھ دور باہر چلے گئے۔ وہاں پر بہت بڑا اجتماع تھا۔ جب میں وہاں پہنچا تو حسب رواج لوگوں نے استقبال کیا۔ نعرہ بازی کی میں نے تقریر شروع کی تو ایک آدمی نے کھڑے ہو کر کہا ہمیں پتا چلا ہے کہ آپ مدینۃ الرسول ﷺ کے نام سے کتاب لکھ رہے ہیں آپ ہمیں کوئی مدینہ منورہ کی بات سنائیں۔ میرے لیے مضمون زیادہ آسان ہو گیا کہ موادِ ذہن میں موجود تھا۔ اختتامِ جلسہ یہ لوگ مجھے ایک بہت بڑے کتب خانے میں لے گئے جہاں کتابیں دیکھ کر میں بہت حیران ہوا میں نے جس کتاب کو اٹھایا وہی ”وفاء الوفا“ تھی۔ یہ کتاب تاریخ و فضائل مدینہ منورہ پر علامہ نور الدین سمہودی رحمہ اللہ نے لکھی۔ میں نے لائبریرین سے پوچھا: ایک ہی کتاب اتنی تعداد میں کیوں ہے؟ اُس نے کہا: ہمیں پتا چلا کہ آپ کو اس کتاب سے پیار ہے اور آپ اپنی کتاب مدینۃ الرسول ﷺ میں زیادہ سے زیادہ اس کے حوالے لکھ رہے ہیں۔ مجھے اس بات پر حیرت ہوئی۔ اُس کے بعد دسترخوان بچھایا گیا جس پر سینکڑوں افراد نے پر تکلف کھانا کھایا۔ فراغت کے بعد میں نے کہا: اب مجھے واپس پہنچائیں۔ اُس عظیم اجتماع کے دائیں بائیں مجھے کوئی مکان دکھائی نہ دیا تو تعجب سا ہوا۔ میں نے پوچھا: یہاں پر آبادی معلوم نہیں ہوتی یہ لوگ کہاں سے آئے ہیں؟ تو انہوں نے میرے سوال کو ٹال دیا۔ میں نے کچھ دیر بعد پھر وہی سوال کیا۔ پھر ٹال دیا۔ میں نے پھر فوراً جلدی سے پوچھا تو کہا معاف کرنا ہم آپ کو بتانا نہیں چاہتے تھے آپ کے اصرار پر بتا رہے ہیں کہ ہم جن ہیں۔ بس اُن کا یہ کہنا تھا کہ میں گھبرا گیا کہاں پھنس گیا۔ میں نے کہا: اچھا صاحب مجھے جلدی سے پہنچائیں۔ وہی گاڑی وہی ڈرائیور وہی دونوں صوفی میرے ساتھ گاڑی میں بیٹھنے لگے تو میں نے کہا: آپ ساتھ نہ جائیں ڈرائیور مجھے چھوڑ آئے گا۔ وہ ہنسنے اور کہا: شاہ جی وہ ڈرائیور بھی تو ہمارا ہی ہے۔ عین اُسی لمحہ ہم جامعہ فریدیہ میں تھے۔ مجھے کمرہ میں بٹھا کر السلام علیکم کہہ کر اور تکلیف کی معذرت کہہ کر واپس ہو گئے۔ دیر تک تو واقعہ میں نے چھپایا مگر اب جلوہ جاناں میں لکھ دیا۔ ﴿جلوہ جاناں ﷺ حصہ اول: ۶۶۳﴾ ❖



محفل میلاد سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشی

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اپنے والد گرامی حضرت شاہ عبدالرحیم رحمہ اللہ کے معمول کے بارے میں ”فیوض الحرمین“ اور ”تفسیحات البیہ“ کے علاوہ ”الدر الثمین فی مبشرات النبی الامین“ میں فرماتے ہیں کہ.....

سَيِّدِي وَالِدِي (شاه عبدالرحيم رحمہ اللہ) قَالَ كُنْتُ اصْنَعُ فِي اَيَّامِ الْمَوْلِدِ طَعَامًا صَلَةً بِالنَّبِيِّ ﷺ فَلَمْ يَفْتَحْ لِي فِي سَنَةٍ مِنَ السِّنِينَ شَيْءٌ اصْنَعُ بِهِ طَعَامًا فَلَمْ اَجِدْ اِلَّا حِمِصًا مَقْلِيًّا فَقَسَمْتُهُ بَيْنَ النَّاسِ فَرَأَيْتُهُ ﷺ وَبَيْنَ يَدَيْهِ هَذَا الْحِمِصَ -

مفہوم:- میرے والد محترم (شاہ عبدالرحیم رحمہ اللہ) ہم سال میلاد کی خوشیاں بڑھ چڑھ کر دھوم دھام سے منایا کرتے تھے اور جو کچھ اسباب خورد و نوش کی صورت میں میسر ہوتا وہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر بے دریغ خرچ کر دیتے تھے ایک سال معاشی پریشانی اور تنگ دستی کی وجہ سے ان کے پاس کچھ نہیں تھا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد مبارک کے موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کر سکتے جب کوئی چیز میسر نہ آئی تو کہیں سے بٹے ہوئے اپنے ملے آپ رحمہ اللہ نے وہی چنے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد شریف کی خوشی میں صدقہ کر دیئے لیکن دل گرفتہ تھے کہ اس سال خوشی دھوم دھام سے نہ منا سکے اسی حالت میں رات سوئے تو خواب میں محبوب کبریا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ یہ دیکھتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دربار لگا ہوا ہے ماحول سجا ہوا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم بہت مسرور و حاضی دے رہے ہیں۔ وہی چنے جو صدقہ کئے گئے تھے آقا نے وہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سامنے رکھے ہوئے ہیں انہیں دیکھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہو رہے ہیں۔

ۛ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۹۴۴ھ ۱۵ اکتوبر ۱۹۲۲ء ۛ

اس سے صاف ظاہر ہے کہ شاہ ولی اللہ اور آپ کے والد بزرگوار پابندی کے ساتھ میلاد مبارک، کے دن خوشی کا کھانا اور شیرینی تقسیم کیا کرتے تھے اور یہی حضرت شاہ عبد العزیز اور آپ کے شاگردوں کا طریقہ رہا۔ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔

﴿الْقَوْلُ الْحَسْبِي فِي ذِكْرِ آثارِ الولي: ۶۹﴾

۔۔۔ ﴿حَلَّى اللّٰهُ عَلَى حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَسَلَّمَ﴾ ❖ ❖ ❖

علامہ ابن ظفر فرماتے ہیں: میں نے شیخ ابو عبد اللہ بن ابو محمد النعمان سے سنا ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے شیخ ابو موسیٰ الزرہونی کو فرماتے سنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا میں نے آپ ﷺ کی بارگاہ میں وہ تمام باتیں عرض کر دیں جو فقہائے کرام میلاد النبی ﷺ کے سلسلے میں ضیافت و دعوت کے متعلق بیان کرتے ہیں تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”جو ہم سے خوش ہوا، ہم اُس سے خوش ہوں گے۔“

﴿سبل الہدیٰ والرشاد عربی: ۳۶۳/۱ ❖ تذکرۃ الواعظین: ۳۲۰ ❖﴾

۔۔۔ ﴿حَلَّى اللّٰهُ عَلَى حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَسَلَّمَ﴾ ❖ ❖ ❖

کتاب ”فتح اللہ فی مولود رسول اللہ ﷺ“ صفحہ ۱۵۹ مطبوعہ مصر میں ہے کہ بعض مشائخ نے حضور ﷺ کو خواب میں دیکھا اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! یہ جو آپ ﷺ کے میلاد پاک کی خوشی میں روپیہ خرچ کیا جاتا ہے یہ آپ ﷺ کے نزدیک کیسا ہے؟ تو حضور پر نور ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”مَنْ فَرَحَ بِنَسَافَرٍ حُنَابِهِ“ جو شخص ہمارے ذکر سے فرحت حاصل کرتا ہے، ہم اُس سے خوش ہوتے ہیں۔ ﴿گلدستہ مؤذت: ۸۴ ❖﴾

۔۔۔ ﴿حَلَّى اللّٰهُ عَلَى حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَسَلَّمَ﴾ ❖ ❖ ❖

”سیرت نبویہ“ اور ”شامل محمدیہ ﷺ“ کے مولف ”علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ“ نے ذکر کیا ہے اور اُن سے سیدی حمدون ابن الحاج رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی منظوم شرح ”عقود الفاتحہ“ میں نقل کیا ہے۔ ایک بزرگ (شیخ طریقت) نے حضور اکرم ﷺ کو خواب میں دیکھا۔ وہ کہتے ہیں! میں نے حضور ﷺ کی خدمت میں فقہاء کے وہ اقوال عرض کیے جو وہ میلاد شریف کے موقع پر محبت کے غلبے میں کیے جانے والے امور کے بارے میں کہتے ہیں تو حضور ﷺ نے انہیں

نے فرمایا: ”مَنْ فَرَحَ بِنَا فَرَحْنَا بِهِ“ جو جو ہماری خوشی میں شامل ہوتا ہے، ہم اُس سے خوش ہوتے ہیں۔ ﴿الْيُمْنُ وَالْأَسْعَادَ بِمَوْلِدِ خَيْرِ الْعِبَادِ: ۵۰﴾ مترجمہ صالحی نے اپنے سیرت نبوی پر عظیم الشان دیوان ”سبل الہدی والرشاد فی ہدی خیر العباد“ میں اپنے زمانے کے ایک بزرگ کا یہ واقعہ ذکر کیا ہے کہ! وہ خواب میں نبی کریم ﷺ کے دیدار سے مشرف ہوئے تو جناب اقدس میں شکایت پیش کی کہ بعض اپنے آپ کو عالم کہنے والے میلاد شریف کی محفل کو بدعت کہتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا! جو ہماری خوشیاں مناتے ہیں ہم اُن سے خوش ہوتے ہیں۔ ﴿ما ہنامہ مصلح الدین“ عید میلاد النبی“ ۵۰:۱ اپریل ۲۰۰۷ء﴾

۔۔ ❖ ❖ ❖ ﴿صَلَّى اللّٰهُ عَلٰی حَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ﴾ ❖ ❖ ❖ ۔

جے توں چاہنا ایس مشکلاں حل ہوون، میلاد النبی ﷺ دی خوشی منا کے دیکھ
سُن کے نام نبی پاک دا، ورد لباب تے پار سجا کے دیکھ
پھر اوہدی رحمت دا انت دیکھیں میریاں گلاں تے عمل کما کے دیکھ
رب رسول دی مستانیاں خوشی چاہنا ایس کسے یتیم دا بھارا اٹھا کے دیکھ
۔۔ ❖ ❖ ❖ ﴿فیضان انیس: ۱۳۴﴾ ❖ ❖ ❖ ۔



محفل میلاد میں حضور ﷺ کی جلوہ گری

حافظ جیو صاحب نے تحریر فرمایا کہ ایک بار بارہویں ربیع الاول کی رات بطریق الہام خواب میں یہ معلوم ہوا کہ آج رات شب قدر ہے۔ پس میں جاگ پڑا اور اسی وقت وضو کر کے نماز شروع کی، جتنی مقدار مقدور بھرتھی پڑھی، پھر سو گیا، کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت مرشد و مولائی مد اللہ ظہم العالی کی مالقاہ کے صحن میں آنحضرت ﷺ کی روح شریفہ حاضر ہے اور یہ فقیر اور حضرت ولی نعمت دامت برکاتہم کے بعض اصحاب یعنی خواجہ محمد امین وغیرہ آنحضرت ﷺ کے مقابل (مودب) بطور حلقہ کھڑے ہیں اور ہر ایک کے سینہ سے نورانی شعاعوں کے خطوط آنحضرت ﷺ کے نور شریف کے نور سے متصل ہو گئے ہیں، بلکہ باہم مل گئے۔ اُن کی جانب سے ایمان و اخلاص اور محبت کا تشع ہے اور آنحضرت ﷺ کی جانب سے عنایت و شفقت اور آنجناب ﷺ سے ایک شعاع جو اُن کی طرف فائض ہے، اسی مقدار میں ہے جو نور اُن کی طرف فائض ہے وہ بہت بڑا ہے، ایسا ہے کہ اُن کا مکمل طور پر احاطہ کر لیا ہے اور گویا آنحضرت ﷺ اس کلام کے القاء سے متکلم ہو رہے ہیں کہ میں تم کو دوست رکھتا ہوں اور تم سے راضی و خوش ہوں۔ اگرچہ خطاب عام تھا لیکن ایسا معلوم ہوتا تھا کہ دراصل اس سے مراد خواجہ مذکور ہی ہیں اور دوسرے ان کی طفیلی نہیں۔ پس آنحضرت ﷺ کی پوری توجہ و التفات اور اُن کی عظمت و رعب مجھ میں سرایت کر گئی اور اُس وقت اُن کے بارہ میں ایسی قبولیت مشاہدہ ہوئی کہ کوئی دوسرا اس خصوصیت کا نظر نہ آیا۔ اس سبب سے بیدار ہونے پر (اس) محبت میں مزید اضافہ ہو گیا۔ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا زِيَادَةَ مَحَبَّةٍ فِي اللّٰهِ۔

﴿ اَلْقَوْلُ الْحَسَنُ فِي ذِكْرِ آثَارِ الْوَلِيِّ ۚ ۲۰۳ ۝ ﴾

۔۔۔ ﴿ سَلِّ عَلَىٰ خَلِيَّتِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلِّ ۝ ۲۰۴ ۝ ﴾

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امین نقشبندی حفظہ اللہ تعالیٰ (فیصل آباد) اپنی تصنیف

لطیف ”میلاد شریف کے تاریخی واقعات“ میں رقمطراز ہیں کہ
عبدالحمید صدیقی ایڈوکیٹ ہائی کورٹ لاہور نے اپنی تصنیف ”سیرت النبی ﷺ بعد
از وصال“ میں لکھا ہے جو مندرجہ ذیل ہے۔

مشرقی پنجاب (بھارت) کے ضلع جالندھر کی تحصیل نکودر میں ایک بہت پرانا قصبہ مہد
پور ہے جہاں حضرت حسن رسول نماد ہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد میں سے ایک خاندان آباد تھا، اُس
گھرانے کے ایک بزرگ حکیم فضل محمد جالندھری تھے جن کا ۹۵ برس کی عمر میں ۱۹۴۹ء
میں انتقال ہوا، پیشہ کے اعتبار سے حکیم تھے وہ بھی شاہی حکیم اور با فراغت زندگی گزارتے
تھے۔ حکیم اجمل خاں کے ہم درس تھے دینی تعلیم دارالعلوم دیوبند میں حاصل کی، اس شہرہ
آفاق درس گاہ کے اولین تلامذہ میں سے تھے۔ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کے ہم سبق
تھے اور حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی کے شاگرد رشید تھے لیکن مسلک دیوبندی نہ تھے۔
آپ ﷺ کا نام نامی اسم گرامی سنتے ہی رقت طاری ہو جاتی تھی اور زار و قطار رونے لگ
جاتے تھے۔ تقریباً ۶۵ برس کی عمر میں فاج کا حملہ ہوا اور اطباء زندگی سے مایوس ہو کئے غشی
کی کیفیت طاری تھی اور تیمارداروں کو یقین ہو گیا تھا کہ آپ کے چلاؤ کا وقت قریب آن
پہنچا ہے کہ اچانک رات کے تیسرے پہر بے ہوش وجود میں حرکت پیدا ہوئی اور اسی عالم
میں آپ چلائے یا حضرت ﷺ! یہ میرا پاؤں ہے۔ آپ کے اعزہ و لواحقین جو آپ کے گرد جمع
تھے اس جملہ پر حیرت زدہ تھے کہ حکیم صاحب نے اپنی مفلوج ٹانگ کو بڑی تیزی سے سمیٹا
اور فوراً یوں ہی بھلے چنگے ہو کر اٹھ بیٹھے جیسے کبھی بیمار ہی نہ تھے اور بتایا کہ ابھی خواب
میں رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تھے۔ آپ ﷺ نے دست مبارک میرے جسم پر پھیرا اور
جب آپ ﷺ کا دست مبارک میرے پاؤں کے قریب پہنچا تو میں نے فرط ادب سے
پاؤں سکیڑ لیا، چنانچہ اس مرض سے شفاء مل گئی لیکن پاؤں میں خفیف سائلنگ باقی عمر موجود رہا
اور حکیم صاحب اس واقعہ کے تقریباً تیس سال بعد تک تندرستی کے ساتھ زندہ سلامت رہے
فارسی کے ایک مشہور شاعر مولانا گرامی نے حکیم صاحب کی شان میں فرمایا تھا
زمہد تاجد عشق رسول کریم..... حکیم فضل محمد حکیم ابن حکیم

اور یہ شعر بھی گرامی صاحب کا ہے جو حکیم فضل محمد صاحب کی جلالت شان کو خراج عقیدت و تحسین ہے

خواہی اگر نجات بیا برد رسول..... فضل خدا بہ فضل محمد شود حصول

✽ سیرت النبی بعد از وصال: ۲۲۷/ از محمد عبد المجید صدیقی ایڈوکیٹ ہائی کورٹ لاہور ✽
یہ جو صدیقی صاحب ایڈوکیٹ مصنف ”سیرت النبی ﷺ بعد از وصال“ نے لکھا ہے کہ حضرت حکیم فضل محمد صاحب جالندھری پڑھے ہوئے دارالعلوم دیوبند کے تھے مگر وہ مسلک دیوبندی نہ تھے بلکہ اُن کا مشرب عشق رسول ﷺ تھا حبیب خدا ﷺ کا نام نامی سنتے ہی اُن پر رقت طاری ہو جایا کرتی تھی اس راز سے کہ وہ دیوبند کا مسلک چھوڑ کر سچے عاشق رسول ﷺ بن گئے تھے اُن کے ایک مرید بابا ابراہیم صاحب جالندھری نے پردہ اٹھایا ہے۔

جب ہندوستان کی تقسیم ہوئی تو بابا ابراہیم صاحب جالندھر سے ہجرت کر کے پاکستان کے شہر لائلپور (فیصل آباد) میں آکر مقیم ہو گئے تھے۔ اُن کی رہائش گاہ جامعہ رضویہ مظہر اسلام کے قریب تھی۔ بڑی محبت والے تھے جامعہ رضویہ کے دارالافتاء میں فقیر کے پاس آکر بیٹھ جاتے اور بڑی محبت بھری باتیں سنایا کرتے تھے۔ بابا ابراہیم صاحب جالندھری رحمہ اللہ بھی فاضل دارالعلوم دیوبند تھے۔

ایک مرتبہ بابا ابراہیم فرمانے لگے کہ حکیم فضل محمد صاحب رحمہ اللہ دینی علوم سے فارغ ہونے کے بعد جالندھر میں مطب بنا لیا تھا اور جب سلطان الہند خواجہ غریب نواز کا عرس مبارک قریب آتا، عقیدت مند لوگ حاضری کی تیاری کرتے اور حکیم صاحب سے کہتے ’حکیم صاحب اجمیر شریف چلیں تو حکیم صاحب فرماتے ’وہاں کیا رکھا ہے وہاں شرک ہوتا‘ بدعتیں ہوتی ہیں ان پیروں نے دوکانداری بنا رکھی ہے لیکن ایک سال احباب کے کہنے پر تیار ہو ہی گئے اور احباب کے ساتھ اجمیر شریف کے سفر پر روانہ ہوئے گھر سے چلے تو وہی تھے ریل گاڑی پر سوار ہوئے تو وہی تھے اجمیر شریف پہنچے تو وہ ہی تھے آدھی رات ہوئی تو خواجہ غریب نواز کی برکت سے اُن کا کانا ہی بدل گیا اُٹھے تو کچھ اور تھے واپس آئے کسی

اللہ والے کے مرید ہوئے، پھر ایک وقت وہ بھی آیا کہ خود پیر بنے، اُن کے ہزاروں تعداد میں مرید ہیں، جن میں سے ایک میں بھی ہوں۔ پھر حکیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ جن چیزوں کو بدعت کہا کرتے تھے اُن کو بڑے شوق سے بجالاتے، خاص کر اللہ تعالیٰ کے حبیب پیارے صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد پاک بڑی دھوم دھام سے مناتے، ۱۰، ۱۱، ۱۲ ربیع الاول شریف کو جلسہ ہوتا، دور دور سے نعت خواں اور علماء کرام بلائے جاتے تھے اور جب ربیع الاول شریف کی بارہویں رات ہوتی، رات بھر جلسہ ہوتا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت پاک کے وقت ہمارے پیر و مرشد حضرت حکیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ بمع احباب مریدین کھڑے ہو کر صلوٰۃ و سلام پڑھتے تھے، ازاں بعد دعاء ہوتی، پھر نماز فجر کے بعد گھوڑوں، بگھیوں پر جلوس نکلتا، جو کہ جالندھر شہر کا چکر لگاتا۔

عجیب واقعہ:- بابا ابراہیم صاحب جالندھری نے بتایا کہ حضرت حکیم فضل محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی مسجد کی ڈیوڑھی پر گنبد بنے ہوئے تھے۔ حضرت کے مریدوں میں سے ایک بابا شیر محمد صاحب تھے جو کہ بالکل سیدھے سادے اور بھولے بھالے تھے۔ ایک سال جبکہ ۱۲ ربیع الاول شریف کی رات سحری کے وقت کھڑے ہو کر صلوٰۃ و سلام پڑھ رہے تھے بابا شیر محمد نے نمٹکی لگا کر گنبدوں کی طرف دیکھنا شروع کر دیا، پھر جب نماز فجر کے بعد جلوس نکلا اور جلوس ختم ہوا، لوگ مسجد میں نماز کے لئے آئے تو بابا شیر محمد صاحب بولے حضرت جی! کیا آپ نے اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی تھی؟ اس پر حضرت حکیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا: بابا کیا تو نے زیارت کی تھی؟ تو بابا گویا ہوئے: لوجی! جب ہم کھڑے ہو کر صلوٰۃ و سلام پڑھ رہے تھے گنبد کے نیچے تخت تھا، جس پر اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ یہ سن کر حضرت نے فرمایا: بابا اگر تو نے دیدار کر لیا تو گویا سب نے دیدار کر لیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔

﴿مسئلہ﴾ یہ ضروری نہیں کہ جہاں بھی میلاد پاک ہو وہاں تاجدار مدینہ رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ضرور جسم عنصری کے ساتھ جلوہ گر ہوں، لیکن اگر کرم کریں اور جلوہ گر ہوں تو کوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو روک نہیں سکتا۔ اس کے متعلق کتاب ”حاضر و ناظر رسول صلی اللہ علیہ وسلم“ پڑھ کر

دیکھیں۔ ﴿رسائل میلاد الرسول ﷺ صفحہ ۳۲۵﴾

۔۔ ﴿حَلَّى اللّٰهُ عَلٰی حَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَسَلَّمَ﴾ ﴿﴾۔۔

حضرت عبدالرحمن بن علی الخیاری رحمۃ اللہ علیہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے مقلد تھے مدینہ منورہ میں قیام پذیر ہوئے یہاں کے خطیب تھے بہت بڑے محدث اور امام جلیل الشان تھے۔ مصر میں آپ نے جلیل القدر علماء سے تعلیم لی۔ اُس کے بعد مدینہ منورہ ہجرت کر گئے اور حضور ﷺ کے اذن سے یہاں سکونت پذیر ہوئے یہ ۱۰۲۹ھ کا واقعہ ہے مدینہ منورہ رہنے والوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے نفع اٹھایا اور علوم دینیہ حاصل کئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ ہر فن میں یدِ طولی رکھتے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو حضور ﷺ کی زیارت بیداری میں ہوا کرتی تھی۔

ایک مرتبہ یوں ہوا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حدیث پاک کی کوئی کتاب مکمل پڑھا کر دُعا شروع کی دورانِ دُعا کھڑے ہو گئے اور جس طرح صاحبِ ایمان دُعا کرتے ہیں۔ دونوں ہاتھوں کو اٹھائے دُعا کرتے رہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھ کر درس میں شریک طالب علم وغیرہ بھی کھڑے ہو گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو کھڑے کھڑے کافی وقت گزر گیا اس قدر کہ کافی حضرات تھک گئے اور کچھ چلے گئے جو باقی کھڑے رہے وہ بڑے متعجب تھے۔ آپ متواتر سر جھکائے ہاتھ اٹھائے کھڑے رہے۔ یوں نظر آتا تھا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ یہ سب کچھ غیر شعوری طور پر کر رہے ہیں۔ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دُعا ختم کی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے شاگردوں میں سے کسی خاص شاگرد نے عرض کیا۔

اے آقا! اتنی دیر ایسے کھڑا رہنا کیا تھا؟ اس سے قبل تو کبھی آپ رحمۃ اللہ علیہ سے ایسی بات دیکھنے میں نہیں آئی۔ فرمایا: خدا کی قسم! میں اُسی وقت کھڑا ہوا تھا جب مجھے سرکارِ دو عالم ﷺ نظر آئے کہ آپ کھڑے ہمارے لیے دُعا فرما رہے تھے میں بھی آپ ﷺ کی دُعا کے ساتھ شامل ہو گیا اور اُس وقت دُعا ختم کی جب آپ ﷺ نے ختم فرمائی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۰۵۶ھ میں انتقال فرمایا اور ”جنت البقیع“ میں دفن ہوئے۔

﴿جامع کرامات اولیاء: ۲/۹۹۰﴾

۔۔ ﴿حَلَّى اللّٰهُ عَلٰی حَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَسَلَّمَ﴾ ﴿﴾۔۔

لطیف ”میلا د شریف کے تاریخی واقعات“ میں رقمطراز ہیں کہ

جب محلہ محمد پورہ کی جامع مسجد گلزارِ مدینہ کی خطابت پر معین ہوا تو خود ہی میلادِ پاک کا اہتمام کرتا تھا، مثلاً بس کا کرایہ پر حاصل کرنا، لاؤڈ سپیکر کا انتظام کرنا۔ نیز دارالعلوم امینیہ رضویہ کے طلبہ بڑے شوق سے جھنڈیاں لگاتے اور اپنے اپنے گھروں کو سجاتے تھے۔ محمد پورہ میں سید عنایت اللہ شاہ صاحب (چکوال کے رہنے والے جو کہ کوہ نور مل میں آفیسر تھے) انہوں نے محمد پورہ کی مسجد والی گلی میں مکان کرایہ پر لیا ہوا تھا، وہ بڑے شوق سے قرآنِ پاک کا درس سنا کرتے تھے، میلادِ پاک کے جلوس کے دو تین دن بعد وہ مسجد میں تشریف لائے، درس سنا اور جب نمازی چلے گئے، وہ میرے پاس آ کر بیٹھ گئے اور فرمایا میں نے رات ایک خواب دیکھا ہے، میں وہ آپ کو سنانا چاہتا ہوں۔ میں نے کہا: سنائیے، شاہ صاحب نے فرمایا: ”میں نے خواب میں دیکھا کہ دارالعلوم امینیہ رضویہ کے طلبہ جھنڈیاں لگا رہے ہیں اور آپ بھی وہاں موجود ہیں۔ میں نے پوچھا: مفتی صاحب یہ جھنڈیاں کیوں لگا رہے ہیں۔ آپ نے کہا حبیبِ خدا رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لانے والے ہیں، ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے استقبال کے لئے جھنڈیاں لگا رہے ہیں۔ اتنے میں شور برپا ہوا کہ سرکارِ رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہیں، امت کے والی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہیں۔ ہم آگے کی طرف دوڑے، تھوڑی دُور ہی گئے کہ آگے سے امت کے والی شاہِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور آپ نے اور ہم سب نے دست بوی کی، پھر آنکھ کھل گئی۔ ❦ رسائلِ میاں، المجلد ۳۲۸ ❦

❖❖❖ ﴿يُحْيِي اللَّهُ عَلَى رُءُوسِهِمْ نَارًا﴾ ❖❖❖

مفتی نعیم الدین مراد آبادی ایک بڑے جلسے سے خطاب فرما رہے تھے آپ نے یہ ارشاد فرمایا کہ ”جہاں محفل بھی ہو، سرکارِ منلیٰ عظیم کی جلوہ گری ہوتی ہے“ تو ایک بد بخت کہنے لگا ”اگر ایک بازاری عورت اپنے کوٹھے پر محفل میلا کر وائے۔ آپ بیسیہ خاموش ہو گئے، گردن جھکالی، تھوڑی دیر کے بعد ارشاد فرمایا: اگر بازاری عورت میلا کر وائے اور سرکارِ منلیٰ عظیم کی وہاں جلوہ گری ہو جائے تو پھر وہ بازاری عورت نہ رہے گی بلکہ وہ جگہ عاشقوں

جیسے ایک بادشاہ نے اپنے دربار میں محفل میلان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اہتمام کیا۔ ایک بڑھیا جو بڑی دیوانی تھی، اپنی بیٹی کو ساتھ لیا، لاٹھی ٹیکتی وہاں پہنچ گئی۔ درباریوں نے روک لیا، فرمایا: اس محفل میں ہر ایک کو آنے کی اجازت نہیں، خاص خاص افراد ہی آ سکتے ہیں۔

بڑھیا کا دل ٹوٹ گیا۔ بڑے ارمان لے کر آئی تھی، مگر تھوڑی دیر کے بعد بچی سے کہنے لگی، 'بٹی کوئی بات نہیں نبی پاک ﷺ صرف بادشاہوں کے رسول نہیں وہ تو ہم غریبوں کے بھی رسول ہیں، اگر یہ لوگ ہمیں شرکت نہیں کرنے دیتے تو ہم اپنے گھر میں محفل میلاد کا انتظام کر لیتے ہیں۔ بڑھیا نے اپنی حیثیت کے مطابق تبرک کا اہتمام کیا، قریبی رشتہ داروں، پڑوسیوں کو دعوت دی۔ محفل کے اختتام پر تبرک تقسیم ہوا۔ لوگ اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے۔ یہ بڑھیا سو گئی، جب صبح بیدار ہوئی، اپنے گھر کا مین دروازہ کھولا تو دیکھ کر حیران رہ گئی کہ ایک "وقت کا قطب" اماں جی کی دہلیز پر بوسے دے رہا ہے۔ اماں جی حیران ہو گئیں اور پوچھنے لگیں کہ آپ اتنے بڑے بزرگ، یہ کیا کر رہے ہیں۔

بزرگ فرمانے لگے، اماں جی رات آپ نے محفل میلاد کروائی تھی۔ اماں جی نے فرمایا ہاں! تو انہوں نے فرمایا کہ پھر سرکارِ دو عالمؐ نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے گھر تشریف لائے ہوئے تھے۔ اماں جی نے کہا کہ آپ کے پاس اس کی کیا دلیل ہے۔ انہوں نے جھولی سے تبرک نکال کر دکھایا اور فرمایا یہی تبرک تھا، جو رات تقسیم ہوا تھا۔ اماں جی دیکھ کر حیران ہو گئی اور پوچھنے لگیں کہ آپ تک یہ تبرک کیسے پہنچا؟ بزرگ نے جواب دیا کہ رات سرکارِ دو عالمؐ نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے کرم نوازی فرمائی۔ فلاں بڑھیا نے اپنے گھر میں محفل میلاد کا اہتمام کیا تھا، میں نے اُس میں شرکت کی، یہ تبرک تو بھی حاصل کر لے۔ میں نے سوچا، جس گھر میں سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی جلوہ گری ہو، میں اُس گھر کے بو سے کیوں نہ لے لوں۔

﴿ ❖ ہم میلاد کیوں مناتے ہیں ؟ ❖ ﴾

[illegible]

سید امیر حسین شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ۹ ربیع الاول شریف کی رات

[illegible]

اسلام علیکم! میرے عزیز دوستو تے ساتھیو! ایہہ گل ایس طرح ایں کہ میں سگریٹ
پیندا تے نسوار کھاندا ساں، مینوں میریاں دوستاں نے بڑا آکھناں مولوی صاحب! سگریٹ
نہ پیا کرو! ایہہ عادت چنگی نہیں۔ پر میری ایہو جی عادت بن گئی کہ جے کسے سکھیاں چھڈن دا
آکھنا تے سکھیاں چھڈ کے نسوار پین لگ پیناں، کدے نسوار چھڈ کے سکھیاں پین لگ پیناں
پر ایناں دونواں بیماریاں نوں چھڈناں بڑا مشکل ہو گیا، کھنگ وکھر اتنگ کرنا، گھبراہٹاں
وی بڑا ٹل لا چھڈیا پر میرے لئی سکھیاں نوں چھڈنا بڑا اوکھا ڈھکن لگ پیا، جے کدی سکھیاں
چھڈن دا ارادہ کرای لیندا ساں تاں کسے سکھ نوں ویکھ کے دل اوے ویلے پڑا کن کہ
پیندا تے بس سکھ پیتے بغیر نہ رہیا جاندا۔ بس سو بنے رب دا کرم ہو یا تے سرکار دی نظر نرم
ایسی ہوئی کہ اک دن میں ستیاں پیاں خواب وچ ویلھیا کہ اک بڑا وڈا سارا باغ اے تے
بڑی سوئی اوہدی چار دیواری ولی ہوئی اے تے بڑا خوبصورت دروازہ اے تے دروازہ وی
ایناں وڈا اے جیویں ٹرکاں دے اڈے والیاں نیں وڈا دروازہ ٹرکاں لئی رکھایا ہوندا اے۔

میں دوروں ویکھرہیا ساں کہ لوگ دروازے وچوں لنگھ کے باغ وچ داخل ہو رہے نیں تے
اچن چیتی میرے کولوں اک بلی بڑی سپٹ نال لنگھیا تے میں اونوں آواز مار کے آکھیا اوہ
یار میری گل تاں سن۔ اوہنے کھلو کے مینوں آکھیا: دسو جی کی گل اے؟ تے میں فیر اونوں
پچھیا یار اوس باغ وچ کی اے جتھے بندیاں دی ڈھکو ڈھک پئی ہندی اے؟ اوہ ایہہ میری
گل سن کے تے مینوں کہن لگا: واہ یار! تینوں نہیں پتہ۔ میں آکھیا نہیں یار مینوں تاں کوئی پتہ
نہیں۔ اوہنے مینوں آکھیا: اوتھے میاں جی! سرکار صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لیاے ہوئے نیں تے محفل
میلا دجاری اے تے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نعت خواناں توں نعتاں سندے پئے نے۔ بس ایہہ گل سن
کے میں وی کھری چا کیتی تے باغ وچ داخل ہوون لئی نس پیا پر مینوں اوس بلی نے روک لیا
تے آکھن لگا میاں جی تسی کتھے چلے او۔ تے میں اونوں آکھیا یار میں ہی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم دی
محفل وچ شامل ہون لئی چلیاں ہاں۔ تے فیر اوس آکھیا تہاڈی مہربانی تسی واپس ای مراد
تے چنگا اے۔ اوہدی اے گل سن کے میں اونوں غصے نال آکھیا: ”پریا ہو جا میرا راجھڑ۔“
ایہہ کہہ کے میں اوہدے کولوں اگے لنگھن دی کوشش کیتی پر اوہنے مینوں اگوں دی ہو کے
میزیاں دوہنواں موہڈیاں توں پھڑ کے آکھیا: ”میں جو تہانوں آکھیا اے تسیں نہیں جا
سکدے۔“ تے میں اونوں فیر آکھیا آرام تے پیار نال کیوں میاں! میں کیوں نہیں جا
سکدا۔ تے اوہنے مینوں اگوں سختی نال آکھیا: ”بیتاب صاحب تسیں ایس گلوں نہیں جا
سکدے کہ تہاڈے موہہ وچوں سکھاں پین دی تے نسوار کھان دی بو آؤندی اے۔“ بس
ایہہ گل سن دیاں نال میری اکھ کھل گئی تے میں اٹھ کے بہہ گیا تے سوچن لگ پیا تے دل
نوں آکھیا: جا مناں بھیریا، جے توں سکھاں ناں پیندا ہوندون ناں تے اج سرکار صلی اللہ علیہ وسلم دی
محفل وچ حاضری وی ہو جاندی تے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم دی زیارت وی ہو جانی سی۔ بس اوہ
دن توں ای نسوار تے سکھاں توں توبہ کیتی کہ اگوں توں نسوار تے سکھاں دے نیڑے نہیں
جانا۔ میرے دوستو! سرکار صلی اللہ علیہ وسلم دے ثناء خواناں اگے میں بیتاب دا ایہہ منت ترلا اے،
جیہڑے سکھاں تے نسوار کھاندے پیندے نیں اوہ سکھاں تے نسوار دے نیڑے ناں جان،
نیکر تاں میرے وانگوں اوہ وی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم دی محفل دی حاضری تے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم دی زیارت

- ❖ ❖ ❖ ﴿حَلَّى اللَّهُ عَلَى خَيْبَةِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ﴾ ❖ ❖ ❖ -

﴿ ❖ تفسیر روح البیان مترجم پارہ ۲۶: ۳۴۹ ❖ ﴾

- ❖ ❖ ❖ ﴿صَلَّى اللّٰهُ عَلَى حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ﴾ ❖ ❖ ❖ -

عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلے میں جناب خواجہ محمد شریف ایڈووکیٹ جنرل ہائی کورٹ لاہور کے گھر پر تقریب تھی جس میں محفل ذکر بھی منعقد ہوئی تھی۔ دوسرے دن میں یعنی خواجہ محمد شریف گھر آیا تو دیکھا کہ بابا جی ابوانہیں صوفی محمد برکت علی لدھیانوی کے ایک عقیدت مند میاں علاؤ الدین اور ایک دوسرے مرید جو کہ پکی پھنسی لاہور میں شادی گمہ کے مالک ہیں۔ باہر لان میں نماز ادا کر رہے ہیں دونوں نماز سے فارغ ہو گئے تو میں نے سلام کیا۔ میاں علاؤ الدین صاحب کہنے لگے کہ خواجہ صاحب ہم آپ سے ملاقات نہیں کرنا چاہتے تھے دراصل مجھے رات خواب میں اس مقام پر حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی تھی اس لئے میں تو یہاں نوافل کی ادائیگی کے لئے آیا تھا۔ خواجہ صاحب فرماتے ہیں کہ میں سمجھتا ہوں کہ حضرت صوفی محمد برکت علی کے ساتھ تعلق اور محافل ذکر کے انعقاد کی بدولت یہ عظیم معاملہ

آپ کے ایک خاص خادم میاں برکت علی صاحب قریشی سکھ چوٹہ دیوی ضلع امرتسر عرس شریف پر موجود تھے۔ دورانِ وعظ اُن کی زبان سے بے ساختہ نکلا ”وہ“ یہ کہنے بھی نہ پائے تھے کہ آپ نے منع فرمایا: کہا! ”ہوں ہوں“ صبح آپ نے پوچھا بارات کیا بات تھی۔ اُنہوں نے عرض کیا: قبلہ میں نے دیکھا کہ سید المرسلین ﷺ ایک تخت پر رونق افروز ہیں اور اپنے بازو مبارک آپ کے گلے میں ڈالے ہوئے فرماتے ہیں کہ جو آپ بیان کر رہے ہیں یہ بالکل صحیح ہے۔ بے ساختہ میری زبان سے نکلا ”وہ“ پھر آپ نے منع فرمایا۔ آپ فرمانے لگے بابا یہ تو عرصہ دراز سے حضور ﷺ کے ساتھ ایسا معاملہ ہے، میں نے تو کبھی ظاہر نہ کیا۔ سالک کو ایسے بے حوصلہ نہ ہونا چاہیے۔ بہر حال آپ کو اس رات سے ایک خاص والہیت تھی جس کی جانب آپ کی طبع مبارک خود بخود کھچی۔ آپ اکثر فرماتے کہ اس شب میں انہیں ہی کیفیات کا ورود ہوتا ہے اور وہ کیفیات الذالاشیاء معلوم ہوتیں۔ مُریدین کو اکثر ارشاد ہوتا کہ اس محفل کی شمولیت تمام سال کی حاضری کی مانند ہے۔

۔۔ ❖ ❖ ❖ شبِ حسیں بر عرشِ بریں: ۱۶ از خوجہ محبوب عالم رحمہ اللہ ❖ ❖ ❖۔

نعمتِ عظمیٰ ملی اے سُدیاں نوں، سُنّی تھّاں تھّاں تے خوشی منار ہے نے
کتے جھنڈیاں بازاراں وچہ لگ رہیاں تے کتے مسجدّاں نوں خوب سجا رہے نے
کتے لالچّاں دا نظام سبحان اللہ، مرچّاں لا کے مرچّاں لا رہے نے
رب نے مستانیاں جہناں نوں نوازیّا اے، کملی والے دامیلا دمنار ہے نے
ساڈیاں جھنڈیاں تے کئی اعتراض کر دے، جبریل امین جھنڈے لا رہے نے
رب نے مستانیاں جہناں نوں نوازیّا اے، کملی والے دامیلا دمنار ہے نے

۔۔ ❖ ❖ ❖ فیضانِ انیس: ۱۲ ❖ ❖ ❖۔



محفل میلاد میں اولیاء اللہ کی حاضری

خواجہ شاہ محمد فاروق الملقب خواجہ محبوب رحمانی قادری رحمۃ اللہ علیہ (کراچی) فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ یہ فقیر سہارنپور شریف میں اپنے پیر و مرشد اعلیٰ حضرت قطب الاقطاب صدرا لصدور صوفی شاہ انعام الرحمن قدوسی رحمۃ اللہ علیہ کی منعقد کردہ محفل میلاد میں حاضر ہوا۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے میلاد شریف کا انتظام مسجد میں کیا اور سب کو حکم دیا کہ مسجد کے صحن میں آجاؤ، صحن بھر گیا۔ میں نے عرض کیا کہ حضور! آدمی زیادہ ہیں، اندر بھی بٹھا دیں۔ آپ نے فرمایا: نہیں، بلکہ یہیں بیٹھیں، پھر فرمایا: اندر خیال کر کے دیکھو، کیا نظر آتا ہے؟

میں نے جو نگاہ ڈالی تو تمام کمرہ اولیاء اللہ سے بھرا ہوا تھا، جو عالم ارواح سے آئے تھے۔ مجھے آج تک ان کی شکلیں اور لباس یاد ہیں۔

وہاں دیکھنے سے معلوم ہوا کہ اولیاء اللہ کے ہاں میلاد شریف میں اولیاء اللہ بھی تشریف لاتے ہیں، اور بعض اوقات حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی نہایت کرم فرماتے ہوئے تشریف لے آتے ہیں۔ ﴿ملفوظات خواجہ محبوب رحمانی: ۱۶۰﴾

۔۔۔ ﴿حَلَّى اللّٰهُ عَلَى حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم﴾ ❖ ❖ ❖



محفل میلادِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا شوق

محدث مکہ المکرمہ اسلاف کے معمولات ذکر کرتے ہوئے اُس وقت کے عظیم مقتداء و پیشوا ابواسحق ابراہیم بن عبدالرحمن عسید کے بارے میں لکھتے ہیں کہ.....
جب وہ مدینہ منورہ میں تھے تو وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد مناتے، لوگوں کو کھانا کھلاتے اور کہتے کاش! مجھے اور قدرت ہو تو اس ماہ کے ہر روز محفل میلاد کا اہتمام کروں۔

❖ المورد الروی فی المولد النبوی ص ۱۹۳۲ از ملا علی قاری رحمہ اللہ ❖

❖ ❖ ❖ صلی اللہ علیہ وسلم ❖ ❖ ❖

قَالَ حَسَنُ الْبَصْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَدِدْتُ لَوْ كَانَ لِي مِثْلُ جَبَلٍ أَحَدٍ ذَهَبًا فَأَنْفَقْتَهُ عَلَى قِرَاءَتِهِ مَوْلِدِ النَّبِيِّ ﷺ ❖ ❖ ❖ النعمية الكبرى علی العالم: ۸ ❖ ❖

ترجمہ: حضرت خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے یہ بات پسند ہے کاش! میرے پاس اُحد پہاڑ کے برابر سونا ہو میں اُسے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد شریف پر ہنسنے پر خرچ کر دوں۔

میلادِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر خرچ کراں میں سونا اُحد پہاڑاں

جیکر پاس میرے ہووے تاں بڑے ہی نال پیاراں

❖ ❖ ❖ صلی اللہ علیہ وسلم ❖ ❖ ❖

الشیخ رشید بن مصطفیٰ الراشد شافعی حلبی فرماتے ہیں کہ اس زمانے میں ایک نیک آدمی نے بیان کیا ہے ”میرے شیخ کی عادت تھی کہ ہر سال ربیع الاول شریف میں میلاد شریف کا اہتمام کرتے اور ایک عظیم محفل کا انعقاد کرتے ۳۶۱ھ میں سخت قحط سالی پڑ گئی لوگ سخت پریشان تھے محفل میلاد پاک منعقد کرنے کا وقت آگیا میرے شیخ میلاد شریف کرنے کی تیاریوں میں مصروف ہوئے، بعض لوگوں نے اعتراض کیا اور کہا کاش! شیخ معظم نے یہ پیسہ جو میلاد شریف پر خرچ کرنا ہے فقراء پر خرچ کر دیں ”كَانَ أَفْضَلَ“ تو یہ عمل افضل ہوگا

اچھا ہوگا۔ یہ بات میرے شیخ نے سن پائی اور اُن دنوں میرے شیخ کامل کی عشق رسول ﷺ کی بدولت یہ کیفیت تھی کہ ایک لمحہ بھی آپ ﷺ کی نگاہوں سے اوجھل نہ ہوتے، ہر وقت دیدار سے مشرف فرماتے۔ میرے شیخ کامل نے فرمایا: میں اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے دریافت کر لیتا ہوں۔ اُنہوں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! آپ کے میلاد شریف میں خرچ کرنا افضل ہے یا فقراء مساکین پر خرچ کرنا افضل ہے حضور سرور عالم ﷺ نے فرمایا.....

انفاق كل درهم على قراءة المولد افضل

من انفاق مائه درهم على الفقراء مساکین

ترجمہ: میلاد پاک پر ایک درہم خرچ کرنا فقراء اور مساکین پر سو درہم خرچ کرنے سے افضل ہے۔ ﴿فضائل میلاد مصطفیٰ ﷺ ۸۳/ از حافظ محمد زمان نقشبندی﴾

(نوٹ:- یہ بات یاد رکھیں جو خرچ میلاد شریف خصوصاً ”تبرک شریف“ پر ہوتا ہے وہ تبرک بھی تو دوسرے لوگوں کے ساتھ ساتھ خصوصی طور پر فقراء اور مساکین ہی کھاتے ہیں۔ عام حالت میں فقراء غرباء کی خدمت اچھا عمل ہے، لیکن جب اُس کی نسبت حضور نبی کریم ﷺ کی طرف ہو جائے گی تو وہ اور بھی بابرکت ہو جائے گا اور اُس کا مقام بھی دوسرے اعمال سے افضل ہوگا جیسا کہ اکثر احادیث مبارکہ سے یہ باتیں ثابت ہیں مثلاً سبزیوں میں کدو شریف کو افضل مقام اس لئے ہے کہ اُسے نبی کریم ﷺ نے پسند فرمایا یعنی جس جس کی بھی نسبت حضور ﷺ سے ہو گئی وہ مقام پا گیا اُس کا مرتبہ دوسرے سے افضل ہو جاتا ہے)

۔۔۔ ﴿حَلَّى اللّٰهُ عَلٰی حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ﴾ ۔۔۔

میلاد شریف منانے کا محبت بھرا انداز

شہر موصل میں جو عراق میں واقع ہے ایک مشہور نیک اور صالح شخص رہتا تھا، اُس کا نام عمر بن محمد تھا۔ اُنہوں نے اس کا رخیہ کی ابتداء کی ہے جیسا کہ علامہ ابو شامہ نے لکھا ہے

اُن کو دیکھ کر اربل کے بادشاہ سلطان ابوسعید مظفر الدین کو کبریٰ علیہ السلام ابن زین الدین علی بن تبکتکین نے بہت بڑے پیمانہ پر اس کا رخیرو کو کرنا شروع کیا، علامہ حافظ شیخ ابوالخطاب عمر بن حسن دحیہ علیہ السلام نے مولود شریف کے بیان میں ایک کتاب لکھ کر بادشاہ کو پیش کی، اُس کتاب کا نام ”التویری فی مولد البشیر والنذیر“ ہے ۶۰۴ ہجری کو یہ کتاب حافظ ابن دحیہ نے محفل میلاد شریف میں پڑھی، بادشاہ بہت مسرور اور محفوظ ہوا اور اُس نے ایک ہزار اثنی عشر بطور انعام کے علامہ ابن دحیہ علیہ السلام کو دیئے۔ (ابن خلکان فرماتے ہیں کہ ہم نے اس کتاب کو سلطان کے ہاں ۶۲۵ھ میں چھ نشستوں میں سنا ہے) یہ بادشاہ بڑا ہی متقی، سخی، دیندار، پارسا، نیک، دانشور، عادل، شجاع اور مردِ مجاہد تھا۔ اس مبارک تقریب پر ہر سال لاکھوں روپیہ خرچ کرتا تھا، غریبوں کو کھانا کھلاتا تھا، روپیہ تقسیم کرتا تھا، بڑے بڑے آدمی نے اُس کی تعریف لکھی ہے۔ اللہ تعالیٰ اُس کی قبر کو نور سے معمور کرے اور آخرت میں اُس کے درجات بلند فرمائے۔ آمین۔

جو لوگ مظفر بادشاہ کی محفل میلاد میں شریک رہے اُن کا کہنا ہے کہ اُس محفل میں پانچ ہزار بھنی ہوئی ہریاں ہوتی تھیں، دس ہزار مرغیاں ایک لاکھ پنیر کی ٹکلیاں، تیس ہزار منگھائی کی ڈلیاں اور اُن کی محفل میلاد میں بڑے بڑے علماء اور صوفیاء شریک ہوتے اور ملک مظفر انہیں خلعتیں پہناتا تھا۔ ہر علاقہ اور ہر قسم کے مہمانوں کے لیے بادشاہ مذکور کا دسترخوان کھلا رہتا تھا، اس پر ہر سال ایک لاکھ درہم خرچ کرتا تھا۔ وہ ہر قسم کی عبادات میں صدقہ اور خیرات کرتا تھا، حرمین شریفین کی عبادات پر بہت خرچ کرتا تھا اور میلاد شریف کی محفل پر ہر سال تین لاکھ دینار خرچ کرتا تھا اور مہمان خانہ پر ہر سال ایک لاکھ دینار خرچ کرتا تھا، حرمین شریفین اور حجاز مقدس میں پانی کے انتظام پر تیس ہزار دینار خرچ کرتا تھا۔ ہر سال بہت سے قیدیوں کو فرنگیوں سے چھڑاتا تھا۔ کہتے ہیں کہ اُس نے فرنگیوں کے ہاتھوں ساٹھ ہزار اسیروں کو رہا کرایا، اُس کی بیوی ربیعہ خاتون بنت ایوب (جو سلطان ناصر صلاح الدین کی ہمشرہ تھی) کا بیان ہے کہ بادشاہ کی میض پانچ درہم کے برابر بھی نہ ہوتی تھی، پس اُس نے اس بارے میں ملامت کی تو وہ کہنے لگا میرا پانچ درہم کے کپڑے کو پہننا اور باقی کو

صدقہ کر دینا اس بات سے بہتر ہے کہ میں قیمتی کپڑے پہنوں اور فقراء اور مساکین کو چھوڑ دوں۔ اللہ تعالیٰ بادشاہ مظفر پر رحمت کرے جو صدقات وہ خفیہ طور پر کرتا تھا اُن کی تعداد اس کے علاوہ ہے۔ ۶۳۰ھ میں اربل کے قلعہ پر وہ فوت ہو گیا، اُس وقت اُس نے عکہ کے شہر میں جہاں صلیبیوں نے قبضہ کر رکھا تھا، اُس کا محاصرہ کیا ہوا تھا، اُنہوں نے مکہ مکرمہ میں مدفون ہونے کی وصیت کی تھی لیکن پوری نہ ہو سکی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مزار میں اُنہیں دفن کیا گیا۔ ﴿البدایہ والنہایہ مترجم: ۲۵۶/۱۳﴾ ﴿مجموعہ خیر البیان: ۲۵﴾ ﴿شرح صحیح مسلم: ۱۸۸﴾ ﴿۔۔۔۔۔﴾

سلطان ابو جموموسی شاہ تلمسان بھی عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا عظیم الشان جشن منایا کرتے تھے جیسا کہ اُن کے زمانہ میں اور اُن سے قبل مغرب، اقصی و اندلس کے محبلاطین بھی منایا کرتے تھے۔ سلطان ابو جموموسی کے جشن کی تفصیل حافظ سید ابو عبد اللہ التنی ثم تلمسانی اپنی کتاب (راح الارواح) میں بیان کی ہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔

ابو جموع سلطان تلمسان صاحب رائے معززین کے مشورہ سے شب میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے دار الحکومت تلمسان میں (تلمسان الجزائر کا ایک شہر ہے جو وہاں کی مشہور غلہ منڈی ہے) ایک عام دعوت کا اہتمام فرمایا کرتے تھے جس میں بلا استثناء ہر خاص و عام کو شرکت کی اجازت ہوتی تھی، اُس محفل میں اعلیٰ قسم کے قالینوں کا فرش اور منقش پھولدار چادریں بچھائی جاتیں، سنہرے کار چوبی غلاموں والے گاؤ تکیے لگائے جاتے تھے، ستونوں کے برابر بڑے بڑے شمعدان روشن کئے جاتے تھے، بڑے بڑے دسترخوان بچھائے جاتے تھے، بڑے بڑے گول اور خوشنما نصب شدہ بخوردانوں میں بخور سلگایا جاتا تھا، جو دیکھنے والوں کو پگھلایا ہوا سونا معلوم ہوتا تھا، پھر تمام حاضرین کو رنگ برنگے لذیذ کھانے پیش کئے جاتے تھے، ایسا معلوم ہوتا تھا کہ موسم بہار میں رنگارنگ پھول کھلے ہوئے ہیں، اُن کی رنگت کو دیکھ کر اُن کے کھانے کی خواہش دوبالا ہو جاتی تھی، آنکھیں اُن کی رنگینی کو دیکھ کر روشن ہوتی تھیں، اور اعلیٰ قسم کی خوشبوئیں بسائی جاتی تھیں، جن کی بھینی بھینی مہک مشام جان کو معطر کر رہی ہوتی تھی، تمام لوگوں کو درجہ بدرجہ بٹھایا جاتا تھا، حاضرین پر عظمت نبوت کا جلال و وقار چھایا رہتا تھا۔

بادشاہ کو مشورہ دیا تو بادشاہ نے شاہانہ اسباب کے ساتھ تیاری کا فرمان جاری کیا کہ طرح طرح کے کھانے، مشروبات اور دوسرے لوازمات کا اہتمام کیا جائے اور یہ کہ علمی مجلس میں خوشبو کا بندوبست کیا جائے بڑے بڑے اکابر اور عوام میں اعلان کر دیا گیا۔ شیخ بھی بعض دوستوں کے ہمراہ حاضر ہوئے، بادشاہ نے دست ارب سے لوٹا پکڑا اور اس کے ساتھ معاون اور وزیر نے طشت پکڑی اس امید سے کہ شیخ کا لطف اور نظر عنایت حاصل ہو، دونوں نے شیخ محترم کے ہاتھ دھلائے، چونکہ دونوں نے اللہ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تواضع کی اس کی برکت سے ان کو عظیم مقام اور شان و شوکت حاصل ہوئی۔

﴿الموردۃ روی فی المولد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ۱۴۱۲ھ از ملا علی قاری رحمہ اللہ﴾

۔۔۔ ﴿حَلَّى اللّٰهُ عَلٰی حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ﴾ ﴿﴾۔۔۔

سلطان اورنگزیب عالمگیر اور میلاد شریف

سلطان اورنگزیب عالمگیر رحمہ اللہ نے ۱۰۸۴ھ میں دارالحکومت سے چلنے سے پیشتر ایک اہلکار حافظ رحمت خاں کو لاہور بھیجا کہ وہاں پہنچ کر میلاد شریف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کما حقہ انتظام ۱۲ ربیع الاول کو کرے۔ یہ وہ زمانہ تھا کہ ابھی ابھی شاہی مسجد اختتام کو پہنچی تھی۔ یہ جشن میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک طرح شاہی اہتمام کے ذریعے تعمیر مسجد کا اختتام تھا۔ چنانچہ یہ تقریب لاہور میں بادشاہ کے آنے پر ۱۲ ربیع الاول ۱۰۸۲ھ کو منعقد ہوئی جس کے بعد بادشاہ ۱۲ ربیع الثانی کو حسن ابدال پہنچا اور وہاں سے ۱۷ ربیع الثانی کو کابل روانہ ہوا جیسا کہ تاریخ میں لکھا ہے اور مآثر عالمگیری کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے۔ ﴿روزنامہ نوائے وقت لاہور ۸۶-۸۷-۲۰﴾

۔۔۔ ﴿حَلَّى اللّٰهُ عَلٰی حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ﴾ ﴿﴾۔۔۔

ریاست ٹونک میں ایمان افروز محفل

”تہذیب نسواں“ کے ایڈیٹر مولوی سید ممتاز علی صاحب فرماتے ہیں کہ میرے بھانجے عزیز الشفیع صاحب نے جواب ضلع بنارس میں تحصیلدار ہیں، دربار ٹونک کی عید مولود

شیرف کے باب میں مندرجہ ذیل مضمون لکھا:

مدت ہوئی ۱۹۰۴ء میں جب مولوی احمد شفیع صاحب مرحوم دربار ٹونک میں جوڈیشل ممبر تھے تو میرے بھانجے نے ان دنوں وہاں کی مجلس مولود شریف کا حال لکھ کر اپنی ہمشیرہ صاحبہ کے پاس بھیجا تھا جسے ہم تہذیبی بہنوں کے مزید آگاہی کے لئے یہاں دوبارہ درج کرتے ہیں:

آپا جان تسلیم: آج میں ریاست ٹونک کے میلاد شریف کا حال لکھتا ہوں۔ یہاں کا میلاد شریف قابل دید ہوتا ہے۔ حضور نواب صاحب بہادری بڑی دھوم دھام سے میلاد شریف پڑھواتے ہیں۔ سات دن تک مولود شریف کی وجہ سے کچھریاں بند رہتی ہیں۔ باغ میں ایک محل بنا ہوا ہے۔ اُس کے ایک کمرے میں چار ستون چاندی کے کھڑے ہیں۔ اُن پر پھولوں کی چھت پڑی ہوئی تھی۔ اور پھولوں ہی کی دیواریں تھیں۔ ان میں مولود شریف پڑھنے والے بیٹھتے تھے۔ روشنی کا انتظام قابل دید تھا۔ دس ہزار چھوٹی اور چھ سو بڑی لالٹینیں محل کی چھت میں تھیں۔ اگر کی بتیاں سلگانے کے لئے سونے کا ایک عجیب گلدستہ بنا ہوا ہے۔ اس میں سینکڑوں اگر کی بتیاں سلگتی تھیں۔ اور شمع دان سونے اور چاندی کے بنے ہوئے تھے۔ ان کے سوا جھاڑ فانوس باندیاں وغیرہ بے شمار جل رہی تھیں۔ جس کی گرمی کے باعث محل اندر سے بہت تپ اُٹھتا تھا۔ محل کے آگے ایک بہت بڑا چبوترہ ایک فٹ اونچا بنا ہوا ہے۔ جو فرش فروش سے آراستہ تھا۔ اس پر آٹھ نو ہزار آدمی آسانی سے بیٹھ سکتے تھے۔

ہم اور ابا جی محل میں جا کر بیٹھتے تھے۔ پردوں کے پیچھے سینکڑوں بیکامات بیٹھی میلاد شریف سنا کرتی تھیں۔ عصر کے وقت سے مولود شریف کی محفل شروع ہوتی تھی۔ اور نماز مغرب کے بعد دو گھنٹے کی اجازت کھانا کھانے کی ملتی تھی۔ پھر نو بجے شب سے جاگزیں شروع ہو جاتا تھا۔ کبھی دو بجے رات کو اور کبھی چار بجے رات کو ختم ہوتا تھا۔ حضور نواب صاحب نے خود ایک بڑی کتاب مولود شریف کی تصنیف فرمائی ہے۔ سات دن تک وہی کتاب پڑھ کر ختم کی جاتی ہے۔ اس کے بعد شعر اور منا جاتیں محفل میں خوش الحانی کے ساتھ پڑھی جاتی تھیں۔

مولود شریف سننے کے لئے ہر روز چھ سات ہزار آدمی جمع ہوتے تھے۔ سب کو عطر ملا جاتا تھا۔ اور پھولوں کے ہار گلے میں پہنائے جاتے تھے۔ اور ان پر گلاب پاشی ہوتی تھی۔ ہر روز تین من برف آتی تھی۔ اور خدا جانے کتنے من لڈو حاضرین کو تقسیم ہوتے تھے جو فی آدمی دس دس لڈو ملتے تھے۔ بانٹنے والے کسی کو سات کسی کو آٹھ لڈو دیتے تھے۔ باقی آپ اڑالتے تھے۔ اس پر کسی نے نواب صاحب کو رپورٹ کر دی۔ حضور نواب صاحب نے حکم دیا کہ آدھ آدھ سیر کا ایک لڈو بنایا جائے۔ جو ایک تھیلی میں رکھ کر فی آدمی بانٹا جاتا تھا۔ بعض آدمی مولود شریف سن کر حال کھیلتے۔ نعرے مارتے تھے۔ مجھے بھی حضور ولی عہد صاحب فرمانے لگے کہ عزیز تم بھی ایک نعر لگاؤ۔

رسول خدا ﷺ کی پیدائش کے دن نو بجے سے محفل شروع ہو کر چار بجے صبح کو ختم ہوئی۔ چار بجے صبح کو عین پیدائش کے وقت سوتوپوں کی سلامی سر ہوئی۔ قیدی رہا کئے گئے۔ چاندی کی ضراحیوں اور چاندی کے کٹوروں میں پانی دیا گیا۔ برف کے طباق بھی چاندی کے تھے۔ اس کے سوا دودھ... شربت... کھجوریں... لڈو... اور چاندی کے ورقوں والے پان سب کو تقسیم کئے گئے۔

مردانہ محفلیں تو ہو چکی ہیں۔ اب محلوں میں بیگمات محفلیں کریں گی۔ ان میں بیگمات ہیں شامل ہوں گی۔ (عزیز الشفیع، تہذیب ۲/۱۹۱۰ء)

❖ زمائل میلاد حضور ﷺ ۳۶۳ ❖

۔۔ ❖ ❖ ❖ ﷺ ﷺ ﷺ ❖ ❖ ❖

مصلح اہل سنت حضرت مولانا قاری محمد مصلح الدین صدیقی قادری رحمہ اللہ
﴿م ۱۹۸۳ء حیدرآباد﴾ کی دکن میں سید تقی الدین صاحب سے ملاقات ہوئی، تو وہ بہت خوش ہوئے اور اپنے یہاں میلاد النبی ﷺ کے جلسہ میں شرکت کی دعوت دی۔ اُس جلسہ میلاد میں کئی سالوں سے جناب مناظر احسن گیلانی ”عثمانیہ یونیورسٹی“ کے صدر شعبہ دینیات تقریر کرتے تھے اور سکندر آباد کی مسجد میں خطابت بھی کرتے تھے۔ سید تقی الدین صاحب کے گھر جس طرح میلاد النبی ﷺ ہوتا تھا، اُس کے بارے میں قاری صاحب نے

جو تفصیل بیان کی وہ یہ ہے کہ

میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسی تقریب میں نے کبھی نہیں دیکھی، فجر کے بعد ہی مرد اور عورتیں چھوٹے، بڑے سبھی تلاوت میں مشغول ہوتے، یہ سلسلہ گیارہ بجے تک رہتا، ظہر کے بعد سب لوگ مل کر سو الاکھ مرتبہ درود شریف کا ختم پڑھتے، عصر کے بعد مہمانوں کی آمد ہوتی، حکومت دکن کے تمام عمائدین وہاں آتے کہ قاسم رضوی، نواب منظور یار جنگ اور نواب مقصود وغیرہ بھی آتے۔ پھر جلسہ شروع ہوتا، پہلے تلاوت قرآن مجید پھر حیدر آباد کے کچھ لوگوں کی ایک جماعت قصیدہ بردہ شریف پڑھتی، اس کے بعد تقریر ہوتی، اس بار قاری صاحب کی تقریر ہوئی۔

❖ تذکرہ مصلح ہلسنت از حضرت علامہ مولانا بدر القادری ❖

❖ ❖ ❖ صلی اللہ علیہ وسلم ❖ ❖ ❖

حضرت ملا علی قاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ (میلاد شریف کی مقبولیت کا یہ عالم ہے) کہ بعض بوڑھی عورتیں چرخہ چلا کر اور سوت کات کر رقم جمع کرتی ہیں تاکہ کھل میلاد قلم کریں، علماء کرام و بزرگان دین کو مدعو کریں اور اس موقع پر اپنی قدرت و توفیق کے مطابق ان کی ضیافت کریں۔ ❖ ❖ ❖ الموراء المری فی الموند نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ❖ ❖ ❖

❖ ❖ ❖ صلی اللہ علیہ وسلم ❖ ❖ ❖

حضرت شاہ سلیمان پھلواڑی رحمہ اللہ نے میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محافل شروع کیں تو ان کے بعد سید ممتاز علی نے خواتین کے مشہور محلے ”تہذیب نسواں“ کے ۲۵ دسمبر ۱۹۰۹ء کے شمارے میں عید میلاد کو باقاعدہ منانے کی تجویز پیش کی۔ سید ممتاز علی نے لکھا: ”اگر اہل اسلام جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے دن تمام ملک میں عام عید میلاد منانے شروع کر دیں تو بڑی خوشی اور نیکی کا کام ہوگا۔ بزرگوں کی یاد کا روقم رخصت اور ان وقتہ ارواح کی طرح منانا، دنیا میں نیک دلی اور خدا ترسی کی صفت پیدا کرتا ہے۔ یہی اہلیہ مرحومہ نے بار بار اس تحریک کا ارادہ کیا، مگر افسوس کسی نے کسی وجہ سے اس کا موقع نہ آیا، یہی اچھا ہوا کہ آئندہ سال سب تہذیبی بہنیں مولود شریف کے دن عید میلاد منائیں اور اللہ تعالیٰ کے ہاں

سدا میلا دمنّاؤ، کملی والے دا
 ایہہ میلا دنی سرور دا
 تسیں وی میلا دمنّاؤ، کملی والے دا
 حوراں رل مل جشن مناو
 تسیں وی جشن منّاؤ، کملی والے دا
 زل مل سہرا گاؤ، کملی والے دا
 سدا میلا دمنّاؤ، کملی والے دا

﴿ تاجدروا دین عزیز شریف: ۲۹۹ ﴾

- ❖ ❖ ❖ ﴿حَسْبِيَ اللَّهُ عَلَى عِيبِهِ مَعْفُوهُ﴾ ❖ ❖ ❖



میلادُ النبی ﷺ اہل برزخ کے لئے عید

پروفیسر باغ حسین کمال رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ کے دربارِ اقدس میں بازیابی کے بھی کئی درجے ہیں۔ اول یہ کہ دن رات اُس کی روح وہیں مقیم رہے... دوم یہ کہ صبح و شام حاضر ہو... سوم یہ کہ ہفتہ میں ایک بار... چہارم یہ کہ میلادُ النبی ﷺ کے موقع پر بازیابی کی اجازت ملے۔ اہل برزخ کے لئے میلادُ النبی ﷺ کا موقع عید کی کیفیت رکھتا ہے۔ اُس روز اللہ رب العزت کی طرف سے اَرْض و سَمَوَات عرش اور بالاتر مقامات بلکہ ساری کائنات کو آراستہ و پیراستہ کرنے کا خصوصی اہتمام کیا جاتا ہے۔ یہ آرائش و زیبائش دیدنی ہوتی ہے۔ مگر اہل کشف میں سے بھی چند خوش نصیبوں کو ہی یہ جلوے دکھائے جاتے ہیں۔ ﴿حَالِ سَفَرِ ۸۴﴾

فائدہ: یعنی عید میلادُ النبی ﷺ کے موقع پر تمام اہل برزخ کو دربارِ اقدس میں جانے کی اجازت ملتی ہے۔ کتنا خوش کن موقع ہوتا ہے اللہ کریم ہمیں ان سے پورا پورا فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔

آج محبوبِ خدا کی عید ہے..... عید ہے اہل برزخ کی عید ہے

پروفیسر محمد اکرم مدنی لکھتے ہیں کہ یہ موقع اتنا عظمت و رفعت اور انعام و اکرام والا ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ میلاد منانے والوں اور شرکت کرنے والوں کو خصوصی انعامات عطا فرماتے ہیں اور یہ انعامات اتنے عظیم الشان اور گراں قدر ہوتے ہیں کہ اس موقع کے علاوہ کسی اور عبادت و ریاضت پر نہیں ملتے۔ ہمارا اپنا تجربہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمیشہ عید میلاد کے موقع پر اپنے غلاموں کو اپنے لطف و کرم سے ایسا نوازتے ہیں کہ اس کی تفصیل کے لئے الفاظ ناپید ہیں۔

ایک بات ذہن نشین کر لیں کہ محافل میلاد حضور نبی کریم ﷺ کو بہت پیاری و محبوب ہوتی ہیں۔ اس لئے ان کا از حد ادب و احترام کریں۔ یہ محفلیں اکثر رسول اللہ ﷺ کے

رُوبرو پیش کی جاتی ہیں۔ لیکن شرکاء کو معلوم نہیں ہوتا اور وہ کوئی ایسی حرکت کر دیتے ہیں جو حضور نبی کریم ﷺ کو ناگوار گزر جاتی ہے۔ اگر محفل منعقد کرنے والا کوئی حضور نبی کریم ﷺ کا بہت لاڈلا ہو تو حضور نبی کریم ﷺ خود بنفس نفیس تشریف لاتے ہیں اور رونق کو دو بالا فرماتے ہیں، لیکن ہر محفل میلاد میں آپ ﷺ تشریف نہیں لاتے کیونکہ یہ اُن کی شان سے بہت ورا ہے۔ الحمد للہ مجھے ایسی بہت سی محافل میں شرکت کرنے کا موقع ملا جن میں رسول اللہ ﷺ خود تشریف فرما تھے۔ ❖ معجزات مصطفیٰ ﷺ: ۹۳ از پروفیسر محمد ارم مدنی ❖

آؤ مشتاقانِ محفل، محفلِ میلاد میں = رحمتیں بے حد ہیں نازاں، محفلِ میلاد میں
ذکرِ حق، نعتِ پیمبرِ اجتماعِ مومنین = جمع ہیں یہ سب فضائل، محفلِ میلاد میں
قاریِ میلاد جب اٹھ کر لگے پڑھنے سلام = سب اٹھے محفل کی محفل، محفلِ میلاد میں
کچھ تو اس محفل میں پایا ہے جو یوں ادب سے = نہ کے بل آتا ہے بیدار، محفلِ میلاد میں
❖ ❖ ❖ صلی اللہ علیٰ حبیبہ فعمدہ الہ وسلم ❖ ❖ ❖

میلادِ مصطفیٰ ﷺ کو محفلِ سجا کے دیکھو نیز اسے مشکل کوئی رہوے تہ پھر آئیں
خرچ کرتوں عظمتِ مصطفیٰ ﷺ اتے تیرا مل نہ پوے تہ پھر آئیں
اودے رستے تہ چل تہ ہی دور منزل ہے رہوے تہ پھر آئیں
دنیا دی گل مستانیاں اک پاسے بھیڑ قبہ وچہ جے تہ پھر آئیں
❖ ❖ ❖ فیضانِ انیس: ۱۳۳ ❖ ❖ ❖



نعت خوانی کا انعام

حضور نبی کریمؐ سرورِ کائنات ﷺ خود محفل میں بیٹھتے تھے اور اپنی محفل نعت منعقد کرواتے تھے۔ سیدنا حسان رضی اللہ عنہ کو فرماتے کہ حسان ہم اپنی محفل میں نیچے بیٹھتے ہیں تو نعت سنا، چنانچہ حضرت حسان رضی اللہ عنہ، حضور ﷺ کی شان میں نعتیہ اشعار کہتے۔ حدیث صحیح ہے کہ حضور ﷺ دعا فرماتے کہ یا اللہ! جب تک حسان میری نعت پڑھتا رہے جبرائیل امین کو اس کی مدد کے لیے مقرر فرما دے، ملاحظہ فرمائیں:

ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں:

كان رسول الله ﷺ بضع لحسان منبراً في المسجد يقوم عليه قائماً
يفأخر عن رسول الله ﷺ او قالت ينافع عن رسول الله ﷺ -

”حضور نبی اکرم ﷺ حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے لئے مسجد نبوی میں منبر رکھواتے، وہ اس پر کھڑے ہو کر رسول اللہ ﷺ کے متعلق (کفار و مشرکین کے مقابلہ میں) فخریہ شعر پڑھتے یا فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ کا دفاع کرتے۔“

حدیث شریف میں وارد لفظ ”کمان“ اس امر کی خبر دیتا ہے کہ یہ واقعہ بار بار ہوا اور یہ آپ ﷺ کا معمول تھا۔ آپ ﷺ ہمیشہ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو مسجد نبوی میں منبر پر بلاتے اور وہ حضور ﷺ کی شان میں نعت پڑھتے اور کفار کی ہجو میں لکھا ہوا کلام سناتے۔ اس سے آپ ﷺ کی عظمت و شوکت اور علوم مرتبت کا پتہ چلتا ہے۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا مزید بیان فرماتی ہیں کہ حضرت حسان رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کی نعت پڑھتے تو آپ ﷺ خوش ہو کر فرماتے:

إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يُؤَيِّدُ حَسَانَ بَرُوحِ الْقُدُسِ مَا يَفْأَخِرُ أَوْ يَنْفَعُ عَنْ رَسُولِ
اللَّهِ ﷺ - (ترمذی۔ مسند احمد۔ حاکم المتدرک ابو یعلیٰ)

”بے شک اللہ تعالیٰ روح القدس کے ذریعے حسان کی مدد فرماتا ہے جب کہ وہ اللہ

کے رسول کے متعلق فخریہ اشعار بیان کرتا ہے یا (اشعار کی صورت میں) ان کا دفاع کرتا ہے“

اُم المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہے کہ اُنہوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت حسان رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہوئے سنا:

ان روح القدس لا يزال يويدك ما نافحت عن الله ورسوله
هجاهم حسان فشفي واشتفى -

”بے شک روح القدس (جبرئیل امین) تمہاری مدد میں رہتے ہیں؛ جب تک تم اللہ اور اس کے رسول کا دفاع کرتے ہو۔..... حسان نے کافروں کی ہجو کی (مسلمانوں کو) تشفی دی اور خود بھی تشفی پائی۔“ ﴿مسلم شریف ☆ بیہقی شریف﴾

- ❖ ❖ ❖ ﴿صَلَّى اللّٰهُ عَلَى حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ﴾ ❖ ❖ ❖ -

سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک رات ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ خیبر کی طرف جا رہے تھے قافلہ میں سے ایک شخص نے میرے بھائی عامر ابن اکوع سے جو کہ بلند پایہ شاعر تھے کہا کہ آج آپ ہمیں اپنا کچھ کلام سنائیں۔ وہ اونٹ سے اترے اور شعر پڑھنے لگے جن میں سے دو یہ ہیں۔

اللَّهُمَّ لَوْ لَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلِّينَا

فَاغْفِرْ فِدَى لَكَ مَا اقْتَصَيْنَا وَثَبَّتَ الْأَقْدَامَ إِنَّ الْأَقِينََا

ترجمہ:- اے ہمارے پروردگار! اگر تو (اپنا محبوب ہمارے درمیان بھیج کر) ہمارے شامل حال نہ ہوتا تو ہم ہرگز ہدایت نہ پاسکتے نہ ہی ہم (ایمان کی) تصدیق کرتے اور نہ نماز قائم کرسکتے، میں تجھ پر فدا، تو ہماری خطا میں معاف فرما جب تک ہم تقویٰ اختیار کرتے ہوئے ہیں اور جب دشمن سے ہمارا سامنا ہو تو ہمیں ثابت قدمی عطا فرما۔

یہ اشعار سن کر حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”مَنْ هَذَا السَّائِقِ“ یہ اونٹنی چلانے والا (اور میری نعت کہنے والا) کون ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: ”عَامِرَ ابْنِ الْأَكْوَءِ“ عامر بن اکوع ہیں۔ ”فَقَالَ يَرْحَمَهُ اللَّهُ“ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ

تعالیٰ ان پر رحمت (نازل) فرمائے۔

﴿صحیح بخاری شریف ☆ صحیح مسلم شریف ☆ بیہقی شریف ☆ طبرانی شریف﴾

۔۔۔ ﴿حَلَّى اللّٰهُ عَلٰی حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَسَلَّمَ﴾ ❖ ❖ ❖

حضرت سیدنا کعب بن زہیر رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے نعتیہ اشعار پڑھے جن میں ایک شعر اس طرح تھا:

ان الرسول لنور يستضاء به

و صارم من سيوف الله مسلول

”بے شک یہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نور ہیں جن سے روشنی اخذ کی جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی شمشیروں میں سے برہنہ شمشیر ہیں“

یہ شعر سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم بہت خوش ہوئے اور سیدنا کعب بن زہیر رضی اللہ عنہ کو اپنی چادر عنایت فرمائی۔

ابن قانع بغدادی (م ۳۵۱ھ) روایت کرتے ہیں کہ کعب رضی اللہ عنہ نے یہ شعر پڑھا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں چادر عنایت فرمائی جسے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان کی اولاد سے مال کے بدلہ خرید لیا یہی وہ چادر تھی جسے خلفاء عیدوں کے موقع پر پہنتے تھے۔

﴿المستدرک للحاکم جلد سوم ☆ السنن الکبریٰ للبیہقی جلد دہم ☆ البدایہ والنہایہ﴾

اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ نعت سن کر نعت خواں کو نذرانہ کے طور پر کچھ دینا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت مبارکہ ہے۔

۔۔۔ ﴿حَلَّى اللّٰهُ عَلٰی حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَسَلَّمَ﴾ ❖ ❖ ❖

حضرت محمد ابوالموہب شاذلی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ میں نے مجلس میں یہ نعت

پڑھی.....

مُحَمَّدٌ بَشَرٌ لَا كَمَا لِبَشَرٍ..... بَلْ هُوَ يَاقُوتُ بَيْنَ الْحَجَرِ

ترجمہ: پیارے محمد صلی اللہ علیہ وسلم بشر ہیں لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مثل کوئی بشر نہیں

آپ تو ایسے شان والے ہیں جیسے پتھروں میں یاقوت

تو مجھے نبی پاک ﷺ کی زیارت ہوئی اور آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا.....

”قَدْ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ وَلِكُلِّ مَنْ قَالَهَا مَعَكَ“

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے تجھے اور تیرے ساتھ جتنے یہ ”نعت شریف

پڑھنے والے تھے سب کو بخش دیا

اُس کے بعد حضرت ابوالموہبؒ اپنے آخری دم تک ہمیشہ ہر مجلس میں یہ نعت

شریف پڑھتے رہے۔ ﴿طبقات کبریٰ: ۲/۶۹﴾

خوشا چشم کو نگر و مصطفیٰ را... خوشاد دل کہ دارد خیال محمد (ﷺ)

﴿تفسیر روح البیان مترجم پارہ ۲۶: ۳۳۸﴾

اس سے ہماری محافل نعت کا وہ طریقہ خوب ثابت ہوتا ہے کہ جس میں نعت خوان

اپنی خوانی میں سامعین کو بعض اشعار میں اپنے ساتھ کر لیتا ہے اس سے ہم سب کو اس طرح

صلہ نصیب ہونے کی امید ہوتی ہے جیسے شاذلیؒ کو نصیب ہوئی۔

﴿نعت خوانی عبادت ہے: ۳۰﴾

۔۔۔ ﴿صلی اللہ علیٰ حبیبہ محمدؐ و آلہ وسلم﴾: ۱۰۰۔

اخیر عمر ۱۰۰ سال تک دانت دُرست رہے

عرب کے مشہور شاعر حضرت نابغہ جعدیؒ سے روایت ہے کہ انہوں نے انصر ربی

کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر دوسو (۲۰۰) اشعار پر مشتمل طویل قصیدہ پڑھا۔ جب

انہوں نے درج ذیل اشعار پڑھے:

ولا خیر فی حلم اذا لم یکن له - بوا در تحمی صفوہ ان یکدر

ولا خیر فی جہل اذا لم یکن له - حلیم اذا ما اورد الامر اصدا

(اس حلم میں کوئی خیر نہیں جب تک کہ اس کے ساتھ نصیب نہ کرے نہ ہو جو اس کے

صاف ہونے کو گدلا ہونے سے بچائے اور اس جہالت میں کوئی خیر نہیں جب تک کہ اس

کے ساتھ کوئی حلم والا نہ ہو جو کوئی معاملہ شخص آنے پر (اس سے) روکے۔

تو حضور اکرم ﷺ نے خوش ہو کر انہیں یہ دُعا دی:
لَا يَقْضُ اللَّهُ فَاكَ أَيْ لَا يُسْقِطُ اللَّهُ أَسْأَلَكَ (بیہقی شریف)

ترجمہ: اللہ تمہارے منہ کی مہر نہ توڑے

یعنی تمہارے دانت نہ گریں اور منہ کی رونق نہ بگڑے۔

اس حدیث کے راوی بیان کرتے ہیں کہ باوجودیکہ حضرت نابغہ جعدی رضی اللہ عنہ کی عمر ۱۰۰ سال کی ہو گئی تھی لیکن اُن کے کل دانت صحیح و سالم تھے اور اُولے کی طرح سفید تھے۔ راویان حدیث نے یہاں تک اپنا مشاہدہ بیان کیا ہے کہ ”إِذَا سَقَطَ لَهُ سِنٌ بَنَتْ لَهُ أُخْرَى“ (دارقطنی) جب اُن کا کوئی دانت گر جاتا تو بڑھا پے میں بھی اُس کی جگہ نیا دانت نکل آتا۔ یہ سراسر حضور اکرم ﷺ کی دُعا کی برکت تھی کہ نعت پڑھنے واہلے کے منہ کی خوبصورتی زندگی کی آخری سانس تک برقرار رہی۔

❖❖❖ الوفاء باحوال المصطفیٰ ﷺ ☆ اُسد الغابہ ☆ الاصابہ فی تمییز الصحابہ ☆ مواہب اللدنیہ ❖❖❖

❖❖❖ مقام مصطفیٰ ﷺ: ۵۸ راز علامہ ارشد القادری ❖❖❖

❖❖❖ صَلَّى اللَّهُ عَلَى خَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ❖❖❖

امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ کو چادر اور شفا یابی کا تحفہ

صاحب ”قصیدہ بروہ“ امام شرف الدین بوصیری (۶۰۸-۶۹۶ھ) کا نام کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ وہ اپنے زمانے کے بقیع عالم دین، شاعر اور شہرہ آفاق ادیب تھے۔ اللہ رب العزت نے آپ کو بے پناہ صلاحیتوں سے نوازا تھا جن کی بناء پر امراء و سلاطین وقت آپ کی بہت قدر کرتے تھے۔ ایک روز جا رہے تھے کہ سر راہ ایک نیک بندہ خدا سے آپ کی ملاقات ہو گئی انہوں نے آپ سے پوچھا: بوصیری! کیا تمہیں کبھی خواب میں حضور نبی اکرم ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی ہے؟ آپ نے اس کا جواب نفی میں دیا لیکن اس بات نے ان کی کایا پلٹ دی اور دل میں حضور نبی اکرم ﷺ سے عشق و محبت کا جذبہ اس قدر شدت اختیار کر گیا کہ ہر وقت آپ ﷺ کے خیال میں مستغرق رہنے لگے۔ اسی دوران میں

آپ نے چند نعتیہ اشعار بھی کہے۔

پھر اچانک ان پر فالج کا حملہ ہوا جس سے ان کا آدھا جسم بیکار ہو گیا، وہ عرصہ دراز تک اس عارضہ میں مبتلا رہے اور کوئی علاج کارگر نہ ہوا۔ اس مصیبت و پریشانی کے عالم میں امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ کے دل میں خیال گزرا کہ اس سے پہلے تو دنیاوی حاکموں اور بادشاہوں کی قصیدہ گوئی کرتا رہا ہوں کیوں نہ آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں ایک قصیدہ لکھ کر اپنی اس مرض لا دوا کے لئے شفا طلب کروں؟ چنانچہ اس بیماری کی حالت میں قصیدہ لکھا۔ رات کو سوئے تو مقدر بیدار ہو گیا اور خواب میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت شرف یاب ہوئے۔ عالم خواب میں پورا قصیدہ آقائے کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑھ کر سنایا۔ امام بوصیری کے اس کلام سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس درجہ خوش ہوئے کہ اپنی چادر مبارک ان پر ڈالی اور اپنا دست شفاء پھیرا جس سے دیرینہ بیماری کے اثرات جاتے رہے اور وہ فوراً تندرست ہو گئے۔ اگلی صبح جب آپ اپنے گھر سے نکلے تو سب سے پہلے جس شخص سے آپ کی ملاقات ہوئی وہ اس زمانے کے مشہور بزرگ حضرت شیخ ابوالرجاء تھے۔ انہوں نے امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ کو روکا اور درخواست کی کہ وہ قصیدہ جو انہوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں لکھا ہے انہیں بھی سنائیں۔ امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا کہ کون سا قصیدہ؟ انہوں نے کہا: وہی قصیدہ جس کا آغاز اس شعر سے ہوتا ہے:

أَمِنْ تَذَكُّرٍ جِرَانٍ بَرَى سَلَمٍ
مَزَجَتْ دُمْعًا جَرَى مِنْ مَقْلَةٍ بَدَمٍ

ترجمہ:- کیا تو نے ذی سلم کے پڑوسیوں کو یاد کرنے کی وجہ سے گوشہ چشم سے بے

والے آنسو کو خون سے ملا دیا ہے؟

آپ کو تعجب ہوا اور پوچھا کہ اس کا تذکرہ تو میں نے ابھی تک کسی سے نہیں کیا، پھر

آپ کو کیسے پتہ چلا؟ انہوں نے فرمایا کہ خدا کی قسم جب آپ یہ قصیدہ آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم

کو سنارہے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم خوشی کا اظہار فرما رہے تھے تو میں بھی اسی مجلس میں ہمہ تن گوش

اسے سن رہا تھا۔ اس کے بعد یہ واقعہ مشہور ہو گیا اور اس قصیدہ کو وہ شہرت دوام ملی کہ آج تک

سوارِ برق شد ما ہے فلک آمدِ عناں گیرش = برکابش بوسہ برپازد ملک بوسہ اکابش را

گرا می در قیامت آں نگاہِ مغفرت خواہد

کہ در آغوش گیرد جرم ہائے بے حسابش را

۔۔ ❖ ❖ ❖ ﷺ ❖ ❖ ❖ ۔۔

نعت شریف سنتے سنتے جان دے دی

ثناء خوانِ مصطفیٰ حضرت علامہ صائم چشتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ چند سال پہلے کراچی میں پیر طریقت حضرت جناب محمد فاروق صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں مجلس نعت خوانی میں عزیز محترم حافظ طاہر رحمانی المعروف بجلی صاحب نے ایک نعت پڑھی جس کا مطلع تھا!

گھٹاؤ اشک برساؤ مدینہ یاد آیا ہے

سماں ساون کا دکھلاؤ مدینہ یاد آیا ہے

حافظ صاحب یہ نعت پڑھ رہے تھے کہ پیر صاحب کے ایک میمن مرید نے فریاد کرتے ہوئے کہا!

مدینہ یاد آیا ہے۔۔۔ مدینہ یاد آیا ہے

اس کے ساتھ ہی اُس نے اپنا سر اپنے شیخ کے زانو پر رکھ دیا حافظ صاحب نے نعت ختم کر لی تو پیر صاحب نے اُس شخص کی طرف اشارہ کر کے فرمایا اے اٹھا لو یہ مدینہ منورہ کی خوشگوار فضاؤں میں پہنچ چکا ہے۔

جب دوسرے مریدوں نے اُسے اٹھانا چاہا تو دیکھا کہ وہ اس دار فانی سے جنت الفردوس کی طرف روانہ ہو چکا ہے۔

• خطباتِ چشتیہ حصہ اول: ۵۶ •

۔۔ ❖ ❖ ❖ ﷺ ❖ ❖ ❖ ۔۔

سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی اک عاشقہ

مزید فرماتے ہیں کہ ایسے ہی جامع مسجد صدیقیہ پیپلز کالونی فیصل آباد کے خطیب اور بانی حضرت مولانا اللہ بخش صاحب مدظلہ العالی کی زوجہ محترمہ بی بی آمنہ بی بی جج کی درخواست منظور نہ ہونے کی وجہ سے جج پر نہ جاسکیں۔ تو انہوں نے ایک یہی مطلع پڑھنا شروع کر دیا۔

گھٹاؤ اشک برساؤ مدینہ یاد آیا ہے

سماں ساون کا دکھلاؤ مدینہ یاد آیا ہے

وہ نیک بخت اور خوش نصیب عالم بیقراری میں یہ نعت پڑھتی جا رہی تھی اور اُس کی آنکھوں سے اشکوں کا سیلاب جاری تھا، اچانک اُس نے تڑپ کر کہا! مدینہ یاد آیا ہے... مدینہ یاد آیا ہے اور اس کے ساتھ ہی اُس خوش نصیب کی روح ملکہ مملکتِ تقدس سیدہ آمنہ علیہا السلام کی غلامی کے لئے جنت الفردوس کو روانہ ہو گئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ سامعین کرام! آپ کے ذوق کو دوبالا کرنے کے لئے پوری نعت پیش خدمت ہے۔

گھٹاؤ اشک برساؤ مدینہ یاد آیا ہے

سماں ساون کا دکھلاؤ مدینہ یاد آیا ہے

تڑپ کر اے دل بے تاب تڑپا دے زمانے کو

جلا دو بجلیو آ کر خوشی کے آشیانے کو

مجھے کچھ اور تڑپاؤ مدینہ یاد آیا ہے

گھٹاؤ اشک برساؤ مدینہ یاد آیا ہے

نہ چھیڑو واعظو جنت کے لالہ زار کی باتیں

سناؤ آج بس مجھ کو دیارِ یار کی باتیں

مجھے کچھ اور تڑپاؤ مدینہ یاد آیا ہے

گھٹاؤ اشک برساؤ مدینہ یاد آیا ہے

خدا کے واسطے روکو نہ مجھ کو آج رونے دو
مرے اشکوں کو بہنے دو مجھے بیتاب ہونے دو
مجھے اب کچھ نہ سمجھاؤ مدینہ یاد آیا ہے
گھٹاؤ اشک برساؤ مدینہ یاد آیا ہے
تصور میں مرے رہنے بھی دو رنگین فضاؤں کو
محمد کے شہر کو گنبد خضرا کی چھاؤں کو
نہ اب صائم کو بہلاؤ مدینہ یاد آیا ہے
سماں سان کا دکھلاؤ مدینہ یاد آیا ہے

۔۔ ❖ ❖ ❖ خطباتِ چشتیہ حصہ اول: ۵۶ ❖ ❖ ۔۔

۔۔ ❖ ❖ ❖ ﷺ ❖ ❖ ۔۔

سیالکوٹ، پسرور روڈ پر دھیرا سندھا کے قریب گھسن باؤس میں حاجی محمد نعیم چوہان کی
میزبانی میں منعقد ہونے والی چھٹی سالانہ ”کل پاکستان محفلِ نعت“ میں عالمی شہرت یافتہ
نعت خواں سید محمد فصیح الدین سہروردی بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں نعت شریف کا ہدیہ پیش
کر رہے تھے جب آپ اس مصرع پر پہنچے کہ۔۔

”آقا تیری نعت سنتے سنتے میری جان نکل ہی جائے“

تو ایک عاشقِ رسول اور محافلِ نعت کی روح محمد ریاض بٹ کی روح پرواز کر گئی۔ محمد
ریاض کو ہزاروں سوگواروں کی موجودگی میں موضعِ ہندل کے مقامی قبہستان میں سپہِ و خاک
کردیا گیا۔

❖ روزنامہ جنگ منگل ذیقعد، ۱۴۲۸ھ ۲۷ نومبر ۲۰۰۶ء ۱۴ ستمبر ۲۰۰۶ء ❖

❖ ماہنامہ رضائے مصطفیٰ ﷺ گوجرانوالہ، ذوالحجہ ۱۴۲۸ھ ۲۹ ستمبر ۲۰۰۶ء ❖

۔۔ ❖ ❖ ❖ ﷺ ❖ ❖ ۔۔



میلادِ مصطفیٰ ﷺ میں شرکت کی ترغیب

اپنے اپنے گھروں پر چراغاں کے علاوہ بھی مسلمان بھائیوں کے گھروں میں چراغاں کروائیں، دوسروں کو بھی ترغیب دیں، یکم ربیع الاول سے بارہ ربیع الاول تک صرف گھروں کی سطح پر چھوٹی چھوٹی فیملی محفل میلاد کا انعقاد کریں (جو کہ حسب استطاعت ہو)

علامہ یوسف بن علی بن زریق شامی رحمہ اللہ کے متعلق علامہ ابن ظفر فرماتے ہیں کہ میں نے اُن سے سنا کہ وہ مصر کے شہر حجاز میں اپنے گھر جہاں وہ محفل میلادِ النبی ﷺ کا انتظام کرتے تھے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کی بیس سال قبل زیارت کی تھی۔ میرا ایک دینی بھائی شیخ ابوبکر الحجار تھا، میں نے دیکھا گویا کہ میں اور یہ ابوبکر دونوں نبی پاک ﷺ کی بارگاہ میں بیٹھے ہیں، چنانچہ ابوبکر نے اپنی داڑھی پکڑی اور اسے دو حصوں میں تقسیم کیا اور آپ ﷺ سے کوئی کلام کیا، جسے میں نہ سمجھ پایا، نبی کریم ﷺ نے اُسے جواب دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: اگر یہ نہ ہوتا تو یہ آگ میں ہوتی اور میری جانب متوجہ ہو کر فرمایا: میں تجھے ضرور سزا دوں گا۔ آپ کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! کس وجہ سے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تاکہ تم میلاد شریف اور سنتوں کو نہ چھوڑو۔ شیخ یوسف بن علی فرماتے ہیں۔ چنانچہ میں بیس سال سے آج تک یہ عمل اپنا رہا ہوں، علامہ ابن ظفر کہتے ہیں کہ میں نے انہی شیخ یوسف سے سنا ہے کہ میں نے اپنے بھائی ابوبکر حجار سے انہوں نے منصور نثار سے سنا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو خواب میں دیکھا، آپ ﷺ نے میرے (شیخ یوسف کے) متعلق فرمایا کہ اُسے کہو کہ وہ میلاد شریف ترک نہ کرے، تمہیں اس سے غرض نہیں، کہو وہ اس سے کچھ کھائے یا نہ کھائے۔ ﴿سبل الہدیٰ والرشاد جلد اول صفحہ نمبر ۳۶۳﴾

میلاد منانے کا انقلابی انداز

جب حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا اپنے شوہر حضرت حارث رضی اللہ عنہ سمیت اپنے قبیلے کی اور عورتوں کے ساتھ مکہ مکرمہ تشریف لائیں۔ سواری کے کمزور ہونے کی وجہ سے سب سے بہت پیچھے رہ گئی تھیں۔ واپسی پر حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے تو سواریاں ایسے چالاک و طیار ہو گئیں کہ سب سے آگے نکل گئیں۔ دوسری دایاں حیران تھیں کہ سواری اگر وہی ہے تو اب اتنی تیز کیوں ہے۔ اس میں یہ نکتہ بھی پوشیدہ ہے ترقی و عظمت کا انحصار حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت پر ہے۔ جو قوم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کو اپنے نفس پر اور فکر و عمل پر سوار کر لے گی اقوام جہاں سے آگے نکل جائے گی اور یونہی جو فرد آپ کی تعلیمات و ہدایت کو اپنے نفس پر سوار کر لے گا دوسرے افراد کے مقابلے میں امتیازی حیثیت سے آگے نکل جائے گی۔ بات صرف محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے وابستگی کی ہے۔ ہماری اجتماعی و انفرادی ترقی کا انحصار آپ کی اتباع پر ہے۔ حضور شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم امام الکمل ہیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت امام الامم جوان کا ہو جائے گا سب اس کے ہو جائیں گے۔ خدائی بھی اور خدا بھی۔ اقبال فرماتے ہیں خداوند کریم کا یہی اعلان ہے۔

کی محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں

یہ جہاں چیز ہے کیا لوٹ و قلم تیرے ہیں

دنیا کی پیشوائی و رہنمائی کا عظیم منصب آخری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری امت کے لئے ہے۔ اس کا ظہور تب ہوگا جب امت اپنے مقام سے آشنا ہوگی اور غلامی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے تقاضے پورے کرے گی۔ میلاد کے منکرین اسے کیا سمجھ سکتے ہیں۔ ان کی منفی سوچ کا منشا ہی پھر اور ہے۔ ہاں میلاد منانے والوں کو اس نکتے پر غور کرنا چاہئے کہ اصل میلاد اور روح میلاد یہی ہے۔

اگر خدا نخواستہ کوئی شخص جھنڈیاں لگا کر جلوس نکال کر اور پچھلے عرواں کا اہتمام کر کے یہ سمجھتا ہے کہ میلاد منانے کا حق ادا ہو گیا ہے تو وہ شدید غلط فہمی کا شکار ہے۔ اس قسم کے انداز

بھی ضروری ہیں کہ ان سے حضور پر نور ﷺ سے محبت کا اظہار ہوتا ہے۔ مگر اس کی روح تو یہ ہے دامنِ مصطفیٰ ﷺ سے سچی اور مکمل وابستگی اختیار کی جائے اور قوم میں یہ شعور پیدا کیا جائے کہ دنیا و آخرت کی کامیابی کا دار و مدار نبی آخر الزمان ﷺ کی محبت و اطاعت پر ہے۔ حضور ﷺ کی محبت جانِ ایمان اور آپ کی اطاعت اصل اسلام ہے۔ خیال فرمائیے اللہ کے حبیب پاک ﷺ نے دنیا میں قدم رکھتے ہی گویا اپنے مستقبل کے پروگرام اور برپا ہونے والے انقلاب اور اس کی افادیت کا اعلان کر دیا اور اس کے باوجود میلاد منانے والوں کو عمر بھر آئینِ مصطفیٰ ﷺ اور اس کی عظمت و برکت کا احساس نہ ہو کتنی تکلیف دہ بات ہے۔

ہاں ہاں! اے میلادِ رحمۃ للعالمین منانے والے خوش نصیب مسلمانو! واقعات کی ایک ایک شق پر غور کرو اور جشنِ میلاد اس طرح مناؤ کہ تمہاری سیرتِ اُسوۂ حسنہ کی شعاعوں سے مستنیر ہو۔ تمہاری صورتِ جمال و انصافی کے انوار و تجلیات کا پرتو ہو۔ تمہاری زبان ہی نہیں دل بھی اور تمہارا ظاہر ہی نہیں باطن بھی جھوم جھوم کر سرکارِ ابد قرار ﷺ کے نام نامی پر قربانی ہو رہا ہو۔ سراپا خیر ﷺ کا ذکر خیر سن کر تمہارا وجد بزمِ وجود کے لئے پیغامِ خیر بن گیا ہو۔ تمہاری فکر نور کے سانچے میں ڈھل جائے اور عقل نے عشق کی چادر اوڑھ لی ہو۔ آقا و مولیٰ ﷺ کے تشریف لاتے ہی مشارق و مغارب چمک اٹھیں اور شمال و جنوب جگمگا اٹھیں۔ تو کیسا غضب ہے کہ ہم انہیں کا میلاد منانیو! لے خود ظلمتِ فکر اور ظلمتِ عمل میں اسیر ہوں جس مطلع نور ﷺ نے دھرتی پہ قدم دھرتے ہی ساری دنیا کو بقیعہ نور بنا دیا ہو۔ کیا قیامت ہے اُس کے اُمتی عقلِ علم کا نور تلاش کرنے کے لئے دوسروں کے دروازوں پر دستک دیں حالانکہ اپنے نور کا میلاد منانے کے ناتے سے اب نور کی نشر و اشاعت ہمارے ذمے ہے۔ آج ضرورت ہے اس طرح میلاد منانے کی کہ دنیا سے ظلم و ستم کا قلع قمع کر دیں۔ آج ضرورت ہے اس طرح میلاد منانے کی کہ انسانوں کو انسانوں کا غلام بنانے والے سارے فلسفے حرفِ غلط کی طرح مٹا دیئے جائیں۔ آج ضرورت ہے اس طرح میلاد منانے کی کہ زمینِ عدل و مساوات سے بھر جائے۔ آج ضرورت ہے اس طرح میلاد منانے کی کہ کس نباشد در جہاں محتاج کس یعنی دنیا میں کوئی کسی کا محتاج نہ رہے۔

ہاں ہاں! اے سچے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے غلامو! اٹھو اور ترص و ہوس کے آتش کدے بجھا دو! اٹھو اور رنگ و نسل اور زبان کے بت اور دھمکے منہ گرا دو! اٹھو اور غلامی کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے مجبور و مقہور انسانوں کے لئے آزادی کا پیغام بن جاؤ! اٹھو اور دنیا بھر کے باطل پرستوں، انصاف دشمنوں، ستم کیشوں اور دہشت گردوں کے خلاف سیف من سیوف اللہ مسللوں کی کاٹ بن کر بیکسوں، کمپرسوں، ستم رسیدوں کے لئے سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے لعل کی نوید امن بن جاؤ۔ آج اسلام کے دشمن امت مسلمہ پر اپنا نیو ورلڈ آرڈر مسلط کرنا چاہتے ہیں تو اے میلاد منانے والو! میلاد کی انقلاب آفرینی سے سرشار ہو کر خود جاگو! ملت کو جگاؤ اور پھر پوری دنیا کو جگا دو کہ بزم ہستی کو میلاد دشمن شیطان کے فرزندوں، چیلے چانٹوں اور وارثوں کی مکروہ و مکارانہ سازشوں کی نحوست سے بچالو۔ تم خیر الامم ہو سرتا سرور لڈ آرڈر لانا تمہارا کام ہے شر پرستوں کا نہیں۔ لہذا میلاد اس طرح مناؤ کہ شیطان جس طرح صبح میلاد روتا تھا اور اپنی تباہی و بربادی پر ماتم کناں تھا۔ اب پھر رونے چلائے اور تمہارے نیو ورلڈ آرڈر سے ماتم کرنے پر مجبور ہو جائے۔ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری سے شرف ہو کر جانور سارے جانوروں سے آگے نکل سکتے ہیں تو ہم دنیا بھر کی قوموں سے آگے کیوں نہیں نکل سکتے۔ ہم بھی اس محبوب یکتا صلی اللہ علیہ وسلم کی حقی نسبت سے سرشار ہو کر یکتا بن سکتے ہیں۔ لہذا اے امت محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم۔

اٹھ کہ اب بزم جہاں کا اور ہی انداز ہے
مشرق و مغرب میں تیرے دور کا آغاز ہے

۵ رسائل میلاد حضور صلی اللہ علیہ وسلم ۱۴۸ ھ

محفل میلاد کی مقبولیت

ابوالانوار مولانا محمد اقبال رضوی صاحب فرماتے ہیں کہ جمعۃ المبارک اور ہفتے کی درمیانی شب بعد از نماز عشاء دھماڑیوال میں ایک جلسہ میلاد پاک صاحب اولاک منعقد ہوا نماز عشاء کے بعد سب نمازی اور احباب جلسہ گاہ میں میلاد پاک کی محفل میں شمولیت کے

میلاد کی محفل سے غیر حاضر نہیں ہیں۔ اب میں نے حاضری کا پختہ ارادہ کر لیا اور آپ سے عرض کی 'ان شاء اللہ ہم بھی حاضر ہوں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ آپ کے لیے تو عہد ضروری ہے میرے لیے دو سیاہ درندے بطور ضامن مقرر فرما دیئے جو ہاتھیوں کی طرح بڑے قد کاٹھ کے تھے انہیں آپ نے حکم دیا انہیں لائے بغیر نہ چھوڑنا۔

میں نے حضرت شیخ محمد شناوری رحمہ اللہ کو یہ سارا واقعہ سنایا۔ وہ بولے سب اولیاء اپنے نمائندوں کے ذریعے لوگوں کو بلاتے ہیں اور سیدی احمد بدوی رحمہ اللہ حاضری کے لیے خود لوگوں کو دعوت دیتے ہیں۔ مزید فرمایا کہ میرے مرشد حضرت محمد سروی رحمہ اللہ ایک سال حاضری سے قاصر رہے تھے تو حضرت احمد بدوی رحمہ اللہ نے انہیں ڈانٹتے ہوئے فرمایا تھا کہ ایسے مقام پر جہاں حضور سید کل علیہ السلام انبیاء عظام علیہم السلام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اولیائے عالی مقام بیٹے کے ساتھ بنفس نفیس تشریف ارزانی فرماتے ہیں وہاں تم نہیں آتے؟ یہ سن کر حضرت محمد سروی مولد کے لیے چل پڑے دیکھا تو لوگ واپس آ رہے ہیں اور اجتماع ختم ہو چکا ہے۔ آپ بطور تبرک ان کے کپڑوں پر ہاتھ پھیر کر اپنے منہ پر پھیرنے لگ گئے۔

سیدی محمد شناوری ذکر فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے آپ کے مولد میں حاضری دینے کا شدت سے انکار کیا تو اس کا ایمان سلب ہو گیا۔ اس کے وجود میں ایک بال بھی ایسا نہ رہا جسے دین اسلام کا ذرا بھی شوق ہو اس نے پھر حضرت سے مدد چاہی۔ آپ ﷺ نے فرمایا شرط یہ ہے کہ پھر ایسی باتیں نہیں کرو گے۔ اس نے اقرار کیا تو آپ نے اسے ایمان کا پتہ پہنا دیا اور فرمایا کس وجہ سے تو ہماری مخالفت کرتا ہے؟ وہ بولا کیونکہ ایسی مخلوق میں مرد اور عورتیں اکٹھے ہوتے ہیں۔ حضرت احمد نے جواب فرمایا یہی آپہ تو دوران طواف ہوتا ہے وہاں تو کوئی نہیں روکتا۔ مزید فرمایا مجھے اپنے رب کریم کی عزت کی قسم! جو بھی میں نے نافرمانی کرتا ہے اسے توبہ کی توفیق ملتی ہے اور پھر وہ توبہ نبھاتا ہے میں وحشیوں کی جھڑپوں میں اور مچھلیوں کی سمندروں میں نمرانی کرتا ہوں انہیں ایک دوسرے سے بچاتا ہوں کیا اللہ کریم مجھے اپنے مولد میں حاضر ہونے والوں کی حفاظت سے عاجز فرما دیں گے؟

ہمارے شیخ نے فرمایا: حضرت ابوالغیث بن قتیلہ جو محلہ لہری کے ایک عالم اور نیک

شخص تھے، مصر میں تھے۔ وہ بولا ق آئے تو دیکھا کہ لوگ مولد شریف کے سلسلہ میں اہتمام کر رہے ہیں اور کشتیوں میں اہتمام سے سوار ہو رہے ہیں۔ آپ نے اس بات کی مخالفت فرمائی، کہنے لگے پناہ بخدا! یہ لوگ حضور امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لئے اتنا اہتمام نہیں کرتے جتنا احمد بدوی رحمہ اللہ کی زیارت کے لیے کر رہے ہیں۔ ایک آدمی نے انہیں کہا سیدی احمد بدوی رحمہ اللہ عظیم ولی ہیں۔ وہ کہنے لگے اس محفل میں ان سے اعلیٰ مقام لوگ موجود ہیں۔

ایک آدمی نے انہیں مچھلی کھلانے پر اصرار کیا۔ انہوں نے مچھلی کھائی، تو ان کے حلق میں ایک کانٹا اتر گیا، وہ بہت سخت تھا، نہ تو وہ غطاس کے تیل سے نکلا اور نہ کسی اور حیلے سے وہ اُترا، ان کی گردن اتنی سوج گئی، جتنا کھجور کا مٹکا ہوتا ہے۔ نو ماہ تک وہ کھانے سے لطف اندوز نہ ہوئے، نہ پی سکے اور نہ سو سکے، مگر اللہ کریم نے بیماری کا سبب انہیں بھلا دیا۔ نو ماہ کے بعد سبب یاد آیا، کہنے لگے مجھے حضرت احمد بدوی رحمہ اللہ کے روضے پر لے چلو، لوگ آپ رحمہ اللہ کے روضے پر لے گئے۔ وہاں سورۃ یس کی تلاوت کی، سخت چھینک آئی اور خون سے لتھڑا ہوا کانٹا باہر نکل آیا۔ آپ نے کہا سیدی احمد رحمہ اللہ! میں اللہ کریم کے سامنے توبہ کر رہا ہوں، درد اور سوجن اسی لمحہ ختم ہو گئی۔ ﴿جامع کرامات اولیاء: ۲/۳۳۷﴾

۔۔ ﴿صَلَّى اللّٰهُ عَلٰی حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَسَلَّمَ﴾ ❖ ❖ ❖



مخالفت میلاد کی سزا

ابن ابی حاتم رحمہ اللہ اپنی تفسیر میں حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس عالم گیتی میں تشریف لائے تو زمین نور سے چمک اُٹھی۔ ابلیس نے کہا آج رات ایسا بچہ پیدا ہوا ہے جو ہمارا سارا کام بگاڑ دے گا۔ اُس کے چیلوں نے کہا تم جا کر اُسے ہو اس باختہ اور پاگل بنا دو۔ جب ابلیس اس برے ارادے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہوا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرائیل امین علیہ السلام کو بھیج دیا پھر جبرائیل علیہ السلام نے اُس کو ایسی ٹھوکر لگائی جس سے وہ مُلکِ عدن میں جا گرا۔

❖ المختصر الكبير في مترجم: ۱۲۷۱ از امام جلال الدین سیوطی **نُسیبہ** ❖ یہ تہ حلبیہ مترجم ۲۲۲۱ از علامہ حبیبی **نُسیبہ** ❖

مذکورہ بالا روایت سے درج ذیل امور ثابت ہوئے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت مقدسہ کے موقع پر اظہارِ ناخوشی کرنا شیطانی فعل ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت پر ناخوشی عند اللہ انتہائی قبیح فعل ہے۔ اس لئے کہ

شیطان ہمہ وقت ارتکابِ معاصی میں مبتلاء رہتا ہے۔ لیکن حکم الہی جبرائیل علیہ السلام نے اُس

کولات سے ولادتِ مقدسہ پر اظہارِ ناخوشی کرنے پر ہی مارا۔ بعض لوگ ربیع الاول شریف

میں میلاد شریف کی محفل منعقد کرنے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادتِ مقدسہ کی خوشی میں خیرات و

صدقات و اظہارِ فرحت و سرور کو بدعت کہتے ہیں۔ اُن کا یہ خیال قطعاً باطل و مردود ہے اور

انہیں ابلیس ملعون کے واقعہ سے عبرت حاصل کرنی چاہئے۔

﴿❖ میلاؤا النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۱۰۱/۱ از ❖﴾

- ❖ ❖ ❖ ﴿ صَلَّى اللَّهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ﴾ ❖ ❖ ❖ -

مولانا محمد برخوردار (ملتان) ”محشی شرح عقائد“ میں فرماتے ہیں کہ میرے زمانے میں دو واقع عبرت انگیز ہوئے ہیں کہ نواب صدیق حسن خان بہادر نے بعض وجوہ سے

ایسا رشد پیدا کیا کہ امیر الملک والا جاہی کے خطاب سے سرفراز ہوا۔

اتفاق سے بھوپال میں کسی اہلسنت نے اپنے گھر میں مجلس میلاد منعقد کی، نواب صاحب سخت برہم ہوئے، سخت انزجار (جھڑک) کیا۔ یہاں تک کہ مکان کھودنے کا حکم دیا۔ تھوڑے دن گزرے تھے کہ حکومت ہاتھ سے جاتی رہی، خطاب سلب ہو گیا، عزل کی تاریخ یہ ہے.....

چونواب بھوپال معزول شد گیرید پند ایہا الغافلون
سال تاریخ ہاتف زغیب چنیں گفت لا یفلح الظالمون

❖ بیان میلاد رزیر تقدیم: ۶ رازاجمل حسین قاری ❖

۔۔❖❖❖ ﷺ ﷺ ﷺ

نواب محمد خان بہادر والی ٹونک نے ”سراۃ السنیہ السنیہ رد قبیح مجلس المولودیہ“ میں مجلس میلاد کی نسبت سخت زبان درازیاں کیں، چند روز ہی کے بعد ولایت ٹونک سے معزول ہو کے بنارس میں بند کیے گئے۔ عمر بھر مصیبت جھیلنی پڑی اور حکومت کی حسرت کو ساتھ لے گئے۔

اُنس کو دشمن جانو محبوب خدا کا دوستو
جو کرے انکار جاہل محفل میلاد کا

❖ الارشاد الی مباحث المیلاد: ۴۵ ❖ مقیاس میلاد: ۱۳۷ ❖

❖ بیان میلاد رزیر تقدیم: ۶ رازاجمل حسین قاری ❖

۔۔❖❖❖ ﷺ ﷺ ﷺ

ایہہ خالی رسم و رواج نہیں قرآن اٹھا کے دیکھ لو
سرکار محمد ﷺ عربی دے رب خود میلاد منائے نے
کنیاں دکھیاں تے ناشاداں نے لاولداں بے اولاداں نے
من کے میلاد محمد ﷺ دا جھولی وچ لال کھڑائے نے

❖ مختار نبی ﷺ: ۵۸ ❖

افغانستان کے بادشاہ طاہر شاہ کا زوال

افغانستان میں قندہار شہر کی جامع مسجد میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خرقہ شریف محفوظ ہے۔ جو قندہار سے ہو کر آئے ہیں انہوں نے زیارت کی ہوگی اب بھی یہ موجود ہے اور لاکھوں آدمی زیارت کرتے رہتے ہیں۔

ہر سال ۱۲ ربیع الاول شریف کو جس پٹی میں یہ مقدس امانت محفوظ ہے اس کو مسجد کے پیش امام صاحب نکالتے ہیں۔ بادشاہ اس دن قندہار میں ہوتا ہے۔ پٹی آگے آگے پیچھے بادشاہ اور عام پبلک درود شریف پڑھتے شہر میں پھر کے واپس جامع مسجد میں آتے ہیں۔ ہر ایک درود شریف پڑھتا رہتا ہے۔ ۴۰ برس تک حکمران طاہر شاہ نے بھی مانع نہیں کیا۔

جس برس ان کو اقتدار سے علیحدہ ہونا پڑا۔ اس برس گھر والوں کے اعتراض کے باوجود وہ اٹلی روانہ ہو گئے۔ خاص لوگوں نے ان کو سمجھایا کہ ۱۲ ربیع الاول شریف آنے والی ہے یہ میلاد شریف کی سعادت حاصل کر کے پھر چلے جاؤ، مگر یورپ کے شوق نے اتنا غلبہ حاصل کیا کہ وہ چلے گئے اور کہا کہ ایک مرتبہ نہ گیا تو کیا ہوگا۔ بس پھر ۱۲ ربیع الاول شریف آئی اور بادشاہ غیر حاضر۔ طاہر شاہ نہ تو درود شریف پڑھ سکے اور نہ ہی خرقہ شریف کی زیارت کر سکے۔ چند دنوں کے بعد طاہر شاہ ابھی اٹلی میں ہی تھا کہ اس کے حقیقی چچا سردار داؤد خان پر اس کے بڑے احسانات تھے اور جن کو اس نے خود وزیر اعظم بنایا تھا انہوں نے طاہر شاہ کی پگڑی اتار دی (تختہ الٹ دیا)۔ اب تک طاہر شاہ اٹلی میں ہے۔ خرقہ شریف قندہار کی جامع مسجد میں۔ رب العزت کی شان ہے۔ درود شریف نہ پڑھا بادشاہی گئی اور گئی ابھی اپنے با اعتماد چچا کی بے وفائی سے۔ نہ فقط یہ عذاب آیا بلکہ آج تک افغانستان کی زمین آس اور خون میں کھیل رہی ہے۔ یہ خرقہ شریف امیر بخارا نے بادشاہ احمد درانی کو بطور تحفہ بھیجا تھا اور افغان بادشاہ نے عالیشان مسجد تعمیر کرائی جو آج بھی موجود ہے اور خرقہ شریف چاندی اور شیشے کی صندوقچی میں محفوظ ہے۔ (درود و سلام: ۷۸ از محمد جمیل)



- ▶ جس نے بھی مصطفیٰ ﷺ کو دل میں بسالیا ◀
▶ پائے نہ وہ کچھ بھی اس نے سب کچھ ہی پالیا ◀
▶ عید میلاد آئے گی سجاؤں گا گھر کو میں ◀
▶ محفل میلاد سے میں نے اپنے کو چمکالیا ◀
▶ رُوح مُرسل بھی آئے گی میرے مسکن میں یارسن ◀
▶ نعتیں حضور ﷺ کی پڑھ کے اُن کو بلا لیا ◀
▶ ہر طرف میلاد ہوں گے جلوسوں کی ٹولیاں ◀
▶ مصطفیٰ یا مصطفیٰ ﷺ کے ورد کو سب نے اپنالیا ◀
▶ یہ دن تو ایک تحفہ ہے ساری کائنات کے لئے ◀
▶ اس دن تو ذاتِ باری نے سب کچھ لٹا دیا ◀
▶ اسلم تیرے نبی تو نما سنہے یزداں ہیں اس میں جہاں ◀
▶ انسانوں کو تحفہ دینا تھا رب نے محمد ﷺ بنا لیا ◀
-۔❖❖❖ نذرانہء شاعر: ۱۰۱❖❖❖۔-

- ▶ محفل نعت سجانے والو لاکھ مبارکباد تمہیں ◀
▶ فلکوں سے بھی آ کر قدسی دیتے ہیں سب داد تمہیں ◀
▶ آؤ بتاؤں چاہتے ہو گر قرب خدا کا حاصل ہو ◀
▶ منزلِ حق دکھلائے گا یہ آقا کا میلاد تمہیں ◀
▶ گھر گھر پاک میلاد کی محفل روزِ سجاؤ چاہت سے ◀
▶ بے اولاد یہ سن لو سارے دے گا رب اولاد تمہیں ◀
▶ دیتا ہے توفیق جنہیں رب 'خرچ میلاد پہ کرتے ہیں ◀
▶ اُس کے دیئے سے دینے والو رکھے خداوند شاد تمہیں ◀
-۔❖❖❖ فیضانِ انیس: ۱۰۱❖❖❖۔-

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم باعث تخلیق کائنات

بے شمار درود و سلام اُس فخر موجودات... ذاتِ ستودہ صفات... باعثِ تخلیق
کائنات... باعثِ خلق کائنات... شاہسوارِ براق... بلند پرواز... بھجوائے لولاک لَمَّا خَلَقْتُ
الْأَفْلَاکَ... مقصدِ تخلیق کائنات... شمس الضحیٰ... بدر الدجیٰ... حاصلِ گن... باعثِ کون و
مکاں... عاقب و خاتم... امامِ مرسلاں... حاصلِ لولاک... محرمِ اسرار... دانائے دنیٰ... حاصل
تخلیق... مقصودِ جہاں... مقصودِ کائنات... سرورِ موجودات... باعثِ موجودات... سرورِ
کائنات... احمد مجتبیٰ... محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کی خاطر اللہ ربُّ العزت نے یہ چودہ طبق کی
کائنات بنائی، سجائی۔ جن کے لیے یہ بزمِ ہستی سجائی گئی... جن کے لیے عروس کائنات کے
گیسو آراستہ کیے گئے... جنہیں تختِ ختمِ نبوت پہ جلوہ گر کیا گیا... جن کے سرِ اقدس پر تاجِ ختمِ
نبوت سجایا گیا... جنہیں ساتی کوثر کا منصبِ عظیمِ مرحمت فرمایا گیا۔

اگر اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اس کائنات میں بھیجنا نہ ہوتا تو یقیناً نہ زمین ہوتی نہ آسمان... نہ انسان ہوتے، نہ حیوان... نہ بہار ہوتی، نہ خزاں... نہ آفتاب ہوتا، نہ مابتاب... نہ دن ہوتا، نہ رات... نہ بادل ہوتے، نہ برسات... نہ آہ ہوتی، نہ فریاد... نہ اقرار ہوتا، نہ انکار... نہ جذبہ ہوتا، نہ احساس... نہ آگ ہوتی، نہ خاک... نہ گرمی ہوتی، نہ سردی... نہ ہوا ہوتی، نہ پانی... نہ نسیم ہوتی، نہ شمیم... نہ پھول ہوتے، نہ پھل... نہ چرند ہوتے، نہ پرند... نہ صحرا ہوتے، نہ گلشن... نہ دریا ہوتے، نہ سمندر... نہ شجر ہوتے، نہ حجر... نہ رونا ہوتا، نہ ہنسنا... نہ ہوش ہوتی، نہ خرد... نہ جوانی ہوتی، نہ بڑھاپا... نہ دیوانگی ہوتی، نہ شعور... نہ جنم ہوتے، نہ ملک... نہ اولیاء ہوتے، نہ انبیاء... نہ رسول ہوتے، نہ مرسل غرضیکہ عالمین کی کوئی شے بھی نہ ہوتی۔

محمد مصطفیٰؐ نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا

کسی شے کا نام، نشان ہی نہ ہوتا

[illegible]

محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہا عث تخلیق کائنات

قرآن کریم کی روشنی میں

اللہ رب العزت اپنی پاک کلام میں ارشاد فرماتے ہیں:-

﴿خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا﴾ ﴿پ البقرہ 2 آیت 29﴾

ترجمہ: وہ اللہ ہی تو ہے جس نے اس کرہ ارضی یا دنیا میں جو کچھ بھی ہے،

سب کا سب تم سب انسانوں کے لیے تخلیق کیا۔

﴿جَعَلَ لَكُمْ الْأَرْضَ فِرَاشًا وَالسَّمَاءَ بِنَاءً﴾ ﴿پ البقرہ ۲۲﴾

ترجمہ: تمہارے لیے زمین کو بچھونا اور آسمان کو چھت بنایا۔

﴿وَسَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا مِنْهُ﴾

﴿پ الجاثیہ: ۲۵ آیت ۱۳﴾

ترجمہ: اور اُس نے تمہارے لیے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے

سب کو اپنی طرف سے (نظام کے تحت) مسخر کر دیا۔

﴿وَسَخَّرَ لَكُمْ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَآئِبِينَ وَسَخَّرَ لَكُمْ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ﴾

﴿پ ابراہیم: ۱۳ آیت ۳۳﴾

ترجمہ: اور تمہارے لیے سورج اور چاند کو مسخر کیا جو مسلسل چل رہے ہیں

اور تمہارے لیے رات اور دن کو مسخر کیا۔

یعنی زمین کو بچھونا، آسمان کو چھت اور جو کچھ زمین اور آسمانوں میں ہے سب

تمہارے لیے بنایا۔ سورج چاند اور رات دن کو تمہاری خاطر مسخر کر دیا یعنی تمہارا

خدمت گار اور مطیع و فرمانبردار بنا دیا۔

اس سے اہل فہم و فراست پر روزِ روشن کی طرح واضح ہو گیا کہ انسان اشرف المخلوقات کے لیے کل کائنات بمنزلہ خادم کے ہے۔ اور انسانوں میں انسانِ کامل تو صرف حضور نبی کریم ﷺ کی ذاتِ اقدس ہے۔ اس سے یہ بات سمجھنے میں کوئی مشکل ہی نہ رہی کہ زمین و آسمان اور جو کچھ ان میں ہے وہ سب کچھ اللہ رب العزت نے انسانِ کامل، رسول کریم ﷺ کے لئے ہی پیدا فرمایا ہے۔

اس انسانِ کامل ﷺ کا ذکر پاک اللہ تعالیٰ نے اپنی پاک کلام میں ایک اور مقام پر اس طرح فرمایا:

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ ﴿۱۰۷﴾ (پہ انبیاء ۲۱ آیت ۱۰۷)

ترجمہ: اور اے (رسول محمد ﷺ!) ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لیے ہی سراپا رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

ثابت ہوا کہ نبی اکرم ﷺ رحمت ہیں اور رحمت بھی تمام جہانوں کے لئے اس رحمت کے تحقق کیلئے تمام جہانوں کا وجود ضروری ہے، لہذا تمام جہان اس رحمت کے مظہر ہوئے اور یہ کہنے میں کوئی حرج نہیں کہ تمام جہان اس رحمت کیلئے پیدا کئے گئے ہیں جو ان سے متعلق ہے۔

قرآن مجید فرقانِ حمید میں ایک مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ ﴿۵۶﴾ (پہ الذاریات ۵۱ آیت ۵۶)

ترجمہ: جنات اور انسانوں کو صرف اسی لیے پیدا کیا کہ وہ میری بندگی اختیار کریں۔ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ مخلوق کے پیدا کرنے میں حکمتِ الہیہ یہ ہے کہ اُس کی عبادت کی جائے اور یہ عبادت جس کیلئے اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمایا ہے، دُنیا ہی میں ہوگی، لہذا یہ دُنیا اس عبادت کا مظہر اور محلِ ٹھہری، اس سے پتہ چلا کہ تمام مخلوق اس لیے پیدا کی گئی کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی عبادت کی جائے۔ اب اگر کوئی شخص

یہ کہہ دے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوق اپنے اطاعت شعار اور عبادت گزار بندوں کے لئے پیدا فرمائی ہے، تو اس میں کیا مضائقہ ہے؟ اور حضور پُر نور ﷺ تو ان پیکرِ اطاعت و عبادت مخلصین کے مرشد و امام اور سید و سرور ہیں اس لیے یہ کہنے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے کہ تمام مخلوق نبی اکرم ﷺ کے لئے پیدا کی گئی ہے۔

خلاصہ یہ کہ اگر اللہ تعالیٰ کی عبادت مطلوب نہ ہوتی... تو یہ کائنات پیدا ہی نہ کی جاتی۔ یعنی اگر بندگانِ خدا نہ ہوتے... تو اس کائنات کا وجود ہی نہ ہوتا۔ حضور نبی اکرم ﷺ چونکہ تمام بندوں سے افضل اور سردار ہیں بلکہ عبدِ خاص ہیں تو اس سے پتہ چلا کہ اگر حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نہ ہوتے... تو اس کائنات کو وجود ہی نہ بخشا جاتا۔ مسئلہ آسان اور درجات مختلف ہیں... مگر ان کے ادراک کے لئے بصیرتِ مکی ضرورت ہے... چونکہ کائنات... اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے پیدا کی گئی ہے اور عبادت میں کوئی بھی نبی اکرم ﷺ کا ہمسر نہیں ہے... اس لیے یہ کہنا صحیح ہے کہ کائنات آپ ﷺ کیلئے پیدا کی گئی ہے اور یہ بات آپ ہی کے بارے میں کہی گئی ہے... کسی دوسرے کے بارے میں نہیں کہی گئی۔

۔۔۔ ﴿حَلِّی اللہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم﴾ ❖۔۔۔

حضرت مولانا ملا معین واعظ الکاشفی رحمہ اللہ زیرِ آیت ”فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِہٖ مَا اَوْحٰی“ فرماتے ہیں: بارگاہِ خداوندی سے خطاب آیا ”یا محمد ﷺ“

اَنَا وَاَنْتَ وَمَا سِوٰی ذٰلِكَ خَلَقْتُہَا لِاَجْلِکَ

یعنی صرف میں اور آپ مقصود ہیں باقی تمام مخلوق آپ ﷺ کی وجہ سے پیدا کی ہے۔

حکمت از ایجادِ دو عالم چہ بود	تا محمد ﷺ کند اظہارِ وجود
گر نہ کہ نورش ز قدم تافتے	ز آدم و عالم کہ نشان یافتے
قرص تابا شیرِ صباح وجود	نور طلوع از افق او نمود

کون و مکاں ہر دوزخیل ویند جان و جہان ہر دو طفیل ویند
ہر دو جہاں فحمت میدان اوست گوئے فلک در خم چوگان

﴿معارج النبوة: ۲۱۳﴾

ترجمہ: دو عالم کو تخلیق فرمانے کا یہ مقصد تھا تا کہ محمد ﷺ اپنا وجودی اظہار فرماویں۔ اگر آپ ﷺ کا نور اپنا قدم نہ رکھتا تو آدم و عالم، نشاں کہاں پاتا۔ صبح ملیح نکلیہ کا وجود میں آتا بھی یہی وجہ ہے۔ طلوع کا نور اس کے خفیف سے ظہور سے ہے، زمین و آسمان میں ہر دو جگہ اس کے لشکر ہیں، جان اور جہاں ہر دو جگہ اس کے طفیل سے ہیں۔

۔۔۔ ﴿حَلَّى اللَّهُ عَلَى حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ﴾ ۔۔۔

واقعہ معراج میں ہے کہ جب حضور ﷺ سدرۃ المنتہیٰ پر ساجد الی اللہ ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو فرمایا اَنَا وَأَنْتَ وَمَا سَوَىٰ ذَٰلِكَ خَلَقْتُهَا لِأَجْلِكَ۔ اے محبوب ﷺ، ہم اور تم اور ما سوائے اس کے جو کچھ ہے وہ سب ہم نے آپ ﷺ کی خاطر پیدا کیا ہے۔ تو حضور ﷺ نے عرض کیا۔ يَارَبِّ اَنَا وَأَنْتَ وَمَا سَوَىٰ ذَٰلِكَ تَرَكْتُ لِأَجْلِكَ۔ الہی میں اور تو اور ما سوائے اس کے جو کچھ ہے سب میں نے تیری ذات کیلئے ترک کیا (چھوڑا)۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مُلْهِمِ الصَّوَابِ وَآلِیْهِ الْمَرْجِعُ وَالْمَأْبُ۔

﴿تفسیر حسینی﴾ طیب الوردہ: 90، شرح قصیدہ بردہ شریف ﴿شرح قصیدہ بردہ از علامہ خرپوٹی 61﴾

۔۔۔ ﴿حَلَّى اللَّهُ عَلَى حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ﴾ ۔۔۔

ہے پاک میلاد دی پاک محفل، بدلی رحمت دی ہر سو چھائی ہوئی اے
حکم رب تھیں جماعت فرشتیاں دی، چادر رحمت دی لے کے آئی ہوئی اے
محفل اُس محبوب دی ہو رہی اے، جہدی خاطر کائنات بنائی ہوئی اے
کنے بخت نے مستانہ مستانیاں دے، جہاں سوہنے دی بزم سجائی ہوئی اے

﴿فیضان انیس: ۱۱۹﴾

محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہا عث تخلیق کائنات

حدیث پاک کی روشنی میں

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّ خُلِقْتُ قَالَ لَمَّا أَوْحَى إِلَيَّ رَبِّي مَا أَوْحَى قُلْتُ مِمَّ خُلِقْتَنِي قَالَ تَعَالَى وَعِزَّتِي وَجَلَالِي لَوْلَاكَ مَا خُلِقْتُ أَرْضِي وَلَا سَمَائِي قُلْتُ يَا رَبِّي مِمَّ خُلِقْتَنِي قَالَ تَعَالَى وَعِزَّتِي لَوْلَاكَ مَا خُلِقْتُ جَنَّتِي وَلَا نَارِي۔

ترجمہ:..... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ نے آپ کی تخلیق کس مقصد کے تحت فرمائی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب مجھ پر وحی نازل ہوئی تو میں نے بارگاہ الہی میں عرض کی: اے میرے پروردگار! تو نے میری تخلیق کا کیا مقصد رکھا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم! اگر میں تجھے پیدا نہ فرماتا تو نہ میں زمین کو پیدا کرتا اور نہ ہی آسمانوں کو وجود بخشتا۔ میں نے عرض کیا: اے میرے پروردگار! تیری ذات نے مجھے کس مقصد کے تحت پیدا فرمایا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہوا: (اے میرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم) مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم! اگر تم نہ ہوتے تو میں اپنی جنت اور دوزخ کو پیدا نہ کرتا۔

﴿ترجمہ الجالس ج دوم باب میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم درقانی شرح الواب ۱۱۰ سیرت حلبیہ جلد اول نصف آخر: ۵۴﴾
امام ابن سبع و علامہ عرفی سیدنا مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے روایت کرتے

ہیں ہیں۔

إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ لِنَبِيِّهِ مِنْ أَجْلِكَ أَسْطَحُ الْبُطْحَاءِ وَأَمْوَجُ الْمَوْجِ
وَأَرْفَعُ السَّمَاءَ وَأَجْعَلُ الثَّوَابَ وَالْعِقَابَ

اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب حضور نبی کریم ﷺ سے فرمایا اے محبوب
ﷺ! میں نے زمین کا فرش تیرے لئے بچھایا دریاؤں کو آپ کی خاطر موجزن کیا یا
آسمانوں کو آپ کی خاطر بلند کیا اور جزا و سزا کو بھی آپ ہی کی خاطر مقرر کیا۔

﴿ذکرہ الزرقانی فی الشرح﴾

ان روایات کا حاصل یہی ہے کہ تمام کائنات نے خلعت وجود

حضور سید الکائنات ﷺ کے صدقہ میں پایا..... الحق

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو

جان ہیں وہ جہاں کی جان ہے تو جہاں ہے

۔۔۔ ﴿حَلِّمِ اللَّهُ حَلِّمِ حَبِيبَهُ مُنْعَبِدٌ وَآلَهُ وَحَلِّمِ﴾ ❖ ❖ ❖

حدیث لولاک

علامہ اسماعیل حقی رحمہ اللہ روایت نقل فرماتے ہیں کہ

لَوْلَاكَ يَا مُحَمَّدٌ لَمَا خَلَقْتُ الْكَائِنَاتِ

ترجمہ: اے محمد ﷺ! اگر آپ نہ ہوتے تو میں کائنات کو پیدا نہ کرتا۔

﴿تفسیر روح البیان: ۵۰۰/۹﴾

۔۔۔ ﴿حَلِّمِ اللَّهُ حَلِّمِ حَبِيبَهُ مُنْعَبِدٌ وَآلَهُ وَحَلِّمِ﴾ ❖ ❖ ❖

حضرت امام ربانی مجدد و منور الف ثانی رحمہ اللہ روایت نقل فرماتے ہیں کہ

لَوْلَاهُ لَمَا خَلَقَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ الْخَلْقَ وَلَمَا أَظْهَرَ الرَّبُّوْبِيَّةَ

اگر حضور اقدس ﷺ تشریف نہ لاتے تو اللہ سبحانہ و تعالیٰ مخلوق

کو پیدا ہی نہ فرماتا اور نہ ہی اپنی ربوبیت کو ظاہر فرماتا۔

﴿مکتوبات شریف: دفتر دوم حصہ ششم مکتوب نمبر 1﴾

حضرت مجدد و منور الف ثانی امام ربانی قدس سرہ العزیز اپنے مکتوبات مبارکہ میں فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب اکرم ﷺ سے ارشاد فرمایا کہ لَوْلَاكَ لَمَّا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ لَوْلَاكَ لَمَّا اَظْهَرْتُ الرَّبُّوِيَّةَ اے حبیب ﷺ! اگر آپ کو پیدا کرنا منظور نہ ہوتا تو میں آسمانوں کو پیدا نہ کرتا۔ اگر آپ ﷺ کا پیدا کرنا مقصود نہ ہوتا تو میں اپنا رب ہونا بھی ظاہر نہ فرماتا۔

﴿مکتوبات: ۱۲۳ ج ۳ ص ۲۲۳﴾

۔۔۔ ﴿حَلَّى اللَّهُ حَلَّى حَبِيبِهِ مُحَمَّدٌ وَآلِهِ وَحَلَّى﴾ ❖ ❖ ❖

حضرت عبدالکریم الجلی عجلہ اللہ عنہ نے ایک روایت نقل کی کہ
إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَهُ فِي لَيْلَةِ الْمِعْرَاجِ لَوْلَاكَ لَمَّا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ
بیشک اللہ تعالیٰ نے حضور سرورِ عالم ﷺ کو شبِ معراج فرمایا کہ
اگر آپ نہ ہوتے تو میں افلاک کو پیدا نہ کرتا۔

﴿جواہر البحار: ۲۳/۴﴾

۔۔۔ ﴿حَلَّى اللَّهُ حَلَّى حَبِيبِهِ مُحَمَّدٌ وَآلِهِ وَحَلَّى﴾ ❖ ❖ ❖

حدیثِ قدسی ﴿﴾ ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ

❖: ”لَوْلَاكَ لَمَّا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ“ ❖

❖ محبوب ﷺ! اگر آپ نہ ہوتے تو میں افلاک کو پیدا نہ کرتا ❖

﴿❖ عین الفقر مترجم: ۲۷ ❖ تفسیر روح البیان ج ۹ ص ۵۰۰ ❖﴾

❖: ”لَوْلَاكَ لَمَّا خَلَقْتُ الْكَوْنَيْنِ“ ❖

❖ اے نبی! اگر آپ کی شانِ رفیع کا اظہار مقصود نہ ہوتا تو میں اس کائنات کو پیدا ہی نہ کرتا ❖

﴿معارج النبوة: ۲۷۳ ☆ جامِ طہور: ۱۹۵﴾

امام شرف الدین بوسیری رحمۃ اللہ علیہ

حدیث قدسی ﴿لَوْلَاكَ لَمَّا خَلَقْتُ الْآفَلَكَ﴾ کو پیش نظر رکھتے ہوئے امام شرف الدین بوسیری رحمۃ اللہ علیہ اپنے مشہور و معروف قصیدہ بردہ شریف کے شعر نمبر 33 میں فرماتے ہیں۔

وَكَيْفَ تَدْعُو إِلَى الدُّنْيَا ضَرُورَةً مِّنْ

لَوْلَاهُ لَمْ تَخْرُجِ الدُّنْيَا مِنَ الْعَدَمِ

ترجمہ:- اور کیسے ضروریات دنیاوی اس ذات (گرامی قدر) کو اپنی جانب متوجہ کر سکتی ہیں جبکہ اگر وہ نہ ہوتے تو دنیا نیستی سے وجود میں ہی نہ آتی۔

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ

حدیث لولاک کو پیش نظر رکھتے ہوئے امام الائمہ... پیشوائے اہلسنت و الجماعت... حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ (م۔ ۱۵۰) اپنے ”قصیدۃ النعمان“ کے شعر نمبر 4 میں فرماتے ہیں۔

أَنْتَ الَّذِي لَوْلَاكَ مَا خُلِقَ امْرَأٌ

كَلًّا وَلَا خُلِقَ الْوَرَى لَوْلَا كَا

ترجمہ:- آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس نہ ہوتی تو کوئی شخص پیدا نہ کیا جاتا بلکہ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتے تو جملہ کائنات ہی پیدا نہ ہوتی۔

اس کی شرح میں حافظ برکت علی (لاہور) فرماتے ہیں

ذات تساؤری شانناں والی جے رب کرے نہ پیدا

ہندا نہ کوئی آدم زادہ دنیا وچہ پیدا

ہرگز ہرگز کوئی نہ ہندا نہ ایہہ سلسلہ سارا

آپ دی خاطر خالق و مالک کچا ایڈ پیارا

أَنْتَ الَّذِي مِنْ نُورِكَ الْبَدْرُ الْكَحْشِيُّ
وَالشَّمْسُ مُشْرِقَةٌ بِنُورِ بَهَاكَ

ترجمہ: آپ ﷺ وہ ہیں کہ چودھویں رات کے چاند نے چاندنی کا لباس آپ ﷺ کے نور سے پہنا اور سورج بھی آپ ہی کے نورِ حسن سے روشن ہے۔

روشن نوروں آپ دے حضرت ﷺ بدر نے روشنی پائی
سورج نوں بھی نورِ تارا ڈڑے بخشی اے روشنائی
عقلوں فکروں باہر یارو نور نبی ﷺ دیاں شانیں
اندر لامکاں مکاں مچکے دوہاں جہانیں

﴿قصیدۃ العمان شرح: ۱۷۱ ☆ داستان غم: ۹۱﴾

نام محمد ﷺ آدم علیہ السلام کا مہر

اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی تخلیق کے بعد آپ علیہ السلام کی بائیں پسلی کی پہلی ہڈی سے حضرت حوا علیہا السلام کو تخلیق فرمایا، پھر آپ کی طلب پر اُن سے نکاح فرمایا، جس کے اہتمام کے لئے رب تعالیٰ نے فرشتوں کو حضرت آدم علیہ السلام کے لئے جواہرات سے مرصع کرسی بچھانے کا حکم دیا، جس پر آدم علیہ السلام کو بٹھایا گیا، تمام ملائکہ نے آپ کو گھیرے میں لے لیا، اُس وقت حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اب رسمی طور پر حوا کو طلب کرو، آدم علیہ السلام نے رسمی طور پر اُن سے شادی کے لئے کہا۔ حق تعالیٰ نے اس طلب کو قبول فرمالیا اور حوا علیہا السلام کو آدم علیہ السلام کی زوجیت میں دے دیا اور اس عقد کو اپنی حمد و ثناء سے مزین فرمایا اور نبی آخر الزمان ﷺ کے نام نامی کا ذکر اس عقد کا مہر قرار دیا گیا۔ رب کریم نے فرمایا کہ اے آدم (علیہ السلام) میرے حبیب نبی، صفی و خلیل جناب محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات گرامی وہ ہے جن سے میں نے تخلیق کی ابتداء فرمائی ہے اور

اختتام بھی انہیں کی ذاتِ گرامی پر ہوگا۔ اور یہ نور جو کہ تمہاری دونوں ابروؤں کے درمیان چمک رہا ہے، اُسی ذاتِ اقدس کا نور ہے اور اُن کا نام نامی زمین و آسمان... نور و ظلمت... جنت و دوزخ سے پہلے ذکر کر دیا گیا تھا اور وہ ابتداء ہی سے منصبِ نبوت و رسالت پر فائز تھے۔ اگر محمد مصطفیٰ ﷺ اور آپ ﷺ کی اُمت کی تخلیق مقصود نہ ہوتی تو اے آدم علیہ السلام! نہ آپ کو پیدا کیا جاتا اور نہ جنت و دوزخ کو پیدا کیا جاتا۔ ان کو تمام مخلوق پر فضیلت عطا فرمائی ہے۔ ﴿معارج النبوة: ۴۴۰/۱﴾

۔۔۔ ﴿حَلَّى اللَّهُ عَلَى حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَحَلَّهٖ﴾ ❖ ❖ ❖

نام محمد ﷺ سببِ توبہءِ آدم علیہ السلام

حاکم، بیہقی، طبرانی، آجری، ابونعیم، ابن عساکر، امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں حضور سید المرسلین ﷺ نے ارشاد فرمایا

لَمَّا اقْتَرَفَ آدَمُ الْخَطِيئَةَ قَالَ رَبِّ اسْأَلْكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ لَمَّا غَفَرْتَ لِي قَالَ وَكَيْفَ عَرَفْتَ مُحَمَّدًا أَقَالَ لَأَنَّكَ لَمَّا خَلَقْتَنِي بِيَدِكَ وَنَفَخْتَ فِيَّ مِنْ رُوحِكَ رَفَعْتَ رَأْسِي فَرَأَيْتُ عَلَى قَوَائِمِ الْعَرْشِ مَكْتُوبًا "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ" فَعَلَّمْتُ إِنَّكَ لَمْ تُصِفْ إِلَيَّ اسْمُكَ إِلَّا أَحَبَّ الْخَلْقِ إِلَيْكَ قَالَ صَدَقْتَ يَا آدَمُ وَلَوْلَا مُحَمَّدٌ مَا خَلَقْتُكَ (وفی روایہ عند الحاکم) فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى صَدَقْتَ يَا آدَمُ إِنَّهُ لَا أَحَبُّ الْخَلْقِ إِلَيَّ إِذَا سَأَلْتَنِي بِحَقِّهِ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكَ وَلَوْلَا مُحَمَّدٌ مَا غَفَرْتُ لَكَ وَمَا خَلَقْتُكَ -

﴿معارج النبوة: ۴۶۳﴾ ❖ سیرت حلبیہ جلد اول: ۴۹﴾ ❖

جب حضرت آدم علیہ السلام سے لغزش سرزد ہوئی تو (عرصہ دراز کے بعد دنیا میں)

آدم علیہ السلام نے اپنے رب سے عرض کی اے میرے رب! صدقہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا میری مغفرت فرما۔ رب العالمین نے فرمایا: تم نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کیونکر پہچانا جبکہ ابھی تو اُن کی دُنیا میں تشریف آوری بھی نہیں ہوئی۔ آدم علیہ السلام نے عرض کی، مولا! جب تو نے مجھے اپنے دستِ قدرت سے بنایا اور مجھ میں اپنی رُوح ڈالی تو اُس وقت میں نے سر کو اوپر اٹھایا تو عرش کے پایوں پر ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ“ لکھا ہوا پایا اس سے میں نے سمجھا کہ جس ہستی کا پیارا نام تو نے اپنے اسم مبارک کے ساتھ ملا کر لکھا ہے وہ یقیناً تمام مخلوق سے زیادہ پیارا اور محبوب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے آدم علیہ السلام! تو نے سچ کہا، بیشک وہ مجھے تمام جہان سے زیادہ محبوب ہیں۔ اب جبکہ تو نے اُن کے نام کے وسیلہ سے مجھ سے مانگا ہے تو میں تیری مغفرت کرتا ہوں اور اے آدم! اگر مجھے اپنے محبوب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی جلوہ نمائی مقصود نہ ہوتی تو میں تجھے پیدا ہی نہ کرتا اور نہ تیری مغفرت کرتا۔

❖ الخصال الکبریٰ: ۲۳ ❖ مدارج النبوت: ۱۴۲ ❖ تفریح الاذکیانی احوال الانبیاء: ۱۰۰ ❖

❖ الوفا: ۴۶ ❖ مدارج النبوة: ۱۴۳ ❖ سیرت حلبیہ: ۴۹/۱ ❖ جان عالم ص ۱۳۳ ❖

۔ ❖ ❖ ❖ سَلِّمُ اللَّهُ عَلٰی حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَاٰلِهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ ❖ ❖ ❖

رَوَى أَنَّهُ لَمَّا خَرَجَ آدَمُ مِنَ الْجَنَّةِ رَأَى مَكْتُوبًا سَاقَ الْعَرْشِ وَعَلَى كُلِّ مَوْضِعٍ فِي الْجَنَّةِ اسْمُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْرُونًا بِاسْمِ اللَّهِ تَعَالَى فَقَالَ يَا رَبِّ هَذَا الْمُحَمَّدُ مَنْ هُوَ؟ فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى هَذَا وَلَدُ الَّذِي لَوْلَاهُ مَا خَلَقْتُكَ فَقَالَ يَا رَبِّ بِحُرْمَةِ هَذَا الْوَلَدِ ارْحَمْ هَذَا الْوَالِدَ فَنُودِيَ يَا آدَمُ لَوْ تَشَفَّعْتَ إِلَيْنَا بِمُحَمَّدٍ فِي أَهْلِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ لَشَفَّعْنَاكَ

جب حضرت آدم علیہ السلام جنت سے نکلے دیکھا کہ ساقِ عرش پر اور جنت میں ہر جگہ نام محمد صلی اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ لکھا ہوا ہے عرض کیا: یا رب! محمد کون ہیں؟ ارشاد

فرمایا: هَذَا وَلَدُكَ لَوْلَا مَا خَلَقْتُكَ يَهْتَمُّ بِهٖ اَرْزَنْدَهٗیْنِ اِگر یہ نہ ہوتے تو میں تم کو پیدا نہ کرتا۔ عرض کیا: یا رب! بھرمتِ اس فرزند کے اس کے والد پر رحم کر۔ ندا آئی: اے آدم علیہ السلام اگر تم محمد ﷺ کے وسیلہ سے کل زمین و آسمان والوں کے حق میں سفارش کرتے تو ہم قبول کرتے۔ ﴿مواہب اللدنیہ مترجم: ۱۱۰﴾ ﴿جواہر البحار: ۲۰۵﴾ ﴿

تخلیق عالم محض حضور ﷺ ہی کی وجہ سے ہوئی، حدیث شریف میں ہے کہ جب حضرت سیدنا آدم علیہ السلام سے لغزش گندم خوری ہوئی، اور جنت سے دنیا میں آئے، تین سو برس تک روتے رہے اور بظاہر رحمت الہی متوجہ حال ہوئی۔ ایک دن عرض کیا، خداوند! محمد ﷺ کے طفیل میں اُس کے باپ پر رحم فرما۔ ارشاد ہوا کہ اے آدم! تم نے کہاں سے جانا کہ محمد ﷺ میری بارگاہ میں ایسے مقرب ہیں جن کا وسیلہ پکڑا؟ عرض کی: میں نے جنت میں جب بھی نگاہ اٹھائی، ہر جگہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کے ساتھ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ لکھا پایا۔ جانا کہ یہ تیری بارگاہ میں سب سے زیادہ مقرب ہیں، جن کا نام نامی تو نے اپنے اسم گرامی کے ساتھ ملایا ہے۔ ارشاد ہوا ”صَدَقْتَ يَا آدَمُ وَلَوْلَا مُحَمَّدٌ مَا خَلَقْتُكَ وَلَا خَلَقْتُ أَرْضًا وَلَا سَمَاءً“ اے حضرت آدم علیہ السلام! تم نے سچ کہا اور اگر محمد ﷺ نہ ہوتے تو میں نہ تم کو پیدا کرتا۔ نہ زمین بناتا۔ اور نہ آسمان۔

مقصود ذات اوست دگر با همه طفیل
مقصود نور اوست دگر جملگی ظلام
ترجمہ:

❖ مواهب الدنياء ❖ ❖ مارج العتبات ❖ ❖ مطالع النهر ❖ ❖ ات ۴۶۵ ❖ ❖ تفسير و منشور ❖ ❖ کتاب الوفا ❖ ❖



انگوٹھے چومنا حضرت آدم علیہ السلام کی سنت

انجیل برناباس کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام نے

آنکھ کھولی تو فضاؤں میں ایک چمکتی دکتی تحریر دیکھی

”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ“

دیکھ کر حیران ہو گئے اور بارگاہِ خداوندی میں عرض کیا: مجھ سے پہلے بھی انسان

ہوئے ہیں؟ بارگاہِ عالی سے جواب آیا:

اے میرے بندے آدم! تمہارا آنا مبارک ہو۔ میں تجھ سے کہتا ہوں کہ تو پہلا

انسان ہے جس کو میں نے پیدا کیا ہے اور جس کا تو نے نام دیکھا وہ تیرا ہی بیٹا ہے

لیکن وہ آج سے سالوں بعد دنیا میں آئے گا اور میرا پیغمبر ہوگا، اُس کیلئے میں نے تمام

چیزیں پیدا کی ہیں، وہ جب آئے گا تو دنیا کو روشن کر دے گا، یہ وہی ہے جس کی روح

تخلیق کائنات سے ساٹھ ہزار برس پہلے ایک آسمانی نور کی شکل میں تھی۔

حضرت آدم علیہ السلام نے یہ سن کر رب تعالیٰ کے حضور التجا کی کہ کلمہ طیبہ کے دونوں جزان

کے دونوں ہاتھوں کے انگوٹھوں پر آجائیں۔ خدا کی شان سیدھے ہاتھ کے انگوٹھے

پر لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اچانک ظاہر ہوا اور اُلٹے ہاتھ کے انگوٹھے پر مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ۔ آپ

نے دیکھتے ہی بیتابانہ اپنے انگوٹھے چوم لیے اور آنکھوں سے لگائے اور فرمایا: مبارک

ہو وہ دن جس دن تو اس دنیا میں تشریف فرما ہو۔ (انجیل برناباس، باب ۳۹، ص ۵۰)

﴿جانِ جاناں سے پڑھا﴾

آدم علیہ السلام کی کنیت

امام قسطلانی اور علامہ یوسف ابن اسماعیل بیہانی رحمہ اللہ روایت فرماتے ہیں کہ

آدم علیہ السلام نے عرض کی: الہی تو نے میری کنیت ابو محمد کس لئے رکھی۔ بارگاہِ الہی سے

ارشاد ہوا: اے آدم علیہ السلام اپنا سر اُپر اٹھا۔ آدم علیہ السلام نے سر اٹھایا تو پردہ عرش میں ایک نور چمکتا ہوا نظر آیا۔ عرض کی: الہی یہ نور کیسا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

هَذَا نُورُ نَبِيِّ مَنْ ذُرِّيَّتِكَ اِسْمُهُ فِي السَّمَاءِ اَحْمَدُ وَفِي الْاَرْضِ مُحَمَّدٌ لَوْلَا هُ مَا خَلَقْتُكَ وَلَا خَلَقْتُكَ سَمَاءً وَلَا اَرْضًا۔

یہ چمکنے والا نور میرے نبی معظم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا نور ہے جو تمہاری ذریت (اولاد) سے ہونگے، جن کا نام آسمانوں پر احمد صلی اللہ علیہ وسلم اور زمین پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوگا۔ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہوتے، تو میں نہ تجھے پیدا کرتا اور نہ ہی آسمان و زمین کو پیدا کرتا۔

﴿مواہب اللدنیہ: ۱۱۰﴾ ﴿جان عالم: ۴۴﴾ یہ ت حلیہ اردو: ۱۴۶ء

۔۔۔ ﴿حَلَّى اللّٰهُ عَلٰی حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَصَلَّہٗ﴾ ۔۔۔

شرح تعرف میں یہ واقعہ لکھا ہے کہ سیدنا آدم علیہ السلام نے پایہ عرش پر کلمہ
”لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ“

دیکھا تو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا رتبہ ذہن و قلب میں مرتسم ہو گیا۔ بہشت میں داخل ہوئے تو مشرق و مغرب درود یوار اشجار و از بارغ ضیکہ ہر طرف اسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جلوہ فرمائیاں ہیں۔ پھر آپ علیہ السلام زمین پر تشریف لائے اللہ تعالیٰ نے آپ و اولاد کو عطا فرمائی۔

ایک دن حضرت آدم علیہ السلام اپنے بیٹے حضرت شیث علیہ السلام سے اسی موضوع پر گفتگو کر رہے تھے کہ میں نے کوئی ایسی چیز نہیں دیکھی جو نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے آراستہ نہ ہو حتیٰ کہ عرش و کرسی... لوح و قلم... مدارج جنان... منازل رضوان کو اسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے مزین پایا۔ حضرت شیث علیہ السلام نے اپنے والد مکرم حضرت آدم علیہ السلام سے پوچھا: کیا آپ بلند مرتبت ہیں یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم؟ حضرت آدم علیہ السلام خاموش رہے۔ دوسری مرتبہ پوچھا: آپ پھر خاموش رہے مگر تیسری بار دریافت کرنے پر فرمایا: بیٹا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں میری ایک بات ہی یاد رکھ لو جو مجھے اللہ تعالیٰ نے فرمائی ہے:

لَوْلَاكَ لَمَّا خَلَقْتُ الْآفَلَكَ وَلَا الدُّنْيَا وَلَا الْآخِرَةَ وَلَا السَّمَوَاتِ
وَلَا الْأَرْضَ وَلَا الْعَرْشَ وَلَا الْكُرْسِيَّ وَلَا اللَّوْحَ وَلَا الْقَلَمَ
وَلَا الْجَنَّةَ وَلَا النَّارَ لَوْلَا مُحَمَّدٌ مَا خَلَقْتُكَ يَا آدَمُ۔

اے آدم علیہ السلام یہ اجرامِ معلویہ اور اجسامِ سفلیہ تو تمہاری خاطر بنائے گئے ہیں
مگر تم میرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہو۔ ﴿معارج النبوت: ج ۱/۲۷﴾

پیدائشِ دنیا و جنت..... صدقے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خواب میں جنت کو دیکھا، اُس کا عرض مآسمان اور زمین
کے برابر ہے اُس کے درخت لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اور اُس کی شاخیں مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ اور
اُس کے پھل سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ ہیں، اُس کے دروازوں پر لکھا ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے لئے تیار کی گئی۔ جب صبح ہوئی تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی
قوم سے خواب بیان کیا۔ وہ پوچھنے لگے، محمد صلی اللہ علیہ وسلم کون ہیں اور اُن کی امت کون ہے؟
اتنی دیر میں آپ کے پاس جبرائیل علیہ السلام تشریف لے آئے اور کہنے لگے: اللہ تعالیٰ
نے فرمایا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم میرے حبیب اور میرے برگزیدہ خلق ہیں، اگر وہ نہ ہوتے تو
میں نہ دنیا کو پیدا کرتا، نہ جنت کو نہ دوزخ کو۔ وہ دنیا میں آخری نبی اور قیامت میں
پہلے شفاعت کرنے والے ہوں گے۔ اُن کی امت تمام امتوں سے زیادہ میرے
نزدیک کرامت رکھتی ہے۔ اور جنت مخلوقات پر اُس وقت تک حرام ہے جب تک کہ
محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اُن کی امت اُس میں داخل نہ ہو جائے۔ ﴿تذیۃ المجالس: ۲۸۱﴾

۔۔۔ ﴿صَلَّى اللَّهُ عَلَى حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ﴾ ❖ ❖ ❖۔

محمد مصطفیٰ ﷺ کے سبب حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پیدائش

قرآن مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے

وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الطُّورِ إِذْ نَا دَيْنَا

﴿..... سورة القصص آیت ۲۶﴾

ترجمہ:- اور آپ طور کے کنارے پر بھی نہ تھے جب کہ ہم نے (موسیٰ علیہ السلام کو) ندا کی تھی۔

اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب سیدنا حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے تورات کی لکھی ہوئی تختیاں عطا ہوئیں تو آپ بہت خوش ہوئے بارگاہِ رب العزت میں عرض کیا: خدایا! تو نے مجھے ایسی بزرگی کے ساتھ مشرف فرمایا کہ مجھ سے پہلے کسی کو اس کے ساتھ مکرم نہ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے موسیٰ علیہ السلام! چونکہ ہم نے تیرے دل کو تواضع اور انکساری والا پایا تو تجھے اپنے ساتھ کلام اور نعمت رسالت سے سرفراز فرمادیا اور کہا۔

فَخُذْ مَا آتَيْتُكَ وَكُنْ مِنَ الشَّاكِرِينَ وَمُتْ

عَلَى التَّوْحِيدِ وَعَلَى حُبِّ مُحَمَّدٍ ﷺ

ترجمہ: جو کچھ میں نے تم کو دیا ہے اُسے پکڑ لو اور شکر گزار لوگوں میں شامل ہو جاؤ اور مرتے دم تک میری توحید اور میرے حبیب محمد ﷺ کی محبت پر قائم رہنا۔
حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی: الہی! محمد ﷺ کون ہیں جن کی محبت تیری توحید کے ساتھ وابستہ ہے اور جن کا اسم گرامی موت کے وقت بھی ضروری ہے؟
ارشاد ہوا کہ محمد ﷺ میرے حبیبِ لبیب ہیں کہ جن کا نامِ نامی اسم گرامی تمام مخلوق کی پیدائش سے دو ہزار برس قبل عرش پر لکھا گیا۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا: کیا تم چاہتے ہو کہ میں تمہارے قریب تر ہو جاؤں، جتنی تمہاری باتیں تمہاری زبان سے قریب ہیں، تمہارا خیال دل سے، تمہاری روح کو تمہارے جسم سے نزدیکی ہے، جتنی تمہاری بینائی کو تمہاری آنکھوں سے قربت ہے، تمہاری سماعت کان سے، تمہاری آنکھوں کی سیاہی تمہاری آنکھوں کی سفیدی سے اور کیا تمہاری تمنا ہے کہ بروز محشر تمہیں پیاس نہ ستائے؟ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام مارے خوشی کے اچھل پڑے اور عرض کی جی ہاں! مجھے ان نعمتوں کی بے حد خواہش ہے، یا اللہ! میری آرزو اور میری تمنا تو یہی ہے کہ میں تیرے قریب تر ہوں۔ باری تعالیٰ نے فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام اگر واقعی ایسا ہی ہے تو پھر میرے حبیب رسول آخر الزمان محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر لا تعداد درود پاک پڑھا کرو اور کثرت درود کی عادت بطور ورود اپنے اندر پیدا کرو تا کہ تمہیں میری قربت کی دولت میسر ہو سکے اور بنی اسرائیل کو بھی یہ پیغام پہنچا دو کہ جو کوئی بھی میرے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا منکر ہو گا اور اُن سے بغض رکھے گا اُس پر دوزخ کے شعلے مسلط کر دیئے جائیں گے، میرے مشاہدے سے دور ہو جائے گا، اُسے حجابات میں چھپا دیا جائے گا، وہ میرے دیدار کی دولت سے محروم رہ جائے گا اور مردود بنا دیا جائے گا۔ کوئی فرشتہ اس پر رحم نہیں کرے گا، کوئی نبی شفاعت نہیں کرے گا، اُس کے لئے جہنم کے دروازے کھول دیئے جائیں گے۔ عذاب کے فرشتے اُسے کھینچتے کھینچتے دوزخ میں لے جائیں گے اور اُسے نارِ جہنم میں ڈال دیا جائے گا جہاں وہ ہمیشہ ہمیشہ جلتا سڑتا رہے گا اور اُس کی نجات کا کوئی راستہ نہ ہو گا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دوبارہ عرض کیا: یا الہی! مجھے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا مزید تعارف دے کہ وہ کون ہیں؟ جن کے وسیلہ کے بغیر میں تیری بارگاہ میں قرب حاصل نہیں کر سکتا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہوا، اے موسیٰ علیہ السلام! سنو.....

لَوْلَا مُحَمَّدٌ وَ أُمَّتُهُ لَمَا خُلِقَتِ الْجَنَّةُ وَلَا النَّارُ وَلَا الشَّمْسُ وَلَا الْقَمَرُ
وَلَا اللَّيْلُ وَلَا النَّهَارُ وَلَا مَلَكٌ مُقَرَّبًا وَلَا نَبِيٌّ مُرْسَلًا وَلَا إِيَّاكَ

ترجمہ: اگر محمد ﷺ اور اُن کی امت نہ ہوتی تو میں نہ جنت کو پیدا کرتا... نہ
دوزخ کو... نہ سورج کو پیدا کرتا اور نہ چاند کو... نہ دن کو پیدا کرتا اور نہ رات کو... اور نہ
مقرب فرشوں کو تخلیق کرتا اور نہ ہی کسی نبی مرسل کو اور نہ ہی (اے موسیٰ علیہ السلام) تجھ کو
پیدا کرتا۔

اگر تم بھی نبوت محمدی ﷺ کا اقرار نہ کرتے اور اُن پر درود نہ بھیجتے تو تمہیں بھی
آتش دوزخ میں جانا ہوتا، اگرچہ ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام ہی کیوں نہ ہوتے، میرے
محبوب کی نبوت کے اقرار کے بغیر بخشش کے حقدار نہ ہوتے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی: اے اللہ! میں تیرے محبوب محمد ﷺ کی نبوت
پر ایمان لاتا ہوں اور اُن کی رسالت و فضیلت کی گواہی دیتا ہوں اور وعدہ کرتا ہوں کہ
آپ ﷺ کی ذات پاک پر بے پناہ درود پڑھوں گا، لیکن مجھے یہ دریافت کرنے کی
اجازت ہونی چاہیے کہ کیا میں آپ کا زیادہ دوست ہوں یا محمد ﷺ؟

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:.....

أَنْتَ كَلِيمِي وَمُحَمَّدٌ حَبِيبِي أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الْكَلِيمِ

اے موسیٰ! تم میرے کلیم ہو اور محمد میرے حبیب ہیں، حبیب کلیم سے زیادہ

محبوب ہوا کرتا ہے۔

﴿معارج النبوة: ۱/۳۰۹/۲/۳۵۰ مطالع السمرات: قصيدة النعمان: ۳۳۰﴾

۔۔۔ ﴿حَلَّى اللَّهُ عَلَى حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ﴾ ❖ ❖ ❖



تلاوتِ زبور سے پہلے

حضرت داؤد علیہ السلام کلمہ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے

سیدنا حضرت داؤد علیہ السلام نے بارگاہِ خداوندی میں عرض کیا کہ جب میں زبور پڑھتا ہوں تو ایک نور ظاہر ہوتا ہے جس سے میرے دل کو راحت و چین حاصل ہوتا ہے میرا تمام عبادت خانہ منور و روشن ہو جاتا ہے در و محراب حرکت کرنے لگتے ہیں خداوند! یہ نور کیسا ہے؟

بارگاہِ الہی سے خطاب آیا: یہ نور میرے محبوب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے مزید فرمایا کہ
لَا جُلِيلَهُ خَلَقْتُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ وَآدَمَ وَحَوَّاءَ وَالْجَنَّةَ وَالنَّارَ
انہیں کیلئے میں نے دنیا و آخرت... آدم و حوا... جنت و دوزخ کو پیدا کیا

حضرت داؤد علیہ السلام نے بلند آواز سے نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم لیا تو کوہ و دشت بیابان اور صحرا سے ایک گونج آئی کہ صدقت یا داؤد علیہ السلام۔ اے داؤد علیہ السلام! آپ نے صحیح کہا۔ اسی مضمون کو کلامِ الہی میں اس طرح بیان کیا وَلَقَدْ آتَيْنَا دَاوُدَ مِنَّا فَضْلًا يَا جِبَالُ أَوِّبِي مَعَهُ وَالطَّيْرُ۔

اُس دن کے بعد حضرت داؤد علیہ السلام جب کبھی زبور کی تلاوت فرمانے لگتے تو
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ پڑھ لیتے۔

﴿معارج النبوت: ۳۶/۲﴾ ﴿الوفا: ۴۸﴾

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء محبوبِ الہی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مرتبہ ارشاد فرمایا کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا کہ آسمان میں فرشتے کس شغل میں ہیں؟ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا! جس روز سے اللہ تعالیٰ نے تمام ملکوت کو پیدا کیا ہے۔ انہیں حکم ہوا ہے کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک ورد زبان رکھو

اور اُس کی دوستی دل میں رکھو۔ اگر اُس سے محبت نہ رکھو گے اور اس اسم مبارک کو شفیع نہ پاؤ گے تو تمہیں علیحدہ کیا جائے گا۔ پھر فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کی توبہ قبول کرنی چاہی تو فرمایا کہ ہماری بارگاہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم مبارک کو شفیع بنا، تاکہ ہم تیری توبہ قبول کریں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جو کچھ موجودات میں ہے سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طفیل ہے۔

ۛ افضل الفوائد حصہ راحت المحبین: ۱۹۰ / ملفوظات خواجہ نظام الدین اولیاء / مرتبہ امیر خسرو ۛ

[illegible]

تمام عیسائیوں کو کلمہ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھنے کا حکم

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ.....

وَأَقْرَاهُ عَلَيْهِ السُّبُكِيُّ فِي شِفَاءِ السَّقَامِ وَالسِّرَاجِ الْبَلْقِينِي فِي
فَتَاوَهُ وَكَذَا جَزَمَ بِصِحَّتِهِ الْعَلَّامَةُ ابْنُ حَجَرٍ فِي أَفْضَلِ الْقُرَى أَقُولُ
قَدْ صَرَّحَ الْمُحَقِّقُ ابْنُ الْهَمَامِ فِي بَابِ الْأَحْرَامِ مِنْ فَتْحِ الْقَدِيرِ أَنَّ
الْإِقْدَامَ عَلَى التَّحْسِينِ فَرُعٌ مَعْرِفَتِهِ حَالًا وَعَيْنًا فَلْتُ فَكَيْفَ
بِالتَّصْحِيحِ وَأَنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ مَنْ يَعْلَمُ حُجَّةً عَلَى مَنْ لَا يَعْلَمُ۔

أَوْحَى اللَّهُ تَعَالَى إِلَى عِيسَى أَنْ آمِنْ بِمُحَمَّدٍ وَمَنْ أَدْرَكَهُ
مِنْ أُمَّتِكَ أَنْ يُؤْمِنُوا بِهِ فَلَوْلَا مُحَمَّدٌ مَا خَلَقْتُ آدَمَ وَلَا الْجَنَّةَ وَلَا
النَّارَ وَلَقَدْ خَلَقْتُ الْعَرْشَ عَلَى الْمَاءِ فَاضْطَرَبَ فَكَتَبْتُ عَلَيْهِ "لَا إِلَهَ
إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ" فَسَكَنَ۔

ترجمہ:- اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی نازل فرمائی کہ اے
عیسیٰ علیہ السلام تم (میرے حبیبِ لیب) محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاؤ اور اپنی امت کو حکم دو کہ جو
لوگ اُن کا زمانہ پائیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائیں کیونکہ اگر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتے تو
میں نہ آدم علیہ السلام کو پیدا کرتا اور نہ ہی جنت و دوزخ بناتا۔ جب میں نے عرش و پانی پر
بنایا تو وہ مضطرب ہو گیا، میرے جاہ و جلال کی وجہ سے کاپٹے لگا پھر میں نے اُس پر کلمہ
طیبہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ لکھ دیا... تو وہ ٹھہر گیا... پر سکون ہو گیا۔

❖ المسند رک: ۶۱۵/۲ ❖ معارج النبوت: ۳۹/۲ ❖ تفسیر روح البیان: ۱۹۴/۷ ❖

❖ الوفا مترجم: ۳۸ ❖ زرقانی: ۲۴۲/۵ ❖ الخصائص اللبب کی: ۲۵/۱ ❖

۔۔۔ ❖ ❖ ❖ ﷺ ﷺ ﷺ ❖ ❖ ❖ ۔۔۔

انجیل برناباس میں رب تبارک و تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے کہ میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر تمام اشیاء بنائی ہیں تاکہ اُس کے وسیلے سے تمام اشیاء میری صفت و ثنا کریں۔
انجیل برناباس میں ہے کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ آنیوالے رسول کا کیا نام ہوگا؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا:.....

اُس کا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوگا، کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے جس وقت اُن کی روح پیدا کی یہی نام رکھا تھا اور اُس روح کو ایک آسمانی نور میں رکھ کر فرمایا تھا۔
محمد صلی اللہ علیہ وسلم انتظار کیجئے کیوں کہ میں تیری خاطر جنت، دُنیا اور بکثرت مخلوق پیدا کروں گا، جس پر آپ کو گواہ بناؤں گا جو تجھ پر سلام بھیجے گا اُس پر سلام بھیجا جائے گا۔
ساری چیزیں اُس کے وسیلے سے پیدا ہوئیں، جو کچھ پیدا ہوا ہے اُس میں سے کوئی چیز بھی اُس کے بغیر پیدا نہیں ہوئی۔ اُس میں زندگی تھی اور وہ زندگی آدمیوں کا نور تھا۔ (انجیل یوحنا)

مندرجہ بالا حقائق و شواہد سے معلوم ہوا کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا نور کائنات کے ذرے ذرے میں جاری و ساری ہے اور بیشک آپ وجہ تخلیق کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

❖ ❖ ❖ جانِ جاناں صلی اللہ علیہ وسلم ۲۷ ❖ ❖ ❖



پیدائش جبرئیل علیہ السلام تا جدارِ لولاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خاطر

ایک مرتبہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کی: یا محمد حبیب اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اللہ جل شانہ نے میری تخلیق کے بعد مجھے دس ہزار برس عالمِ بخبری میں رکھا، بعدہ مجھے پکارا کہ اے جبرئیل (علیہ السلام)! (اُس وقت مجھے اس بات کا شعور ہوا کہ میرا نام جبرئیل (علیہ السلام) ہے) میں نے جواب میں کہا ”لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ“ اے اللہ! بندہ حاضر خدمت ہے۔ اللہ جل شانہ نے حکم صادر فرمایا: ”قَدْ سِنِي“ میری بے نیازی کے ذکر میں مشغول ہو جا۔

میں خالقِ اکبر کی قدوسیت کا ذکر دس ہزار برس کرتا رہا۔ پھر صدا آئی ”مَجْدِنِي“ اب میری بزرگی و برتری کی صفت بیان کرتا رہا میں دس ہزار برس عظمتِ الہی کے گیت گاتا رہا۔ پھر ندا ”اَحْمِدْنِي“ میری حمد و ثناء کی تسبیح پڑھ۔ میں نے دس ہزار برس تحمیدِ الہی میں زندگی گزاری۔ اُس کے بعد ”ساقِ عرش“ کے پردہ کو گرا کر مجھے اور دس ہزار برس تک تکتے جانے کا ارمان جاری فرمایا۔ اس عرصہ، نظارگی میں ”ساقِ عرش“ پر ایک سطر کو میر قوم پایا، اللہ پاک نے مجھے فہم عطا فرمائی کہ یہ سطر

”لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ“ ہے۔ میں نے عرش کیا: يَا خَالِقِ ذُو الْمَنِّ! یہ ”مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ“ کون ہیں؟ جواب آیا اے جبرئیل! اگر میرے ارادہ قدرت میں ”تخلیقِ محمد“ نہ ہوتی تو تم کو خَلَقْتُ کی خَلَعْتُ نصیب نہ ہوتی۔ بلکہ اگر وہ نہ ہوتے تو نہ جنت ہوتی نہ جہنم... نہ سورج، نہ تانہ چاند... اور نہ ثواب، نہ تانہ عتاب۔ اے جبرئیل علیہ السلام! اس محمد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم باعثِ تخلیقِ دو عالم پر صدقے جاؤ اور یہ صلوات بھیجو۔ پس میں جبرئیل علیہ السلام نے آپ پر یا رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دس ہزار برس درود بھیجا۔

اب یہ حقیر فقیر ناظرین وقارئین سے انصاف کا طالب ہے اور یہ دریافت کرنے کی جرأت کرتا ہے کہ اپنے محبوب ﷺ کیلئے اللہ تعالیٰ کی اس عطاۂ عظمت و وقار کی حد کا اندازہ کیا کوئی بشر اپنے خیال و گمان کے احاطہ میں لاسکتا ہے؟

❖ تحفہ درود شریف: ۶۵/ از ذوا عظم سحر البیان شیخ الحدیث حضرت علامہ حبیب البشر خیری، رنگون ❖
حضرت جبرائیل علیہ السلام کی تخلیق نبی اکرم ﷺ کے نور کے ذریعے ہوئی ہے۔
بلکہ تمام فرشتے نبی اکرم ﷺ کے نور سے پیدا ہوئے ہیں۔ ساری مخلوقات نبی اکرم ﷺ کے وسیلے سے ہی معرفت حاصل کرتی ہے۔

سیدی عبدالعزیز دباغ فرماتے ہیں: وَسَيِّدِنَا جَبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنَا مَا خُلِقَ لِخِدْمَتِ النَّبِيِّ ﷺ (جواہر البحار) حضرت جبرائیل علیہ السلام کو نبی اکرم ﷺ کی خدمت کیلئے پیدا کیا گیا ہے اور یہ آپ ﷺ کے ذاتی محافظ فرشتوں میں شامل ہیں

❖ الابریز: ۵۳۳ ❖

تاج المذکرین اور ثمار الفرائد میں یہ واقعہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی زبانی درج ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ مجھے جبرائیل علیہ السلام نے کہا۔ یا محمد حبیب اللہ ﷺ! جس دن اللہ تعالیٰ نے مجھے خلعت وجود عطا فرمایا تو مجھے اٹھارہ ہزار سال عرش مجید کے نیچے ساکن ہونے کا حکم دیا، پھر مجھ سے پوچھا: مَنْ خَلَقَكَ (جبرائیل تمہیں کس نے پیدا کیا ہے) میں نے کہا۔ اے پروردگار!

أَنْتَ الْخَالِقُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ الْمَعْبُودُ فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَأَنَا الْعَبْدُ الذَّلِيلُ الْخَاضِعُ الْمُنْقَادُ

ترجمہ:- تو پیدا کرنے والا... اکیلا... قہار... عزت والا... جبار... شب و روز میں

معبود حق اور میں بندہ ذلیل... عاجز اور تابع دار۔

بعد ازاں پھر مجھے پورے اٹھارہ ہزار سال کوئی خطاب نہ کیا گیا۔ پھر دریافت

فرمایا: مَنْ خَلَقَكَ وَمَنْ أَنَا

جبرائیل علیہ السلام تمہیں کس نے پیدا کیا اور میں کون ہوں؟

میں نے کہا۔ اے پروردگار

أَنْتَ خَالِقِي وَرَازِقِي وَ مُحْيِي وَمُمِيتِي
وَبَاعِثِي وَأَنَا الْعَبْدُ الضَّعِيفُ الْمَسَاكِينُ

ترجمہ:- تو میرا پیدا کرنے والا... اور رزق دینے والا... اور جلانے والا... اور

مارنے والا... اور اٹھانے والا... اور میں بندہ ضعیف مسکین۔

پھر اٹھارہ ہزار سال مجھے خطاب سے نہ نوازا گیا۔ پھر مجھے خطاب ہوا اور مجھے

پوچھا گیا۔ ”میں کون ہوں اور تم کون ہو؟

میں نے عرض کی۔

أَنْتَ اللَّهُ الْخَالِقُ الْبَارِي وَأَنَا الْعَبْدُ الْعَانِدُ الْخَاضِعُ الْخَاشِعُ

تو خالق و باری ہے اور میں بندہ عاجز ہوں۔

پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جبرائیل علیہ السلام! تم نے سچ کہا۔

پس میں نے یہ خطاب با صواب سن کر اور اپنے حال پر اکرام خداوندی دیکھ کر

عرض کی: اے اللہ! مجھے پیدا کرنے سے پہلے تو نے کوئی اور مخلوق بھی پیدا فرمائی ہے

حکم ہوا کہ نگاہ اٹھا کر دیکھ۔

میں نے بموجب حکم نظر اٹھائی تو ایک نور جمال صوری و کمال معنوی سے آراستہ،

پیراستہ تاباں و درخشاں دیکھا جس کے دیکھنے سے آنکھیں خیرہ ہوتی تھیں اس نور

کے دائیں بائیں آگے پیچھے یعنی ارد گرد چار ہالے دیکھے۔

میں نے عرض کی: یہ کس کا نور ہے جس کی ضیاءوں سے میری آنکھیں چندھیائی

جاری ہیں؟ فرمایا: یہ نور اس ہستی کا ہے جس کی خاطر میں نے تجھے پیدا کیا ہے تمام

فرشتوں اور دوسری مخلوقات کو صرف اُسی کی برکت سے پیدا کروں گا اور اُس کے وجود گرامی و ان سب سے مشرف و مکرم بنا دیا ہے۔ عرش... کرسی... لوح و قلم... بہشت و دوزخ اسی ہستی کے طفیل عالم وجود میں آئیں گے۔

هُوَ حَبِيبِي وَ صَفِي وَ نَبِيِّ وَ سَيِّدَتِي
وَ خَلَقَنِي مُحَمَّدُنِ الْمُصْطَفَى ﷺ

ترجمہ:-

میں نے دریافت کیا: یا اللہ! یہ چار نور کے ہالے کون ہیں؟ فرمایا: دائیں طرف آپ ﷺ کے وزیر ابو بکر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں۔ بائیں طرف آپ ﷺ کے مشیر عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ ہیں۔ آگے آپ ﷺ کے حبیب عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور پیچھے آپ ﷺ کے چچا زاد بھائی حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہیں۔

نماز افراد میں لکھا ہے کہ پیچھے کی جانب حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ اور سامنے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ تشریف فرما ہیں۔ میں نے دریافت کیا: اے اللہ! یہ پانچ افراد کتنے برگزیدہ ہیں۔ فرمایا: یہ میرے دوست ہوں گے جو ان کو دوست رکھے گا، میں اُسے دوست رکھوں گا۔ جو ان سے دشمنی رکھے گا، میں اُس سے دشمنی کروں گا، ان کے دوستوں کا دوست اور ان کے دشمنوں کا دشمن، ان کے دوستوں کو بہشت میں اپنی رضا دوں گا اور ان کے دشمنوں کو دوزخ کی آگ میں اپنے قہر میں مبتلا کروں گا۔ ﴿معارج النبوة: ۲/۲۵﴾



- ❖ ❖ ❖ ﴿صَلَّى اللَّهُ عَلَى نَبِيِّهِ مُحَمَّدٍ ﷺ﴾ ❖ ❖ ❖ -

لَوْلَاكَ لَمَّا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ

اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم اگر آپ نہ ہوتے

تو خدائی کا راز آشکار نہ ہوتا

نہ حسن نہ پرستار ہوتے..... نہ یوسف نہ کوئی خریدار ہوتا..... نہ مصور نہ شاہکار
ہوتا..... نہ معبود نہ عبادت گزار ہوتے..... نہ کوئی سپاہ نہ سالار ہوتا..... نہ خم نہ خمار
ہوتا..... نہ مے نہ کوئی مے خوار ہوتا..... نہ حق نہ اظہار ہوتا..... نہ دل نہ دلدار
ہوتا..... نہ صورت نہ سنگار ہوتا..... نہ نکبت نہ نکھار ہوتا..... نہ جمال نہ کوئی پرستار
ہوتا..... نہ سیاہ کار نہ استغفار ہوتی..... نہ ابر نہ ابر بہار ہوتی..... نہ اشرار نہ کوئی
ابرار ہوتا..... نہ علم نہ کوئی آموزگار ہوتا..... نہ دین نہ دین دار ہوتے..... نہ معبود
نہ عبادت گزار ہوتے..... نہ شہر نہ شہر پار ہوتا..... نہ کشتی نہ کھیون ہار ہوتا..... نہ
تاج نہ تاجدار ہوتے..... نہ غار نہ غار ہوتا..... نہ پتھر نہ بازارِ طائف ہوتا.....
نہ جنت نہ طلب گار ہوتے..... نہ بیمار نہ کوئی تیمار دار ہوتا..... نہ آزاد نہ کوئی غم خوار
ہوتے..... نہ دھار نہ بازار ہوتے..... نہ رخسار نہ گل رخسار ہوتا..... نہ اسرار نہ
محرم اسرار ہوتا..... نہ شمع جلتی نہ پھول کھلتے..... نہ دن نکلتا نہ رات ہوتی..... جو یہ
نہ ہوتے تو کچھ نہ ہوتا..... وجود کون و مکاں نہ ہوتا۔

۔۔۔۔۔ ﴿صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهِ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَسَلَّمَ﴾ ❖ ❖ ❖

جے نہ ہوندا حضور صلی اللہ علیہ وسلم دانور ظاہر نہ ایہہ جان ہوندی نہ جہان ہوندا
لامکاں نہ لوح نہ عرش کرسی نہ زمان ہوندا نہ مکان ہوندا
نہ کوئی علم نہ عمل کوئی عالم نہ زبان ہوندی نہ قرآن ہوندا
کیویں ہوندا دیوانیہ رب ظاہر جے نہ دو جگ دا سلطان ہوندا

﴿عرفان حق: ۱۱۴﴾ از صوفی عبدالرحیم چشتی دیوانہ

محزون کائنات ﷺ

تاجدارِ لولاک ﷺ کی بارگاہ میں حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمی رحمۃ اللہ علیہ اپنی عقیدت کا اظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں

ہمارا مسلک ہے کہ حضور ﷺ مبداء کائنات ہیں، حضور ﷺ محزون کائنات ہیں۔ حضور ﷺ منشاء کائنات ہیں اور حضور ﷺ مقصود کائنات ہیں۔

ایک حدیث میں آیا ہے: لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الدُّنْيَا یعنی اے پیارے حبیب ﷺ تو نہ ہوتا تو میں دنیا کو نہ بناتا۔ ایک حدیث میں آیا لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ یعنی میرے نبی ﷺ اگر تجھے پیدا کرنا مقصود نہ ہوتا تو میں آسمانوں کو بھی پیدا نہ کرتا اور تفسیر حسینی میں ایک حدیث نقل کی گئی۔ لَوْلَاكَ لَمَا اَظْهَرْتُ الرَّبُّوبِيَّةَ ” پیارے اگر تو نہ ہوتا تو میں اپنے رب ہونے کو ظاہر نہ کرتا۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ احادیث ضعیف ہیں یہ نہیں کہتے کہ ہمارا عقیدہ ضعیف ہے

﴿مقصود کائنات: ۷/ از سید احمد سعید شاہ صاحب کاظمی قدس سرہ العزیز ملتان﴾

۔۔۔۔۔ ﴿صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهِ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ﴾ ❖❖❖۔۔

آپ ﷺ کے طفیل جنت اور ریشمی پوشاک

علامہ ابن جوزی (م ۵۹۷/۱۲۰۰ء) سرکارِ دوعالم ﷺ کی آمد آمد پر ملت

اسلامیہ کو مبارک باد دیتے ہوئے فرماتے ہیں:-

اگر آپ ﷺ نہ ہوتے تو یہ ساری دنیا ہی نہ پیدا کی جاتی... یہ فخر کی بات ہے... یہ میں انکار کی بات نہیں کر رہا... ایسی ہدایت کرنے والے نبی کی امت! تمہیں مبارک ہو! بروز قیامت آپ ﷺ ہی کے طفیل جنت اور ریشمی پوشاک ہے۔ ﴿بیان المیلاذ النبی ﷺ: ۸﴾

وجودِ کائنات... صدقہء سرورِ کائنات ﷺ

تاجدارِ لولاک ﷺ کی بارگاہ میں میرے شیخِ طریقت پیر و مرشد سراج العارفین شہبازِ طریقت، امام السالکین، حضرت علامہ ابوالبلیان پیر محمد سعید احمد مجددی رحمہ اللہ اپنی عقیدت کا اظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

مسلمان بھائیو:- کیا جانتے ہو کہ یہ آفتاب و مابتاب کی شعاعیں... پھولوں کی خوشبوئیں... جنت کے حور و غلمان... سارے عالم کی رونقیں... آسمان کے ستارے... زمین کے سبزے... بلبلوں کے نغمے... چڑیوں کے چیخے... جن و انس کا وجود کیوں اور کس کی خاطر ہے؟ یہ سب کچھ اس حبیبِ خدا ﷺ کیلئے ہے جو خوش کوثر کا ساتی... جنت کا قاسم... سلطنتِ خداوندی کا مالک... قیموں کا والی... غلاموں کا مولیٰ... اپنے رب کا پیارا ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے سارا کارخانہ اُن کیلئے اور اُن کے واسطے پیدا فرمایا۔

حضور سرورِ عالم ﷺ ہی باعثِ تخلیقِ کائنات ہیں اور آپ سرِ قیام ہی کے صدقہ سے اور آپ ﷺ ہی کی خاطر کائنات کو وجود بخشا گیا۔ اگر اللہ تعالیٰ اپنے حبیبِ سرِ قیام کے نورِ پاک کو پیدا نہ فرماتا تو کائنات کی تمام روشنیاں بے نور ہوتیں اور کائنات کی تمام رونقیں معدوم ہوتیں۔

بے انہی کے دم قدم سے باغِ عالم میں بہار
وہ نہ تھے عالم نہ تھا گروہ نہ ہوں تو عالم نہیں
محمد ﷺ کی جلوہ نمائی نہ ہوتی
تو دارین میں روشنائی نہ ہوتی

حضور اکرم ﷺ محبوبِ کردگار ہیں اور اپنے حبیب کی خاطر ہی اُس خالق، مالک نے اس جہانِ فانی کو اور اُس دارِ بقا کو وجود بخشا ہے۔

محمد ﷺ گر نہ بودے کس نہ بودے
نہ بودے سچ عالم در وجودے
حقیقت تو یہ ہے کہ آدم کی توبہ اور نوح کی نجات حضور ﷺ کے صدقے مقبول و
معتبر ہوئی۔

اگر نام محمد ﷺ را نیاوردے شفیع آدم علیہ السلام
نہ آدم علیہ السلام یافتے توبہ نہ نوح علیہ السلام از غرق نجات

- ✽ - ابراہیم علیہ السلام کی دعا آپ کی جلوہ گری کا پیغام ہے۔
- ✽ - عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت آپ کے ہی ظہورِ قدسی کا نام ہے۔
- ✽ - توریت و انجیل وزبور میں آپ کے ہی تذکرے ہوتے رہے۔
- ✽ - تمام آسمانی صحیفوں میں آپ پر ہی تبصرے ہوتے رہے۔
- ✽ - ہر دور میں آپ کے قصے نبیوں کے وردِ زبان رہے۔
- ✽ - ہر زمانے میں آپ کے قصیدے اُمتوں کے حرزِ جان رہے۔
- ✽ - کسی نے آپ کو فارِ قلیط کہہ کر پکارا۔
- ✽ - کوئی آپ کو منحنی پکارتا رہا۔
- ✽ - آسمانوں میں آپ کا نام احمد ﷺ مشہور ہوا۔
- ✽ - زمینوں میں نام محمد ﷺ کے چرچے ہوئے۔

غرض یہ کہ آپ ہی مقصودِ کائنات اور محبوبِ ممکنات ہیں۔ آپ ہی باعثِ تکوین
عالم اور سببِ تخلیقِ آدم علیہ السلام ہیں۔ آپ ہی نورِ اول اور روحِ اول ہیں آپ ہی قلم
اول اور لوحِ اول ہیں۔ ﷺ ﷺ ﷺ

لَوْلَاكَ لَمَّا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ كَاَجْهَمِ رَآپِ هِی كَے رُوءِے اَنُورِ پَر بَجتا هِے۔
اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُورِی كَا تَاجِ رَآپِ هِی كَے سِرِّ اَقْدَسِ پَر پَھبتا هِے۔

اور سچ تو یہ ہے کہ

کتابِ فطرت کے سرِ ورق پر جو نامِ احمد رقم نہ ہوتا
تو نقشِ ہستی ابھر نہ سکتا، وجودِ لوح و قلم نہ ہوتا
یہ محفلِ کن فکاں نہ ہوتی، جو وہ امامِ اُمم نہ ہوتا
زمین نہ ہوتی، فلک نہ ہوتا، عرب نہ ہوتا، نجوم نہ ہوتا

حدیثِ قدسی لَوْلَاكَ لَمَّا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ اس مفہوم کی مؤید و مصدق ہے
بعض حضرات اس حدیث کو موضوع ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن محققین
علماء اہلسنت نے صراحت فرمائی ہے کہ یہ حدیث لفظاً موضوع ہو سکتی ہے، لیکن معنی
کے اعتبار سے ہرگز موضوع نہیں، اپنے معنی و مفہوم کے لحاظ سے یہ حدیث صحیح اور ثابت
ہے، کیونکہ اس حدیث کا مفہوم اس کے علاوہ بھی کئی احادیث سے ثابت ہے جیسا کہ
موضوعات کبیر میں حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: لَكِنَّ مَعْنَاهُ صَحِيحٌ يَعْنِي
حدیثِ لَوْلَاكَ معنی کے لحاظ سے بالکل صحیح ہے۔

چنانچہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ ایک دن جب انیل
امین علیہ السلام حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ۔

يَا مُحَمَّدُ لَوْلَاكَ مَا خَلَقْتُ الْجَنَّةَ وَلَوْلَاكَ مَا خَلَقْتُ النَّارَ
اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اگر آپ نہ ہوتے تو میں یہ جنت پیدا کرتا نہ دوزخ پیدا کرتا۔

(دیکھیں! موضوعاتِ نبیہ صفحہ ۱۵۹)

اسی طرح حضرت امام ربانی مجدد و منور الف ثانی قدس سرہ و سبحانی نے مکتوبات
شریفہ میں حدیثِ قدسی نقل فرمائی ہے۔

لَوْلَاكَ لَمَّا أَظْهَرْتُ الرَّبُّوبِيَّةَ

یعنی اے محبوب اگر آپ نہ ہوتے تو میں اپنی ربوبیت کا اظہار نہ کرتا۔ نیز آپ نے یہ حدیث قدسی بھی تحریر فرمائی ہے۔

كُنْتُ كَنْزًا مَخْفِيًّا فَاحْبَبْتُ أَنْ أُعْرَفَ فَخَلَقْتُ الْخَلْقَ

یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ میں چھپا ہوا خزانہ تھا، پس میں نے پسند کیا کہ میں پہچانا جاؤں تو میں نے مخلوق کو پیدا کر دیا۔ (ملاحظہ فرمائیں! مکتوبات امام ربانی دفتر سوم مکتوب ۱۲۲) ان احادیث مبارکہ سے با آسانی یہ مفہوم اخذ ہوتا ہے کہ ذات رسالت صلی اللہ علیہ وسلم ہی تخلیق کائنات کی علت غائی ہے۔

گو یا حدیث قدسی کا مفہوم یوں ہوا ہے

میں سراپا مخزنِ راز تھا، میں رہا تھا مدتوں راز میں
ترا شوق دید کشاں کشاں مجھے کھینچ لایا مجاز میں
مولانا ظفر علی خاں کا یہ شعر بھی اس مفہوم پر دلالت کرتا ہے۔

گر ارض و سماء کی محفل میں، لولاک لما کا شور نہ ہو
یہ رنگ نہ ہو گلزاروں میں، یہ نور نہ ہو سیاروں میں
حضرت امام احمد رضا فاضل دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب فرمایا۔

جس طرح مرتبہ وجود میں صرف ایک ذات حق ہے
باقی اسی کے پر تو وجود سے موجود
یونہی مرتبہ ایجاد میں صرف ذات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے
باقی سب پر اسی کے عکس کا فیض وجود
مرتبہ کون میں نور احمدی آفتاب ہے اور تمام عالم اس کے آئینے
مرتبہ تکوین میں نور احمدی آفتاب ہے اور سارے جہاں اس کے آئینے

﴿صلوة الصفا: ۲۰﴾ البیان شریف: ۱/۱۸۱ تا ۱۲۰

شہنشاہِ لولاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں میرے شیخ طریقت پیر و مرشد سراج العارفین شہبازِ طریقت، امام السالکین، حضرت علامہ ابوالبلیان پیر محمد سعید احمد مجددی رحمۃ اللہ علیہ ایک اور مقام پر اپنی عقیدت کا یوں اظہار فرماتے.....

نورِ ازل نے جب عدم کے گیسو وا کئے تو شب و بجور سے صبح نور عیاں ہوئی جیسا کہ ”کُنْتُ كُنْزًا مَّخْفِيًّا..... الخ“ کے عنوان سے یہی حقیقت مستورہ عریاں ہوئی۔ حقیقت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم اُسی نورِ ازل کی پہلی تجلی ہے جو سب تکوین کائنات اور باعثِ تخلیق ممکنات قرار پائی۔

”لَوْلَاكَ لَمَّا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ“ کا یہی راز ہے کہ مخلوقات اُسی شہنشاہِ لولاک کے قدمِ پاک کی خیرات ہے۔

”وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ“ (پس وہ انبیاء کیسے نہ رہے۔)

اسی امر کی غماز ہے کہ حسن کائنات اسی جان کائنات کے جمال کی زکوۃ ہے اور یہ کہنا مبالغہ نہ ہوگا کہ شمس و قمر کی تابشوں کا ہر چمکارہ اور عرش و کرسی کی نازشوں کا ہر نظارہ اسی شاہدِ رعنا کے حسنِ تبسم کی سوغات ہے۔

نقاشِ ازل کا وہ نقشِ اول صلی اللہ علیہ وسلم

وسیم و نسیم، مصطفیٰ کریم علی علیہ التحیۃ والتسلیم کے جس کی تسنیں و ترائیں تشکیل و تعمیر، تعلیم و تادیب اور حسنِ تخلیق میں مصورِ حقیقی نے کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔

وہ شہکارِ قدرت صلی اللہ علیہ وسلم

جس کو خالقِ ہستی نے صورت و سیرت... حسن و جمال... فضل و کمال اور جود و نوال کی جن عظمتوں اور بلندیوں پر فائز فرمایا عالم ممکنات میں اُس کی مثال ناممکن ہے۔

امام ربانی حضرت سیدنا شیخ مجدد الف ثانی قدس سرہ العزیز نے فرمایا:

”در عالم امکان مثل او متصور نیست“

وہ محبوب مطلق جس کی ہر ادا محبوب خدا... ہر نگاہ مرکزِ ہدیٰ... ہر عشوہ جانِ وفا... ہر جلوہ جہانِ سخا... ہر تیور کانِ حیا... ہر دم دلِ با... ہر قدم دلکشا... ہر سخن جانفزا بلکہ سارا بدن معجزہ نما

تجھے بنا کے جو نزدیک و دور تے دیکھ
خدا نے خود کو نہایت غرور سے دیکھا

وہ روح کائنات صلی علیہ وسلم

جوا اٹھے تو فلک کو عروج ملے... بیٹھے تو دھرتی کو سکون ملے... پسینہ آئے تو گلشن مہکنے لگیں... مسکرائے تو ستارے چمکنے لگیں... لب ہلائے تو عنادل چمکنے لگیں... بات سنائے تو پھول جھڑنے لگیں... جس کے چہرے سے صبح کو سورا ملے... جس کی زلفوں سے شب کو اندھیرا ملے... جس کے تبسم سے جنت مچلنے لگے... جس کے غصے سے جہنم ابلنے لگے... جو اشارہ کرے تو آفتاب فق ہو جائے... جو انگلی اٹھائے تو ماہتاب شق ہو جائے... جو سراٹھا کے بولے تو قرآن بنتا جائے... جو سر جھکا کے بولے تو حدیث بنتی جائے۔

- ▶ جو چادر اوڑھ کر لیٹے تو خدا پکارے... یَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ▶
- ▶ جو کبیل اوڑھ کر نکلے تو کہا جائے... یَا أَيُّهَا الْبُزْمِل ▶
- ▶ جس کے دانتوں کے چمکارے... یُسَیْن وَطْه ▶
- ▶ جس کے چہرے کے انوارے... وَالضَّحَى ▶
- ▶ جس کی آنکھوں کے خمار... مَا زَاغَ الْبَصَرُ ▶
- ▶ جس کی زلفوں کا نکھار... لَيْلَةُ الْقَدَرِ ▶
- ▶ رُخ جیسے آئینے میں مصور جڑا ہوا ▶
- ▶ ماتھے کی ہر لکیر پہ قرآن لکھا ہوا ▶
- ▶ آواز جیسے نغمہ فطرت چھڑا ہوا ▶
- ▶ آغوش جیسے ہو درِ کعبہ کھلا ہوا ▶

وہ کمالِ حسن حضور ﷺ! کہ

دُنیا میں حسنِ یوسف علیہ السلام کے چرچے ہیں، لیکن حسنِ مصطفیٰ ﷺ کی جلوہ سامانیاں چودہ طبق کو محیط ہیں، حسنِ یوسف علیہ السلام میں صباحت غالب تھی اور حسنِ مصطفیٰ ﷺ میں ملاحت کا غلبہ تھا، حسنِ یوسف علیہ السلام پہ نظریں جمتی نہ تھیں اور حسنِ مصطفیٰ ﷺ سے نظریں ہٹتی نہ تھیں۔

- ▶ وہ حسین تھے، تو یہ احسن ہیں ◀
- ▶ وہ شریف تھے، تو یہ اشراف ہیں ◀
- ▶ وہ کریم تھے، تو یہ اکرم ہیں ◀
- ▶ وہ کامل تھے، تو یہ اتمل ہیں ◀
- ▶ وہ جمیل تھے، تو یہ اجمل ہیں ◀

مقامات ابوالبیان: ۲۰۰۰ء مابین مدعوں تنظیم الاسلام اپریل ۲۰۰۶ء، ۳۱۔



تخلیق دُنیا..... باعثِ پہچانِ مصطفیٰ ﷺ

تاجدارِ لولاک ﷺ کی بارگاہ میں اعلیٰ حضرت شاہ احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ کے والدِ محترم مولانا شاہ نقی علی خان رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی عقیدت کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا:

پیدائشِ زمین و آسمان اور خلقتِ زمان و مکان صرف حضور نبی کریم ﷺ کی شہرت کے لئے ہے۔ اگر خالق کو آپ کی شان ظاہر کرنا منظور نہ ہوتا تو عرش و کرسی... لوح و قلم... زمین و آسمان... ارواح و فرشتے... جن و انس... اور بہشت و دوزخ کچھ نہ بناتا۔

لَوْلَاكَ لَمَّا خَلَقْتُ الدُّنْيَا

ازل میں اس جناب کو خطاب ہوا:

أَنْتَ الْمُخْتَارُ الْمُتَخَبُّ وَ عِنْدَكَ مُسْتَوْدَعُ نُورِي وَ كُنُو زُهْدَ
هَدَايَتِي مِنْ أَجْلِكَ أَسْطَحُ الْبُطْحَاءُ وَ أَرْفَعُ السَّمَاءَ
وَ أَجْعَلُ الثَّوَابَ وَ الْعِقَابَ وَ الْجَنَّةَ وَ النَّارَ۔

ترجمہ:- تو برگزیدہ اور منتخب ہے۔ اور تیرے پاس ہی میرے نور کی امانت اور میری ہدایت کی کنجیاں۔ تیرے واسطے بچھاتا ہوں زمین اور بلند کرتا ہوں آسمان اور بناتا ہوں ثواب اور عذاب اور بہشت اور دوزخ۔

اور ارشاد ہوتا ہے اے محمد ﷺ! میں نے کوئی شخص تم سے زیادہ بزرگ پیدا نہیں کیا۔ دُنیا

کو صرف اس لئے بنایا گیا کہ تمہارا مرتبہ پہچانیں اگر تمہیں پیدائش نہ کرنا دُنیا کونہ بناتا۔

یہ مضمون آیتِ کریمہ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ سے منافی نہیں وہاں متشبی منہ عمل ہے۔ اور یہاں حصر بنظر علم یعنی فائدہ تخلیق منجملہ اعمالِ عبادت اور منجملہ علوم تصدیق آنحضرت ہے اور اشتمال اس تصدیق کا تو حید کو ظاہر ہے۔

حضور علیؑ نہ ہوتے تو کچھ نہ ہوتا

تحقیق حق تعالیٰ وحدہ کریم نے ارشاد فرمایا: حدیث قدسی ہے۔

اے حبیبِ علیؑ! اگر تم نہ ہوتے تو نہ آسمان بناتا نہ زمین بناتا اور نہ جن ہوتے نہ فرشتے۔

فَلَوْلَا مَا خَلَقْتُكَ وَلَا خَلَقْتُ عَرْشًا وَلَا كُرْسِيًّا وَلَا لَوْحًا

فرمایا! اُس ذات وحدہ لا شریک نے، اکرمیہ حبیب علی قلیؑ نے ہوتے تو اب آدم میں تمہیں پیدا نہ کرتا... نہ عرش کو پیدا کرتا... نہ کرسی کو پیدا کرتا... نہ لوح و پیدا کرتا... نہ قلم کو پیدا کرتا... نہ آسمان کو پیدا کرتا... نہ زمین کو پیدا کرتا... نہ جنت و پیدا کرتا... نہ دوزخ کو پیدا کرتا... نہ دُنیا کو پیدا کرتا... اور نہ آخرت و پیدا کرتا۔

مَا خَلَقْتُ الطُّوْلَ وَلَا الْعَرْضَ وَلَا وَضْعَ ثَوَابٍ وَلَا عِقَابٍ

وَلَا خَلَقْتُ جَنَّةً وَلَا نَارًا وَلَا شَمْسًا وَلَا قَمَرًا

اے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم اگر میرا مقصود آپ نہ ہوتے تو میں نہ آسمان کو پیدا کرتا... نہ زمین کو پیدا کرتا... نہ لمبائی کو پیدا کرتا... نہ چوڑائی کو پیدا کرتا... نہ ثواب کو پیدا کرتا... نہ عذاب کو پیدا کرتا... نہ سورج کو پیدا کرتا... نہ چاند کو پیدا کرتا۔

قَالَ عَلِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ أَنْتَ الْمُخْتَارُ
الْمُنْتَخَبُ وَعِنْدَكَ مُسْتَوْدَعُ نُورِي وَكُنُوزِ هِدَايَتِي مِنْ أَجْلِكَ
أَسْطَحُ الْبَطْحَا وَأَمْرَحُ الْمَاءَ وَأَرْفَعُ أَسْمَاءَ وَأَجْعَلُ الثَّوَابَ وَالْعِقَابَ
وَالْجَنَّةَ وَالنَّارَ ﴿مطالع اسرار﴾

حضرت مولائے کائنات امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: کہ اللہ وحدہ
کریم نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا! تو مختار ہے، برگزیدہ ہے اور تیرے ہاں میرا نور
امانت ہے اور تیرے ہاں میری ہدایت کے خزانے امانت رکھے گئے ہیں، تیری وجہ
سے پتھر پلے پستی والی زمین پھیلاتا ہوں اور پانی برساتا ہوں اور آسمانوں کو بلند کرتا
ہوں اور تیری وجہ سے ہی ثواب و عذاب اور جنت و دوزخ کو مقرر کیا۔

کاش کہ اس حدیث قدسی کی اجازت ہوتی عارفین کو اس کی شرح بیان کرنے
کی، تو لا تعداد دفتر بند ہو جاتے لیکن یہ قول کبھی وضاحت کیا نہ جاتا۔ واللہ الحمد،
اے عزیز! جان اس راز کو کیونکہ تخلیق کائنات بھی اُن عظیم رازوں میں سے ایک
راز ہے کیونکہ اس راز کے کھولنے سے بہت بڑا پورا ہے۔ حقیقت یہی ہے کہ فقراء
نے اس پر بہت قلیل کلام کیا ہے، لہذا بندہ نے اکابر کی طرز پر عمل کرنے کا چارہ کیا ہے۔
اس کائنات کے وجہ کائنات... جان کائنات... جان جہان کائنات... فخر
کائنات... سبب کائنات... مسبب کائنات... باعث کائنات... اصل کائنات...
اصل جہان کائنات... صورت کائنات کے آئینہ کائنات... کامل کائنات... مکمل
کائنات... اکمل کائنات... مظہر کائنات... اظہر کائنات... اظہر کائنات... منبع
کائنات... مصدر کائنات... صدر کائنات... سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات
ہے۔

ایسے جان میرے محبوب کو کہ کائنات میرے محبوب کے فیضان کا نام ہے، پس یہ

تم پر فیصلہ ہے کہ تم اس خزانہ سے کتنا حاصل کرتے ہو پس یہ جان لے کہ کوئی ایسا عاشق نہیں ہوتا جو اپنا معشوق کسی کو دے دے، لیکن رب قدس نے اپنے محبوب کو اپنا معشوق بنایا اور خود وہ ذات عاشق ہوئی، لیکن فصل عظیم ہے اہل عالم پر کہ اس ذات نے اس عالم جہان کو اپنا محبوب عطا فرمایا۔

اللہ جل مجدہ الکریم نے اپنے پاک الاریب کلام میں بیان فرمایا:
لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْ أَنفُسِهِمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ
وَأَن كَانُوا مِن قَبْلُ لِنَاسٍ مُّبِينٍ

پ۔۔۔ سورۃ آل عمران آیت ۱۰۴

ترجمہ: تحقیق احسان فرمایا اہل ایمان پر ان میں ان ہی میں سے ایک رسول صلی اللہ علیہ وسلم بھیجا جو ان پر اس کی آیتیں پڑھتا ہے اور ان کو پاک کرتا ہے اور ان کو کتاب و حکمت سکھاتا ہے اور وہ ضرور اس سے پہلے کھلی کراہی میں تھے۔
اے عزیز! جان لے تو کہ حد تو اس کی ہوتی ہے جس کا احاطہ کر لیا جائے، لیکن حقیقت یہ ہے کہ اللہ وحدہ کریم کی ابتداء و انتہاء کسی کے علم میں نہیں ہے، کیونکہ اس کے فصل عظیم سے علوم عطا کئے جاتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کو ان بیان کر سکتا ہے کہ اللہ وحدہ کریم نے اپنے محبوب کے نور و اپنے نور سے تخلیق فرمایا جبکہ ہر ایک شے اپنے محبوب کے نور سے پیدا کی ہے۔ یہ امر نفی نہیں ہے اہل حکمت پر کیونکہ جب حدود قیود کا تعین کیا جائے گا تو پھر ہی حدود و قیود متصور ہو سکتی ہیں اور حدود و قیود کا ب نشان تک نہ ہو تو اس کا علم کیسے ہوگا۔

اے عزیز! میری اس نصیحت کو لازم جان کہ باب رمل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اطہر کا مسئلہ آئے تو جاہل لوگوں سے ضد نہ کر کیونکہ جس سے دل پر پردہ ہو وہ غمت رمل

صلی اللہ علیہ وسلم نہیں جانتا۔ جبکہ یہ حقیقت تو کسی سے مخفی نہیں کہ جس کو اللہ تعالیٰ بڑا کر دے اُس کو چھوٹا کرنا کسی کا کام نہیں ہے۔

اور یہ تو اہل دُنیا کی بات ہے کہ جس کی مثال آپ کی نظر میں ہے کہ جب ایک بادشاہ منتخب کرتا ہے اپنے کسی وزیر کو تو ایک چوکیدار کو کیا کام کہ وہ اُس کی وزارت کو ختم کر دے یہ کام محال ہے، قل فہم اس بات کو تسلیم نہیں کرتی۔

کیونکہ اگر تو احمقوں اور منافقوں سے عظمت رسالت میں الجھ جائے گا تو تو اُن کو عقل مند نہیں کر سکتا، تو اگر تو کسی حیوان کو قرآن اور لوح و قلم کی بات بتا دے گا تو کیا وہ تیری بات تسلیم کر لے گا؟ پس میری نصیحت کو لازم جان کہ تو ایک خنزیر سے بھی بُری چیز کیسا تھ عظمت رسالت پر جھگڑتا ہے، جبکہ اُس کا رسالت سے کیا تعلق ہے؟ اے عزیز! یہ نہ ہو کہ تیرے ہی اعمال ضائع کر دیئے جائیں۔ ”اللہم انی اعوذ بک“

۵ درشین فی تذکرۃ المحدثین ۳۶۰ تا ۴۰ / از سید محمد عباس علی گیلانی / چشتی کتب خانہ: ارشد مارکیٹ، فیصل آباد

۔۔۔۔۔ ﴿ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ﴾ ❖ ❖ ❖

صوفی نسیم احمد نقشبندی مجددی عزیزی (محلہ انصاریاں چنیوٹ) اپنی تصنیف لطیف ”تاجدارِ وادیِ عزیز شریف“ میں رقمطراز ہیں کہ.....

اپریل ۱۹۶۹ء کو میرے شیخ طریقت حضرت خواجہ صوفی محمد علی رحمۃ اللہ علیہ (۱۹۱۸ تا ۱۹۸۲) نے سالانہ ”مہفل میلادِ انبی صلی اللہ علیہ وسلم“ کے موقع پر ارشاد فرمایا کہ بکر اعیید کا دن ہو، شبِ برأت ہو یا کہ شبِ معراج سب انتہائی برکتوں، رحمتوں کے دن اور رات ہیں، ہر رات اور دن کی بڑی فضیلت ہے، بلکہ شبِ قدر کو تو قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے ہزار مہینوں سے بھی ارفع و اعلیٰ بتایا ہے، جیسا کہ ارشادِ ربانی ہے کہ اِنَّا اَنْزَلْنٰہُ فِیْ لَیْلَۃِ الْقَدْرِ ۝ لَیْلَۃُ الْقَدْرِ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَہْرِ۔ یہ شبِ قدر کی رات تو ہزار مہینوں سے بھی افضل ہے مگر ان تمام راتوں کو جو بھی فضیلت ملی ہے، وہ آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ پاک کی نظرِ کرم سے

ملی ہے (کیونکہ آپ باعث تخلیق کائنات ہیں) اگر حضور پر نور شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف نہ لاتے تو حدیث پاک کے مطابق نہ یہ زمین ہوتی نہ آسماں ہوتا... نہ جنت ہوتی نہ دوزخ ہوتی... نہ سورج ہوتا نہ چاند ہوتا... نہ رات ہوتی نہ دن ہوتا... نہ عرش ہوتا نہ کرسی ہوتی... نہ لوح ہوتا نہ قلم ہوتی... نہ روانی ہوتی نہ سمندروں کی طغیانی ہوتی... نہ آگ میں تپش ہوتی غرضیکہ نہ شب برأت ہوتی نہ شب معراج ہوتی نہ شب قدر ہوتی اگر حضور پاک صاحب لواک صلی اللہ علیہ وسلم کی نہ ذات ہوتی۔

حدیث پاک میں ارشاد ہے کہ

لَوْلَا مُحَمَّدٌ وَأُمَّةٌ لَمَا خُلِقَتِ الْجَنَّةُ وَلَا النَّارُ وَلَا الشَّمْسُ
وَلَا الْقَمَرُ وَلَا اللَّيْلُ وَلَا النَّهَارُ وَلَا مَلَكٌ مُقَرَّبًا وَلَا نَبِيٌّ مُرْسَلًا وَلَا آيَاتُكَ
ترجمہ: اگر محمد پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی امت نہ ہوتی تو جنت پیدا کرتا نہ دوزخ
ہوتا نہ سورج ہوتا نہ چاند پیدا کرتا نہ رات بناتا نہ دن پیدا ہوتا نہ مقرب فرشتے
ہوتے نہ انبیاء و مرسل پیغمبر ہوتے اور اے موسیٰ علیہ السلام تجھے بھی پیدا نہ کرتا۔

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت نے خوب ارشاد فرمایا ہے کہ

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا وہ نہ ہوں تو کچھ نہ ہو

جان ہیں یہ جہاں کی جان ہے تو جہاں ہے

دوسری جگہ پھر ارشاد فرمائی ہے کہ

کتاب فطرت کے سرورق پر جو نام احمد رقم نہ ہوتا

نقش ہستی ابھر نہ سکتا وجود لوح و قلم نہ ہوتا

محفل کون و مکاں نہ ہوتی جو وہ شاہ امم نہ ہوتا

زمین نہ ہوتی فلک نہ ہوتا عرب نہ ہوتا عجم نہ ہوتا

غرضیکہ کتنی بڑی شان ہے میرے آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جن کے قدم پاک کی برکت

سے یہ ساری کائنات وجود میں آئی۔ آپ ہی کی جلوہ گری کے صدقہ سے سب نبیوں کو نبوت ملی، رسولوں کو رسالت کا منصب ملا، گویا کہ آدم علیہ السلام صفی اللہ بنے، حضرت نوح علیہ السلام نجی اللہ بنے، حضرت داؤد علیہ السلام خلیفۃ اللہ بنے، حضرت ابراہیم علیہ السلام خلیل اللہ بنے، حضرت اسماعیل علیہ السلام ذبیح اللہ بنے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام روح اللہ بنے، حضرت یوسف علیہ السلام حسن کا پیکر بنے، غرضیکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ سے ایک لاکھ چوبیس ہزار نبیوں کو منصب نبوت ملا، بلکہ محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ ناز سے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو منصب صداقت ملا، حضرت عمر فاروق اعظم کو منصب عدالت ملا، حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو منصب سخاوت ملا، جناب علی المرتضیٰ شیر خدا رضی اللہ عنہ کو منصب شجاعت ملا اور جناب حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کو اعلیٰ ترین مقام شہادت ملا، صرف یہی نہیں بلکہ صحابہ کو صحابیت ملی، ولیوں کو ولایت ملی، امام کو امامت ملی، قاری کو قرأت ملی، انسان کو انسانیت ملی اور ساری کائنات کو آپ کے دم قدم سے عزت و شہرت ملی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ سے۔

اعلیٰ حضرت نے کمال ارشاد فرمایا ہے کہ

زمین و زماں تمہارے لئے مکین و مکاں تمہارے لئے
وہن میں زباں تمہارے لئے جسم میں ہے جاں تمہارے
پختین و چناں تمہارے لئے بنے دو جہاں تمہارے لئے
ہم آئے یہاں تمہارے لئے انھیں بھی وہاں تمہارے لئے
دوسرے مقام پر کیا خوب فرمایا ہے کہ

یہ شمس و قمر، یہ شام و سحر، یہ برگ و ثمر، یہ باغ و ثمر
یہ تیغ و سپر، یہ تاج و قمر، یہ حکم رواں تمہارے لئے
اصالتِ کل، امامتِ کل، سیادتِ کل، امارتِ کل

حکومت کل، ولایت کل، خدا کے یہاں تمہارے لئے
دوسری حدیث پاک میں ہے کہ ”لَوْ لَاكَ لَمَّا خَلَقْتُ الدُّنْيَا“ اگر آپ مقصود کائنات
نہ ہوتے تو میں دنیا کو پیدا ہی نہ کرتا۔ ﴿تاجدارِ وادی عزیز شریف: ۲۸۹﴾

اصل کائنات ﷺ

تاجدارِ لولاک ﷺ کی بارگاہ میں حضرت علامہ حبیب البشر خیری (رنگوں) نے
اپنی عقیدت کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا:-

الامی

قوله تعالى الذين يتعبون الرسول النبي الامي ﴿پ 9 سورہ اعراف آیت ۶﴾
اس مبارک لفظ ”امی“ کو سمجھنے سے پہلے ہمیں تھوڑی دیر کیلئے لغت عربی کی طرف
نظر کرنا ضروری ہوگا۔

❖ -ام الدماغ..... چمڑے کی وہ باریک تھیلی ہے جس میں انسان کا دماغ
محفوظ رہتا ہے۔

❖ -ام الراس.....

❖ -ام القرى..... بستیوں کی ماں یعنی مکہ معظمہ شریف

❖ -الم قرى..... مہمانداری کی ماں یعنی آگ۔ کیونکہ آگ کے بغیر مہمانوں

کی خاطر تواضع نہیں ہو سکتی

❖ -الام..... اصل الشی ہر چیز کا اصل۔ ہر شئی کا جوہر

❖ -الامیہ..... ماں کی صفت ماں کی ماما

❖ -عربی میں ”مامتا“ کو اُمیۃ اور اُمومۃ کہا جاتا ہے۔

چونکہ محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ اصل موجودات و جوہر کائنات ہیں اس لئے اللہ
جل شانہ نے اپنے محبوب کا تعارف جب بندوں سے کراٹنے کا ارادہ فرمایا تو اس لفظ

”اُمی“ سے پہچان دلوایا کہ بندے سمجھ جائیں، اگر ”محمد ﷺ نہ ہوتے تو ساری خدا کی خدائی عالم وجود میں نہ آتی۔ کیونکہ بغیر جڑ کے درخت کا وجود مفقود ہے۔ اس طرح بغیر ”محمد ﷺ کے یا اظہارِ نورِ محمدی ﷺ کے ظہورِ الہی خود خدا کو منظور نہیں ہے۔ لہذا حضرت محمد ﷺ نے بارہا زور دے کر فرمایا کہ اے میرے راستے پر چلنے والو! تم جب مجھ پر درود بھیجو تو نبی الامی کا لفظ ضرور استعمال کیا کرو، کیونکہ ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں کا اصل اور جڑ بھی میں ہی ہوں۔ کوئی نبی اصل مخلوقات و جوہر موجودات نہیں بنائے گئے ہیں، بلکہ تمام انبیاء... ملائکہ... اولیاء... سورج... چاند اور ستارے... ہر مومن کی روح کو میرے نور سے پیدا کیا گیا ہے۔ میں خدا کی قدرت... طاقت... اور لطافت بلکہ ہر شے کا سرچشمہ ہوں۔

تحفہ درود شریف: 146 راز واعظ سحر البیان شیخ الحدیث حضرت علامہ حبیب البشر خیری، رنگون

۔۔۔۔۔ ﴿حَلَّى اللّٰهُ عَلٰی حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم﴾ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖

عالم موجودات میں باعثِ تخلیقِ عالم... اصل الاصول ذات... جناب سرکارِ دو عالم ﷺ کی ہے..... اٹھارہ ہزار عالم بنی نوع انسان کی تخلیق کا مقصد نبی کریم... مدنی تاجدار... محمد مصطفیٰ ﷺ کے منصب و مرتبہ اور شان کا اظہار تھا۔ عباداتِ لطیفہ اور اشاراتِ شریفہ اس بات کی ترجمانی کر رہی ہیں کہ اصل اشیاء... نورِ محمدی علیہ التحسین والثناء کا پر تو ہیں۔ اگر خالق کائنات جلّ جلالہ، سرور کائنات... فخر موجودات... حضور نبی کریم ﷺ کے وجود باوجود کی حرمت و حشمت کو اوجِ استقبال پر نہ پہنچاتا تو حلقہ بگوشوں کے طریقوں اور تعلق والوں کی عقیدت مندی اگر اُس کے سایہ عاطفت میں پروان نہ چڑھتی تو بزرگی کا قلاوہ عرشِ مجید کے گلے میں کون ڈالتا... الرَّحْمٰنُ عَلٰی الْعَرْشِ اسْتَوٰی..... اور اگر کاتبِ تقدیر غلامانِ مصطفویٰ ﷺ کی فہرست مرتب نہ کرتا تو... وَالْقَلَمُ وَمَا يَسْطُرُوْنَ کی عبارت اُس پر کون لکھاتا..... اگر افلاک کے سیارے مراکز زمین پر عقیدتمندانِ مصطفویٰ ﷺ کی تربیت نہ کرتے تو عوارف کے زوارف

سے عالم کی نعمتیں پاک ہوتیں اور مدحت و وسعت کی چادر کرسی پر نہ پڑتی... وَبِسَعِ
كُرْسِيِّهِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ اور اگر نہ فلک کی نظروں کے تیز تر برق رفتار ہوڑے
آسمان کے سبزہ زار میں سبقت اور اقدام نہ تلاش کرتے تو ہرگز وہ ستاروں سے مزین
نہ ہوتے... وَزَيْنًا هَا لِلنَّاطِرِينَ اور اگر جلالت کا خیمہ اور سلطنت کا شامیانہ اس
غبار آلود فرش پر نہ تانا جاتا تو نقوش کے فرمان فرش کے نشور پر کیسے کھینچے جاتے...
وَالْأَرْضِ فَرَشْنَاهَا فَنِعْمَ الْمَاهِدُونَ ورنہ چراغ ہدایت و بال النجم ہم
يَهْتَدُونَ وہ اُن کی اُمت کی ہدایت کے ستارے کہ جیسے انوار ہدایت شعار اصحابی
كَالنُّجُوم کی طرح ہیں، ہرگز ہرگز نور اور خلعت ظہور نہ پہن لیتے اور زینت کا کام
إِنَّا زَيْنًا السَّمَاءِ الدُّنْيَا بِزِينَةِ الْكَوَاكِبِ نہ چمکتے اور شب ز رنگاری کی چادر آسمان
جو لعل و گہر سے بھرا ہوا ہے، اپنے اجرام و اجسام میں نہ دیکھتے اور باموں و بوقلموں کا
فرش مواید کے فرش کو نقوش کے رشحاتِ قلم سے مزین نہ کرتا۔

﴿معارج النبوة: ۳۶۰﴾

۔۔۔ ﴿حَلَّىٰ اللَّهُ عَلَىٰ حَبِيبِهِ مُنْتَقِبَ وَالِهِ وَسَلَّمَ﴾ ❖ ❖ ❖

حضرت عمر بن فارض رحمۃ اللہ علیہ (۶۳۳ء) نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ اقدس

میں قصیدۂ تانیۃ الکبریٰ پیش کیا ہے، اُس میں فرماتے ہیں:-

موجودات کے ہر وجود کی اصل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود ہے۔ کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ساری کائنات کیلئے
روحِ اعظم کی صورت میں ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی رابطہ ایجاد ہیں، مکاشفہ والوں کو شہود کی نعمت
عظمیٰ آپ ہی کے سبب ملتی ہے، کیوں کہ شہودِ روح کی صفت اور فخرِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی روح
مقدس تمام روحوں کی اصل ہے۔ (مدارجِ نعت)



مقصودِ کائناتِ مَلِئِکَہ

تاجدارِ لولاک علیہ السلام کی بارگاہ میں ”روزنامہ نوائے وقت“ کے مشہور کالم نگار میاں

عبدالرشید رحمۃ اللہ علیہ اپنی عقیدت کا اظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

کائنات کا خلاصہ انسان ہے... اور انسانیت کا خلاصہ حضرات انبیاء و رسل علیہم السلام ہیں...

اور نبیوں اور رسولوں کے سرتاج ہمارے حضور پر نور ﷺ ہیں... حق تعالیٰ کا حسن گنجینہ

مخفی تھا... اُس نے چاہا کہ پہچانا جائے... کائنات اُس کی صفات کا اظہار تھا... بہت

خوب اظہار مگر شعور و حساس سے خالی... پھر حضرت آدم علیہ السلام تشریف لائے

...روئے زمین پر حق تعالیٰ کے نائب... فرشتوں نے انھیں سجدہ کیا۔ کیونکہ حسن کا

پہچاننے والا آ پہنچا تھا... بازارِ ہستی میں رونق آ گئی... ہنگامہ حق و باطل بپا ہوا... ویرانہ

کائنات آباد ہوا... پھر حضرت نوح علیہ السلام آئے... حضرت ابراہیم علیہ السلام آئے...

حضرت موسیٰ علیہ السلام آئے... یہ سب قافلہ عشق کے ممتاز راہی تھے... مگر سالارِ قافلہ کے

منتظر... اُس کی آمد کی خبر دینے والے... اُس کے لیے راستہ صاف کرنے والے... اُس

کی راہ میں آنکھیں بچھانے والے... اُس کی عظمت کے گیت گانے کے لئے... پھر وہ

آیا جو مقصود کائنات سُئِلَ تھا جس کا تصور تخلیق کائنات نے پہلے خلاق کائنات کے

ذہن میں تھا... جو اُنس وقت بھی موجود تھا... جب حضرت آدم علیہ السلام مانی اور مٹی کے

درمیان تھے... ہاں وہ آیا...۔ اپنی تمام تر زیبا یوں اور رعنائیوں کے ساتھ آما... نہایت

بھی اُس پر ختم ہوئی... رسالت بھی اُس پر ختم ہوئی... معرفت بھی اُس پر ختم ہوئی...

کیونکہ اُس نے نیابت و رسالت اور معرفت سب کا حق ادا کر دیا۔ ❖ نور

بصیرت: ۲/۱۵ / از میاں عبدالرشید ❖ ❖ ﴿

[illegible]

شجر کائنات کا پھل ﷺ

شیخ نجم الدین رازی قدس سرہ نے اپنی کتاب ”مرصاد العباد“ میں فرمایا ہے کہ ذات پاک جناب سرور کائنات ﷺ خلاصہ موجودات اور شجر کائنات کا پھل ہیں۔ حضور نبی کریم ﷺ کے بارے میں خالق کائنات کا ارشاد ہے

”لَوْلَاكَ لَمَّا خَلَقْتُ الْكَوْنَيْنِ ﴿معارج النبوة: ۲۷۳﴾“

اگر آپ کی شان کا اظہار مقصود نہ ہوتا تو اے حبیب ﷺ میں کائنات عالم کو پیدا نہ کرتا۔ جب یہ امر متحقق ہو گیا۔ کہ مبداء موجودات ذات پاک سرور عالم ﷺ ہے اور اس کو مثال کے عالم میں اس طرح سمجھا جائے۔ کہ درخت کا پھل کی طرح ہے۔ اور حضور ﷺ اُس درخت کا پھل ہیں اور درخت درحقیقت اُس کے پھل کے بیج سے عالم وجود میں آتا ہے اور وہی دراصل درخت کی اصل ہوتا ہے۔ لہذا سرور کائنات ﷺ کائنات کی اصل یعنی اُس کا بیج اور جڑ ہیں۔ لہذا جب مشیت ایزدی اس بات پر آمادہ ہوئی کہ کائنات کتم عدم سے عالم وجود میں لائے تو اُس نے اپنے نور پاک کے پرتو یعنی نور محمدی ﷺ کو ظاہر فرمایا۔

”اَنَا مِنَ اللَّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ مِنِّي“ میرا وجود نور الہی کا پرتو اور تمام مسلمان میرے نور کا مظہر ہیں، جب نور نبی علیہ السلام عالم ظہور میں آیا تو خالق کائنات نے اُس پر نظر رحمت ڈالی جس کے نتیجہ میں اُس پر حیاء غالب آئی اور اُس سے حیاء کے قطرے ٹپکے۔ جس سے ارواح انبیاء علیہم السلام کو خالق عالم میں تحقق فرمایا اور انبیاء کی ارواح کے پرتو سے اولیاء کی ارواح پیدا ہوئیں۔ اُن کی ارواح سے عام مسلمانوں کی ارواح کی تخلیق ہوئی۔ مومنین کی ارواح سے گناہگاروں کو پیدا کیا گیا اور گناہگاروں کی ارواح سے منافقین و کفار کی تخلیق ہوئی۔

اس طرح اصناف ارواح انسانی سے ارواح ملکی کو پیدا فرمایا اور ارواح ملکی سے

أرواح أجنہ کی تخلیق ہوئی اور أرواح أجنہ سے أرواح شیاطین کو پیدا کیا گیا اور أرواح شیاطین سے مردود ابلیس اور اُس کی ذریت کی أرواح اُن کی حسب حیثیت تخلیق کی گئیں اور اُس کے بعد أرواح انسانی کے مادہ سے حیوانات کی أرواح کی تخلیق کی گئیں۔ اُس کے بعد ملکوتیوں کے چند گروہ اور تمام موجودات نباتات زمینی و فیئنی مرکبات و مفردات کے عناصر کو پیدا فرمایا۔ اس طرح تمام مکونات علوی و سفلی، ملکی و ملکوتی نور سید المرسلین ﷺ کا پرتو ہیں۔ ﴿معارج النبوة: ۳۵۱ ☆ احسان عظیم: ۱۳﴾
- ❖ ❖ ❖ حَلَّى اللّٰهُ حَلَّى حَبِيبِهِ مُعْتَبِدٌ وَّ اِلٰهٍ وَحْدَهُ ❖ ❖ ❖ -

پھلوں کی پیدائش..... صدقہ حضور ﷺ کا

غوث زمان شیخ احمد عبداللہ المصری کو اپنے ایک مرید کے ساتھ شدید محبت تھی ایک دن آپ اُس کے سامنے سرکارِ دو عالم ﷺ کے فضائل و کمالات کا ذکر کر رہے تھے، اسی دوران آپ نے اُسے بتایا کہ اگر آپ ﷺ کا نور مبارک نہ ہوتا تو زمین کے اسرار میں سے کوئی ایک راز بھی ظاہر نہ ہوتا، اگر آپ کا نور مبارک نہ ہوتا تو کوئی چشمہ نہ پھوٹتا اور نہ ہی کسی دریا کا وجود ہوتا۔ میرے عزیز!

آپ ﷺ کا نور مبارک مابج کے مہینے میں تین مرتبہ تمام بیجوں پر مہکتا ہے، جس کے نتیجے میں پھل پیدا ہوتا ہے۔ اگر آپ ﷺ کا نور مبارک نہ ہوتا تو کوئی پھل پیدا نہ ہوتا۔ میرے بیٹے! درجے کے اعتبار سے سب سے کم تر ایمان اُس شخص کا ہے جس کے نزدیک اُس کا اپنا ایمان پہاڑ کے برابر بلکہ اُس سے بھی زیادہ وزنی ہوتا ہے۔ لہذا بعض اوقات انسان اُس کی شدت سے گھبرا کر ایمان ترک کرنے کا سوچ لیتا ہے، اُس وقت آپ ﷺ کا نور ایمان کے وزن کو برداشت کرنے میں انسان کا مددگار ثابت ہوتا ہے۔ جس کی وجہ سے انسان کو ایمان خوشنما اور پاکیزہ محسوس ہونے لگتا ہے۔

﴿الابریز شریف: ۵۰﴾

اب کیونکہ نبی اکرم ﷺ کا نور مبارک مذکورہ بالا تمام اشیاء میں موجود ہے یعنی آپ ﷺ کا اسم مبارک لوح محفوظ میں تحریر ہے۔ آپ ﷺ کے نور کے اسرار قلم سے خارج ہوتے ہیں، آپ ﷺ کی روح مبارک برزخ کے سب سے بلند ترین مقام پر فائز ہے، جنت میں جو مقام آپ ﷺ کو حاصل ہے اُس کے اوپر (بلکہ اُس کے برابر بھی) کوئی مقام کسی ایک کو بھی نصیب نہیں ہو سکتا، لہذا نتیجہ یہ نکلا کہ آپ ﷺ کا نور مبارک مذکورہ بالا تمام اشیاء کے انوار کے ہمراہ موجود رہتا ہے اور اُس کی موجودگی کی برکت کی وجہ سے اُن تمام اشیاء میں ایک عجیب طرح کی شان دار رونق آ جاتی ہے۔ سیدی عبدالسلام بن مشیش نے اپنے درود میں اسی بات کی طرف اِن الفاظ میں اشارہ کیا ہے۔

عالم المملکوت کے باغات آپ ﷺ کے جمال کی چمک کی وجہ سے سرسبز و شاداب ہیں۔ اُس کے بعد سیدی عبدالسلام بن مشیش نے نبی اکرم ﷺ کی اور بھی بہت سی خوبیوں کا ذکر کیا ہے۔

کہ ساری مخلوق آپ ﷺ سے مدد حاصل کرتی ہے اور درحقیقت آپ ﷺ پر ہی تکیہ کرتی ہے کیونکہ اگر آپ ﷺ کا واسطہ درمیان میں موجود نہ ہوتا تو کوئی بھی چیز وجود میں نہ آتی، آپ ﷺ کو واسطہ اس لئے قرار دیا گیا ہے کیونکہ آپ ﷺ کی وجہ سے تمام مخلوق وجود میں آئی ہے اور اس جملے کے ذریعے اس بات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے جو زبان زد خاص و عام ہے کہ آپ ﷺ کا وجود مسعود نہ ہوتا تو جنت... دوزخ... آسمان... زمین... زمان... مکان... دن... رات بلکہ کچھ بھی پیدا نہ کیا جاتا۔

﴿الابریز شریف: ۵۲۳﴾

سب کچھ حضور ﷺ کیلئے پیدا ہوا

اس لئے کوئی شے محبوب نہیں

آپ ﷺ کی روح مبارکہ کے سامنے کائنات کا کوئی بھی گوشہ محبوب نہیں ہے
اُسے عرش... اُس کی بلندی... اُس کا نچلا حصہ... دُنیا... آخرت... جنت... دوزخ سب
کی اطلاع حاصل ہے کیونکہ یہ سب کچھ آپ ﷺ کیلئے ہی پیدا کیا گیا ہے لہذا
آپ ﷺ کی یہ صلاحیت تمام جہانوں پر محیط ہے۔ کس جہان کو کہاں سے... کب اور
کیوں پیدا کیا گیا ہے؟ ہر آسمان کا مخصوص وجود کہاں ہے؟ کون سا فرشتہ کون سے
آسمان سے تعلق رکھتا ہے... فرشتوں کو کب... کہاں... اور کیوں پیدا کیا گیا؟ یہ اس
وقت کہاں موجود ہیں؟ ان کے مراتب کے درمیان کیا اختلاف ہے؟ اُن کا سب سے
بلند ترین درجہ کون سا ہے؟ 70 حجابات اور ہر حجاب میں موجود ہر فرشتے سے متعلق
جملہ معلومات... آسمان میں موجود جملہ اجرام فلکی... سورج... چاند... ستارے ان کے
علاوہ لوح... قلم... برزخ... ارواح... ان کے بارے میں جملہ معلومات... سات
زمینیں... ان میں موجود جملہ مخلوقات خواہ وہ خشکی پر بستی ہوں... یا سمندروں میں رہتی
ہوں... ان سے متعلق جملہ معلومات... جنت کے درجات... جنتیوں کی تعداد... ان
میں سے ہر ایک کا مخصوص مقام غرضیکہ کائنات کے ہر حصے سے متعلق ہر چیز کا علم
آپ ﷺ کو حاصل ہے۔ ﴿الابرار شریف: ۱۱۶﴾

۔۔۔۔۔ ﴿سَلَامٌ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ مَعْتَبٌ وَالْآلِ وَسَلَّمَ﴾ ❖ ❖ ❖

چودہ طبق کی کائنات..... حسن مصطفیٰ ﷺ کی خیرات

اے درویش اگر اُس ذاتِ اقدس کا نور آنکھوں کا سرور نہ ہوتا، نہ زحل چمکدار

تاج سر پر رکھتا..... نہ قبائے مدول اوڑھتا... نہ کاتب تقدیر منشور قضا کو مشتری کے نام لکھتا اور مجلات کے طلوع اور نہ افلاک کے گھوڑوں کو اُس کے احکام کا مطیع و فرمانبردار کرتے..... نہ تغلیب کا خنجر مرتخ کے ہاتھ آتا اور زنگاری نیزہ اُس کے شانہ پر معلق ہوتا اور خورشید فلک پیا حصول مملکت کے لئے سفید گھوڑے مشرق کے اصطبل سے محلات کی طرف لاتا..... نہ یہ روشن و منور قندیل جو مثل آفتاب روشن و منور تھی، فلک شش روزہ کی محراب پر لعل و بدخشاں کی طرح تاباں و منور کی طرح منور و روشن ہوتی... نہ زہرہ فلک سوم پر عیش و طرب میں ہوتا..... نہ بزم فلک کے ملمع ساز سرود و ساز کی دھنوں پر مست و سرشار ہوتے..... نہ عطار دکانشی و محرر دریائے تیرہ کے نوک قلم سے صفحہ شب پر مشکیں روشنائی سے لکھتا..... نہ کافوری آئینہ سنہری آمیزش سے اپنی صفائی اور سفیدی کو صفحہ روزگار پر ظاہر کرتا..... نہ چمکنے والا چاند گنگا جمنی صحن چمن پر منقش اور جواہر نگار طبق کو شکل میں یا قیصر و کسریٰ کے جواہر نگار محلات کی صورت میں یا آئینہ صاف و مصفیٰ کی صورت زمین پر صوفشانی کرتا۔ نہ بادف کی شکل میں مطربان خوش اندام کے ہاتھوں میں باخدا معشوق کی صورت میں اُس کے دلفریب قد و قامت کے ساتھ اس گنبد نیلگوں میں اپنے جمال جہاں آرا کی نمائش کرتا۔ ایسی حالت میں نہ تو پانی میں رقت رہتی..... نہ ہوا میں لطافت..... نہ آگ میں حرارت..... نہ خاک میں کثافت ہوتی..... اور نہ زمین میں زرو جوانہ ملتے، اس طرح ظریف و مظهر و عجب ایک دوسرے سے متقارب و ملاقی نہ ہوتے..... اور نہ فرشتے اس عالم دنیا میں متعین ہوتے... نہ تو برگ و باد کو تراوٹ..... نہ ہفتہ کو نیلوفر..... نہ سبزہ زار کو آنکلیوں کی ٹھنڈک..... نہ زگس کو شان..... اور نہ سوسن کو زبان نصیب ہوتی۔

غرضیکہ یہ تمام خصوصیات اور انعامات صدقہ ہیں۔ رفا کائنات... ان موجودات محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود باوجود کا اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تخلیق نہ ہوتی تو اس عالم کون،

ای گشته از برائے تو کون و مکان پدید	از عرش تا بفرش ز نور تو آفرید
فانی است پیش نور تو انوار انبیاء	در نور آفتاب بود ذره نا پدید
ذرات کون پر تو نورِ ظہور تست	واندر ظہور خویش ز نور تو مستفید

[illegible]

اللہ تعالیٰ نے شمع جمالِ محمدی ﷺ سے کل عالم کو روشن کیا... اگر آفرینش اس محبوبِ عالم ﷺ کی منظور نہ ہوتی... تو یہ تمام عالم ظہور میں نہ آتا۔ اس واسطے پہلے اس جناب کے قامت یکتا پر لَوْ لَاكَ لَمَّا خَلَقْتُ الْأَفْلَاقَ کا خلعتِ زیبا پہنایا... بعد اس کے کل موجودات کو عالمِ ظہور میں لایا۔ سبحان اللہ

باعثِ فخرِ صادقان... بزمِ آخر کی شمعِ فروزاں... باعثِ چین و چناں... باعثِ تکمیلِ انساں... باعثِ رحمتِ فرشیاں... باعثِ رحمتِ عرشیاں... باعثِ تزئین... بہارِ گلشن... بزمِ دو عالم آپ سے روشن... باعثِ تسکینِ قلبِ محزون... بہارِ افزائے گلستانِ رعنائی... حضورِ نبی کریم، محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جمالِ کائنات... حسنِ کائنات... زینتِ کائنات ہیں۔

- ❁ - آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے سے سورج کو ضیاء ملتی ہے۔-----❁
 ❁ - آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رُخساروں کی دمک سے چاند کو چاندنی ملتی ہے۔---❁
 ❁ - آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں کی چمک سے ستارے جگمگانا سیکھتے ہیں۔---❁
 ❁ - آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دانتوں کی تنویر سے جواہرات چمکنے کا ہنر جانتے ہیں۔--❁
 ❁ - آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لبوں کی نزاکت سے غنچے چٹکانا سیکھتے ہیں۔----❁

- ❖ ❖ ❖ ﴿حَسْبِيَ اللَّهُ عَلَىٰ مِيقَاتِهِ خَتَمَ وَآلَهُ وَسَلَّمَ﴾ ❖ ❖ ❖ -

منشور عطا کیا، اور ایک انٹرنیشنل پلیٹ فارم مہیا کیا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عربی، عجمی، گورے، کالے کو ایک صف میں لا کھڑا کیا۔

✽ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وڈیروں کے طلسم کو توڑا۔

- ✽ آپ ﷺ نے ظالموں کے خلاف شمشیرِ جہادِ بلند کی۔
- ✽ آپ ﷺ نے یتیموں کو سینے سے لگایا اور اُن کی سرپرستی فرمائی۔
- ✽ آپ ﷺ نے غلاموں کی ہتھکڑیاں اور بیڑیاں کھولیں۔
- ✽ آپ ﷺ نے بے نواؤں کو قوتِ اظہار بخشی۔
- ✽ آپ ﷺ نے کمزوروں کو طاقتوروں کے مقابل لاکھڑا کیا۔
- ✽ آپ ﷺ نے عورت کو قعرِ مذلت سے نکال کر اُس کے سر پر عزت و عصمت کی چادر رکھی۔
- ✽ آپ ﷺ نے محنت کش کو اللہ کا دوست قرار دے کر معاشرے میں اُس کا وقار بلند کر دیا۔
- ✽ آپ ﷺ نے ہر مرد و زن پر علم حاصل کرنا فرض قرار دے کر جہالت کے گھٹا
- نوپ اندھیروں میں علم کی شمعیں روشن کیں۔
- ✽ آپ ﷺ نے قرآن و حدیث کی تعلیمات سے لوگوں کے دلوں کو جگمگایا۔
- ✽ آپ ﷺ کی درسگاہِ نبوت سے ایسے لوگ نکلے جنہوں نے چار و انگِ عالم میں علم کے چراغ روشن کر دیئے۔
- ✽ آپ ﷺ نے جہالت کے صحراؤں میں بھٹکتی ہوئی مخلوق کا تعلق خالق کائنات سے جوڑ دیا۔
- ✽ آپ ﷺ نے بتوں کی خدائی کا ٹاٹ لپیٹ دیا اور انسانوں کو صرف ایک خدا کے سامنے جھکنا سکھایا۔

✽ تحفظ ناموس رسالت ﷺ: ۹ ✽
- ✽ ✽ ✽ حَلَّى اللّٰهُ عَلٰی حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَسَلَّمَ ✽ ✽ ✽ -

مقصود وُجودِ العالمین ﷺ

- میں اُس سیدِ گرامی کا نام لے رہا ہوں جو اٹھارہ ہزار عالم کے وجود کے مقصود ہیں۔
- اگر حضرت آدم علیہ السلام سید الانس تھے..... تو وہ..... آپ ﷺ ہی کے تابع تھے۔
- اگر حضرت ادریس علیہ السلام کثرتِ سحر پڑھانے والے تھے..... تو وہ..... آپ ﷺ

ہی کے لا و نعم کی تدریس کے فیض یافتہ تھے۔

اگر حضرت نوح علیہ السلام (شکر کرنے والے) تھے اور ان کی کشتی تباہ کن موجوں کے ہنور میں

پھنسی..... تو وہ..... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض سے ساحل نجات پر پہنچی تھی۔

اگر حضرت ابراہیم علیہ السلام نخی تھے.. تو وہ.. آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دسترخوانِ کرم و سخا کے مہمان تھے۔

اگر حضرت یوسف علیہ السلام عزیز مصر تھے.. تو.. آپ صلی اللہ علیہ وسلم تخت بخت اور قصر مصر میں جلوہ افروز تھے۔

اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام کلیم اللہ تھے..... تو وہ..... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے طور سینا کے ندیم حریم تھے۔

اگر حضرت داؤد علیہ السلام خوش آواز تھے..... تو وہ..... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نغمہ دارِ با کے

پردوں اور سروں سے بہرہ ور تھے۔

اگر حضرت سلیمان علیہ السلام شہنشاہِ زمانہ تھے.. تو وہ.. آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تخت اور علم سے مستفیض تھے۔

اگر حضرت یونس علیہ السلام نجات یافتہ کُوت تھے.. تو وہ.. آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بحر احسان و نعم کے غریق تھے۔

سکندر..... آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے وصال میں وادیِ انوار و ظلمت کے سرگردان تھے۔

حضرت لقمان علیہ السلام..... آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے علوم و احکام کے دسترخوان کے لقمہ بردار تھے۔

حضرت تکی علیہ السلام..... آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے ذوق وصال اور شوقِ جمال سے پر نعم اور پر نعم

آنکھوں میں مبتلا تھے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام..... آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی آمد کی بشارت اور خوشخبری سناتے رہے۔

حضرت جبرائیل علیہ السلام..... آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے حریمِ حرم کے راز داں اور پیغام رساں ہیں۔

حضرت میکائیل علیہ السلام..... آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے مناجات و حاجات میں ہمد م ہیں۔

حضرت اسرافیل علیہ السلام..... آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے دبیرستان میں لوحِ درکنار ہیں اور اسی

مکتب میں قلم سے حروف لکھتے ہیں۔

حضرت عزرائیل علیہ السلام..... آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے سوز کے رفیق شفیق ہیں۔

-

کیا تم جانتے ہو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کون ہیں؟

محمد صلی اللہ علیہ وسلم دونوں جہان کے بادشاہ ہیں... ہر فقیر بے نوا کی پناہ ہیں

اٹھارہ ہزار عالم کا خلاصہ ہیں... اولادِ آدم کا انسانِ کامل ہیں، بلکہ سعادتِ آدم ہیں۔

✽ - حضرت شیث علیہ السلام کی سیادت..... سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا وسیلہ تھی۔ ✽

✽ - حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی..... نجاتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک نمونہ تھی۔ ✽

✽ - حضرت ابراہیم علیہ السلام کا سکوت..... خلقِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک قطرہ تھا۔ ✽

✽ - حضرت سلمان علیہ السلام کا تخت..... سلطنتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک رکن تھا۔ ✽

✽ - حضرت اسماعیل علیہ السلام کا صدق..... صداقتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک لمحہ تھا۔ ✽

✽ - حضرت یوسف علیہ السلام کا حسن..... جمالِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک کرشمہ تھا۔ ✽

✽ - حضرت ایوب علیہ السلام کا صبر..... محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بے پناہ صبر کا ایک ذرہ تھا۔ ✽

✽ - حضرت داؤد علیہ السلام کا نغمہ..... محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت کا ایک مصرع تھا۔ ✽

✽ - سکندر کا تخت..... محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شوکت کا ایک ادنیٰ سا دبدبہ تھا۔ ✽

✽ - حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مکالمات..... محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی قربت کا ایک حصہ تھے۔ ✽

✽ - حضرت ہارون علیہ السلام کی وزارت..... محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رتبہ کا ایک انعام تھا۔ ✽

✽ - لقمان کی حکمت..... حکمتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دفاتر کی ایک سطر تھی۔ ✽

✽ - حضرت یحییٰ علیہ السلام کی عصمت..... عفتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک لمحہ تھی۔ ✽

✽ - حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی رفعت..... محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی منزلِ ارفع کا ایک پایہ تھی۔ ✽

✽ - حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ..... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے کے خاک نشین تھے۔ ✽

✽ - حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ..... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خرمینِ ایمان کے خوشہ چمین تھے۔ ✽

✽ - حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ..... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خوانِ احسان کے ریزہ چمین تھے۔ ✽

- ✽ - حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ..... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دریائے رحمت سے چھیننے جمع کرنے والے تھے۔
- ✽ - حضرت فاطمہ زہرا بتول رضی اللہ عنہا..... بوستانِ مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک کلی تھی۔
- ✽ - حضرت حسن و حسین رضی اللہ عنہم..... گلستانِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک گلدستہ تھے۔
- ✽ - ہر آبِ مہاجر و انصار رضی اللہ عنہم... محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ملازمین کے زمرے میں سے تھے۔
- ✽ - صلحاء و ابرار کا ہر ایک فرد..... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے متابعین میں سے تھا۔
- ✽ - جبرائیل امین علیہ السلام..... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قاصد۔
- ✽ - اسرافیل علیہ السلام..... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے میخانے کے جرعمہ کوش۔
- ✽ - میکائیل علیہ السلام..... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں کے رزق تقسیم کرنے والے۔
- ✽ - اور عزرائیل علیہ السلام..... خیلِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلاد ہیں۔
- ✽ - قرآن..... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا منشور ہے۔
- ✽ - کلمہء شہادت..... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تیغ ہے۔
- ✽ - طہارت..... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزگی ہے۔
- ✽ - نماز..... مقامِ نیاز میں ادا کی جائے تو حضور غمرہ ہے۔
- ✽ - سحری کو ادا کی جائے تو بہتر ہے۔
- ✽ - گریہ و زاری سے ادا کی جائے تو صغیر ہے۔
- ✽ - روزہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ڈھال ہے۔
- ✽ - معراج آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سفر ہے۔
- ✽ - ملائِ اعلیٰ کے ملائکہ آپ کا لشکر ہیں۔
- اللہ کی ذات والا صفات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پناہ گاہ اور ملجاء و ماویٰ ہے۔

﴿معارج النبوة: ۱۸۹﴾





بسم اللہ

الحمد

محمد نورِ مجسمِ علیہ السلام کا مولود مسعود و موخر صرف ظاہری ہے اور مقدم حقیقی ہے

ان کی تخلیق و نمود ازل سے ہے اور ان کا وجود تا ابد ہے

محمد ﷺ اور صرف محمد ﷺ صاحبِ تاج و معراج ہیں

چلن اٹھتی ہے (تو) قَابِ قَوْسَین اور جب گرتی ہے تو اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ ہیں

محمد ﷺ وَالضُّحٰی رُو ہیں..... محمد ﷺ مَوَائِیِدُ مَو ہیں

محمد ﷺ ہر آپا قرآن ہیں اور قرآن محمد ﷺ ہے

محمد ﷺ جمالِ خدا ہیں... محمد ﷺ خدا کے محبوب ہیں

محمد ﷺ منزل ہیں... محمد ﷺ مدثر ہیں

محمد ﷺ کی چادر سب کو بلا لحاظ ڈھانپتی ہے

محمد ﷺ ”لا چار اور ناہجار“ انسان کی امان ہیں

محمد ﷺ ”بیمار انسانوں“ کے درمیان ہیں

خستہ جگر اور ماندہ مسافر کے رہبر منزل اور پناہ ہیں

خدا خود محمد ﷺ پر فریفتہ ہیں

اسی لیے محمد ﷺ صاحبِ لولاک ہیں

اگر محمد ﷺ نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا

کائنات کی تمام سوغاتیں آپ ﷺ کی خاطر

ہر دل سے اُمنڈتے جذبے سازِ ازل کے نغمے

ﷺ..... اور درود و سلام کی سوغاتیں، بس ایک ہی ہستی کی نذر..... ﷺ

”وہ“..... جس کا نام لب پر آتے ہی روح مسکراتی اور زندگی بہاروں میں ڈوب

ڈوب جاتی ہے..... ﷺ

”وہ“..... جس کا وجود، خدا کے حسن کا شاہکار اور فطرت کی سب رعنائیوں کا

حاصل ہے..... ﷺ

”وہ“..... جس کا نور تخلیق کائنات کا سرچشمہ ہے اور جس کا فیض کونین میں ہر سو

پھیلا ہے..... ﷺ

”وہ“..... جس کی خاطر اللہ تعالیٰ نے سب کچھ بنایا اور جس کا پیار دل فطرت

میں اٹھایا ہے..... ﷺ

”وہ“..... جس کے نور سے مطلع صبح ازل روشن اور جس کے جلوؤں سے چہرہ

شام ابد تاباں ہے..... ﷺ

”وہ“..... جس کے آنے سے بہار اتری زمیں پر، اُفق سے تا اُفق قوس قزح کا

رنگ بکھرا..... ﷺ

”وہ“..... جس کو پیار سے رب نے پکھا جس طرح چاہا، وہ منزل، وہ مدثر، وہ

یسئیں، وہ طہ..... ﷺ

”وہ“..... جو بہر مومنوں بن کر رُؤف آیا، رحیم آیا... خطا پوش و عطا پاش... خلیق

آیا، کریم آیا..... ﷺ

”وہ“..... جس کا نام اللہ تعالیٰ نے عرشِ اعظم پر سجا رکھا ہے... اور جس کا ذکر کائنات

میں ہر وقت ہر سو ہو رہا ہے... بحر و بر میں، شجر و حجر میں... ارض و سما میں، شمس و قمر میں... ہر

ذرے میں، ہر قطرے میں... ہر ساعت میں، ہر لمحے میں... جب بھی جہاں بھی رب کا ذکر

ہے ساتھ ہی اُس کے حبیب ﷺ کا ذکر ہے

مصطفیٰ ﷺ کا نام ہے نامِ خدا کے ساتھ ساتھ

مصطفیٰ ﷺ کی یاد ہے شاملِ خدا کی یاد میں

۔۔۔ ﴿سَلِّ عَلَى اللَّهِ عَلَى حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ﴾ ❖ ❖ ❖

- ✽ - حیات کو دستور ملا..... تو..... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے - ✽
- ✽ - زمین کو نور ملا..... تو..... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے - ✽
- ✽ - نماز کو سرور ملا..... تو..... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے - ✽
- ✽ - جبیں کو سجدہ ملا..... تو..... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے - ✽
- ✽ - سجدے کو تقدس ملا..... تو..... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے - ✽
- ✽ - بے قراروں کو قرار ملا..... تو..... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے - ✽
- ✽ - مے خواروں کو خمار ملا..... تو..... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے - ✽
- ✽ - ولیوں کو الہام ملا..... تو..... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے - ✽
- ✽ - رندوں کو جام ملا..... تو..... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے - ✽
- ✽ - بے صبروں کو صبر ملا..... تو..... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے - ✽
- ✽ - صابروں کو اجر ملا..... تو..... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے - ✽
- ✽ - نخیوں کو سخاوت ملی..... تو..... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے - ✽
- ✽ - شہیدوں کو شہادت ملی..... تو..... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے - ✽
- ✽ - قاضیوں کو عدالت ملی..... تو..... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے - ✽
- ✽ - مظلموں کو حمایت ملی..... تو..... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے - ✽
- ✽ - کمزوروں کو طاقت ملی..... تو..... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے - ✽
- ✽ - غلاموں کو حکومت ملی..... تو..... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے - ✽
- ✽ - ولیوں کو ولایت ملی..... تو..... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے - ✽
- ✽ - نبیوں کو نبوت ملی..... تو..... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے - ✽
- ✽ - رسولوں کو رسالت ملی..... تو..... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے - ✽

❖ ❖ ❖ صَلَّی اللہُ عَلَیْ خَیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ❖ ❖ ❖



.. ❖ ❖ ❖ حَلَّى اللّٰهُ عَلٰی حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ ❖ ❖ ❖ ..

- ❖ - آدم علیہ السلام کو عظمت ملی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے - ❖
- ❖ - شیث علیہ السلام کو معرفت ملی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے - ❖
- ❖ - نوح علیہ السلام کو شجاعت ملی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے - ❖
- ❖ - صالح علیہ السلام کو فصاحت ملی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے - ❖
- ❖ - خلیل علیہ السلام کو دُعا ملی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے - ❖
- ❖ - یعقوب علیہ السلام کو محبت ملی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے - ❖
- ❖ - ادريس علیہ السلام کو اخوت ملی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے - ❖
- ❖ - اسحاق علیہ السلام کو رضا ملی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے - ❖
- ❖ - لوط علیہ السلام کو حکمت ملی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے - ❖
- ❖ - سلیمان علیہ السلام کو سطوت ملی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے - ❖
- ❖ - موسیٰ علیہ السلام کو جلال ملا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے - ❖
- ❖ - یوسف علیہ السلام کو جمال ملا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے - ❖
- ❖ - عیسیٰ علیہ السلام کو فقر ملا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے - ❖
- ❖ - ایوب علیہ السلام کو صبر ملا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے - ❖
- ❖ - ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو صداقت ملی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے - ❖
- ❖ - عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو عدالت ملی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے - ❖
- ❖ - عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو سخاوت ملی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے - ❖
- ❖ - مولا علی رضی اللہ عنہ کو شجاعت ملی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے - ❖

.. ❖ ❖ ❖ حَلَّى اللّٰهُ عَلٰی حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ ❖ ❖ ❖ ..



مقصدِ تخلیق عالمِ علیٰ علم

اللہ رب العزت نے کل عالمین کی تمام مخلوقات میں سے حضرت انسان کو افضل تخلیق فرمایا، بلکہ اشرف المخلوقات کا لقب عطا فرمایا، پھر انسان کی مختلف قسمیں بنائیں، اُن قسموں میں سے انسان کی مشہور و معروف تین قسمیں ہیں..... کافر، مومن اور نبی۔

انسان کی ان تینوں قسموں کی مختصر تعریف کچھ اس طرح ہے

کافر..... وہ انسان ہے کہ جس کام کیلئے بنایا گیا تھا اُس کام میں وہ صرف نہیں ہوا۔ کیونکہ تخلیقِ انسانی کا مقصد عبادتِ خداوندی ہے یعنی وہ اپنے خالق کی عبادت کیلئے بنایا گیا تھا، یہ کام کافر نے کیا نہیں غیروں کے آگے جھکتا اور سجدے کرتا رہا، اپنے خالق کے آگے نہیں جھکا اور اختتام تک اسی حالت پر قائم رہا۔ لہذا اس کا بننا نہ بننے کے برابر ہو گیا، وہ بگڑ گیا۔ خراب ہو کر ضائع ہو گیا۔

جیسے کوئی بھی خوراک ہو (مثلاً سالن، فروٹ، سبزیات وغیرہ) جب گل سڑ کر خراب ہو جائے تو وہ کھانے کے قابل نہیں رہتی، بلکہ پھینک دینے کے قابل ہوتی ہے، لہذا پھینک دی جاتی ہے۔ اسی طرح کافر قطعی بہترین موجودات میں سے تھا۔ لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ ﴿سورة التین: ۴﴾ (بیشک ہم نے انسان کو اچھی صورت پر بنایا) اُس کا قورم بہت اچھا تھا۔ چونکہ وہ گل سڑ کر ضائع ہو گیا (بگڑ گیا) یعنی اپنی مقصدِ تخلیق پر پورا نہ اُترا، اس لئے وہ بیکار ہو گیا۔ اُولَئِكَ كَمَا لَانْعَامٌ بَلْ هُمْ أَضَلُّ وَهُمْ لَا يَهْتَدُونَ۔ تمام کائنات سے بدتر ہو گیا۔ اُولَئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ۔ وہ بدترین مخلوق ہو گیا۔ جس طرح خوراک گل سڑ جانے کے بعد بیکار ہو جاتی ہے، کھانے کے قابل نہیں رہتی، بدتر ہو جاتی ہے، پھینک دینے کے قابل ہوتی ہے اسی طرح وہ انسان جو مقصدِ حیات پر پورا نہ اُترا، اپنے رب کے آگے نہ جھکا، جو کام اُس کو کرنا چاہیے تھا وہ نہ کیا، جس کام میں اُس کو آنا تھا اُس کام میں وہ نہیں آ سکا اس لئے کافر دائرہ انسانیت سے خارج ہو گیا۔

اب رہ گئیں دو قسمیں:- ایک مومن، دوسرے نبی۔

انسان ایمان کی وجہ سے مومن بنتا ہے اور ایمان کا اپنا مستقل وجود نہیں ہے کیونکہ مومن کا جو ایمان ہے یہ درحقیقت نبوت کے تابع ہے اگر نبوت نہ ہو ایمان نہیں رہتا۔ اس کی مثال روشنی اور سایہ جیسی ہے کہ سایہ روشنی کے تابع ہوتا ہے۔ اگر روشنی نہ ہو تو سایہ نہیں ہوتا۔ اسی طرح اگر نبوت نہ ہوتی تو نہ ایمان ہوتا نہ مومن ہوتے۔ اس سے پتہ چلا کہ مستقل انسان جو ہیں وہ نبی ہیں۔ انبیاء تمام موجودات سے افضل ہیں۔ اب بات سمجھو کہ اللہ رب العزت نے نبوت بنائی۔ نبوت کسے کہتے ہیں؟ خطاب ربانی کو یاد رکھو اللہ تعالیٰ جس بشر سے خطاب کرے۔ اُس خطاب ہی کا نام نبوت ہے اور وہ جو بشر ہے وہ نبی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کہا۔ يٰۤاَدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ (البقرہ ۳۵) اے آدم علیہ السلام رہو سوہو جنت میں۔ اب اُس نے نبی بنایا۔ نبوتِ آدم متحقق ہوئی۔ متحقق ہونے کے بعد اُس کو ختم کر دیا۔ پھر دوسری نبوت بنائی اگر نبوتِ آدم مقصود ہوتی جو متحقق کی تھی تو دیگر نبوتوں کے ایجاد کی ضرورت باقی نہ رہتی۔ اگر یہی مقصود ہوتی تو آگے کارگیری جاری نہ رہتی۔ لیکن اسے ختم کر دیا۔ اُس کے بعد کہا یٰۤاَنُوحُ اهْبِطْ۔ اب نوح علیہ السلام نبی ہو گئے۔ اگر نوح علیہ السلام کی نبوت مقصود ہوتی یہی رہتی آگے کوئی اور نہ بنتی پھر کہا یٰۤاِبْرٰهٖمُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا۔ ابراہیم علیہ السلام کی نبوت ہوئی اُسے بھی ختم کیا۔ پھر کہا یٰۤاَعْقُوْبُ یٰۤاَيُّوْسُفُ یٰۤاِفْلٰا یٰۤاِفْلٰا پھر کہا یٰۤمُوسٰی اِنِّیْ اٰتٰا۔ اگر ان کی نبوت مقصود ہوتی تو آگے نبی نہ بنتے۔ پھر کہا یٰۤاٰیْحٰی یٰۤاٰذِکَرِیَّا یٰۤاٰدَاوُدُ یٰۤاٰعِیْسٰی۔ غرض یہ کہ سب نبوتوں کو بناتا رہا اور ختم کرتا چلا گیا۔ تو اس سے یہ معلوم ہو گیا کہ ان نبوتوں میں سے کوئی سی بھی نبوت مقصدِ تخلیق کائنات نہیں ہے۔ کیونکہ اگر مقصد حاصل ہو جائے تو اُس کے بعد کام ختم ہو جانا چاہیے۔ پھر آگے سب کے بعد محمد رسول اللہ کی نبوت کو بنایا اور کہا

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ ابًا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ
وَ خَاتَمَ النَّبِیْنَ ط وَ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا ۝

﴿پ ۲۲ الاحزاب: ۴۰﴾

محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں۔ لیکن وہ اللہ کے رسول ﷺ ہیں اور سب انبیاء کے آخر میں (سلسلہ نبوت کو ختم کرنے والے) ہیں اور اللہ ہر چیز کا خوب علم رکھنے والا ہے۔

حضور نبی کریم ﷺ پر نبوت کا کام مکمل ہو گیا۔ اب آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں تو معلوم ہوا کہ یہی نبی مقصود ہیں۔ یہی مقصود کائنات ہیں۔ انہی کا پیدا کرنا تھا۔ تمام عالم کو انہی کیلئے پیدا کیا ہے۔ یہی وجہ ہے سب نبیوں کو قرآن پاک میں نام لے کر پکارا۔ جیسے یا آدم علیہ السلام۔ یا نوح علیہ السلام۔ یا ابراہیم علیہ السلام۔ یا داؤد علیہ السلام۔ یا موسیٰ علیہ السلام۔ یا عیسیٰ علیہ السلام۔ جبکہ آپ یعنی محمد مصطفیٰ ﷺ کو نام لے کر نہیں بلکہ انتہائی پیارے پیارے القاب سے پکارا۔ یَا أَيُّهَا الرَّسُولُ... یَا أَيُّهَا الْمُرْسَلُ... یَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ... یَسْمَعُ... یَا أَيُّهَا النَّبِيُّ۔ اتنے متزز نبی ہیں۔ یہی مقصد کائنات ہیں اور یہی عالمین کی تخلیق کا مقصود ہیں۔

❖ ❖ ❖ ﷺ ﷻ حَبِيبُهُ مُحَمَّدٌ ﷺ ﷻ ❖ ❖ ❖

نیکیاں محفوظ رکھنے کا نسخہ

اپنی نیکیاں محفوظ رکھنے کا بہترین نسخہ یہ ہے کہ آپ سنت الہی پر عمل کرتے ہوئے سب نیکیاں حضور پاک ﷺ پر نثار کر دیں۔ تمام صحابہ کرام اجمعین سرکارِ دو عالم ﷺ کے سچے عاشق تھے وہ ہر وقت اپنی جانیں سرکارِ دو عالم ﷺ کے حکم کے مطابق راہِ مولا میں قربان کرنے کے لئے تیار رہتے تھے۔ جہاد کرنا ان کا محبوب مشغلہ تھا۔ اسی طرح تابعین اور تبع تابعین کے زمانے کے لوگ پرہیزگار اور عاشق رسول ﷺ تھے۔

میں جو بات کہنا چاہتا ہوں وہ موجودہ وقت کے لوگوں کے لئے ہے کیونکہ انگریزوں اور یہودیوں کی سازشوں کی وجہ سے لوگوں کے دلوں میں سرکارِ دو عالم ﷺ کے عشق و محبت اور احترام کو کم کرنے کے لئے انتہائی کوشش کی گئی اور ایسے مولوی اور علماء تیار ہوئے جنہوں نے کہنا شروع کر دیا کہ سرکارِ ہماری طرح ہیں حضور پاک ﷺ کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں حضور ﷺ ہمارے بڑے بھائی جیسے ہیں سرکار ﷺ کو علم غیب حاصل نہیں تھا

حضور ﷺ حیات النبی نہیں ہیں، مرکز مٹی میں مل گئے اس قسم کی اور کئی باتیں انہوں نے عوام میں پھیلائی شروع کیں، جس کا سید باب امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے بڑی محنت سے کیا۔ اس لیے عشق کے تقاضے کو اُجاگر کرنے کے لئے اور دل میں سچی محبت پیدا کرنے کے لئے، اپنی سب نیکیاں سرور کائنات... فخر موجودات... رحمۃ اللعالمین... سید الانبیاء ﷺ پر نچھاور کر دے۔ یہ وقت کا تقاضا ہے، کیونکہ لوگ دن بدن دین اسلام سے دور ہوتے جا رہے ہیں، ان کے دلوں میں جذبہ عشق رسول اُجاگر کرنے کی بہت اشد ضرورت ہے۔ جب جذبہ عشق رسول ﷺ پیدا ہو جائے اور تصور رسول ﷺ میں آدمی رہنا شروع کر دے تو شریعت کے احکام پر چلنا پھر دشوار نہیں رہتا بلکہ سنت رسول ﷺ کی پیروی پر عمل پیرا ہو جاتا ہے پھر اٹھنا، بیٹھنا، چلنا، پھرنا سب سرکار ﷺ کی پیروی میں ہوتا ہے۔

جیسا کہ حضور پر نور ﷺ نے شب معراج فرمایا کہ مولا! میں نے تیری خاطر سب کچھ چھوڑا، صرف تجھے اپنایا۔ میں صرف تجھ کو چاہتا ہوں۔ تو اس سنت رسول ﷺ پر عمل کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے ہو جاؤ۔ صرف اللہ تعالیٰ کو چاہو اللہ پاک کا ذکر کثرت سے کرو اللہ تعالیٰ سے شدید محبت رکھو۔

اور اللہ تعالیٰ کی یاد ہی اوڑھنا، بچھونا ہو اور دل کی توجہ کو بارگاہ الہی میں دائمی حائر رکھیں، یہی مرتبہ احسان ہے۔ میں بھی اسی کوشش میں مصروف ہوں اور تمام بھائیوں کو بھی یہی کہتا ہوں کہ یاد الہی اپنا شیوہ بنالیں، یہ بہت بڑی نعمت ہے، جس کو اللہ تعالیٰ اپنا ذکر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

میں اپنی بات ختم کرنے سے پہلے پھر ایک دفعہ دہراتا ہوں کہ سنت الہی پر عمل کرتے ہوئے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کی خاطر دونوں جہاں پیدا فرمائے اور پھر فرمایا کہ اب میرے حبیب یہ سب کچھ میں نے تیری خاطر پیدا کیا ہے اور تجھ پر نثار کر دیئے، تجھے مالک اور مختار بنایا ہے۔ اس سنت الہی پر عمل کرتے ہوئے تیرے پاس کیا ہے؟ نیکیاں ہی تو ہیں، ان کو حضور ﷺ پر نثار کر دے۔ پھر حضور ﷺ نے فرمایا کہ مولا میں نے سب کچھ چھوڑا تیری خاطر، میں صرف تجھ کو چاہتا ہوں، تیری محبت ہی میرا سرمایہ حیات ہے، تو اس سنت رسول ﷺ پر عمل

کرتے ہوئے سب کچھ چھوڑ کر اپنے مولا کو چاہو۔ اللہ تعالیٰ کی یاد میں کوئی چیز رکاوٹ کا باعث نہ بنے۔ باقی سب چیزوں کی ثانوی حیثیت ہو اور تیرا اصل مقصد اللہ تعالیٰ کی محبت اور یاد ہو۔ ان دونوں باتوں پر عمل پیرا ہوں ان شاء اللہ تعالیٰ کامیاب ہو جاؤ گے اور کامیابی آپ کے قدم چومے گی۔

ویسے جو بھی مسلمان نیک عمل کرتا ہے اُس کا ثواب اُس کے نامہ اعمال میں درج ہو جاتا ہے اور حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی ثواب ملتا ہے کیونکہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بدولت ہی اُسے نیک کام کرنے کی توفیق ہوئی نماز پڑھتا ہے روزہ رکھتا ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق ہی کرتا ہے اسی طرح ہر مسلمان جو اپنے مسلمان بھائی کو نیک کام کرنے کی ہدایت کرتا ہے اور وہ مسلمان اُس پر عمل کرتا ہے تو اُس نیکی کا ثواب اُس آدمی کے نامہ اعمال میں بھی درج ہوتا ہے جس نے اُسے نیک کام کرنے کی ترغیب دی۔

اسی طرح ایک شخص دوسرے شخص کو برائی کرنے کی ترغیب دیتا ہے اور وہ آدمی اُس کے کہنے پر برائی کرتا ہے تو برائی اُس آدمی کے نامہ اعمال میں درج ہوگی اور جس شخص نے برائی کی ترغیب دی اُس کے نامہ اعمال میں بھی درج ہوگی کیونکہ اُس نے اُس شخص کو برا کام کرنے کے لئے کہا اسی طرح حضور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر امتی جو نیک کام کرتا ہے اُس کا ثواب اُسے بھی ملتا ہے اور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی ملتا ہے لیکن محبت کا تقاضا یہ ہے کہ امتی اپنی نیکی بھی سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت عالیہ میں پیش کر دے۔ ایسا کرنے سے جب اُسے اعلیٰ مقام یا جو کوئی بھی درجہ ملے گا تو شیطان کی رخنہ اندازی سے بچ جائے گا۔

انسان جب بہت زیادہ اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا ہے یا اُسے کوئی درجہ مل جائے تو شیطان اُس کو ورغلانے کی کوشش کرتا ہے لیکن جب مسلمان اپنے پاس کچھ رکھے گا ہی نہیں تو وہ خود پسندی عجب تکبر زیا اسی طرح دوسرے باطنی امراض سے ان شاء اللہ تعالیٰ بچ جائے گا اور سب سے بڑی بات اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہے وہ جس پر بخشش کرنا چاہے اور اپنا فضل و کرم کرتا ہے وہی کامیاب ہے اور کام کی کامیابی کے راستے اُس کے لئے کھل جاتے ہیں۔

سائنس کی ترقی فیضانِ مصطفیٰ ﷺ ہے

دُنیا والو! یہ سائنس میرے آقا مصطفیٰ ﷺ کی ولادت کا فیضان ہے، اس سائنس کی سب تحقیقات حضور ﷺ کی ایک دعا ”اَللّٰهُمَّ اَرِنِيْ حَقَائِقَ الْاَشْيَاءِ“ کا ثمر ہیں، جی تو سارے سائنسی نظریات اسلام کی حقانیت اُجاگر کر رہے ہیں اور جملہ سائنسی ایجادات حضور ﷺ کا پیغام دُنیا بھر میں پھیلانے اور رہتی دُنیا تک عام کرنے کے وسائل و ذرائع ہیں اور کیوں نہ ہو کہ یہ دُنیا ساری حضور ﷺ کے صدقے جی رہی ہے، حضور ﷺ کا صدقہ کھا رہی ہے اور حضور ﷺ کے صدقے پل رہی ہے، تو اب اسے رفتہ رفتہ ہر طرف سے پلٹ کے بارگاہِ حضور ﷺ میں آنا ہوگا اور سراپنا دہلیز مصطفیٰ ﷺ پر جھکانا ہوگا۔ یہی وہ سائبانِ رحمت ہے جس نے عرب کے ریگزاروں میں بھٹکی ہوئی انسانیت کو نئی آسودگی کی دولت بخشی تھی اور یہی وہ آغوشِ کرم ہے جو دُنیا کو آج اس کرب و اضطراب کے تپتے ہوئے صحرا سے نجات دلا سکتی ہے، جس میں وہ تشنہ لب سرگردان ہے اور سسک سسک کر دم توڑ رہی ہے۔ آدم علیہ السلام کی ساری اولاد کو اب یہ بات جان لینی چاہیے کہ نجات سرمدی کا ہر جادہ کوئے مصطفیٰ ﷺ سے نکلتا ہے، امن و آشتی کا ہر سورج گنبدِ محضرا کے افق سے دمکتا ہے اور رحمت و محبت کی ہر برکھا آسمانِ طیبہ سے برستی ہے۔

نجاتِ اُخروی و فوزِ دُنیوی کے لئے
وہ ایک نور کا جادہ ہیں ہر کسی کے لئے

✽ جشنِ میلاد النبی ﷺ ۶؎ ۱۴۳۶ھ - - - ✽





فخر موجودات... ارفع الذرات... اکمل البرکات... سرور وسعت کائنات
نازش جملہ موجودات... مصدر حسن کمالات... تخلیق کونین کی غایت... صاحب تاج شفاعت
خواجه کون و مکاں... باعث چینیں و چناں... روح روانِ دو جہاں... مقصود و مجود قدسیاں
بہارِ تازہ باغِ ابراہیمی... تخلیق کائنات کے بیج
وجہ تخلیق ارض و سماء... جلوہ حق نما... سید الانبیاء... روح ارض و سماء
چشم امواج بقاء... خاتم الانبیاء

مُحَمَّدٌ مُجْتَبَىٰ ﷺ مُحَمَّدٌ مُصْطَفَىٰ ﷺ

جن کے آگے جھکے دلبروں کے رؤس..... جن کے غم میں ڈھلے انبیاءؑ کے نفوس
جن کی خاطر سچے جنتوں کے عروس
جن سے روشن کائنات کی بزم..... حق ہیں حق آگاہ ہیں
حقیقت میں سارا جہاں آپ ﷺ ہیں۔

- ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ -
 ﴿صَلَّى اللَّهُ عَلَى نَبِيِّهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ﴾ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ -

اپنے سوہنے محبوب دے دم بدلے پیدا کیا اے سارا جہان رب نے
دے کے دُنیا نوں سوہنا محبوب اپنا، کیڑا کیا عظیم احسان رب نے
کملی والے دے جوڑیاں ہٹھ رکھیا، شبِ اَسریٰ عرشِ ذیشان رب نے
شانِ حضور ﷺ دی حافظ دکھاؤن خاطر قائم کرنا ایس حشر میدان رب نے

[illegible]

طالب شفاعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

ریاست علی مجددی



فہرِس المراجع والمصادر

- ❖ قرآن پاک ❖ بخاری شریف ❖ مسلم شریف ❖ ترمذی شریف ❖ مشکوٰۃ شریف ❖
❖ کنز العمال ❖ طبرانی شریف ❖ صحیح ابن خزیمہ ❖ جامع صغیر ❖ ابوداؤد شریف ❖
❖ بیہقی شریف ❖ المستدرک ❖ تفسیر روح البیان ❖ شرح صحیح مسلم شریف ❖
- ﴿۱۵﴾ تفسیر درمنثور / امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ / ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور۔..... ﴿﴾
﴿۱۶﴾ سہل الہدیٰ والرشاد فی سیرۃ خیر العباد صلی اللہ علیہ وسلم / امام محمد بن یوسف صالحی شامی۔..... ﴿﴾
﴿﴾ مدارج النبوت / شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ / ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور۔..... ﴿﴾
﴿۱۷﴾ اخبار الاخیار / شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ / دارالاشاعت اردو بازار کراچی۔..... ﴿﴾
﴿۱۸﴾ جان جاناں صلی اللہ علیہ وسلم / پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مجددی رحمۃ اللہ علیہ کراچی۔..... ﴿﴾
﴿۱۹﴾ معارج النبوة / مولانا ملامتین واعظ الکاشفی الہروی رحمۃ اللہ علیہ / مکتبہ نبویہ لاہور۔..... ﴿﴾
﴿۲۰﴾ نزہۃ المجالس / علامہ عبدالرحمن صفوری رحمۃ اللہ علیہ / ایچ، ایم سعید اینڈ کمپنی کراچی۔..... ﴿﴾
﴿۲۱﴾ سیرت حلبیہ / علامہ علی ابن برہان الدین حلبی رحمۃ اللہ علیہ / دارالاشاعت اردو بازار کراچی۔
﴿۲۲﴾ مطالع المسرات / امام علامہ محمد مہدی فاسی رحمۃ اللہ علیہ / نوریہ رضویہ پبلی کیشنز لاہور۔..... ﴿﴾
﴿۲۳﴾ مواہب الدنیہ / علامہ احمد بن محمد القسطلانی رحمۃ اللہ علیہ / محمد علی اسلامی کارخانہ کتب اردو بازار کراچی۔
﴿۲۴﴾ کتاب الوفا / امام عبدالرحمن ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ / فرید بک شال، لاہور۔..... ﴿﴾
﴿۲۵﴾ مکتوبات امام ربانی / حضرت مجدد و منور الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ / ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور۔
﴿۲۶﴾ البیان / علامہ ابوالبیان پیر محمد سعید احمد مجددی رحمۃ اللہ علیہ / تنظیم الاسلام پبلی کیشنز گوجرانوالہ۔
﴿۲۷﴾ اسلام میں عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حیثیت (علامہ ابوالبیان پیر محمد سعید احمد مجددی رحمۃ اللہ علیہ) ایضاً
﴿۲۸﴾ مقالات ابوالبیان / علامہ ابوالبیان پیر محمد سعید احمد مجددی رحمۃ اللہ علیہ / تنظیم الاسلام پبلی کیشنز گوجرانوالہ۔
﴿۲۹﴾ ماہنامہ دعوت تنظیم الاسلام / پیر ابوالبیان محمد سعید احمد مجددی رحمۃ اللہ علیہ / تنظیم الاسلام پبلی کیشنز گوجرانوالہ۔
﴿۳۰﴾ الابریز / سید عبدالعزیز دباغ رحمۃ اللہ علیہ / نوریہ رضویہ پبلی کیشنز لاہور۔..... ﴿﴾
﴿۳۱﴾ جواہر البحار / علامہ محمد یوسف بن اسماعیل نبہانی رحمۃ اللہ علیہ / ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور۔
﴿۳۲﴾ تحفہ درود شریف / واعظ سحر البیان شیخ الحدیث حضرت علامہ حبیب البشر خیری رنگون
کیپٹن عبدالستار احمد پانگر کر، میچنگ ڈاکٹر دارالقرآن پبلشرز، بمبئی۔..... ﴿﴾

- ﴿۳۳﴾ اَلَا مَن وَالَا عَلٰی / اعلیٰ حضرت شاہ احمد رضا خان قادری رحمۃ اللہ علیہ..... ﴿❖﴾
- ﴿۳۴﴾ سرور القلوب / مولانا شاہ نقی علی خان رحمۃ اللہ علیہ / شبیر برادرزادہ بازار لاہور..... ﴿❖﴾
- ﴿۳۵﴾ عین الفقر / حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ / شبیر برادرزادہ لاہور..... ﴿❖﴾
- ﴿۳۶﴾ حدائق بخشش / کلام اعلیٰ حضرت شاہ احمد رضا خان قادری رحمۃ اللہ علیہ..... ﴿❖﴾
- ﴿۳۷﴾ افضل الفوائد (ملفوظات محبوب الہی خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ) / از خواجہ امیر خسرو مکتبہ جام نور ۱۴/۲۲۲، کوچہ چیلان دریا گنج نئی دہلی انڈیا..... ﴿❖﴾
- ﴿۳۸﴾ مولد العروس (علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ) قادری کتب خانہ سیالکوٹ..... ﴿❖﴾
- ﴿۳۹﴾ مجموعہ خیر البیان (مولانا شاہ ابوالحسن زید فاروقی رحمۃ اللہ علیہ) ابوالخیر اکادمی دہلی..... ﴿❖﴾
- ﴿۴۰﴾ انیس اہل سنت فیصل آباد (میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نمبر) ربیع الاول ۱۴۰۳ھ..... ﴿❖﴾
- ﴿۴۱﴾ حسن المقصد فی عمل المولد (امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ) قادریہ پبلشرز کراچی..... ﴿❖﴾
- ﴿۴۲﴾ محفل میلاد پر اعتراضات کا علمی محاسبہ (مفتی محمد خان قادری) بزم عروج اسلام کراچی..... ﴿❖﴾
- ﴿۴۳﴾ میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم (ابوالکلام محمد حسن قادری) فرید بک ڈپو دہلی..... ﴿❖﴾
- ﴿۴۴﴾ نعت خوانی عبادت ہے (علامہ محمد فیض احمد اویسی رحمۃ اللہ علیہ) مکتبہ اویسیہ بہاولپور..... ﴿❖﴾
- ﴿۴۵﴾ الدلائل فی مبشرات النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم (شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ) مطبوعہ فیصل آباد..... ﴿❖﴾
- ﴿۴۶﴾ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم (صاحب میلاد کی کرم نوازیں) مولانا محبت اللہ نوری (انجمن حزب الرحمن بصیرپور)..... ﴿❖﴾
- ﴿۴۷﴾ بیان المیلاد النبوی صلی اللہ علیہ وسلم (محدث ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ) جماعت اہل سنت پاکستان حیدر آباد..... ﴿❖﴾
- ﴿۴۸﴾ تذکرہ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم (میاں عبدالرحمن نسیم) آستانہ عالیہ قادریہ جلاپور پیر والا ملتان..... ﴿❖﴾
- ﴿۴۹﴾ نعمت کبریٰ (علامہ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ) قادری کتب خانہ سیالکوٹ..... ﴿❖﴾
- ﴿۵۰﴾ میلاد گوہر (منشی گوہر علی خان گوہر رام پوری رحمۃ اللہ علیہ) فرید بک ڈپو دہلی..... ﴿❖﴾
- ﴿۵۱﴾ مولود شہید (غلام امام شہید رحمۃ اللہ علیہ) ملک دین محمد اینڈ سنز لاہور..... ﴿❖﴾
- ﴿۵۲﴾ میلاد اکبر (خواجہ محمد اکبر وارثی رحمۃ اللہ علیہ) فرید بک ڈپو دہلی..... ﴿❖﴾
- ﴿۵۳﴾ میلاد سعید (سیٹھ آدم جی عبداللہ پبلشرز بمبئی والے لاہور)..... ﴿❖﴾
- ﴿۵۴﴾ مظہر النور بہار غلد (ملک دین محمد اینڈ سنز لاہور)..... ﴿❖﴾
- ﴿۵۵﴾ مولد دلپذیر (ملک دین محمد اینڈ سنز لاہور)..... ﴿❖﴾
- ﴿۵۶﴾ فضائل میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم (حافظ محمد زمان نقشبندی) دارالعلوم جلالیہ نقشبندیہ منگلا کالونی جہلم..... ﴿❖﴾

- ﴿۵۷﴾ المورداروی فی المولد النبوی ﷺ (ملا علی قاری رحمہ اللہ) مکتبہ رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ۔
- ﴿۵۸﴾ عید میلاد النبی ﷺ نمبر (ضیائے حرم، بھیرہ شریف)۔
- ﴿۵۹﴾ میلاد النبی ﷺ (راجہ رشید محمود) مکتبہ ایوانِ نعت لاہور۔
- ﴿۶۰﴾ ملفوظات اعلیٰ حضرت رحمہ اللہ (مرتبہ: مولانا مصطفیٰ رضا خاں) محمد علی کارخانہ اسلامی کتب کراچی۔
- ﴿۶۱﴾ نشر الطیب فی ذکر النبی فی الحبیب (مولوی اشرف علی تھانوی) تاج کمپنی لمیٹڈ کراچی۔
- ﴿۶۲﴾ تذکرۃ الواعظین (محمد جعفر قریشی حنفی) ایچ ایم سعید کمپنی کراچی۔
- ﴿۶۳﴾ ذکر جمال شاہ (سائمن نذیر حسین فریدی) مکتبہ چشتیہ فریدیہ اوکاڑہ چھاؤنی۔
- ﴿۶۴﴾ حال سفر از فرش تا عرش (پروفیسر باغ حسین کمال رحمہ اللہ) دار الفیضان، پنوال، چکوال۔
- ﴿۶۵﴾ الارشاد الی مباحث المیلاد (علامہ محمد عالم آسی امرتسری رحمہ اللہ) مسلم کتابوی لاہور۔
- ﴿۶۶﴾ ذخائر محمدیہ ﷺ (ڈاکٹر محمد علوی مالکی مکہ مکرمہ) عالمی دعوة اسلامیہ لاہور۔
- ﴿۶۷﴾ اخبار الاخبار (شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ) شبیر برادرز لاہور۔
- ﴿۶۸﴾ ذکر خیر الانام ﷺ (حافظ سید غلام حسین مصطفیٰ رضا) مکتبہ سراج منیر طاہر سنز لاہور۔
- ﴿۶۹﴾ بیان میلاد (فکر رضا اکیڈمی دربار مارکیٹ لاہور)۔
- ﴿۷۰﴾ میلاد مصطفیٰ ﷺ (مختار جاوید منہاس) بابا لک بک ڈپو کلال والا نزد شرقپور شریف۔
- ﴿۷۱﴾ میلاد رسول کریم ﷺ کی رحمتیں (ظفر ہاشمی) کراچی۔
- ﴿۷۲﴾ ملفوظات خواجہ محبوب رحمانی (کراچی)۔
- ﴿۷۳﴾ عظمت اسلام (سید محمد یونس شاہ) کاظمی برادران غوثیہ کالونی راولپنڈی۔
- ﴿۷۴﴾ میلاد النبی ﷺ کا حسین تصور (شیخ مسعود صادق) الغزالی میڈیا فاؤنڈیشن گلگت کالونی ملتان۔
- ﴿۷۵﴾ سیرت شاہ غلام محی الدین فقیر عالم برکاتی رحمہ اللہ (شاہ اولاد رسول میاں برکاتی رحمہ اللہ) براتی پبلشز کراچی۔
- ﴿۷۶﴾ انبیا المیلاد (محمد شہزاد ملک مجددی) سنی لٹریچر سوسائٹی لاہور۔
- ﴿۷۷﴾ تذکرہ مصلح اہلسنت (علامہ مولانا بدر القادری) انجمن انوار القادریہ کراچی۔
- ﴿۷۸﴾ خطبات چشتیہ حصہ اول: ۵۶/ از علامہ محمد صائم چشتی رحمہ اللہ / چشتی کتب خانہ فیصل آباد۔
- ﴿۷۹﴾ درود و سلام: ۸۷/ از محمد جمیل المدینہ پرنٹنگ ایجنسی انارکلی بازار کھاریاں۔
- ﴿۸۰﴾ بست و کشاد: ۱۸۳/ از پروفیسر احمد رفیق اختر / اقدار ملت پبلی کیشنز اسلام آباد۔



فقہی مسائل پر مشتمل لاجواب کتاب (سوال جواباً)

عطاءے حبیب ﷺ

مصنف: مولانا علامہ الحاج محمد یار شاہ نقشبندی

﴿1364 صفحات پر مشتمل دو جلدوں میں﴾

﴿نہایت عمدہ و دیدہ زیب طباعت کے ساتھ﴾

اہم خصوصیات

فقہ کے تمام ابواب اور موضوعات پر محیط
قرآن کریم کی آیات اور احادیث مبارکہ کا سلیس و رواں ترجمہ
قارئین کی سہولت کے لئے سوال و جواب کی شکل میں ترتیب
مبتدی کے لئے مشعل راہ اور متنبی کے لئے بہترین معاون
محبوب خدا کی محبوب امت کے لئے شاعرانہ تحفہ

فقہ حنفی کی مستند کتب کا نچوڑ
ہر رکن سے متعلق فرائض، واجبات، مستحبات کا تشریح و اربیان
ہر باب اور موضوع سے متعلق احادیث کا تذکرہ
درس نظامی کے طلباء اور عام افراد کے لئے یکساں مفید
آسان، عام فہم، معلومات افزا

نوریہ رضویہ پبلی کیشنز

11- منج بخش روڈ، لاہور

فون 37070663-042-37313885

Email: nooriarizvia@hotmail.com

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

<https://ataunnabi.blogspot.com/>

.

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

تصوف و طریقت پر اپنی طرز کی پہلی مفرد تصنیف

امیر الحقیت فی بیان الطریقت

اہم عنوانات و موضوعات

- ارواح کی فطرت اور ان کی صفات
- ذکر قلبی کی حقیقت اور باطنی لطائف
- ملکوتیات اور ان کی اقسام
- قالب انسان کی پیدائش
- روح اور انسانی قلب
- معرفت کی اقسام
- حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم نبوت
- تزکیہ نفس اور اس کی معرفت
- تجلی روح کی حقیقت
- مرشد کامل کی ضرورت
- شجیت کا مقام۔ صفات و کمالات
- شیخ کامل کے خصائص
- انوار کے مشاہدات اور اس کے درجہ
- مکاشفات اور ان کی اقسام
- تجلی روحانی اور ربانی کا ثبوت
- خواب کی حقیقت
- محبت اور اس کے آثار و اہمیت
- حقیقت نفس
- نفس نامارہ
- علمائے کرام اور ان کی افادہ
- اور اس کے علاوہ دیگر موضوعات

امیر الحقیت
فی بیان الطریقت

مصنف فقیر العجاہل حسنہ قادریؒ

• نفس و روح کے لطائف و اسرار پر ایک طویل اور سیر حاصل بیان

• طریقت و ولایت کے مقامات و منازل کا مفصل تذکرہ

• باطنی و روحانی کیفیات، واردات، احوال اور مشاہدات

• ہر موضوع اور بحث میں قرآن و حدیث کے ان گنت دلائل

• عشق و محبت الہیہ کی سرشاری و خماری سے بھرپور

• طریقت و تصوف کے ہر سوال کا جواب، اچھوتا اور دلربا اسلوب تحریر

طریقت و تصوف کے اہل ذوق کے لیے اصول اور

بے مثال تحفہ

خزائنہ رضویہ پبلی کیشنز

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>